Provincial Assembly of Punjab
15/4/74

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء
(۲۰ ذوالحج ۱۳۹۲ھ)

جلد ۳ ـ شمارہ ۶

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی
پنجاب

مندرجات

(جمعۃ المبارک ۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء)

	صفحہ
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ	۸۲۹
نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے	۸۳۱
اراکین اسمبلی کی رخصت	۸۶۸
مسئلہ استحقاق —	
چیف آفیسر میونسپل کمیٹی خانیوال کی طرف سے غنڈہ گردی کروانے کا الزام	۸۷۱
مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی عبوری رپورٹ کا زیر غور لایا جانا	۸۷۲
مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع	۸۷۳
مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	۸۷۴
صوبہ میں خوراک کی صورت حال پر بحث	۸۷۵

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی کا اجلاس سوم

جمعۃ المبارک ۲۶ جنوری ۱۹۷۳ء
(جمعۃ المبارک - ۲۰ ذوالحج ۱۳۹۲ھ)

- اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ۸ بجے صبح منعقد ہوا۔
مسٹر سپیکر زلیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ○

پ ۱۴ - س ۱۶ - ع ۱۸ و ۱۹ - آیات ۸۹ تا ۹۱

اور اس دن کو یاد کرو جس دن ہم ہر قوم میں سے خود اُن پر گواہ کھڑے کریں گے اور اے پیغمبر تم کو اُن لوگوں پر گواہ لائیں گے اور ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی ہے کہ جس میں ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور مسلمانوں کے لیے ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔ بیشک اللہ تم کو انصاف کرنے احسان کرنے اور رشتہ داروں کو داد و دہش کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، نامعقول کاموں اور سرکشی و بغاوت سے منع کرتا ہے اور تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم یاد رکھو۔ اور جب اللہ سے عہد و اقرار کرلو تو اس کو پورا کرو اور جب کی قسمیں کھایا کرو تو اُن کو مت توڑو کیونکہ تم اللہ کو اپنا ضامن مقرر کر چکے ہوتے ہو بلاشبہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ۔ چونکہ آج وقت کم ہے اور مسئلہ زیر بحث بڑا اہم ہے ۔ اس بحث میں میری پارٹی اور حزب اختلاف کے معزز ممبران شرکت کرنا چاہتے ہیں اس لئے میری تجویز ہے اور میری اس تجویز سے اپوزیشن کے معزز ممبران نے بھی اتفاق فرمایا ہے کہ آج کے سوالات کے جوابات کو ایوان کی میز پر رکھ دیا جائے اور اس وقت کو بھی مسئلہ زیر بحث کے لئے وقف کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب ۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے ۔ قائد ایوان نے فرمایا ہے کہ آپ سے ان کی گفتگو ایوان سے باہر ہوئی ہے اور یہ فیصلہ ہوا ہے کہ آج بحث کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت دینے کے لئے سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ گزارش یہ ہے کہ آج چونکہ جمعہ کا دن ہے اور ساڑھے بارہ بجے اسمبلی کا وقت ختم ہو جائے گا اور مسئلہ چونکہ بڑا اہم ہے۔ اس لئے ہم نے طے کیا ہے کہ سوالات کے جوابات کو ہاؤس کی میز پر رکھ دیا جائے اور یہ وقت بھی بحث کے لیے صرف کیا جائے ۔

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ جناب والا ۔ میں سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

بھیرہ ، بھلوال اور بھلوال پھلروان روڈ

* ۴۹ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع سرگودھا میں بھیرہ تا بھلوال اور بھوال تا پھلروان کی سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت مذکورہ سڑکوں کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) جی نہیں ۔ ان سڑکوں کی مرمت حال ہی میں کر دی گئی ہے ۔ اور اب ان کی حالت اچھی ہے ۔

(ب) (الف) میں دیئے گئے جواب کے پیش نظر اس کا سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

مشیروں اور وزراء کی اقامت گاہوں میں فرنیچر مہیا کرنا

* ۵۳ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ موجودہ حکومت نے پنجاب کے ہر مشیر وزیر اور وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ میں فرنیچر مہیا کرنے پر اب تک کتنی رقم خرچ کی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ کل رقم جو ایڈوائزروں اور وزراء کی کوٹھیوں کی فرنیشنگ کے لیے خرچ کی گئی ہے ۔ مندرجہ ذیل ہے :

نمبر شمار	نام ایڈوائزر / وزیر	بطور ایڈوائزر فرنیچر-قالین-پردے	بطور وزیر فرنیچر-قالین-پردے	میزان	ایئر کنڈیشنر اور فریج	کل میزان
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱ -	کوٹھی نمبر ۸ کلب روڈ - سید عاشق حسین کلیم/ ڈاکٹر عبدالخالق -	۱۵۵۰۸	۳۸۰	۱۵۸۸۸	۸۸۰۰	۲۴۶۸۸
۲ -	کوٹھی نمبر ۲ کلب روڈ - صوفی نذر محمد / شیخ جاوید الرحمان سپیشل اسسٹنٹ گورنر صاحب -	۸۳۶۰	—	۸۳۶۰	—	۸۳۶۰
۳ -	کوٹھی ۲۵ ایکمن روڈ - چوہدری محمد یعقوب اعوان/ ملک حاکمین خان -	۱۰۱۶۸	۱۲۶۸۹	۲۲۸۵۷	۸۲۰۰	۳۱۰۵۷
۴ -	کوٹھی نمبر ۲ اپرمال - چوہدری محمد انور سمہ -	۲۵۵۷	۳۴۹۷	۶۰۲۴	۸۲۰۰	۱۴۲۲۴
۶ -	کوٹھی نمبر ۵ اپرمال - ملک مختار احمد اعوان -	۷۴۸۲	۵۷۰	۸۰۵۲	۸۲۰۰	۱۶۲۵۲

۶ - کوٹھی نمبر ۱ شانن روڈ - محمد حنیف رامے -	—	۷۹۹۶	۷۹۹۶	۹۵۰۰	۱۷۳۹۶
۷ - کوٹھی نمبر ۲ شانن روڈ - میاں افتخار احمد تاری -	—	۳۸۹۱	۳۸۹۱	۹۵۰۰	۱۳۳۹۱
۸ - کوٹھی نمبر ۱ ایر مال - چوھدری ممتاز احمد کاھلون -	—	۷۳۰۹	۷۳۰۹	۹۵۰۰	۱۶۹۰۹
۹ - کوٹھی نمبر ۱ بروم ھیڈ روڈ - میاں محمد افضل وٹو -	—	۸۰۸۹	۸۰۸۹	۸۲۰۰	۱۶۲۸۹
۱۰ - کوٹھی نمبر ۱۲ سی ایکمن روڈ چوھدری محمد ارشاد -	—	۴۶۷۲	۴۶۷۲	۸۸۰۰	۱۳۳۷۲
۱۱ - کوٹھی نمبر ۲ کالج روڈ - مسٹر صادق حسین قریشی -		۱۰۸۳۰	۱۰۸۳۰	۸۸۰۰	۱۹۶۳۰
۱۲ - کوٹھی نمبر ۷ کلب روڈ - ملک معراج خالد وزیر اعلیٰ -	—	۳۹۹۱	۳۹۹۱	۹۵۰۰	۱۳۳۹۱

بھیرہ میں ریسٹ ہاؤس

*۶۱ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بھیرہ ضلع سرگودھا میں کوئی ریسٹ ہاؤس نہیں ہے جس کی وجہ سے بھیرہ کے دورے پر جانے والے افسران کو رہائش گاہ نہ ہونے کی باعث مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت بھیرہ میں ایک ریسٹ ہاؤس قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) جی ہاں ۔ لیکن اس سے پہلے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ۔

(ب) محکمہ بلڈنگ کو نہ تو ضرورت ہے اور نہ ہی ایسا منصوبہ زیر غور ہے ۔

پختہ سڑک از اگو وال تا محسم

*۱۱۶۴ ۔ چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے تقریباً ۱۵ اور ۲۰ لاکھ روپے کے خرچہ سے ایک منصوبہ پختہ سڑک از اگووال تا محسم تحصیل و ضلع گجرات تعمیر کرانے کے لئے منظور کر لیا ہے جس پر عملدرآمد ہونے والا ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس مقصد کے لیے متبادل سڑک مدت دراز سے گجرات اگووال ۔ دولت نگر بھمبر تک پہلے ہی موجود ہے اور صرف نالہ بھنڈر پر پل نہ تعمیر کرنے کے لئے یہ منصوبہ بنایا جا رہا ہے ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اگر سڑک روندہ کوٹلہ تا مہلو کھوکھر پر اگووال کے نزدیک نالہ بھنڈر پر پل بنا دیا جائے جس پر ۲ یا ۳ لاکھ روپیہ کا خرچ آئے گا تو وہ سکیم موجودہ منصوبہ سے کافی حد تک کم خرچ ہوگی ۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ غریب عوام کو ۱۵ تا ۱۶ لاکھ روپیہ کا بلا جواز خرچہ مذکور برداشت کرنا پڑ رہا ہے ۔

(ہ) کیا وزیر موصوف اس سلسلہ میں فوری طور پر تحقیقات کرکے ایوان میں اس کی تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔

(الف) جی ہاں ۔ یہ سڑک حکومت پاکستان کے خرچ پر دفاعی مقصد کے لئے بنائی جارہی ہے اور اس پر خرچ کا تخمینہ ۸۴۲۷ لاکھ روپے ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔ ایک سڑک کھاریاں تا جلال پور حکومت پاکستان کے خرچ پر زیر تعمیر ہے ۔ جس میں نالہ بھنڈر پر پل تعمیر بھی شامل ہے ۔ اور اس کا تخمینہ ۱۲ لاکھ روپے ہے ۔ بجائے اس کے کہ بھنڈر نالہ پر دو پل بنائے جاتے ۔ (ایک کھاریاں جلال پور سڑک پر اور دوسرا گجرات بھمبر سڑک پر) اگووال تا محسم سڑک کی تعمیر جس کی لمبائی ۳½ میل ہے ۔

حکومت پاکستان کی طرف سے منظور کی گئی ہے تاکہ گجرات سے بھمبر جانے والی ٹریفک بھی اس پل کو استعمال کر سکے - جو کھاریاں جلالپور سڑک پر تعمیر کیا جائیگا -

(ج) جی نہیں - اگر اگووال کے نزدیک پل تعمیر کیا جائے تو اس پر تقریباً ۱۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا - نہ کہ دو یا تین لاکھ اور اس کا خرچ سڑک کی تعمیر کے منصوبہ سے زیادہ ہوگا -

(د) جی نہیں - اگر نالہ بھنڈر پر پل بنایا جائے تو اس کا خرچہ ۱۲ لاکھ روپیہ ہوگا - جبکہ زیر تعمیر سڑک کی لاگت ۸۴۲۷ لاکھ روپیہ ہوگی جس کی وجہ سے ۲۴۷۳ لاکھ روپے کی بچت ہوگی -

(ھ) تفصیلی جواب جزہائے مندرجہ بالا میں دے دیا گیا ہے -

شجاع آباد تحصیل کی عمارت

* ۱۲۰۶ - چوھدری علی بہادر خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شجاع آباد تحصیل کی عمارت کو خطرناک بلڈنگ قرار دیا جا چکا ہے - اگر ایسا ہے تو اس کے استعمال کو جاری رکھنے کی وجہ کیا ہے ؟

(ب) کتنے سالوں سے اس بلڈنگ کی مرمت نہیں ہوئی اور اس کی وجہ کیا ہے ؟

(ج) کیا حکومت نئی تحصیل کی بلڈنگ تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟ اگر ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان کی جائے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) اس عمارت کا ایک حصہ خطرناک قرار دیا گیا تھا ۔ باقی حصہ جو کہ خطرناک قرار نہیں دیا گیا محکمہ مال کے استعمال میں ہے ۔

(ب) گرے ہوئے حصے کی مرمت ۱۹۶۱ء سے نہیں ہوئی ۔ کیونکہ خاص مرمت کے لئے بار بار تخمینہ خرچ بھیجنے پر بھی محکمہ متعلقہ نے فنڈ مہیا نہیں کئے ۔

(ج) جی ہاں ۔ عمارت اس وقت تعمیر کی جائے گی جبکہ محکمہ متعلقہ کی طرف سے ابتدائی منظوری ۔ مطلوبہ فنڈ اور جگہ کا تعین ہو جائے گا ۔ جس کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں ۔

تحصیل پھالیہ میں پختہ سڑکوں کی تعمیر

*۱۲۱۲ ۔ چوہدری لال خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات جو کہ ایک گنجان آباد تحصیل ہے کے علاقے میں پکی سڑکوں کی بہت کمی ہے جس کی وجہ سے عوام کو آمد و رفت اور منڈی تک اپنی اجناس پہنچانے میں بہت تکلیف ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیدا تا بھیروال گوجرہ تا پیڈ فقیریاں اور پیڈ فقیریاں سے بھابڑہ تک کوئی پکی سڑک نہیں ہے ۔

(ج) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت ان سڑکوں کو پکا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر رکھتی ہے تو کب تک ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) ضلع گجرات کی دوسری تحصیلوں کی طرح تحصیل پھالیہ میں بھی پکی سڑکوں کی کچھ کمی ہے ۔ اس تحصیل میں غلہ کی بہتات ہے ۔ اس لئے زمینداروں کو اپنی اجناس منڈی تک پہنچانے میں قدرے دقت پیش آتی ہے ۔

(ب) (۱) سیدا تا بھیرو وال کوئی پکی سڑک نہیں ہے ۔

(۲) گوجرہ تا ہیڈ فقیریاں پہلے ہی پکی سڑک (گجرات سرگودھا روڈ) موجود ہے ۔

(۳) ہیڈ فقیریاں تا بھاہڑہ کوئی پکی سڑک نہیں ہے ۔

(ج) جزو بالا کے غالب حصے کا جواب اثبات میں ہے ۔ مالی ذرائع کی محدودیت اور مقابلتاً زیادہ اہم سڑکوں کی وسعت و مضبوطی کے پروگرام کے پیش نظر مندرجہ بالا سڑکوں کی تعمیر جلد شروع نہیں کی جا سکتی ۔ ان سڑکوں کی اہمیت کے مطابق مناسب وقت پر ان کی تعمیر کے منصوبہ پر عمل درآمد ہوگا ۔

لودھراں تا وھاڑی براستہ کہروڑ پکا پختہ سڑک

*۱۲۱۶ ۔ رانا رب نواز نون ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا لودھراں تا وھاڑی براستہ کہروڑ پکا پختہ سڑک بنانے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک بنانے سے کراچی تا لاہور کے سفر میں نہ صرف ۷۰ میل فاصلہ کم ہو جائے گا بلکہ وقت کی بچت بھی ہوگی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) اس وقت تک حکومت کے پاس کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے ۔

(ب) مجوزہ سڑک فقط مقامی اہمیت کی حامل ہوگی ۔ اگر لودھراں اور وہاڑی کے درمیان موجودہ چالیس میل کچا راستہ پختہ کر دیا جائے تو لاہور اور لودھراں کے درمیان فاصلہ بقدر ۲۳ میل کم ہو جائیگا ۔ کراچی اور لاہور کے درمیان ٹریفک پہلے ہی سے قومی شاہراہ استعمال کر رہی ہے ۔

تحصیل مری میں گولبرا گلی ڈھانڈا روڈ اور بان کرور روڈ کی تعمیر

*۱۲۴۰ ۔ مسٹر محمد حنیف خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اگرچہ تحصیل مری غیر ترقی یافتہ علاقہ ہے ۔ مگر حکومت کو اس کے جنگلات کی پیداوار سے کروڑوں روپے کی آمدنی حاصل ہوتی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ دو سڑکوں موسومہ ۷ میل گولبرا گلی ڈھانڈا روڈ اور بان کرور روڈ کی تعمیر کا کام گذشتہ دو سالوں کے ترقیاتی پروگراموں میں شامل کیا گیا تھا مگر ان دونوں موقعوں پر ان کی تعمیر کا کام ضروری رقوم مہیا نہ ہونے کی بناء پر شروع نہ کیا جا سکا ۔

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مالی سال رواں کے بجٹ میں بھی اس مقصد کے لئے کوئی رقم مخصوص نہیں کی گئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو گذشتہ تین سال سے اس انتہائی ضروری مسئلہ کو نظر انداز کرنے کی وجوہ کیا ہیں اور آیا حکومت مالی سال رواں کے دوران اس مقصد کی تکمیل کے لئے کافی رقم مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کام کے لئے اندازاً کتنا وقت درکار ہوگا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) جی ہاں ! محکمہ جنگلات سے متعلق ہے ۔

(ب) سکیم موسومہ تعمیر پختہ سڑک از بان کرور سالانہ ترقیاتی پروگرام ۷۲-۱۹۷۱ء ، ۷۳-۱۹۷۲ میں شامل کیا گیا تھا لیکن صوبہ کی سکیموں کے لئے کل رقم کی محدودیت اور مقابلتاً اہم سکیموں کے پیش نظر یہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہو سکی ۔ جبکہ دوسری سڑک موسومہ راولپنڈی ۔ مری ۔ کوہالہ سڑک کے میل نمبر ۱۷ سے گولبرا گلی ڈھانڈا تک پختہ سڑک کی تعمیر پروگرام میں شامل نہ ہو سکی ۔

(ج) یہ امر واقعہ ہے کہ ان سکیموں کے لئے رواں مالی سال میں کوئی رقم مختص نہیں ہے ۔ کیونکہ صوبائی سطح پر دوسری مقابلتاً زیادہ اہم سکیموں کے پیش نظر مذکورہ بالا سکیمیں نظر انداز ہوتی رہی ہیں ۔ سڑک موسومہ بان کرور کی تعمیر ۷۴-۱۹۷۳ء کی ترقیاتی پروگرام میں شامل کی جائے گی ۔ صوبہ میں دوسری سکیموں کے مقابلے دوسری سڑک کی اہمیت

کے مطابق مناسب وقت پر ترقیاتی پروگرام میں شامل کی جائے گی۔

ضلع مظفر گڑھ میں مظفر گڑھ تا مونڈکہ کی کچی سڑک کو پختہ کرنا

*۱۲۵۲۔ سردار امجد حمید خان دستی۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا ان کے علم میں ہے کہ ضلع مظفر گڑھ میں مظفر گڑھ تا مونڈکہ تک کچی سڑک ہی قصبہ مونڈکہ کو دوسرے اضلاع سے ملانے کا واحد ذریعہ ہے۔

(ب) کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ آمد و رفت کے مناسب اور تسلی بخش ذرائع نہ ہونے کی وجہ سے اکثر محکموں کے افسران مونڈکہ کا دورہ کرنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس سڑک کو پختہ کرکے اس بد قسمت علاقہ کے ذرائع آمد و رفت کو بہتر بنانے کے لئے تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)۔ (الف) اس کچی سڑک کا تعلق محکمہ شاہرات سے نہیں بلکہ ڈسٹرکٹ کونسل مظفر گڑھ سے ہے۔

(ب) اس کا جواب محکموں کے افسران ہی دے سکتے ہیں۔

(ج) حکومت اپنے محدود مالی وسائل کے پیش نظر ہر علاقے کو مواصلات میں ترقی دینا چاہتی ہے۔

کوٹ سلطان تا پیر جگی اور پیر جگی تا اڈا دھوبی سڑک پختہ کرنا

*۱۲۵۳ - سردار امجد حمید خان دستی - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا ان کے علم میں ہے کہ بمقام پیر جگی علاقہ تھانہ کوٹ سلطان تحصیل اور ضلع مظفر گڑھ ایک بہت بڑی خانقاہ واقع ہے جہاں پر اتوار کو نہ صرف ضلع کے اطراف سے بلکہ ملحقہ ضلعوں سے بھی تعویز دھاگہ وغیرہ حاصل کرنے کے لیے ہزاروں کی تعداد میں لوگ حاضری دیتے ہیں اور یہ کہ ہفتہ کے دیگر ایام میں بھی کوٹ سلطان تا پیر جگی خام سڑک پر زائرین کی خاصی آمد و رفت رہتی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ حکومت کے نوٹس میں ہے کہ کوٹ سلطان تا پیر جگی اور پیر جگی تا اڈا دھوبی ایک سڑک پختہ کی اشد ضرورت ہے -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس سڑک کو پختہ کرنے کا حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - (الف) جی ہاں - اس کچی سڑک کا تعلق محکمہ شاہرات سے نہیں بلکہ ڈسٹرکٹ کونسل مظفر گڑھ سے ہے -

(ب) محکمہ شاہرات کے پاس ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے

(ج) جزو (ب) میں جواب دیا جاچکا ہے -

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کی سڑکوں کی غیر تسلی بخش مرمت

*۱۲۶۰ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کی سڑکوں کی مرمت حال میں کروائی گئی ہے ۔

(ب) کیا وہ اس حقیقت سے آگاہ ہیں کہ ان سڑکوں کو مرمت ہوئے بمشکل چند ماہ ہوئے ہیں لیکن یہ پہلے سے بھی بری حالت میں ہو گئی ہیں کیونکہ تار کول کی باریک تہہ کے اوپر جو بجری ڈالی گئی تھی وہ اکھڑ گئی ہے اور کنکریاں پیدل چلنے والوں اور سائیکل سواروں کے لیے مصیبت کا باعث بنی ہوئی ہیں ۔

(ج) کیا اس کام کے لیے ٹھیکیداروں سے ٹنڈر طلب کئے گئے تھے ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ایک فہرست جس میں ہر ٹنڈر کی علیحدہ علیحدہ رقم بمعہ نام ٹھیکیدار درج ہو ایوان کی میز پر رکھی جائے ۔

(د) یہ کیا حقیقت ہے کہ اس کام کا ٹھیکہ ایک ایسے ٹھیکیدار کو دیا گیا جو کہ مواصلات و تعمیرات کے محکمے کے ایک ملازم کا رشتہ دار ہے ۔

(ہ) اگر مندرجہ بالا جزو (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا (اول) وزیر مواصلات اس کیس کی تحقیقات کروانے کو تیار ہیں تا کہ سڑکیں مناسب طور پر مرمت ہو سکیں اور (دوم) اس ٹھیکیدار کے خلاف کارروائی کرنے کو تیار ہیں جس نے یہ غیر تسلی بخش کام کیا ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) :- (الف) - صرف چند سڑکوں کی مرمت گذشتہ جون ۱۹۷۲ء میں کرائی گئی تھی -

(ب) یہ بات درست نہیں ہے -

(ج) ہر دو عدد کوٹیشن مبلغ ۸۰۰۰ روپے طلب کی گئی تھیں اور منظور کی گئیں - ان کے گوشوارے منسلک کئے جاتے ہیں -

(د) جی نہیں -

(ہ) چونکہ سڑکوں کی مرمت کا کام تسلی بخش ہوا ہے - اس لیے کسی تحقیقات کی فی الحال کوئی ضرورت نہیں -

---

تقابلی گوشوارہ

کام کا نام - کولتاروالی پختہ سڑک بلاک نمبر کے - ایل - این - او چوہرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور کی مرمت (گروپ نمبر I) -

ٹنڈر طلب کرنے کی تاریخ ۲۲-۶-۱۹۷۲

تخمیناً قیمت ۸۰۰۰ روپے

نمبر شمار	ٹھیکیداروں کے نام	ٹھیکیداروں کی طرف سے پریمیم ریٹ
۱-	مسٹر ارشاد احمد	۱۷/۵۰ روپے فی صد مربع فٹ ۸۷۷۱ روپے
۲-	کیو برادرز	۱۸/۰۰ روپے فی صد مربع فٹ ۹۰۲۲ روپے
۳-	چوہدری محمد خان	۱۶/۰۰ روپے فی صد مربع فٹ ۸۰۱۹ روپے
۴-	ایم شاہ دین	۱۸/۰۰ روپے فی صد مربع فٹ ۹۰۲۲ روپے

چوہدری محمد خان (نمبر ۳) کا ٹنڈر سب سے کم ہے - اس لیے اس کی منظوری کے لیے سفارش کی جاتی ہے -

---

تقابلی گوشوارہ

کام کا نام - کولتاروالی پختہ سڑک لائن اے - بی - ڈی چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور کی مرمت (گروپ نمبر II) -

تخمیناً قیمت ۸۰۰۰ روپے

نمبر شمار	ٹھیکیداروں کے نام	ٹھیکیداروں کی طرف سے پریمیم ریٹ
۱-	ایم ارشاد احمد	۱۸٪۰۰ روپے فی مربع فٹ ۸۸۸۹ روپے
۲-	ایم معراج دین	۲۷٪۵۰ روپے فی مربع فٹ ۸۶۴۲ روپے
۳-	ایس اے حمید اینڈ برادرز	۱۸٪۰۰ روپے فی مربع فٹ ۸۸۸۹ روپے
۴-	چوہدری لال خان اینڈ کمپنی	۱۶٪۰۰ روپے فی مربع فٹ ۷۹۰۲ روپے

چوہدری لال خان اینڈ کمپنی (نمبر ۴) کا ٹنڈر سب سے کم ہے - اس لیے برائے منظوری اس کے نام کی سفارش کی جاتی ہے -

---

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کوارٹروں میں فلش سسٹم کا اجراء

*۱۲۶۱ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) ۲-۷-۷۲ء کو نشانزدہ سوال نمبر ۱۷۷ کے جزو (ج) کے جواب میں کہ محولہ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کوارٹروں میں فلش سسٹم لگوانے کی سکیم جو ابھی تک منظور نہیں ہوئی - متذکرہ سکیم کس تاریخ کو منظوری کے لیے پیش کی گئی اور اس کے ابھی تک منظور نہ ہونے کی کیا وجوہات ہیں -

(ب) کیا وزیر موصوف مندرجہ بالا کالونی میں یہ سہولت مہیا کرنے کی کوشش تیز تر کر دیں گے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) چوبرجی کوارٹروں میں فلش سسٹم لگوانے کی سکیم جو کہ تقریباً آٹھ لاکھ روپے کی ہے۔ منظوری اورفراہمی رقم کے لیے اے۔ڈی۔ پی۔ ۷۱-۷۰ء ۷۲-۷۱ء اور ۷۳-۷۲ء میں درج کی گئی تھی ۔ مگر کمی فنڈ بوجہ مالی حالت منظور نہ ہو سکی ۔ اس مرتبہ پھر یہ سکیم اے۔ڈی۔پی ۷۴-۷۳ء میں درج کردی گئی ہے ۔

(ب) جی ہاں ۔

چوبرجی گارڈنز کے ''اے ٹائپ اور بی ٹائپ'' کوارٹروں میں پنکھے لگانے کی سکیم

۱۲۶۲۰ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پونچھ ہاؤس کالونی ملتان روڈ لاہور کے کوارٹروں میں گورنمنٹ نے اس سال ایک ایک بجلی کا پنکھا لگانے کی سکیم منظور کی ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ وحدت کالونی کے کوارٹروں میں بھی سرکاری پنکھے مہیا کئے گئے ہیں ۔

(ج) کیا ایسی سکیم چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ کے ''اے ٹائپ اور بی ٹائپ'' کوارٹروں کے لیے بھی زیر غور ہے ۔ اگر نہیں تو اس امتیازی برتاؤ کی وجہ بیان فرمائی جائے ۔

(د) کیا گورنمنٹ اس سال چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ کے کوارٹروں میں بھی پنکھے دینے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک - اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں -

(د) جی ہاں - منظوری ملنے اور روپیہ کی فراہمی پر پنکھے لگائے جائیں گے -

---

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کوارٹروں کو ان کے الاٹیوں کے پاس بیچنے کی سکیم

*۱۲۶۳ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا ۲۷-۷-۱۹۷۲ء کو سوال نمبر ۲۶۷ کے جزو (ب) کے جواب (کہ گذشتہ چار سالوں میں چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کوارٹروں سے گورنمنٹ کو تقریباً چھ لاکھ آمدنی ہوئی اور ان کی سالانہ مرمتوں پر سترہ لاکھ روپیہ صرف ہوا) کے مطابق گورنمنٹ ہر سال اوسطاً تقریباً تین لاکھ کا خسارہ برداشت کرتی ہے - اگر ایسا ہے تو کیوں ؟

(ب) کیا حکومت اس خسارے کے پیش نظر ان پرانے اور بوسیدہ کوارٹروں کو ان کے الاٹیوں کے پاس بیچنے پر غور کرنے کو تیار ہے - اگر نہیں تو کیوں -

(د) کیا گورنمنٹ ان کوارٹروں سے چھٹکارا حاصل کر کے اس تین لاکھ سالانہ رقم سے جو کہ اسے خسارے کی صورت میں برداشت کرنا پڑ رہی ہے ایک نئی سرکاری کالونی کی تعمیر کو زیر تجویز لائے گی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - (میاں افتخار احمد تاری)- (الف) ملازمین کی فلاح و بہبود کی خاطر رعایتی کرایہ کی وجہ سے یہ خسارہ برداشت کیا جا رہا ہے -

(ب) کوراٹروں کی حالت تسلی بخش ہے - اور یہ کسی طور پر پوشیدہ نہیں ہیں حکومت ان کو الاٹیوں کے پاس بیچنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی - اگر ایسا کیا گیا تو مکانوں کے منتظر سرکاری ملازمین کے لئے رہائشی سہولتیں مفقود ہو جائیں گی - ایک اندازے کے مطابق ایسی کالونی بنانے کے لئے تقریباً ½ کروڑ روپے درکار ہونگے - اس کے علاوہ تعمیر کے لئے بھی کافی وقت درکار ہوگا -

(ج) حکومت ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی -

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ میں نصب ٹیوب ویل کے پانی کو پینے کے قابل بنانا

*۱۲۶۴ سردار محمد عاشق - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ۲۷-۷-۱۹۷۲ء کو نشان زدہ سوال نمبر ۲۰۴ کے جزو (ب) کے جواب کہ ۷۰-۱۹۶۹ء میں لگائے جانے والے ٹیوب ویل کا پانی آبپاشی کے لئے استعمال ہو رہا ہے کے پیش نظر از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا اس کالونی میں کوئی فصل اگائے جا رہے ہیں جن کی آبپاشی ہو رہی ہے۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس کالونی میں ایک بڑی گراؤنڈ ہے اور چند چھوٹی گراؤنڈیں ہیں مگر ان کو بھی صحیح طور پر سیراب نہیں کیا جاتا جس سے ان کی حالت ناگفتہ بہ ہوگئی ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو گورنمنٹ اس ٹیوب ویل کے پانی کو آبپاشی کی بجائے انسانی استعمال میں لانے کے لئے کیا کارروائی کر رہی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تارڑ)۔ (الف) جی نہیں۔

(ب) اس کالونی میں ایک بڑی اور چند چھوٹی گراؤنڈیں ہیں جو صحیح طور پر سیراب ہو رہی ہیں۔

(ج) اس کالونی میں تین ٹیوب ویل نصب ہیں۔ جس میں دو ٹیوب ویل ساری کالونی میں پینے کے لئے پانی فراہم کر رہے ہیں۔ تیسرے ٹیوب ویل کا پانی بڑی گراؤنڈ اور پلاٹوں کو سیراب کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مزید ایک ٹیوب ویل لگانے کی سکیم زیر غور ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں کچی سڑکیں پختہ کرنا

*۱۲۷۱۔ حاجی محمد سیف اللہ خان۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع رحیم یار خان میں ڈسٹرکٹ کونسل کو محکمہ ہائی ویز

کی جانب سے کون سی کچی سڑکیں منتقل ہوئی ہیں۔ ان کی تفصیل نام وار معہ تحصیل و لمبائی سڑک بتائی جائے اور ان سڑکوں کی منتقلی کی وجوہات بیان فرمائی جائیں۔

(ب) کیا یہ حکومت کے علم میں ہے کہ ضلع کونسل رحیم یار خاں اپنے محدود وسائل آمدنی کی بناء پر منتقل شدہ سڑکوں کو ابھی تک پختہ نہیں کر سکی۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت ان سڑکوں کو دوبارہ اپنی تحویل میں لے کر پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) کچی سڑکوں کی فہرست جو کہ ضلع کونسل رحیم یار خاں کو منتقل کی گئیں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان سڑکوں کو وزرا کی کونسل کے اجلاس منعقدہ (۱۷-۵-۶۶) کے فیصلے کے مطابق ضلع کونسل کو مرمت کیلئے اور دیکھ بھال کے لئے منتقل کیا گیا۔ یہ فیصلہ سیکرٹری مواصلات و تعمیرات کے حکم نمبری SR/(Roads)/۶۴-۱۵/۵ مورخہ ۲۹-۶-۶۶ سے ہوا۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) حکومت اپنے وسائل اور سڑکوں کی اہمیت کے مطابق انہیں پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع کونسل رحیم یار خان کو منتقل شدہ سڑکوں کی فہرست

سوال نمبر (۱۲۷۱)

نمبر شمار	نام سڑک	لمبائی
	تحصیل رحیم یار خان	میل
۱ -	سڑک رحیم یار خان تا پتی ۱۴-۵ میل اور ۳۴- ۱۸½ میل	۲۹٫۵۰
۲ -	کوٹ سمابہ تا میانوالی قریشیاں روڈ	۱۰٫۰۰
۳ -	سڑک سرنڈہ سوایا خان تا چک عباس	۱۰٫۰۰
۴ -	,, باغ وبہار آر - ڈی ۶۰٫۰۰۰ - I - ایل مائینر	۴٫۰۰
۵ -	,, ترنڈہ سوائے خان تا ۱۴۱ آب حیات ڈسٹری بیوٹری	۱۰٫۰۰
۶ -	,, رحیم یار خان تا شرین ۱۹-۵ میل	۱۹٫۰۰
۷ -	,, رحیم یار خان تا ہیڈ جوئے شیر مائینر	۱۳٫۳۰
۸ -	,, رحیم یار خان تا آباد پور	۱۶٫۵۰
۹ -	,, آر - ڈی ۱۶۵۰۰۰ آب حیات تا ٹیل I.L مائینر	۵٫۰۰
۱۰ -	,, میل ۴۴۷/۴ K.L.P. روڈ تا دیگی آر - ڈی ۹۶۰۰۰ تک -	۷٫۵۰
۱۱ -	,, گل مرگ ریسٹ ہاؤس تا I - L مائینر	۴٫۰۰
	(خان پور تحصیل)	
۱۲ -	سڑک ساکا تا رکن پور براستہ ظاہر پیر	۱۸٫۰۰
۱۳ -	,, خان پور تا سردار گڑھ براستہ گڑھی اختیار خان	۱۴٫۳۱
۱۴ -	,, رکن پور تا سردار گڑھ	۷٫۰۰
۱۵ -	,, کوٹ سابا تا باغ بہار	۱۰٫۰۰
۱۶ -	,, جیٹھا بھوٹا تا ہیڈ کوانی روڈ	۱۲٫۰۰
۱۷ -	,, ۴/۳ (خان پور) B.G.B. روڈ تا بھٹہ شیخاں	۴٫۲۵

۱۸ - سڑک ۸/۵ خان پور تا آر - ڈی ۴۷۰۰۰ I-L مائینر ۴۰۰

۱۹ - ,, سہجہ ریلوے اسٹیشن تا ۱۱۰/۶ خان پور باغ بہار ۷۰۰

(تحصیل صادق آباد)

۲۰ - ,, رحیم یار خان تا شہباز پور (۱۷-۵) ۱۲۰۰

۲۱ - ,, صادق آباد تا بھنگ (۲-۰) ۲۰۰

۲۲ - ,, صادق آباد تا آر - ڈی ۲۶۰۰۰ سیناوار مائینر ۴۰۰

۲۳ - ,, شہباز پور تا ہیڈ فاضل برانچ ۵۰۰

۲۴ - ,, احمد پور لمہ تا سنجر پور ۷۰۰

۲۵ - ,, ولانہ تا داؤ والا ۱۳۷۵

۲۶ - ,, کوٹ سبزل - داؤ والا ۹۰۰

۲۷ - ,, صادق آباد تا منتھار چک نمبر ۱۵۰ ۲۰۰

۲۸ - ,, عاقل مائینر تا ۱۲۰۰۰۰ مالو مائینر ۶۰۰

۲۹ - ,, ٹیل تھر تا تلو گوٹھ ۵۰۰

۳۰ - ,, ولہار تا آر - ڈی ۸۶۰۰۰ گلن ڈسٹری بیوٹری ۵۲۰

۳۱ - ,, صادق آباد ٹیل چمن براستہ منتھار (۱۰۸۷ تا ۲۲) ۱۱۱۳

(تحصیل لیاقت پور)

۳۲ - ,, سڑک نواں کوٹ تا چالجبی ۶۳۸

۳۳ - ,, الہ آباد تا ترنڈہ محمد پناہ ۱۰۰۰

۳۴ - ,, خان بیلہ تا ملکانی ۶۷۵

۳۵ - ,, نواں کوٹ تا پکا لاراں ۶۰۰

۳۶ - ,, جانپور تا تھل حمزہ ۴۲۵

تھانہ شاہپور کے علاقہ میں پختہ سڑک

*۱۲۸۶ - سید کاظم علی شاہ - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان بتائیں گے کہ کیا تھانہ شاہپور ضلع ساہیوال کے علاقہ میں کوئی پختہ سڑک ہے - اگر ہے تو کتنے میل لمبی پختہ سڑک ہے اور اگر نہیں ہے تو کیا وہاں کوئی سڑک پختہ کرنے کا پروگرام ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - تھانہ شاہپور ضلع ساہیوال کے علاقہ میں کوئی پختہ سڑک نہیں ہے - اور نہ ہی وہاں کوئی سڑک پختہ بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے -

---

سرکل سپرنٹنڈنٹوں کی ترقیوں پر پابندی

*۱۲۸۸ حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سیکرٹری برائے حکومت پنجاب محکمہ مواصلات و تعمیرات لاہور نے اپنی یادداشت نمبر ای-III/ ۸-۳-۶/ (ای II) مورخہ ۱۱-۳-۱۹۷۲ء کے ذریعے سرکل سپرنٹنڈنٹوں کے قواعد ملازمت میں مجوزہ ترمیم کے منظور ہونے تک ان کی ترقیوں پر پابندی لگائی تھی جو کہ قواعد ملازمت کی صریح خلاف ورزی ہے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مجوزہ ترمیم کے لئے یہ پابندی چیف سیکرٹری حکومت پنجاب کی یادداشت نمبر ایس-او-آر-آئی (ایس اینڈ جی اے ڈی) - ۱۶-۲-۷۱ء (پالیسی) مورخہ ۱۷-۸-۷۱ء میں مذکورہ مندرجہ ذیل احکام کے بھی خلاف ہے :-

''تجویز محض تجویز ہی ہوتی ہے اور اسے باقاعدہ قواعد میں ایک جائز ترمیم تصور نہیں کرنا چاہیئے تاوقتیکہ یہ تجویز تمام عملی منازل طے نہ کرلے اور گورنر کے احکامات کے ذریعے اسے باضابطہ طور پر نافذالعمل نہ کر دیا جائے''۔

(ج) اگر جزو ھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو یہ پابندی کس قاعدے کے تحت لگائی گئی تھی ۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ اس پابندی کے باوجود کئی ملازمین کو سرکل سپرنٹنڈنٹ کے طور پر ترقی دی گئی ہے ۔

(ھ) اگر (د) کا جواب اثبات میں ہو تو ان ملازمین کے ناموں سے آگاہ کیا جائے جنہیں مذکورہ پابندی، کے باوجود سرکل سپرنٹنڈنٹ کے طور پر ترقی دی گئی ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تارڑ) ۔ (الف) معتمد مواصلات و تعمیرات حکومت پنجاب کی چٹھی نمبری ای/III/ ۸-۴۶/۶۴ (ای II) مورخہ ۱۶-۳-۷۱ء کے ذریعہ سرکل سپرنٹنڈنٹوں کےقواعد ملازمت میں مجوزہ ترمیم کے منظور ہونے تک ان کی ترقیاں ملتوی کرنے کے احکام دیئے گئے تھے ۔ یہ کارروائی مفاد عامہ کے پیش نظر کی گئی تھی تاکہ مناسب وقت کے لئے موزوں اھلکار ترقی‌یاب ہوں ۔

(ب) ایس اینڈ جی ۔ اے ۔ ڈی کی متذکرہ چٹھی مورخہ ۱۷-۸-۷۱ء دفتر ہذا کے ریکارڈ میں نہیں ہے ۔ جیسا کہ ظاہر کیا گیا ہے ۔ یہ چٹھی ۱۷-۸-۷۱ء کو جاری ہوئی تھی ۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات کی چٹھی جس کے ذریعے سرکل سپرنٹنڈنٹوں کی ترقیاں ملتوی کی گئی تھیں ۔ ۱۶-۳-۷۱ء کو جاری ہوئی تھی ۔ بعد کی تاریخ میں جاری ہونے والی چٹھی کا اطلاق پہلے جاری ہونے والی

چٹھی پر نہیں ہوسکتا ۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مجوزہ ترمیم کے پیش نظر ترقیاں عارضی طور پر ملتوی کرنا بہتر کارکردگی کی غرض سے تھا ۔ اور اس میں قواعد ملازمت کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ ترقیاں ملتوی کرنا کسی قواعد ملازمت کی خلاف ورزی نہیں ۔

(د) جہاں تک محکمہ ہائی وے اور بلڈنگ کا تعلق ہے ۔ (۲) دو ہیڈ کارکوں کو علی‌الترتیب بطور سرکل سپرنٹنڈنٹ عارضی طور پر ترقی دی گئی تھی ۔

(ہ) ہائی وے سرکل لاہور میں ملک منظور حسین اور ہائی وے سرکل راولپنڈی میں سید نذر حسین ، بلڈنگ سرکل نمبر ۲ لاہور میں نذیر احمد ۔ بلڈنگ سرکل نمبر ۳ لاہور میں محمد بشیر ۔ ہیڈ کارکوں کو بطور سرکل سپرنٹنڈنٹ علی‌الترتیب ترقی دی گئی تھی ۔ یہ چاروں اہلکار اپنے اپنے سرکلوں میں سب سے سینئر تھے ۔ مزید برآں یہ بندوبست عارضی تھا ۔

میڈیکل کالج لاہور کے طلباء کے لئے ہوسٹل

*۱۳۱۶ ۔ ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے طلباء کے لئے ہوسٹل تعمیر کرنے کا ایک منصوبہ بنایا گیا تھا ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس منصوبے کا تخمینہ کیا تھا اور اب تک اس ہوسٹل کی تعمیر کس مرحلہ پر ہے ۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے ہوسٹل کی تعمیر کا ٹھیکہ جن افراد کو دیا گیا تھا ان کے خلاف تعمیرات میں گڑ بڑ کرنے کے الزام میں اعلیٰ سطح پر ایک انکوائری ہو رہی ہے -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو اب یہ انکوائری کن مراحل میں ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - (الف) جی ہاں -

(ب) تخمینہ ۳۵,۵۳,۳۰۰ روپے تعمیری تفصیل درج ذیل ہے -
زیر تعمیر حصہ اول میں تہہ خانہ کی چھتیں اور اندرونی دیواریں زمینی منزل کی چھتیں بلاک اے اور بی میں مکمل ہو چکی ہیں - جب کہ اندرونی دیواروں کی چنائی جاری ہے - اوپر کی منزل پر کام جاری ہے - جب کہ سی بلاک میں آر - سی - سی کی دو بنیادوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے -

(ج) جی نہیں -

(د) اگرچہ اعلیٰ سطح پر انکوائری متعلقہ ٹھیکیداروں کے خلاف نہیں کی گئی لیکن ایک انکوائری محکمہ تعمیرات کے ان افسروں کے خلاف گورنر کی معائنہ ٹیم نے کی ہے جو کہ اس منصوبے پر تعینات تھے - گورنر کی معائنہ ٹیم کی رپورٹ کے مطابق ان متعلقہ افسروں کی جواب طلبی کی گئی ہے جو کہ ابھی تک وصول نہیں ہوئی ہے -

ڈھڈیال سے نارگ جانے والی کچی سڑک پختہ کرنے کی تجویز

*۱۴۴۳ - مرزا فضل حق - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا تحصیل چکوال میں ڈھڈیال سے نارگ جانے والی کچی سڑک پختہ کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پر کب تک عمل درآمد ہوگا -

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - (الف) اس وقت ایسی کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے -

(ب) چونکہ فی الحال کوئی سکیم ہی نہیں - اس لئے عمل درآمد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

---

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کوارٹروں کی شکست و ریخت کے بارے میں شکایتیں

*۱۴۵۴ - میاں خورشید انور - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور میں جو عملاً محکمہ تعمیرات کی طرف سے تعینات ہے - اس نے ایک رجسٹر شکایات اپنے دفتر میں رکھا ہوا ہے - جس میں اس کالونی کے مکین اپنے کوارٹروں کی شکست و ریخت کے بارے میں شکایتیں درج کرتے ہیں -

(ب) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ مذکورہ کالونی کے مکینوں کی درج شدہ شکایات پر ان کی باری کے مطابق مرمت وغیرہ نہیں ہوتی بلکہ مذکورہ عملے کے پسندیدہ افراد اور خاص طور پر کالونی کی ویلفئیر ایسوسی ایشن کے عہدیداروں کے کوارٹروں کی مرمت و دیکھ بھال پر زیادہ توجہ دی جاتی ہے اور ان کو ترجیح دی جاتی ہے۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف مذکورہ عملے کو اس بارہ میں تنبیہہ کرنے کو تیار ہیں۔ اور اگر جواب نفی میں ہے تو کیا وہ مذکورہ رجسٹر کا معائنہ کرنے کو تیار ہیں۔

(د) یکم جولائی ۱۹۷۱ء سے لے کر ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۲ء تک مذکورہ رجسٹر میں کتنی شکایات درج ہوئیں۔ اور ان میں سے کتنی رفع کی گئیں۔ تفصیل رجسٹر کے اندراج کے مطابق علیحدہ علیحدہ بتائی جائیں۔

(ہ) رفع نہ کی جانے والی شکائیتوں کو رفع نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں۔

(و) کیا وزیر موصوف اس امر سے بھی آگاہ ہیں کہ مذکورہ ایسوسی ایشن کے عہدے داروں کو کوارٹروں کے متعلق شکایات مذکورہ رجسٹر میں درج کرنے کی تکلیف ہی نہیں دیتا اور صرف ان کے زبانی حکم کی تعمیل کرتا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ صحیح نہیں ہے۔

(ج) مندرجہ بالا جزو ''ب'' کے جواب کے پیش نظر اس کی چنداں ضرورت نہیں۔ رجسٹر کا معائنہ کرایا جائے گا۔

(د) کل شکایات ۷۱۹ درج ہوئیں - جس میں سے ۶۲۰ پر مناسب کارروائی کی گئی - تفصیل کے لئے رجسٹر پیش کئے جاتے ہیں -

(ہ) مطلوبہ فنڈ کی کمی کے باعث تمام شکایات کا حل نا ممکن تھا ۔

(و) یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے -

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کوارٹروں کی مرمت وغیرہ

*۱۴۶۵ ـ ملک محمد علی خان - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ـ

(الف) سال ۷۳-۱۹۷۲ء میں چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے کوارٹروں کی مرمت وغیرہ کے لئے کس قدر رقم مختص کی گئی اور اس میں سے اب تک کتنی رقم ان کوارٹروں کے متعلقہ عملے کی تحویل میں دی گئی -

(ب) مذکورہ بالا مختص شدہ رقم میں سے کتنی رقم مذکورہ عملے پر ان کی تنخواہوں اور الاؤنسوں کی ادائیگی کے سلسلے میں خرچ ہوئی اور کتنی مذکورہ کوارٹروں کی مرمت وغیرہ پر اب تک خرچ ہوئی -

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ مختص شدہ رقم کا کچھ حصہ تا حال مذکورہ عملے کی تحویل میں نہیں دیا گیا - اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں -

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مختص شدہ رقم کا کچھ حصہ مذکورہ عملے کی تحویل میں نہ دینے کی وجہ سے مذکورہ کوارٹروں کی

باقاعدہ مرمت سفیدی اور روغن ابھی تک نہیں ہو سکے جس کی وجہ سے ان کوارٹروں کے مکینوں کو سخت تکلیف ہو رہی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)۔ (الف) ۸۷,۳۳۵ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی - جو متعلقہ عملے کی تحویل میں دے دی گئی ہے -

(ب) اس رقم میں سے نومبر ۱۹۷۲ء تک عملہ پر ۱۰,۳۴۴ روپے اور مرمتوں پر ۱۲,۴۷۲ روپے خرچ کئے ہیں -

(ج) جی نہیں -

(د) جی نہیں -

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کی گراؤنڈوں میں دستی نلکے

*۱۴۹۵ علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ستمبر ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کی گراؤنڈ میں ہنگامی حالات کے پیش نظر دستی نلکے نصب کئے گئے تھے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ دستی نلکے جنگ کے بعد اتار لئے گئے تھے مگر نل بمعہ فلٹر زمین کے اندر ہی رہنے دئے گئے جو ابھی تک وہاں موجود ہیں لیکن ان سے کام نہیں لیا جا رہا -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ میں مذکورہ گراؤنڈوں میں پہلے سے نصب شدہ نلوں اور فلٹروں کے اوپر

پمپ فٹ کرنے کی بجائے دوسری جگہوں پر پھر سے نئے دستی نلکے بمعہ نل و فلٹر نصب کئے گئے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان افسران کے خلاف تحقیقات کرنے کے لئے تیار ہے ۔ جنہوں نے پرانے نلوں کے اوپر پمپ نصب کرنے کی بجائے نئے نل اور فلٹر نصب کرکے حکومت کو نقصان پہنچایا ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔ مگر نو عدد نلکوں کے نل اور فلٹر ۱۹۷۱ء کی جنگ کے دوران نکال لئے گئے ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) پرانے نلوں پر پمپ نصب نہیں کئے جا سکتے تھے ۔ چونکہ ان کے فلٹر خراب ہو چکے تھے ۔ اور زیر زمین پانی کی سطح بھی کافی گر چکی تھی ۔ تاہم نئے نلکوں کے لئے نل نو عدد پرانے نلکوں کو اکھاڑ کر حاصل کئے گئے ۔

چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کی گراؤنڈوں اور پلاٹوں کی دیکھ بھال میں کوتاہی

*۱۵۰۰ رائے عمر حیات خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائینگے کہ ۔

(الف) چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے ہر وارڈ میں گراؤنڈوں اور پلاٹوں کی دیکھ بھال اور درستی کے لئے کتنے مالی مقرر کئے گئے ہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ غفلت اور بے توجہی کے باعث متذکرہ گراؤنڈ اور پلاٹ گرد آلود ہو چکے ہیں اور ان پر سبزہ مفقود ہو چکا ہے -

(ج) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ مالی اپنا بیشتر وقت متعلقہ افسروں کی کوٹھیوں میں پھولوں کی کیاریوں اور مختلف کاموں کی دیکھ بھال میں صرف کرتے ہیں - اگر ایسا ہے تو حکومت اس صورت کی اصلاح کے لئے کیا قدم اٹھانا چاہتی ہے -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ اسٹیٹ کی ''بی'' سٹریٹ میں ایک نرسری ہے - اگر ایسا ہے تو متذکرہ نرسری میں اگائے جانے والے پودے وغیرہ کس مصرف میں لائے جاتے ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - (الف) اسٹیٹ میں ایک ہیڈ مالی اور چھ مالی کام کرتے ہیں -

(ب) جی نہیں -

(ج) یہ صحیح نہیں ہے -

(د) جی نہیں -

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور کے کوارٹروں کی گلیوں میں گندے پانی کا جمع ہونا

*۱۵۰۱ **رائے عمر حیات خان** - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کی صفائی کے لئے محکمہ عمارات نے کل کتنے خاکروب ملازم رکھے ہوئے ہیں اور ہر خاکروب کو کل کتنے وارڈوں کی دیکھ بھال کرنا پڑتی ہے -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ متذکرہ اسٹیٹ میں گندے پانی کے نکاس کا نظام ناقص ہے اور نکاس کی نالیاں اکثر بند ہو جاتی ہیں - اور گندا پانی کوارٹروں کی پچھلی گلیوں میں بہہ نکلتا ہے جس سے اسٹیٹ کے باشندوں کو دقت پیش آتی ہے -

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جزو (ب) میں بیان کردہ صورت کی اصل وجہ یہ ہے کہ خاکروب اس اسٹیٹ میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں غفلت برتتے ہیں اور اپنا بیشتر وقت متعلقہ افسروں کی کوٹھیوں میں کام کرنے پر صرف کرتے ہیں جو کہ ان سے زبردستی لیا جاتا ہے -

(د) اگر (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس کی اصلاح کیلئے کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ایسے افسروں کے خلاف جو اسٹیٹ کے خاکروبوں کو اپنی کوٹھیوں پر کام کرنے پر مجبور کرتے ہیں کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) - (الف) اسٹیٹ میں اٹھارہ خاکروب اور ایک جمعدار کام کرتے ہیں - اور ہر بلاک میں ایک خاکروب تعینات ہے -

(ب) جی نہیں -

(ج) جی نہیں -

(د) مندرجہ بالا جوابات کی بناء پر کسی افسر کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا جواز پیدا نہیں ہوتا -

چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور میں صفائی کا فقدان

*۱۵۰۲ ۔ رائے عمر حیات خان ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کے ہر وارڈ میں آر۔سی۔سی غلاظت خانے (Dust Bins) مہیا کئے گئے ہیں اور ان کو باقاعدہ وقفوں پر خالی اور صاف کرنے کے لئے مستقل عملہ ملازم رکھا گیا ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ غلاظت خانوں کو کئی کئی دن خالی اور صاف نہیں کیا جاتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غلاظت اور دیگر کوڑا کرکٹ زمین پر پھیل جاتا ہے اور نہایت ناگوار بدبو نکلتی ہے جس سے اسٹیٹ کے باشندوں کو عموماً اور غلاظت خانوں کے نزدیک واقع کوارٹروں کے باشندوں کو خصوصاً بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہت سے غلاظت خانے ٹوٹے ہوئے ہیں اور مرمت طلب ہیں اور ان کی جگہ دوسرے غلاظت خانے قائم کرنے یا انہیں مرمت کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں کیا گیا ۔

(د) اگر (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت صفائی کے کے اس اہم معاملے پر توجہ دینے اور اس صورت حال کے ذمہ دار افراد کے خلاف مناسب کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر مواصلات وتعمیرات ۔۔ (میاں افتخار احمد تاری) (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔

(د) مندرجہ بالا جوابات کے پیش نظر مزید توجہ دینے اور کسی افسر کے خلاف کارروائی کرنے کا کوئی جواز نہیں ۔

کھاریاں کے قریب جی - ٹی روڈ پر ایک پل کی تعمیر

*۱۵۲۷ ۔ بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کھاریاں کے قریب جی - ٹی روڈ پر ایک پل قریباً گذشتہ دس سال سے زیر تعمیر ہے ۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے وقتاً فوقتاً بڑی بڑی رقوم مخصوص کی جاتی رہی ہیں ۔

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس پل کی تکمیل نہ ہونے کے سبب عام لوگوں کو بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔

(د) اگر (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس پل کی تعمیر جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات ۔ (میاں افتخار احمد تاری) (الف) کھاریاں کے قریب جی - ٹی روڈ پر ایسا کوئی پل نہیں ہے جو کہ گذشتہ دس سال سے زیر تعمیر رہا ہو ۔

(ب) ایسا کوئی امر واقعہ نہیں ہے کہ اس منصوبہ پر وقتاً فوقتاً بڑی بڑی رقوم مخصوص/خرچ کی جاتی رہی ہیں ۔

(ج) ایسا کوئی پراجیکٹ ہے ہی نہیں جو عرصہ گذشتہ دس سال زیر

تکمیل ہو - البتہ جی - ٹی روڈ کشادہ کرنے کے سلسلہ میں کچھ اور پلوں کا کام ہو رہا ہے - جس میں سر دست ایک پل نمبر ۳-۲/۸۲ اور دوسرا پل میل نمبر ۱/۸٦ کا کام شروع ہے جو کہ صرف ماہ ستمبر ۱۹۷۲ء میں شروع ہوئے تھے اور جنوری ۱۹۷۳ء تک پایہ تکمیل تک پہنچ جائیں گے -

(د) مندرجہ بالا پل کی تعمیر کے لئے باقاعدہ پختہ متبادل راستہ بنایا گیا ہے - اس طرح دو طرفہ ٹریفک بھی گذر رہا ہے اور ٹریفک کو کوئی روکاوٹ نہیں ہوتی -

---

مریدکے تا نارووال پختہ سڑک کی تعمیر

*۱٦۱۳ - صوفی نذر محمد - کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مریدکے تا نارووال ایک پختہ سڑک زیر تعمیر ہے -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ سڑک کھیوٹ نمبر ٦ کھتونی نمبر ۷۷ خسرہ نمبر ۳۸/۱۱/۱ موضع گندھو والا تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ میں سے ہو کر گزرتی ہے -

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ جزو (ب) میں درج زمین میں ایک غیر ممکن خانقاہ دربار واقع ہے -

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ہائی وے اتھارٹی کے قواعد کے مطابق سڑک کسی خانقاہ دربار سے کم از کم اڑھائی سو فٹ کے فاصلہ سے گزرنی چاہیے -

(ھ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سڑک کو عین دربار میں سے گزارنے کی کیا وجوہات ہیں اور کیا حکومت دوبارہ سروے کروانے کے بعد مجوزہ سڑک کو دربار سے دور ہٹانے کا بندوبست کرے گی ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری)۔ (الف) جی ہاں ۔
(ب) جی ہاں ۔
(ج) جی ہاں ۔
(د) جی نہیں ۔
(ھ) سڑک کی تعمیر دربار کی زمین میں نہیں کی جائے گی ۔

پختہ سڑکیں ۔ پل اور عمارات وغیرہ کی تعمیر

*۱٦۸۳ ۔ مسٹر نذر حسین منصور ۔ کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ سابقہ حکومتوں کے زیر اہتمام تیار کردہ پختہ سڑکیں ۔ پل اور عمارات وغیرہ کی تعمیر میں ٹھیکیداران اور انجینئر صاحبان کی ملی بھگت سے specification کے مطابق material استعمال نہیں کیا جا رہا جس کے نتیجہ میں سڑکیں ۔ پل اور سرکاری عمارات عام حالات میں بھی شکستگی اور خستگی کا شکار ہو گئیں ۔

(ب) کیا موجودہ حکومت ماضی کے اس تلخ تجربہ کی روشنی میں آئندہ ان کے زیر اہتمام ہونے والی تعمیرات کے سلسلہ میں کوئی احتیاطی تدابیر اختیار کر رہی ہے ۔ اگر ایسی تدابیر موجودہ حکومت کے زیر غور ہوں تو ان کی مختصراً وضاحت کی جائے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (میاں افتخار احمد تاری) ۔ (الف) عام طور پر ایسا نہیں ہوا۔ جہاں کہیں کام میں خرابی علم میں آئی ہے تو محکمانہ کارروائی افسروں اور ٹھیکیداروں کے خلاف کی گئی ہے ۔

(ب) موجودہ حکومت متعلقہ محکموں کی کارکردگی پر گہری نظر رکھتی ہے ۔ اور جب بھی کسی کام کے متعلق کوئی شکایت موصول ہوتی ہے ۔ اس پر فوراً مناسب کارروائی کی جاتی ہے ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا۔ میں آپ کی اجازت سے ایک گذارش صرف اطلاع کے لئے کرنا چاہتا ہوں ۔ ۲۸ تاریخ کو ایک بجے گورنمنٹ ہاؤس میں جناب پریذیڈنٹ ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے تمام ممبران اسمبلی کو دوپہر کے کھانے پر دعوت دی ہے ۔ دعوت نامہ باقاعدہ سب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا لیکن میں یہ صرف بطور پیشگی اطلاع عرض کر رہا ہوں ۔ چونکہ آج آخری دن ہے اور کل چھٹی ہے ۔ اس لئے اگر کسی کو دعوت نامہ وقت پر نہ پہنچے تو یہ میں ان کی طرف سے اطلاع دے رہا ہوں ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

سردار امجد حمید خان دستی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست سردار امجد حمید خان دستی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے وصول ہوئی ۔

> " Leave should be granted on 26th January because I had to go to Muzaffar Garh to attend some urgent work".

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

کیپٹن احمد نواز خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست کیپٹن احمد نواز خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی :-

میں بوجہ بیماری رولز آف پروسیجر کمیٹی کی میٹنگ مورخہ ۲ اگست اور ۲۲ اگست ۷۲ء میں شریک نہ ہو سکا - رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری حمید اللہ خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چودھری حمیداللہ خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی :-

میں بوجہ بیماری Home Affairs کمیٹی کی میٹنگ میں ۸ اگست ۷۲ء کو شرکت نہ کر سکا۔ مہربانی فرما کر رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری امان اللہ لک

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چودھری امان اللہ لک صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی :-

میں بوجہ بیماری ۲۸ اگست ۷۲ء کو انفارمیشن کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت نہ کر سکا - مہربانی فرما کر رخصت منظور فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر نذر محمد

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نذر محمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی :-

گزارش ہے کہ میں بوجہ ضروری کام اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکا ، اس لئے مورخہ ۲۴-۱-۷۳ کی رخصت منظور فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ محمد اقبال

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست شیخ محمد اقبال صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی :-

گزارش ہے کہ مورخہ ۳۰ جنوری کو میرے بھائی اور ہمشیرہ کی شادی خانہ آبادی قرار پائی ہے -

جس کا سارا انتظام کرنا ہے - مہربانی فرما کر
۲۹ جنوری تا یکم فروری اجلاس سے رخصت
فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :
کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

سردار محمد عاشق

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سردار محمد عاشق صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی :-

گزارش ہے کہ میں حج پر جارہا ہوں - برائے مہربانی
واپسی تک موجودہ اجلاس اسمبلی کی چھٹی منظور
فرمائی جائے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :
کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے -
(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

چیف آفیسر میونسپل کمیٹی خانیوال کی طرف سے غنڈہ گردی کروانے کا الزام

مسٹر سپیکر - چوہدری فرزند علی نے حال میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل مسئلہ پر جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے کے متعلق تحریک استحقاق پیش کی ہے - مسئلہ یہ ہے کہ میں نے عوامی نمائندے ہونے کی حیثیت سے میونسپل کمیٹی خانیوال کے سی - او کے راشی ہونے کی

اطلاع کمشنر ملتان کو دی جس کی انکوائری ۸-۱-۱۹۷۳ مقرر ہوئی ۔ سی ۔ او مذکور نے چند کرائے کے غنڈوں کو خرید کر میرے خلاف غلیظ زبان استعمال کی جس سے میری توہین ہوئی ۔ میرے حق کو پامال کیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ I declare this to be in order ۔ ملک صاحب آپ اس کے متعلق کچھ فرمانا چاہتے ہیں ؟

وزیر اعلیٰ ۔ میں آج ہی اس کی انکوائری شروع کرا دوں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے ؟

وزیر اعلیٰ ۔ میں پہلے اس کی تحقیق کرا لوں ۔ ہو سکتا ہے کہ مقصد اس سے حل ہو جائے ۔

چوہدری فرزند علی ۔ جناب والا ۔ میرے خلاف باقاعدہ جلوس نکالا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ملک صاحب آپ اپنے طور پر انکوائری کرائیں ۔ میں اسے پرولیج کمیٹی کے پاس بھیج دیتا ہوں ۔ آپ کی رپورٹ کمیٹی کی امداد کریگی ۔

I refer it to the standing committee. The report to come within fifteen days.

مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی عبوری رپورٹ کا زیر غور لایا جانا

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۵۷ (۵) کے تحت مجلس برائے قواعد انضباط و استحقاقات کی جانب سے ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ کو ایوان میں پیش کردہ عبوری رپورٹ کو زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر - میں اس کی وضاحت چاہتا ہوں کہ اس کو بھی discuss کیا جائے یا in due course discuss کیا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اتنی وضاحت کر دوں کہ قواعد کی رو سے جب کسی کمیٹی کی رپورٹ پیش ہو جائے تو پھر کوئی رکن یہ تحریک پیش کر سکتا ہے کہ اسے زیر غور لایا جائے - تاکہ جو رپورٹ اس میں ہوئی ہے اس کے مطابق ایوان کا فیصلہ کرایا جائے اگر یہ تحریک نہ ہو تو پھر وہ رپورٹ رکی رہے گی وہ کسی حالت میں in consideration نہیں آ سکتی - اسی قاعدہ کے تابع یہ تحریک بھی کی گئی ہے اور مقصد اس کا وہی ہے کہ جس تحریک کی سفارش کی گئی ہے اس کو دوبارہ سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ اس کی مفصل رپورٹ دے سکے - اصل مقصد جو ہے وہ رپورٹ کو واپس بھجوانا ہے -

مسٹر سپیکر - آپ کی رپورٹ کو واپس بھجوانا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - جی ہاں - میری عبوری رپورٹ جو آئی ہے اس کے لئے میں نے وقت مانگا ہے -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے :

کہ صوبائی اسمبلی پنجاب کے قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۵۷(۵) کے تحت مجلس برائے انضباط کار و استحقاقات کی جانب سے ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء کو ایوان میں پیش کردہ عبوری رپورٹ کو زیر غور لایا جائے -

(تحریک متفقہ طور پر منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

قاضی محمد اسمعیل جاوید - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ حاجی محمد سیف اللہ خان کی جانب سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارہ میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی مکمل رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۱۵ فروری ۱۹۷۳ء تک توسیع کر دی جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اس کی اجازت چاہوں گا کہ بجائے ۱۵ فروری کے ۱۵ مئی تک توسیع کر دی جائے - اس طرح رپورٹ کے مکمل کرنے میں آسانی رہے گی -

مسٹر سپیکر - محرک اس ترمیم کو قبول کرتے ہیں کہ ۱۵ فروری کی بجائے ۱۵ مئی کر دیا جائے -

قاضی محمد اسمعیل جاوید - ٹھیک ہے - مجھے کوئی اعتراض نہیں -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

> کہ حاجی محمد سیف اللہ خان کی جانب سے پیش کردہ تحریک استحقاق کے بارہ میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی مکمل رپورٹ پیش کرنے کی مدت ۱۵ مئی ۱۹۷۳ء تک توسیع کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری کی بھی ایسی ہی تحریک ہے - کیا آپ اس کو واپس لیتے ہیں ؟

Syed Tabish Alwari. It lapses.

Mr. Speaker. It lapses. Now we go on to the special Agenda for today.

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

قاضی محمد اسمعیل جاوید - جناب والا - میں راجہ جمیل اللہ خان کی تحریک استحقاق کے بارہ میں مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ پیش کرتا ہوں -

مسٹر سپیکر ۔ مجلس برائے قواعد انضباط کار و استحقاقات کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر احسان الحق پراچہ اور راجہ جمیل اللہ خان کے بل میں نے چیک کرنے کے لیے رکھ لیے تھے ۔ قاعدہ ۱۶۵ کے تحت مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) مالیہ اراضی مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۲ اور مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) انضباط پنبہ مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۷۳ ۔ اب پیش نہیں ہو سکتے ۔

اگر ایوان مجھے اجازت دے ۔ آج اگر ضرورت ہو تو ایوان کی کارروائی پانچ دس منٹ کے لیے مزید کر لیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ ساڑھے بارہ بجے تک کر لیں ۔

صوبہ میں خوراک کی صورت حال پر بحث

مہر محمد علی وکیل ۔ جناب والا ۔ آج سرگودھا ڈویژن کی میٹنگ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کا نام ہو تو آپ پہلے بحث میں حصہ لے لیں ۔ عبدالحفیظ کاردار صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ جناب والا ۔ سب سے پہلے تو میں اس معزز ایوان کے معزز اراکین اور خاص طور سے قائد حزب اختلاف اور ان کے سامعین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس ہاؤس کی اپیل پر اس حکومت کی اپیل پر کہ تحاریک التوائے کار کو چھوڑ کر ایک خاص دن مقرر کیا جائے تاکہ خوراک کے مسئلہ پر بحث ہو سکے ۔ اس کو انہوں نے منظور فرمایا ۔ یہ مسئلہ از حد اہم ہے ۔ اتنا اہم ہے کہ صدر مملکت اور اس صوبے کے گورنر صاحب کم از کم ہر روز اشیائے خوردنی کے متعلق خبریں رکھتے ہیں اور ان

کو ہمیشہ یہ تشویش رہتی ہے کہ عوام کے لیے اشیائے خوردنی خاص طور پر گندم - آٹا - چینی جن چیزوں کا محکمہ خوراک سے تعلق ہے کی قیمتیں اعتدال پر رہیں - اس مسئلہ پر بحث کو حکومت wel-come کرتی ہے - یہ بات خوش آئند ہے کہ ہمیں یہ موقعہ ملا کہ ہم اس ایوان میں اور اس ایوان کے ذریعے عوام تک اپنی پالیسی جو حکومت نے اب تک اپنائی ہے اور جو آگے حکومت کے منصوبے ہیں پیش کر سکیں -

جناب والا - پیشتر اس کے کہ خوراک کے اہم مسئلہ پر جو سیاسی مسئلہ نہیں ہے بلکہ قوم کا مسئلہ ہے نکتہ اٹھایا جائے - بہتر ہوگا کہ یہ جائزہ لیا جائے کہ ہم کس جغرافیائی حیثیت میں رہتے ہیں - صدیوں سے اس علاقے پر حملہ آور آئے اور ان کی نظریں ہمیشہ خوراک کی طرف رہیں - غلہ اور اجناس کے سلسلہ میں یہ خطہ صدیوں تک استحصال کا شکار رہا - تاتاری آئے - یونانی آئے - افغانی آئے - پھر انگلستانی آئے مگر یہ خطہ ہمیشہ استحصال کا شکار رہا ہے - ہر بار جب بھی باہر سے حملہ آور ہاتھی پر چڑھ کر آئے اس خطے کے لوگوں نے جو استحصال کا شکار رہے ہمیشہ ان کو خوش آمدید کہا یہ جانتے ہوئے کہ شاید ان کے استحصال کا کوئی حل ہوگا ؟

جناب والا - اس لئے جب پاکستان بنا تھا اس خطے کے لوگوں کے ذہن میں یہ بات تھی کہ پاکستان بننے کے بعد جو استحصالی جو imperialist یا جو باہر کی طاقتیں تھیں ان کا اثر ختم ہو جائے گا مگر پاکستان کے بننے کے بعد بھی یہ خطہ ان استحصالی طاقتوں جو بیرونی تھیں کے علاوہ اندرونی استحصال کا شکار ہو گیا مثلاً بڑے بڑے جاگیردار ، سرمایہ دار کے ہاتھوں اس کا استحصال ہوا - اس طرح یہ وقت آیا کہ ۲۵ سال کے عرصہ کے بعد اس پنجاب کے صوبہ کے لوگوں نے فیصلہ کیا کہ اس استحصالی طاقت کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک واحد شخص تھا جو اسلامی مساوات کا علمبردار ہے اس کو ملک کی عنان حکومت دیں اور اس کے ذمے یہ ذمہ داری لگائیں گے کہ اس خطے میں روٹی کپڑا اور مکان کا حل ڈھونڈا جائے اور عوام کی ضروریات زندگی مہیا کی جائیں -

جناب والا۔ جب عوامی حکومت کا دور دسمبر ۱۹۷۱ء میں شروع ہوتا ہے تو اس معزز ایوان کے ہر رکن کو معلوم ہے کہ مشرقی پاکستان ہم سے کھو چکا تھا۔ اس علاقے کے خاصے حصہ پر دشمن کی فوجیں تھیں۔ جنگ کے اثرات کی وجہ سے قیمتیں چڑھ رہی تھیں۔ گرانی کا عالم تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ چند شوگر ملوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے متعلق یہ ہے کہ ان کے پاس ٹرانسپورٹ تھی جس پر وہاں سے گنا لے جایا جا سکے اور چینی کی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکے۔ ان حالات میں جن میں مادی اور ذہنی انتشار تھا پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوئی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ شروع سال یعنی جنوری ۱۹۷۲ء میں حکومت آئی اور مارچ تک گندم اور چینی کی قیمتیں بڑھ رہی تھیں۔ ان حالات میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت قائم ہوئی۔ ان عناصر کا جنہوں نے قیمتیں بڑھائیں۔ بلیک مارکیٹنگ کی، مقابلہ کیا اور پاکستان پیپلز پارٹی کے ممبر مرکزی اسمبلی، ممبر صوبائی اسمبلی اور کارکنوں نے اس میں خاصا کردار ادا کیا اس طرح یہ قیمتیں اعتدال پر آئیں۔ مگر جب نئی فصل اپریل میں آئی تو اس وقت بھی ہمیں خیال تھا کہ قیمتیں شاید اعتدال پر نہ آ سکیں کیونکہ ہمارے ایک خاصے علاقے پر اس وقت دشمن کا قبضہ تھا۔ ان حالات میں حکومت کو چند بنیادی پالیسیوں میں تبدیلیاں کرنی پڑیں اور وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ تقسیم کار کے ذرائع بنائے جائیں مثلاً راشن ڈپو اور قائم کئے گئے۔ انفورسمنٹ ٹیمیں جو بلیک کرنے والوں کا تدارک کر سکیں۔ ان کو قائم کیا گیا مگر ایک بات جس کا سب سے بڑا اثر قیمتوں پر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ قوت خرید اس علاقے میں اتنی بڑھ چکی تھی کہ کھلی مارکیٹ میں حکومت نے گندم کی قیمت ۱۷ روپے فی من مقرر کی۔ اس وقت حکومت کو اندازہ تھا کہ ہمارے پاس ۶ لاکھ ٹن کے قریب گندم سٹاک کی جائے گی مگر قیمتوں کے اثرات سے یہ نہ ہو سکا۔ ہماری procurement scheme ناکارہ ہوئی مگر کھلی مارکیٹ میں کسانوں کو کاشتکاروں کو مناسب قیمتیں ملتی رہیں۔ ہماری پالیسی یہ تھی اور ہم نے کسانوں کو، کاشتکاروں کو یہ کہا کہ اگر آپ کی گندم باہر کھلی مارکیٹ میں ۱۷ روپیہ

سے کم بکتی ہے تو آپ ہمیں ۱۷ روپے میں فروخت کر سکتے ہیں ۔ اس طرح حکومت نے قیمت میں اعتدال رکھا اور یہ اس لئے تھا کہ کسان اور کاشتکار کو مدد مل سکے اور اس سے کم قیمت پر اس کی گندم نہ بکے ۔ قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے کے لیے حکومت نے سٹور کرنے کے لیے گندم باہر سے منگوائی اور اب تک پنجاب میں ۳ لاکھ ٹن کے قریب گندم آ چکی ہے جیسا کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ مرکزی حکومت کو ۱۰۰ کروڑ روپیہ کی subsidy دینی پڑی ہے اس کے ساتھ ساتھ صوبائی حکومت نے بھی چار روپے پچھتر پیسے کے حساب سے ۵ کروڑ ۳۵ لاکھ روپے کی subsidy اس لئے دی کہ عوام کو آٹا راشن ڈپو سے ۱۸٫۳۷ پیسے فی من پر مل سکے ۔ البتہ یہ بات بہت ضروری ہے اور دیکھنا یہ ہے کہ جس خطے میں ہم رہتے ہیں وہاں باہر کے ملکوں میں اس کی کیا قیمت ہے ۔ اگر آپ اس چیز کا جائزہ لیں تو ہمارے ہمسایہ ملک ہندوستان میں دیسی گندم کی قیمت ۵۸ روپے ہے ۔ کابل میں ۳۵ روپے اور آٹے کی قیمت ۳۳ روپے فی من ہے ۔ ان حالات میں جبکہ ارد گرد کے علاقوں میں قیمتیں اتنی اونچی ہیں تو حکومت نے عوام کے مفاد کے لیے ایک بڑی subsidy دے کر قیمتوں کو اعتدال پر رکھا ۔

جناب والا ۔ دوسرا مسئلہ جس کے اوپر عام بحث ہوتی ہے وہ چینی کا مسئلہ ہے ۔ جب پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت بنی ۔ اس وقت چینی کی قیمت خاصی بڑھی ہوئی تھی۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کی ہے جنگ کے اثرات تھے جو ٹرک گنا لے کر ملوں میں جاتے تھے وہ فرنٹ لائن پر کام کر رہے تھے اس لیے گنا نایاب ہونے کی وجہ سے ہماری ملوں کی پروڈکشن اس صوبہ میں ۱ کروڑ ۴۷ لاکھ ٹن ہوئی جس میں سے حکومت نے ۵۰ فیصد راشن ڈپوؤں کے ذریعہ فروخت کے لیے اپنے پاس رکھی اور ۵۰ فیصد کھلی مارکیٹ میں رکھی ۔ اس پالیسی کے تحت بڑے شہروں میں ۔ چھوٹے شہروں میں، اور قصبوں میں راشن ڈپوؤں کے ذریعہ قیمت ۱ روپیہ ۶۰ پیسے رہی ۔ باہر مارکیٹ میں قیمت زیادہ تھی مگر حکومت کے مد نظر یہ تھا کہ جو بنیادی ضروریات کی چینی ہے وہ ایک خاص

قیمت پر عوام کی قوت خرید میں ہو ان کو دی جائے ۔ اس پالیسی کا review فوڈ ایڈوائزری کمیٹی میں آیا جس میں اس معزز ایوان کے ممبران بھی ہیں اور اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ کسان کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے گنے کی قیمت کو بڑھایا جائے اور ان کی سفارش کے اوپر جس میں قائد حزب اختلاف بھی ممبر ہیں فیصلہ ہوا کہ ۲ روپیہ ۵۰ پیسے سے بڑھا کر اسے ۳ روپے ۲۴ پیسے کر دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے اس سفارش کا بھی جائزہ لیا کہ گنے کی قیمت کو اور بہتر بنایا جائے تاکہ کسان زیادہ گنا شوگر ملوں کو مہیا کر سکیں۔ اس کا موسم شروع ہوتے ہی ہم نے گنے کی قیمت چار روپے پچیس پیسے مقرر کر دی تاکہ مل مالکان زیادہ تعداد اور مقدار میں شوگر بنا سکیں اور دوسرے یہ جو ہماری کپاس کی فصل ہے اس سے فائدہ کسانوں کو منافع کی شکل میں زیادہ ہو ۔ اس لئے گنے کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے اور چینی کی پیداوار کو بھی بڑھانے کے لئے یہ ایک مفید قدم ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگلے سال ہماری پیداوار از حد بڑھ جائیگی ۔ مثلاً ۱۹۶۹-۷۰ء میں ہماری پیداوار ۳ لاکھ کے قریب تھی جو اس صوبے کی بنیادی ضروریات کے لئے کافی تھی مگر اس سال گنا گڑ کے لئے خاصا استعمال ہو چکا ہے اور حکومت نے چار روپے پچیس پیسے فی من قیمت مقرر کرنے کے بعد مل مالکان کو بھی کہا ہے کہ جہاں تک ہو سکے وہ گنے کی کاشت کرنے والے کسانوں کی زیادہ سے زیادہ مدد کریں ۔ وہ زیادہ تعداد میں خرید کے سینٹر قائم کریں تاکہ گنا کاشت کرنے والوں کا گنا بک سکے۔ جب مل مالکان کی اس سیزن میں گورنمنٹ کیساتھ میٹنگ ہوئی تو مل مالکان نے کہا کہ وہ تین لاکھ ٹن پیداوار کا خیال رکھتے ہیں لیکن پیداوار پر گڑ بنانے کی وجہ سے اتنا شدید اثر ہوا کہ گنا ملوں میں نایاب ہونے کی وجہ سے حکومت کو دشواری پیش آئی ۔ قانون پہلے موجود تھا ۔ مل areas میں گڑ بنانے پر مکمل پابندی ہے ۔ اس کے باوجود گنا اتنا کم ہے کہ شوگر مل مالکان نے کہا ہے کہ خاطر خواہ مقدار میں چینی پیدا نہیں ہو سکے گی ۔ لیکن ہمیں امید ہے کہ ہم اس صوبے کی بنیادی ضروریات کو پورا کر سکیں گے ۔

جناب والا ! ایک اس سے بھی اہم قدم جو حکومت نے اٹھایا وہ یہ تھا کہ دو اقتصادی اصول ہمارے سامنے ہیں ۔ پہلا یہ کہ ہم سپلائی کو بڑھائیں اور دوسرا اصول یہ ہے کہ اگر سپلائی نہیں بڑھتی تو ہم اس صورت میں ڈیمانڈ کو کنٹرول کریں جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ گنے کی قیمت کو بڑھایا گیا پھر مل مالکان کو تاکید کی گئی کہ وہ کسانوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں فراہم کریں لیکن پھر بھی اتنا گنا نہیں ملتا جس سے چینی کی پیداوار کو ہم بڑھا سکیں اور ہماری تمام ضروریات پوری ہو سکیں ۔ جیسا کہ پچھلے سال ۶۰ کروڑ کا زر مبادلہ خرچ کرکے چینی کو درآمد کیا تھا لیکن اس سال ہمیں قومی مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے مکمل کنٹرول کرنا پڑیگا اور تمام ملوں کی پیداوار حکومت ایک خاص قیمت پر لے لے گی اور پھر اس طرح شوگر کھلی مارکیٹ میں نہیں فروخت ہوگی کیونکہ عوام کو شکایت تھی کہ باہر کھلی مارکیٹ میں چینی ۶ یا ۷ روپیہ فی سیر کے حساب سے ملتی ہے ۔ ہم نے سوچا کہ یہ چیز نہ ہو اور تمام بنیادی ضروریات کے لئے چینی مہیا کی جا سکے اور اس کی قیمت ڈھائی روپیہ فی سیر ہو ۔

جناب والا ۔ ہم نے ضرور ایک روپیہ ساٹھ پیسے سے قیمت بڑھا کر ۲ روپیہ ۵۰ پیسہ فی سیر کر دی ہے لیکن یہ سمجھنے کی بات ہے اور اس کو حقیقت پسندی کہتے ہیں جب دنیا بھر میں گرانی ہے اور تمام جگہوں پر inflation ہے جبکہ تمام دنیا کے ماہرین اقتصادیات نے کہہ دیا ہے کہ یہ گرانی accelerate کرتی جائیگی تو پھر اس میں حیران کن بات کون سی رہ جاتی ہے ۔ روس میں بھی سخت گرانی ہے اس ملک نے اپنی گندم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے امریکہ سے یہ جنس خریدی ہے ۔ جناب والا ! ہر جگہ گرانی ہی گرانی ہے لیکن اس کے باوجود حکومت ان قیمتوں کو گرانے کی کوشش کر رہی ہے ۔ ماہرین اقتصادیات کا تجزیہ ہے کہ قیمتیں بڑھتی جائیں گی ، گریں گی نہیں ۔ کیونکہ ملکی وسائل کیساتھ ساتھ آبادی بڑھ رہی ہے ۔ جب آبادی بڑھے گی تو اس کے ساتھ ساتھ اشیائے خوردنی کی قیمتیں بھی بڑھیں گی ۔ حکومت گندم کی قیمتیں برقرار

رکھنے کے لئے مسلسل کوشش کر رہی ہے - راشن ڈپوؤں پر آٹا ۱۸-۳۷ روپے فی من کے حساب سے مل رہا ہے - اس قیمت کو برقرار رکھنے کے لئے حکومت نے کروڑوں روپیہ کی subsidy دی ہے اور آپ کی حکومت ۳-۷۵ روپے فی من کے حساب سے یہ subsidy دیتی ہے - گندم کا آٹا ۱۸-۳۷ روپے فی من کے حساب سے راشن ڈپوؤں پر فروخت ہو رہا ہے مگر اس قیمت کو برقرار رکھنے کے لئے حکومت نے ۵ کروڑ ۳۵ لاکھ کی subsidy دی ہے - حکومت جیسا کہ اعلان کر چکی ہے کہ گندم کی قیمتیں اگلے سال سے توازن اختیار کریں گی اور procurement price ۳۰ روپے فی من ہوگی - اگر اس چیز کو سامنے رکھا جائے اگر اس قیمت کو بر قرار رکھا جائے تو صوبائی حکومت کی subsidy ۸ کروڑ ۳۸ لاکھ بنتی ہے اور حکومت جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے یہ چاہتی ہے کہ ان قیمتوں کو بر قرار رکھا جائے اور جو اقدامات میں نے پہلے عرض کئے ہیں وہ کئے جا چکے ہیں - اچھی کوالٹی کا آٹا ڈپوؤں پر مل رہا ہے - تقسیم کار کو بہتر بنایا جا رہا ہے اور زیادہ تعداد میں ڈپو کھولے جا رہے ہیں - آٹے کا معیار بہتر بنانے کے لئے کوشش کی گئی ہے - راشن ڈپوؤں پر جو آٹا اس وقت دستیاب ہے اس کی کوالٹی کسی صورت میں بھی کھلی مارکیٹ میں ملنے والے آٹے کی کوالٹی سے کم نہیں ہے - اس سلسلے میں جناب گورنر پنجاب نے نہایت اعلیٰ کردار ادا کیا ہے - انہوں نے فلور مل مالکان کو بلایا ان سے حلف وفاداری اٹھوایا کہ وہ عوام کو معیاری آٹا فراہم کرینگے - اور انہوں نے عہد کیا ہے کہ وہ آئندہ عوام کو اچھا آٹا مہیا کیا کریں گے - اس دن سے آٹے کی کوالٹی بہتر ہو گئی ہے - کل کے اخبارات میں مل مالکان کی طرف سے شکایت تھی - میں نے ان سے ملاقات کی اور آج انہوں نے تردید کر دی ہے کہ ان کا ہمارے ساتھ پہلے کی طرح تعاون ہے اور مجھے امید ہے کہ آٹے کی کوالٹی اس طرح بہتر ہوتی جائیگی -

اس کے ساتھ تیسری جنس جسے فوڈ کا محکمہ deal کرتا ہے وہ چاول ہے - جناب والا - فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کی سفارش پر procurement price پہلے ۳۵

روپے تھی اب ۴۶ روپے ہو چکی ہے - قائد حزب اختلاف کو یاد ہوگا کہ بعد ازاں سفارش پر ۴۶ روپے کیا گیا - چاول اتنی اہم commodity ہے جسے ہم برآمد کرتے ہیں - مرکزی حکومت کا پہلا جائزہ یہ تھا کہ باسمتی کی برآمد سے ۴۲ ملین ڈالرز کے زر مبادلہ کی آمدنی ہوگی اب ان کے نظر ثانی شدہ اندازے یا تخمینے کے مطابق زر مبادلہ کی آمدنی ۶۰ ملین ڈالرز سے بھی زیادہ ہوگی - یہ برآمدات میں بہت بڑا contribution ہے - اس کے ساتھ ساتھ دوسرا چاول جسے coarse price کہتے ہیں- اس کی قیمت بھی مناسب ہے اور بازار میں اس کی قیمت ۴۵ روپے سے لیکر ۴۸ روپے فی من ہے - ہمارے ساتھ کے ممالک میں مثال کے طور پر کابل میں اعلیٰ قسم کے چاول کی قیمت ۱۰۴ روپے فی من ہے اور ہمارے ہاں کھلی مارکیٹ میں ۸۰ روپے فی من ہے -

ان علاقوں میں جہاں ہم رہتے ہیں پیداوار کم ہوئی اور ہمیں دوسرے ڈویلپمنٹ منصوبوں پر بڑی رقمیں خرچ کرنے کی وجہ سے کفایت کرنی پڑی - اس لئے ضروری ہے کہ قیمتیں برقرار رکھنے کے لئے پیداوار بڑھے اور پیداوار بڑھانے کے لئے حکومت کے منصوبے جامع ہیں - محکمہ زراعت کے تخمینہ کے مطابق اس سال ہماری گندم کی فصل ۵۲ لاکھ ٹن سے اوپر تھی اور اگلے سال کا ٹارگٹ ۵۵ لاکھ ٹن کا ہے - پانی اور کھاد کی فراہمی سے امید ہے کہ ہماری فصلیں اور بہتر ہونگی - ہمارے لئے وہ وقت آئے گا جب ہم اپنی قیمتوں کو اعتدال پر رکھ سکینگے - مگر جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ یہ ایک بین‌الاقوامی رو ہے جس کی وجہ سے قیمتیں بڑھ رہی ہیں - پاکستان ہی اس میں ایک نہیں - ہم کہیں چاند پر نہیں - ہم کہیں ایک جزیرہ میں نہیں کہ جہاں پر دوسرے ممالک کے اثرات نہیں پہنچتے - ان چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے، کسانوں اور مزدوروں کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے امپورٹ پر ایک بھاری subsidy سو کروڑ روپے کی دی - اور پھر صوبے میں ساڑھے پانچ کروڑ کی subsidies کے سامنے یہ قیمتیں اعتدال پر رکھی ہیں اور آہستہ آہستہ ان کا معیار بھی بلند کر رہے ہیں -

میاں خورشید انور - شکریہ۔

وزیر خوراک - جناب والا - میری آخری عرض یہ ہے کہ آجتک کاشتکار کو اس ملک میں اتنی قیمتیں نہیں ملی تھیں جو آج اس کو مل رہی ہیں - پہلے گندم کی قیمت جیسے میں نے عرض کیا ہے ۱۷ روپے تھی اب اس کو ۲۰ روپے کر دیا گیا ہے اور یہ قیمت اگلی فصل سے ملے گی - اور اس کے بعد گنے کی قیمت اڑھائی روپے سے شروع ہوئی اور آج چار روپے پچیس پیسے ہے - یہ قیمت بھی highiest ہے اور تیسری باسمتی کی قیمت ہے میں نے عرض کیا ہے کہ وہ ۳۸ روپے سے ۴۶ روپے کر دی گئی ہے - ان حالات میں جبکہ دوسری طرف ہمارے مد نظر یہ ہے کہ قیمتیں اعتدال پر رہیں - یہ ایک توازن تھا جس کو maintain کیا جا رہا ہے - عوام کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت ہمیشہ کوشاں رہے گی کہ قیمتیں اعتدال پر رہیں - اس کے ساتھ ساتھ کسانوں کا جو کہ بھاری تعداد میں صوبے کے باشندے ہیں خیال رکھا جائے گا کہ ان کی ضروریات پوری ہوں ان کو ان کی محنت کا پورا پورا پھل ملے -

جناب والا - آخر میں ان چند الفاظ کے ساتھ میں اپنا بیان ختم کرتا ہوں - اس صوبے میں خوراک کی حالت اطمینان بخش ہے - اور یہ بھی عرض ہے کہ آپ مجھے جواب کا حق آخیر میں دیں گے - بہت بہت شکریہ -

(نعرہ ہائے تحسین)

علامہ رحمت اللہ ارشد (قائد حزب اختلاف) - جناب صدر - مجھے امید یہ تھی - مجھے توقع یہ تھی کہ جناب وزیر خوراک بحث کا آغاز کرتے ہوئے ہمیں ان ٹھوس حقائق سے روشناس کرائینگے جن سے غذائی اجناس کی کمی نایابی کی حد تک اس صوبے میں واقع ہو چکی ہے - ہمیں کسی ذہنی احساس کے بغیر یہ اعتراف کر لینا چاہیے کہ پاکستان کی پوری تاریخ کے اندر کبھی ایسا نہیں ہوا کہ متواتر کئی ماہ تک گرانی رہی ہو - ایسا تو ہوا ہے کہ چند

دنوں کے لئے ، ایک مہینے کے لئے ، پندرہ دن کے لئے غذائی اجناس میں گرانی واقع ہوئی اور وہ بھی منصوبہ بندی کے فقدان کا نتیجہ تھی ۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ متواتر اجناس خوردنی کی قیمتیں روز بروز تیز سے تیز تر ہوتی چلی جائیں اور صوبہ غذائی اجناس کے اعتبار سے جہنم بن جائے ۔

جناب وزیر خوراک نے نہایت ہی موزوں طریقے پر فرمایا ہے کہ اس بحث کو شروع کرنے سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہماری جغرافیائی حیثیت کیا ہے ۔ میں آپ کے توسط سے ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری جغرافیائی حیثیت یہ ہے کہ یہی خطہ پنجاب متحدہ ہندوستان کے اندر مدراس اور بمبئی تک اجناس خوردنی مہیا کرتا تھا ۔ آج اگر آپ فرمائیں کہ ہندوستان کے اندر قیمتیں بڑھی ہوئی ہیں ۔ فلاں جگہ قیمتیں بڑھی ہوئی ہیں تو بات سمجھ میں آ سکتی ہے ۔ اس لئے کہ یہی خطہ پورے متحدہ ہندوستان کو اجناس خوردنی مہیا کرتا تھا ۔ یہ اعداد و شمار آپ کے ہیں ۔ آپ اس سے اندازہ لگائیں کہ صرف بہاولپور سے ایک لاکھ چالیس ہزار ٹن گندم فاضل برآمد کی جاتی تھی ۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب صوبے کا زیر کاشت رقبہ کم تھا ۔ کیمیائی کھاد بھی نہیں ہوتی تھی ۔ ٹیوب ویل نہیں لگے ہوئے تھے اور موجودہ علم انکشاف کے دور میں صوبہ جتنا ترقی کر سکتا ہے یہ تمام چیزیں یہ تمام مواقع ان کو موجود اور میسر نہ تھے ۔ میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ایک حکومت کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ لوگوں کو ضروریات زندگی فراہم کرے لیکن جہاں تک پیپلز پارٹی کا تعلق ہے وہ خالصتاً اقتصادی نظام کے نعرے پر روٹی ۔ کپڑا اور مکان۔ مہیا کرنے کے نعرے پر اس ایوان میں اکثریت لے کر پہنچی ہے جس نعرے سے انہوں نے انتخابات جیتے ہیں اسے سوئے اتفاق کہیے اس کو بد قسمتی کہیے ۔ منصوبہ بندی کا فقدان کہیے ۔ ہماری صلاحیتوں کا فقدان کہیے کہ جن وعدوں پر یہ برسراقتدار آئی تھی وہ وعدے پورے نہیں ہو سکے ۔ یہ ایک اسلامی ملک ہے اسے اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیے ۔ اس کو میں ایک مثال سے پیش کرتا ہوں کہ حضرت عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف میں بیٹھ کر فرمایا تھا کہ اگر دجلہ کے کنارے پر ایک کتا بھی بھوکا مر جائے تو آخرت میں مجھ سے اس کا بھی حساب ہوگا۔

جناب والا۔ جناب قائد ایوان ہمیشہ سمگلنگ ۔ ذخیرہ اندوزی ۔ چور بازاری۔ استحصال کو تمام برائیوں کی جڑ قرار دیتے ہیں ۔ آخر سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ان جرائم ان قبیح جرائم اور ان قبیح عادات سے کمانے کے لالچ کے انسداد کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے ۔ یہ قوانین کس نے بنائے ہیں ؟ ان قوانین پر عملدرامد کس نے کرنا ہے ؟ چونکہ وقت نہایت مختصر ہے اور بہت سے دوستوں نے ابھی بولنا ہے ۔ اب میں صرف دو چار تجاویز پیش کرتا ہوں ۔ جناب وزیر خوراک اور ایوان کے فاضل ارکان اگر اس سے اتفاق کریں تو شاید ہماری کچھ مشکلات حل ہو جائیگی ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ماضی کے اندر ہمیشہ وزارت زراعت و خوراک ایک ہی وزیر کے پاس رہی ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ جہاں تک food production کا مسئلہ ہے ۔ غذائی اجناس کی پیداوار کا مسئلہ ہے وہ ایک وزیر صاحب کے پاس ہے ۔ اور جہاں تک خوراک کی تقسیم کا مسئلہ ہے وہ دوسرے وزیر صاحب کے پاس ۔ غذا کتنی ہوتی ۔ کس حد تک صوبہ خود کفیل ہے ۔ کتنی اس میں کمی ہے ۔ اس کے اعدادوشمار وزارت زراعت مہیا کرتی ہے اور اس کی تقسیم کا انتظام وزارت خوراک کرتی ہے ۔ پھر اسی طرح سے اب جو چیزیں زرعی پیداور میں اضافہ دیتی ہیں ۔ یعنی اچھا بیج ۔ اچھی کھاد ۔ وہ وزارت زراعت کے پاس ہیں ۔ اور وزارت زراعت کا وزارت خوراک سے کوئی تعلق نہیں ۔ اسکے علاوہ یہ شاید آج سے ۲۰ سال پہلے نہیں تھا ۔ یہ مسئلہ اب نہایت اہم ہے کہ غذائی پیداوار بڑھانے کے لئے اس ملک کے اندر لاکھوں اور ہزاروں کی تعداد میں ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں جن کو کنکشن دینے کے لئے زمینداروں کو واپڈا کے پاس جانا پڑتا ہے جو سینٹرل گورنمنٹ کا محکمہ ہے ۔ میری اس گذارش کا مطلب یہ تھا کہ جب تک کوئی محکمہ کوئی ادارہ ایسی چیز کا اہتمام نہ کرے اور جب تک

غذا پیدا کرنے والے محکمہ اور غذا تقسیم کرنے والے محکمہ کے اندر کوئی رابطہ پیدا کرنے کا انتظام نہ کیا جائے اسوقت تک ہم ان مسائل کا شکار رہینگے۔

اسیطرح دوسری بات جسکی طرف میں وزیر خوراک اور جناب قائد ایوان کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اچھے یا برے - صحیح یا غلط اعداد و شمار جو بھی ہوتے ہیں اس کا اندازہ لگاتے ہیں کہ وہ ہمارے صوبے کی غذائی اجناس کی صورت حال کیا ہے - یہ کوئی تعصب کی بات نہیں یہ طبعی اور قدرتی معاملہ ہے - ہمیں سب سے پہلے دیکھنا چاہئے کہ ہمارے صوبہ کے اندر کتنی خوراک کا ذخیرہ موجود ہے - اجناس خوردنی کا کیا حال ہے - اسکو سامنے رکھنا چاہئے - دوسرے ہمارا صوبہ بلوچستان اور سرحد کو غذائی اجناس مہیا کرتا ہے - اب جو بھی اجناس خوردنی درآمد کرتے ہیں تو پہلے وہ لاہور آتی ہیں اسکے بعد وہ کوئٹہ پشاور بھیجی جاتی ہیں - اور انکو یہ محسوس بھی نہیں ہوتا کہ اسکے اوپر زر مبادلہ خرچ ہو رہا ہے - اسلئے میں تجویز کروں گا کہ آئندہ سنٹرل گورنمنٹ سے درخواست کی جائے کہ جو غذائی اجناس در آمد کی جائیں وہ براہ راست کراچی سے ان صوبوں کو بھیجی جائے -

آخر میں جناب اس سے اتفاق کرینگے اور میں کہتا ہوں کہ جناب وزیر خوراک نے انتہائی مخلصانہ طور پر کوشش کی ہے کہ غذائی اجناس کی تقسیم درست ہو اور غذائی اجناس میں کسی قسم کی کمی واقع نہ ہو مگر مجھے اس بات سے اختلاف ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے غذائی اجناس کی فراہمی اور غذائی پالیسیوں میں کسی قسم کی مدد کی ہے - میں آپکا خیال نہیں پیش کرتا بلکہ اپنے معزز بھائی اور دوست کا قول پیش کرتا ہوں اور وزیر خوراک کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ میاں منظور موہل صاحب نے فوڈ ایڈوائزری کمیٹی میں کہا تھا کہ خدا کے لئے پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں کو اجناس خوردنی سے الگ کیجئے -

مسٹر رؤف طاہر - جناب سپیکر مسئلہ خوراک جس طریقے سے اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ نہ اتنا الجھا ہوا ہے اور نہ ہی اتنا پیچیدہ ہے بلکہ اسکا براہ راست تعلق معاشی اور تجارتی اصولوں سے ہے - کون نہیں جانتا کہ پاکستان پیپلز پارٹی بنیادی طور پر مزدوروں - کسانوں اور غریب عوام کی بہتری کے لئے میدان عمل میں آئی اور اس نے عنان حکومت سنبھالا - میں اپوزیشن کے دوستوں سے سوال کرتا ہوں کیا گندم کی قیمت پانچ روپے فی من ہو یا دس روپے ہو یا پندرہ روپے فی من ہو ؟ کون نہیں جانتا کہ زرعی پیداوار کا تعلق براہ راست صنعتی پیداوار سے ہے اور یہ ایک معاشی اصول ہے کہ اگر آپ اس ملک میں زرعی پیداور نہیں بڑھائینگے پروڈکشن کو نہیں بڑھائینگے کاشتکار کو incentive نہیں دینگے اور کاشتکار کو جو اسکا خرچہ ہوتا ہے اسکو اس سے زائد نہیں دینگے تو معیشت میں افراتفری اور تباہی کا سماں پیدا ہوگا - اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ اسوقت جو زرعی اجناس کی عالمی قیمت ہے اس سے ہم پرے ہٹ کر اپنی معیشت کو استوار نہیں کر سکتے - اور آپ یہ جانتے ہیں کہ جو پیداواری قیمتیں ہوتی ہیں اگر انکا تعلق پیداواری رشتوں سے ہم آہنگ نہ ہو اور کوئی مناسبت نہ ہو تو پیداوار نہیں بڑھ سکتی - ہمارا ملک پاکستان پیپلز پارٹی کے اقتدار میں آنے کے بعد ایک سچائی کی سیاست پر یقین رکھتا ہے - حقائق کے اصولوں کی سیاست پر یقین رکھتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ نہ صرف ایوان میں بلکہ عوام کے سامنے پاکستان کے وسائل اور معیشت کے بارہ میں حقائق پیش کئے جا سکتے ہیں تاکہ عوام کو نظریاتی طور پر اپنے ساتھ لے کر اس ملک کی زراعت اس ملک کی صنعت کو ترقی ہو سکے - اور میں سمجھتا ہوں جیسے کہ یہاں کہا گیا ہے کہ آپکے دور میں جس طریقے سے انگریز کے دور میں ہوتا تھا کہ یہاں دو روپے من یا ایک روپیہ من آٹا ہوتا تھا نہیں بک سکتا - دنیا کہیں سے کہیں پہنچ گئی ہے اسکا خرچہ بڑھ گیا ہے - اسکے بعد پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت نے مزدوروں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا ہے - میں

فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ صرف چین کو چھوڑ کر تمام افریشیائی ممالک میں پاکستان کے مزدوروں کو وہ سہولتیں حاصل ہیں جو کسی اور ملک میں نہیں کیونکہ آپکو اپنے وسائل اور اپنے حقائق جو معیشت کے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب والا عرض کروں گا کہ شاید میرے دوست سمجھ نہیں سکتے کہ مزدوروں کا معاملہ لیبر قوانین سے ہے ۔ اس وقت وہ موضوع زیر بحث تک محدود رہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اگر relevant حقائق بیان کر رہے ہیں تو میں کیسے روک سکتا ہوں ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ اس طرح وہ بہت دور چلے جائینگے اور جب ہم جائینگے تو آپ جانے نہیں دینگے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب والا ۔ میں اپنے معزز دوست کی اطلاع کے لئے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ زرعی پیداوار کا تعلق براہ راست صنعت کی پیداوار سے ہے ۔ کاشتکار کی خوشحالی کا تعلق براہ راست مزدوروں کی خوشحالی سے ہے ۔ آپ کاشتکار کو خوشحال کئے بغیر مزدور کو خوشحال نہیں کر سکتے ۔ اور یہ شہروں کی رونق شہروں کی فیکٹریاں اور کارخانے اور یہ شہر کی شاہراہیں ان سب کا تعلق براہ راست کاشتکار سے ہے ۔ اگر کوئی شخص اس امر سے انکار کرتا ہے تو وہ تاریخی حقائق کو سمجھنے سے قاصر ہے ۔ جناب سپیکر ! جب آپ دیہاتی آبادی میں خوشحالی لائیں گے آپ وہاں پر زرعی اجناس کی قیمتیں انکے خرچے سے زیادہ دیں گے تو ظاہر ہے کہ یہ انارکلی اور مال روڈ کی دوکانوں پر رونق ہوگی ۔ اگر آپ کاشتکاروں کو کم قیمت دیں گے اور انکو انکے خرچے سے کم قیمت دیں گے تو یہ شہر اجڑ جائینگے ۔ یہ شاہراہیں اجڑ جائیں گی ۔ اسلئے میں سمجھتا ہوں کہ آج ہم حقائق کی سیاست پر چلیں ۔ پاکستان کا اکانومسٹ یا دنیا کا کوئی اکانومسٹ یا حزب اختلاف کوئی تجویز دے جس سے زرعی اجناس کی قیمتیں کم کرکے شہروں میں سستے داموں اناج مہیا کیا

جا سکے۔ مجھ سے زیادہ علامہ صاحب جانتے ہیں کہ شہروں اور دیہات کی کشمکش آج کی نہیں ۔ یہ صدیوں سے چل رہی ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی ان تضادات کو اس طریقے سے حل کر رہی ہے کہ کاشتکاروں کو بھی خوش رکھے اور مزدوروں کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کرے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے یہاں کہا گیا ہے کہ پارٹی اپنے روٹی ۔ کپڑے اور مکان کے وعدے سے منحرف ہو گئی ہے ۔ ایسا نہیں جناب ۔ پیپلز پارٹی انتشار پسندوں کی جماعت نہیں ہے ۔ انارکسٹوں کی جماعت نہیں ہے ۔ اور معاشی ترقی کے حصول میں دنیا کے مختلف انقلابی اور سوشلسٹ یا سرمایہ دار ملکوں میں جو تجربات ہوئے ہیں وہ اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے ۔ جیسے کہ آپ جانتے ہیں اگر کسی فوج کے ہراول دستے اندھا دھند دشمن کی صفوں میں آگے بڑھتے چلے جائیں اور پچھلی صفوں سے رابطہ نہ رکھیں تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہراول دستے دشمن کے نرغے میں آ جاتے ہیں اور اس فوج کو شکست ہو جاتی ہے ۔ پیپلز پارٹی یہ چاہتی ہے کہ عوام کو ساتھ لے کر ۔ اپنے وسائل کو ساتھ لے کر ملک کو معاشی ترقی کی راہ پر ڈالیں ۔ یہ راہ کوئی سیدھی راہ نہیں ہے کہ اگر یہاں سے کوئی جائے تو پیپلز ہاؤس پہنچ جائے گا ۔ معاشی ترقی ایک پر پیچ ۔ ایک پیچیدہ اور ایک زگ زیگ راستہ ہے آپ کو یاد ہوگا کہ یہاں پر کہا گیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کاردار صاحب نے صحیح کہا ہے کہ پاکستان کوئی چاند پر واقع ملک نہیں ہے کہ دنیا بھر کے معاشی عوامل اس پر اثر انداز نہ ہوں ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ڈالر جیسا سکہ جس کی دنیا بھر میں دھوم تھی دوسری جنگ عظیم کے بعد اسکو اپنے اندرونی بحران کی وجہ سے مارک اور ین (Mark & Yen) کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے ۔ میں اس سلسلہ میں جناب وزیر خوراک کے اس نقطہ نظر کی تائید کرتا ہوں کہ یہ افراط زر اور مہنگائی ایک world disease ہے ۔یہ ایک عالمی مرض ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم قائد عوام کی انقلابی قیادت میں اس ملک میں ایک ایسی معیشت کو استوار کرینگے اور میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے جو بنیادی اور عوامی اصلاحات

کی ہیں وہ اس طرف پہلا قدم ہے - آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ چھوٹا قدم ہے لیکن جب بڑے سفر اختیار کئے جاتے ہیں تو ایک چھوٹا قدم ہی اس کا نقطہ آغاز ہوتا ہے - اس کے بعد آپ جانتے ہیں کہ کسی جمہوری ادارے نے کسی پارلیمنٹ نے ان اصلاحات کو نافذ نہیں کیا بلکہ قائد عوام نے اس وقت کے اختیارات سے کام لے کر ان اصلاحات کو نافذ کیا اور آج کے دور میں جب کہ چار دن اس بات پر لگ گئے تھے کہ دفعہ ۱۴۴ منسوخ ہونی چاہیے یا نہیں ان حالات میں اس ملک میں مختلف سیاسی جماعتوں کے ہوتے ہوئے جو مختلف سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے مفادات کی نگہداشات کرتی ہیں اور جو اس ملک میں معاشی ترقی کو انقلابی طریقے سے آگے نہیں لے جا سکتیں - میرا روئے سخن یہاں جو میرے اپوزیشن کے دوست بیٹھے ہیں ان کی طرف نہیں ہے ان سے مراد ہے حزب اختلاف کی وہ جماعتیں ہیں کہ اس ایوان سے باہر بیٹھی ہیں - وہ یہ چاہتی ہیں کہ اس انقلابی ترقی کے راستے میں بریک لگائی جائے - اور اس کو جمہوریت کے نام پر اور عوام کے نام پر روک دیا جائے لیکن انشاء اللہ پیپلز پارٹی اپنے عوام کے ساتھ مضبوط رشتے کی بنیاد پر معاشی اصولوں کو سوچتے سمجھتے ہوئے اس ملک میں ایک ایسا معاشرہ پیدا کریگی جس میں مزدوروں کسانوں اور کاشتکاروں کی بالا دستی ہوگی -

میاں خورشید انور - جناب والا - خوراک کے سلسلے میں جناب کاردار اور علامہ صاحب کی تقاریر کے بعد ضروری ہو گیا ہے کہ میں چند ایک تجاویز حکومت کے سامنے رکھوں - - - - - -

مسٹر سپیکر - میاں خورشید انور صاحب آپ کی تقاریر شروع ہو گئی ہے - مجھے مسٹر روف طاہر کی تقریر سے پہلے اعلان کرنا چاہیے تھا کہ مقررین کی تعداد کافی زیادہ ہے اور ابھی وزیر خوراک نے جواب بھی دینا ہے - وزیر اعلیٰ نے بھی اپنی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ بھی اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں -

میاں خورشید انور - وہ تو چلے گئے ہیں -

مسٹر سپیکر - وہ سن رہے ہیں - وہ اپنے چیمبر میں بیٹھ کر بھی سن سکتے ہیں - جب آپ وزیر ہو جائیں گے تو آپ کو بھی پتہ چل جائیگا کہ کمرے میں بیٹھے ہوئے بھی سنا جا سکتا ہے - اب ہمیں وقت کا خیال رکھنا پڑے گا - میں نہیں چاہتا کہ میں فاضل ممبران کو دوران تقریر ٹوکوں یا گھنٹی بجاؤں - اگر ممبر صاحبان پانچ یا چھ منٹ کے درمیان تقریر کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو کافی ممبران بحث میں حصہ لے سکتے ہیں -

میاں خورشید انور - اچھا جی - اگر حکومت واقعی خوراک کے سلسلے میں ملک کو خود کفیل بنایا چاہتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ کاشتکاروں کی حالت بہتر بنائی جائے - کاشتکاروں کو incentive دیا جائے کہ وہ گندم اور گنے کی قسم کی فصلیں زیادہ کاشت کریں - اس سلسلے میں یہ تجویز پیش کرونگا کہ گندم کی قیمت خرید نئے اخراجات کے پیش نظر اور روپے کی قیمت میں کمی کے پیش نظر ۲۵ روپے من مقرر کی جائے اور قیمت فروخت سال بھر پورے صوبہ میں ۳۰ روپے سے زیادہ نہ ہونے دی جائے - اس سلسلے میں جو فرق ہے وہ حکومت ادا کرے - اگر آپ زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ کھاد کی سپلائی کی حالت بہتر بنائی جائے - کھاد اس وقت بہت زیادہ گراں ہو چکی ہے اور ۲۵ روپے بوری کی بجائے اب ۴۲/۴۳ روپے میں بڑی مشکل سے دستیاب ہوتی ہے - اس کے ساتھ ساتھ نہری پانی کا انتظام بھی اس وقت نہایت ناقص ہے - سندھ کے پانی کے فیصلہ کے وقت اپوزیشن نے اپیل کی تھی کہ آپ از راہ کرم اگر اس صوبہ پر رحم کرنا چاہتے ہیں اور عوام کی حالت بہتر بنانا چاہتے ہیں تو اپنا زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں لیکن افسوس ہے کہ حکمران پارٹی نے اس وقت کوئی پرواہ نہیں اور اب نہری پانی کی کمی کا رونا تمام صوبے میں رویا جا رہا ہے -

(اس مرحلہ پر چوہدری جمیل حسن خان منج کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

اس کے ساتھ ہی میں یہ گذارش کرونگا کہ چاول کی قیمت خرید بھی مقرر کی جائے۔ اگر آپ نے نئی فصل کی قیمت خرید میں اضافہ نہ کیا تو آپ کے لئے بڑا مشکل ہو جائے گا کہ آپ زرعی اجناس گندم چاول اور گنا وغیرہ کی کاشت بڑھا سکیں۔ اگر آپ واقعی سنجیدہ ہیں اور چاہتے ہیں کہ ملک کی حالت بہتر بنائی جائے اور غذائی اجناس وافر مقدار میں پیدا ہوں تو کسان کے لئے incentive دیا جانا انتہائی ضروری ہے۔

وزیر خوراک نے فرمایا تھا کہ پچھلے سال گنا لے جانے کے لئے ٹرک میسر نہیں تھے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ یہ ان کا خیال بالکل غلط ہے۔ اگر گنا ہوتا تو چینی کی پیداوار کم ہو جاتی لیکن گڑ کی پیداوار تو زیادہ ہوتی۔ ان کے علم میں ہونا چاہیے کہ چینی کے ساتھ ساتھ گڑ کی قیمت بھی انتہائی عروج پر ہے۔ ۸۰/۸۵ روپے من فروخت ہو رہا ہے۔ اگر صرف ٹرکوں کا بہانہ تھا یہ نہیں ملتے تو اگر گنا کاشت کیا ہوتا اور وافر ہوتا تو کاشتکار کم از کم گڑ ضرور بنا لیتے۔

وزیر خوراک نے فرمایا ہے کہ انہوں نے فوڈ ایڈوائزری کمیٹی میں اپنی پالیسی کے متعلق مشورہ کیا تھا۔ جب سے یہ کمیٹی بنی ہے اس کا صرف ایک اجلاس ہوا ہے۔ اور اس کی سفارشات پر بھی مکمل طور پر عملدرآمد نہیں کیا جا سکا۔ حکومت کی یہ روش ہو گئی ہے کہ جب بھی کوئی اہم مسئلہ ہوتا ہے اس کے لئے کمیشن کمیٹیاں اور بورڈ بنا دیتی ہے لیکن اس کے اجلاس کبھی بھی موثر ثابت نہیں ہوتے۔ اول تو ان کے اجلاس بلائے ہی نہیں جاتے۔ اس ایڈوائزری کمیشن کی میٹنگ کے فوراً بعد حکومت نے ایک سپشل فوڈ کمیٹی بنائی تھی لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس کا اجلاس آج تک نہیں ہو سکا۔ یہ کمیٹی صرف پانچ ارکان کی تھی اور مجھے بھی اس کا رکن بنایا گیا تھا۔

اگر وزیر خوراک تمام متعلقہ لوگوں کو اور اس ایوان کے معزز ارکان کو اعتماد میں لیتے تو میرا خیال ہے کہ ان کی جو موجودہ ناکامی ہے اس میں کسی حد تک کمی ہوتی ۔

دوسرا ذکر کیا گیا ہے کہ کابل وغیرہ میں ریٹ بہت زیادہ ہیں ۔ میرے دوستوں کو پتہ ہونا چاہیے کہ افغانستان کوئی زرعی ملک نہیں ہے ۔ پنجاب بلکہ پورا پاکستان زرعی اجناس میں خود کفیل ہو سکتا ہے ۔ افغانستان چاہے کتنی بھی کوشش کرے وہ زرعی ملک نہیں بن سکتا ۔ وہاں زرعی زمین بہت تھوڑی ہے ۔ وہ اناج پیدا نہیں کر سکتے ، اس لیے وہاں کی قیمت کا یہاں ذکر کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا ۔

سمگلنگ کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ اناج کی اور دوسری اشیا کی سمگلنگ بہت زیادہ ہو رہی ہے ۔ انڈیا کو بھی ہو رہی ہے اور افغانستان کو بھی ۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ قائد ایوان ملک معراج خالد صاحب یہاں تشریف فرما نہیں ، ان کو عادت ہو گئی ہے کہ وہ صوبے میں جتنی بھی برائیاں ہیں ان کا علی الاعلان ذکر فرما دیا کرتے ہیں ۔ لیکن افسوس ہے کہ پورے ایک سال میں انہوں نے کوئی ایسا نمایاں کام نہیں کیا جس سے ہم یہ سمجھ سکیں کہ ملک صاحب جتنی خرابیوں کی نشاندہی کرتے ہیں وہ ان کو رفع بھی کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ مہنگائی زیادہ ہو گئی ہے ذخیرہ اندوزی ہو رہی ہے سمگلنگ ہو رہی ہے نا مسلمانی بڑھ گئی ہے ۔ اور ملک صاحب نے تو یہاں تک ذکر فرمایا ہے کہ وہ ان لوگوں کو جانتے ہیں جو سمگلنگ کرتے ہیں جو ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں ۔ غالباً وہ ان کو ذاتی طور پر جانتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ملک صاحب نے ان کو پکڑنے کے لیے کوئی کارروائی آج تک نہیں کی ۔ صرف اعلانات کر دینا کافی نہیں سمجھا جا سکتا ۔ نہ کسی سمگلر کو پکڑا ہے اور نہ کسی خفیہ ہاتھ کی نشاندہی کی ہے اور نہ ذخیرہ اندوز کو سزا دی ہے ۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ

وہ اگر اس صوبے کے غریب عوام پر رحم کرنا چاہتے ہیں تو کم از کم غلے کی سمگلنگ پر فوری طور پر کنٹرول کیا جائے۔ اور انہیں سخت سزائیں دی جائیں جس سے غلہ دوسرے ممالک کو سمگل نہ ہو سکے۔

جہاں تک راشن کی تقسیم کا تعلق ہے اس سلسلے میں میں عرض کروں گا کہ اگر حکومت چاہتی ہے کہ دیہات کے لوگوں کو آٹا، گندم اور چینی مناسب قیمت پر میسر آئے تو دیہاتوں میں بھی ڈپو کھولنے کا انتظام کیا جائے۔ اس وقت شہروں میں تو کنٹرول ریٹ پر آٹا اور گندم مل رہی ہے لیکن دیہاتوں میں بے زمین لوگوں کو، چھوٹے چھوٹے مزدوروں کو اور کھیت مزدوروں کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ اکثر اضلاع کے دیہات سے اطلاعات آئی ہیں کہ وہاں گندم کے ریٹ تیس روپے من تک ہو گئے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ دیہاتوں میں بھی گندم اور آٹا، کنٹرول ریٹ پر فروخت کرنے کا انتظام کیا جائے۔

پچھلے دنوں یہاں ذکر آیا تھا کہ راشن کارڈ بڑی تعداد میں جعلی بن چکے ہیں۔ اس سلسلے میں بھی حکومت پوری طرح ناکام ہوئی ہے۔ جناب والا۔ صرف ناکامی کا اعتراف کر لینا کافی نہیں یا خرابیوں کی نشان دہی کر دینا کافی نہیں، ان خرابیوں کے تدارک کے لیے محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔ اب ملک میں نئی مردم شماری ہو چکی ہے۔ اس لیے چاہیے تو یہ تھا کہ نئی مردم شماری کے مطابق پورے صوبے میں دیہاتوں میں اور قصبات میں راشن کارڈ جاری کر دیئے جاتے تاکہ اس طرح جعلی راشن کارڈ بھی ختم ہوجاتے۔

جہاں تک ڈپو ہولڈروں کا تعلق ہے اس سلسلے میں بھی میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ وہ سابقہ حکومتوں کے تجربات سے فائدہ اٹھائے۔ پاکستان بننے کے فوراً بعد ہوا یہ تھا کہ ہر سر اقتدار لوگوں نے اپنے بعض

کارکنوں کو خوش کرنے کے لیے انہیں کوئلے اور راشن وغیرہ کے ڈپو دیئے ۔ اس وقت بھی اس پر بڑی لے دے ہوئی تھی ۔ وہ سیاسی کارکن کبھی بھی جماعت کے لیے مفید ثابت نہیں ہوئے ۔ موجودہ حکومت نے بالکل وہی پالیسی اختیار کی ہے وہ اپنے کارکنوں کو خوش کرنے کے لیے ان کو چینی گندم وغیرہ کے ڈپو دے رہی ہے ۔ ان کا خیال ہے کہ اس طرح سے سیاسی کارکن خوش ہوں گے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ اس قسم کے کارکن کبھی مفید ثابت نہیں ہو سکتے ۔ وہ ہمیشہ کرپشن کا باعث رہے ہیں اور باعث رہیں گے ۔

چودھری غلام احمد باجوہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں فاضل ممبر کے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں ۔ جناب ، انہوں نے فرمایا ہے کہ حکومت اپنی پارٹی کے کارکنوں کو ڈپو دے رہی ہے ۔ یہ غلط ہے ۔ وہ پرانا طریق کار تھا ۔

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ آپ اپنے موقع پر اس بات کا ذکر کر لیں ۔

چودھری غلام احمد باجوہ ۔ کوئی ڈپو منسوخ نہیں کیا گیا اور نہ کوئی نیا ڈپو دیا گیا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر ۔ آرڈر ۔ میاں صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں ۔

میاں خورشید انور ۔ وزیر خوراک اتفاق فرمائیں گے کہ فوڈ ایڈوائزری کمیٹی میں یہ مسئلہ آیا تھا ۔ آپ کی پارٹی سے تعلق رکھنے والوں نے خود نشان دہی کی ہے کہ وہ ڈپو حاصل کر رہے ہیں ۔ وہ ڈپو لینے کے لیے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں اور ان کا خیال یہی تھا کہ یہ سلسلہ بند کیا جائے ۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ سابقہ حکومتوں کے رویے سے سبق حاصل کریں ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : No controversy please.

چودھری غلام احمد باجوہ - یہ پارٹی کی توہین کر رہے ہیں اور ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے - یہ پرانا طریق کار تھا - پرانی حکومتوں نے ڈبو دیے تھے -

مسٹر سپیکر - آپ اپنی تقریر میں یہ ساری باتیں کر سکتے ہیں -

میاں خورشید انور - میں یہی تو عرض کر رہا تھا کہ اس پرانے طریق کار کو بدلیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - آپ مہربانی کرکے ہدایت کردیجیے کہ جس صاحب نے کوئی بات کرنی ہو وہ کسی فاضل مقرر کی تقریر کے اندر نہ کرے، بلکہ اپنی باری پہ وہ جواب دے سکتا ہے - ورنہ اس طرح سے تو کام نہیں چلے گا - میں نے دیکھا ہے کہ بعض وزرا کرام نے چشم کی آبرو سے اشارہ کرنے کا طریق کار وضع کیا ہے - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہی طریق کار رہا تو وزیر خوراک آج تقریر کا جواب بھی نہیں دے سکیں گے -

Minister for Food : Point of explanation ...

علامہ رحمت اللہ ارشد - آپ نے بالکل اشارہ نہیں کیا -

وزیر مال - علامہ صاحب زیادتی کر رہے ہیں - میں نے بالکل کبھی اشارہ نہیں کیا - بلکہ میں نے انہیں صرف یہی کہا ہے کہ بیٹھ جائیے -

علامہ رحمت اللہ ارشد - یہ جناب چور کی داڑھی میں تنکا ہے - ان کا نام بھی میں نے نہیں لیا - (قہقہہ)

وزیر مال - اگر جناب داڑھی ہوگی تو تنکا ہوگا -

علامہ رحمت اللہ ارشد - چور کی مونچھوں میں تنکا -

مسٹر سپیکر - سمہ صاحب نے تو بلکہ وضاحت کی ہے کہ انھوں نے اس خواہش کا اپنے اشارے سے اظہار کیا تھا کہ interrupt نہ کیا جائے اور آنریبل ممبر تشریف رکھیں -

میاں خورشید انور - بہت اچھا کیا ہے جی آپ نے بھی اور انھوں نے بھی - گذارش یہ ہے جناب ، میں عرض کر رہا تھا کہ راشن ڈپوؤں کے سلسلے میں سیاسی رشوت کو بند کیا جائے اور سابقہ حکومتوں کا انجام آپ کے سامنے ہے - وہ لوگ اس قسم کے کام کرتے رہے ہیں - یہ جو آپ کا خیال ہے کہ سیاسی کارکن آپ کے کام آئیں گے - یہ ایسی کلاس بن چکی ہے کہ مفادات حاصل کرکے جو بھی آئے گا اسکا ساتھ دیں گے - آپ کا مشکل وقت میں کبھی ساتھ نہیں دیں گے - خدا کے لیے آپ رحم فرمائیں - ایک تو اس سے سیاسی زندگی صاف ہوگی - دوسرے اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ خوراک کے سلسلے میں جو مشکلات پیدا ہو رہی ہیں اور اس سلسلے میں آپ کا جو سر درد ہے -وہ ضروری طور پر کم ہو جائے گا -

راجہ محمد افضل خان (گجرات ۵)- جناب سپیکر - یہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے جس پر تمام ملک کا نظام قائم کیا جا سکتا ہے - مجھے امید تھی کہ وزیر خوراک ایک اخلاقی فرض سمجھ کر عوام سے اس کے متعلق معذرت کریں گے کیونکہ پچھلے اجلاس میں یہ یقین دھانی دلائی گئی تھی کہ آئندہ خوراک کا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا - کیونکہ ان کی یقین دھانی کے بعد موجودہ واقعات پیش آ رہے ہیں اس لیے یہ ان کا اخلاقی فرض ہے کہ یہ عوام سے اس سلسلے میں معذرت کریں - یہ واقعات جہاں تک میں سمجھتا ہوں چند وجوہات کی بنا پر پیش آئے ہیں - کیونکہ وقت تھوڑا ہے اس لیے میں تفصیل میں تو نہیں جا سکتا لیکن ان کی نشان دھی کر سکتا ہوں - پہلی بات عوام میں عدم تحفظ - دوسری طبقاتی نفرت - تیسری پالیسی میکرز کی ناکامی - چوتھی حکومت کے ساتھ عوام کا تعاون نہ کرنا - پانچویں سرمایہ کا صحیح استعمال نہ ہونا -

پہلی شق عوام میں عدم تحفظ کی ہے ۔ جب لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ قیادت وعدے کرکے پورے نہیں کرتی تو ان میں عدم تحفظ ہو جاتا ہے جیسا کہ جب روپے کی قیمت میں کمی کی جانے لگی تو آپ نے کہا تھا کہ روزمرہ کی اشیائے ضرورت کی قیمتوں میں اضافہ نہیں ہوگا ۔ لیکن آج اس اسمبلی میں اسی زبان سے اسکی تردید کر رہے ہیں کہ اضافہ ہو گیا ہے ۔ تو اس سے عوام میں عدم تحفظ ہوگا اور وہ تعاون نہیں کریں گے اور ان میں وہ خوبیاں نہیں آتیں کہ وہ اس حکومت کے ساتھ جوش و خروش سے کام کریں ۔

دوسری طبقاتی نفرت ہے ۔ جب وہ بڑھائی جاتی ہے جیسے اس تحریک کے سلسلے میں ہم نے election campaign میں مزدوروں ، کسانوں اور دانشوروں کے الگ الگ طبقے بنا دیئے تو یہ طبقاتی نفرت اتنی بری چیز ہے کہ اگر کل کو اور دو طبقے بنا دیں مردوں اور عورتوں کے ۔ خاوند اور بیوی میں جنگ کروا دیں تو اس طرح معاشی طریقے سے گھر بھی تباہ ہو جاتا ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ کیا یہ relevant ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں کہ اس وجہ سے خوراک کی یہ حالت ہے ۔ آپ ان سے اتفاق نہ کریں یہ آپ کا استحقاق ہے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ تیسری پالیسی میکرز کی ناکامی ہے ۔ چونکہ پالیسی میکرز کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے یہ ایکسپرٹ اس کام کو کرتے ہیں ۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں ۔ لیکن اگر عوام کے نمائندوں کو جو اس وقت بہت بڑی تنخواہوں پر مقرر کیے گئے ہیں عوام کی سطح پر لایا جائے ان کو پبلک سروس کمیشن کے سامنے لایا جائے اور ان کا مقابلہ کرایا جائے تو میرے خیال میں وہ پالیسی میکرز کی تنخواہیں لے لیں گے اور ان کی تنخواہیں ان سے زیادہ نہیں ہوں گی ۔ یہ چناؤ بہت سارا غلط ہوا ہے ۔ اس چناؤ میں بہت ساری غلطیاں ہیں ۔ جب وقت آئے گا تو آپ کو پتہ لگے گا کہ غلط پالیسی میکرز نے

ہی اس تمام نظام کو تباہ کیا ہے ۔ جس میں دوستوں اور رشتہ داروں کو زیادہ تر پالا گیا ہے ۔

چوتھی بات سمگلنگ کے متعلق ہے ۔ سمگلنگ کے متعلق آپ کو عام شکایت ہے ۔ لیکن میں نے ایک دفعہ سوال بھی کیا تھا کہ جس طرح آپ نے طالب علموں اور مزدوروں کے جائز حقوق مانگنے پر ان پر گولیاں برسائی تھیں اسی طرح آپ نے سمگلنگ کرنے والوں پر بھی گولیاں برسائی ہیں ؟ لیکن یہ سوال رد کر دیا گیا کہ یہ غلط ہے ۔ بے معنی ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس سوال کے سلسلے میں آپ کی رولنگ آ چکی ہے اور فاضل ممبر آپ کی رولنگ کو چیلنج کر رہے ہیں ۔ یہ غلط چیز ہے۔

راجہ محمد افضل خان ۔ آپ سپیکر نہیں ہیں ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ جہاں تک سمگلنگ کا تعلق ہے میں اس کی موٹی سی مثال دے سکتا ہوں کہ اگر یہاں پر آٹا بیس روپے من ہے تو ہندوستان میں چالیس روپے من ملتا ہے ۔ اس طرح ایک آدمی یہاں آٹا بیچ کر دو ڈالر کما سکتا ہے اور ہندوستان میں پانچ ڈالر کما سکتا ہے ۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اناج اور تمام اشیائے خوردنی وہاں لے جا کر بیچتے ہیں اور لے جا رہے ہیں لیکن حکومت نے سمگلنگ کو مؤثر طریقے سے نہیں روکا اور اس کے روکنے میں ناکام رہی ہے ۔ اگر آپ سچے ہیں تو ہمیں اس ایوان سے اس نظام کو لے کر چلنا ہوگا ۔ ایوان کے اراکین کو چاہیے کہ وہ اپنے رشتے داروں اور عزیزوں جن کے اوپر انہیں شک ہے کہ یہ سمگلنگ کرتے ہیں ، کی لسٹ لا کر یہاں رکھیں اور یہاں سے نظام قائم کریں تاکہ یہاں سے ہم اپنے رشتہ داروں کو اپنے عزیزوں کو سزا دیں پھر اس کے بعد عوام میں ایک نظام آ سکتا ہے ۔

پانچویں بات سرمایہ کا صحیح استعمال نہ ہونا ہے ۔ وہ سرمایہ جس سے ہم ترقی کر سکتے تھے ۔ وہ سرمایہ جس کو ترقی پذیر کاموں میں استعمال کیا جا سکتا تھا ۔ اس سے ۱۶ کروڑ روپے کا ایوان بنا دیا گیا ہے ۔ وہ سرمایہ جس سے قوم کی امنگوں کو پورا کیا جا سکتا تھا جس سے قوم کی ترقی کے سلسلے میں اقدامات کیا جا سکتے تھے اس کو بڑی بڑی تنخواہوں میں دے دیا گیا ۔ ایئر کنڈیشنڈ لگا دیئے اور بنگلوں میں فرنیچر ڈال دیا گیا ۔ اس سرمائے کو پارٹی فنڈ میں لگایا گیا ۔ جلسے جلوسوں میں لگایا گیا ۔ تو وہ لوگ جنہوں نے ملک کی خدمت کرنا تھی ، ملک کے لیے کام کرنا تھا وہ سیاسی کشمکش میں لگے ہیں ۔ وہ عوام کی خدمت کرنے کی بجائے پارٹی کی تحریکیں چلا رہے ہیں ۔ یہ بھی ایک خاص وجہ ہے ۔

رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست کیا مسئلہ خوراک پر بات کر رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ اُن سے متفق نہیں ہیں تو یہ آپ کی مرضی ہے ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ اگر خاوند اور بیوی میں خانہ جنگی ہو جائے تو آپ کہاں سے کھائیں گے ؟

(قہقہہ)

راجہ محمد افضل خان ۔ جناب والا ۔ میں اس عمل کا اس بات کا قائل نہیں کہ اس ایوان کو ڈائیلاگ کا سٹیج بنا دیا جائے ۔ ہمیں اس سٹیج کو عمل کا سٹیج بنانا چاہیے ۔ جو وعدے آپ عوام سے کرتے ہیں تو ان کو عملی طور پر پورا کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر خالد ملک ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مجھے یہ علم نہیں ہے کہ کس سے اجازت لے کر وقفہ سوالات منسوخ کیا گیا ہے ۔ ہم نے

سپلیمنٹری سوالات کرنے تھے اب ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں کہ ان سوالات کو ہم بذریعہ پریس پیش کریں ۔

Mr. Speaker : Do not threaten me like that. You were not present at that time. It has already been discussed and decided that the answers to the questions will be placed before the House. Do not blame the House. You should know the procedure. It was put to the House. Now, please take your seat.

Malik Muhammad Khalid (Lyallpur XV) : Mr. Speaker and the hon'ble members of the House ! Punjab has been naturally blessed with a lot of natural resources, and some members have rightly said that it is the granary of the East. It has a network of irrigation system, which gives a delta which is full of silt, and its fertile soil can produce not only a lot of food for the Punjab but can also met the requirements of the rest of the Provinces. But it is unfortunate that, under the present circumstances, we have not been able to meet our requirements. To begin with, 75% of the people in our Province are engaged in agricultural production whereas, on the other hand, only 9% of the Americans produce not only for themselves but they also give it in grant-in-aid to many under developed countries all over the world. Therefore, I would suggest that mechanization on cooperative basis would be the most effective method for raising the food production in the Province. I feel I must congratulate the President, the Governor, the Chief Minister and the Minister for Agriculture...

Chaudhri Amanullah Lak : Is he reading from the paper Sir, or is he speaking ?

Mr. Speaker : You can go to his seat and see for yourself. That is why I sent the operator to set right his mike.

Malik Muhammad Khalid : The mike was not properly adjusted so I had to bend. Therefore, Sir, I would like to congratulate

the President, the Governor, the Chief Minister and the Minister for Agriculture for initiating and introducing the pilot projects of integrated Rural Works Programme, which is a step in the right direction, more or less. I feel that under the present circumstances the Government has been able to maintain a suitable trend in the rising open market prices of wheat, which are governed by the laws of economics. The Government has been able to maintain a steady price of wheat in the open market for the last 3 or 4 months.

I would disagree as far as the supply of fertilizer is concerned. The supply of fertilizer is inadequate and its non-availability is causing a lot of trouble for the current wheat season. I request that there should be enough fertilizer available and the Government should import the fertilizer in time and supply it to the farmers at their door step. Besides, I would like to have stringent smuggling measures taken by the Government because all these people, the most influential people, with the connivance of the rest of the staff at the check-posts, smuggle large quantities of food-grains from this part of the Province to other Provinces.

ملک ثنااللہ خان (سیالکوٹ-۳) حضور والا - جہاں تک جناب وزیر خوراک کی تقریر کا تعلق ہے میں ان سے مکمل اتفاق نہیں کرتا - (نعرہ ہائے تحسین) کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جناب وزیر موصوف نے جو کاشتکاروں کی بہتری اور اجناس کی قیمتیں بڑھائے جانے کے لئے جو تعریف کی ہے اس سے حقیقت میں ان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا - وہ اس لئے کہ تمام بنیادی ضروریات زندگی اور دیگر اشیاء کی قیمتوں میں توازن نہیں ہے - جب تک تمام اجناس اور دوسری ضروریات زندگی کی اشیاء میں توازن پیدا نہیں کیا جائے گا اس وقت تک کاشتکار اور مزدور کو صحیح فائدہ نہیں پہنچ سکے گا -

جناب والا - جہاں تک کھاد کی سپلائی کی تعریف کی گئی ہے - میں ان سے بالکل اتفاق نہیں کرتا - یہ محض ناقص تقسیم کے انتظام کی وجہ سے ہے -

کیونکہ ایجنسی ہولڈر کے ہاتھ کھاد دے دی گئی ہے ۔ اگر آپہ سروس سوسائٹی یا دوسری سوسائٹیز کے ذریعہ دیہات میں کھاد کی تقسیم کراتے تو ہو سکتا ہے کہ لوگوں کو کھاد مہیا ہو جاتی ۔ میں اسکے متعلق یہ عرض کروں گا کہ اس کی چور بازاری ہو رہی ہے اور کسانوں کو کنٹرول ریٹ پر کھاد بالکل نہیں مل رہی ۔ کھاد کی بوری ۳۵ روپے بلکہ ۴۵/۴۰ روپے بلیک میں مل رہی ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

حضور والا ۔ کسانوں اور چھوٹے کاشتکاروں کو زرعی بنک سے پرمٹ دیئے جاتے ہیں قرضہ دیا جاتا ہے لیکن ایجنسی ہولڈرز اس کو honour نہیں کرتے ۔ ان سے کہتے ہیں کہ پانچ سات روپیہ بلیک میں جمع کراؤ پھر پرمٹ honour کیا جائے گا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

حضور والا ۔ جہاں تک خوراک کا تعلق ہے وزیر موصوف نے شہروں میں تو راشن کا بہتر طور پر انتظام کر دیا ہے لیکن جہاں تک دیہات کا تعلق ہے میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ گندم پیدا کرنے والے کو دیہات میں آج تک ایک چھٹانک آٹا سپلائی نہیں کیا گیا ۔ میں وزیر موصوف سے اپیل کروں گا اور مطالبہ کرتا ہوں کہ خدا را کم از کم grower کو کسان کو اتنا تو راشن دے دو جس سے وہ زندہ رہ سکے تاکہ وہ ملک کے لئے زرمبادلہ کما سکے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

حضور والا ۔ میں ضلع سیالکوٹ سے تعلق رکھتا ہے جو متعدد بار بھارتی جارحیت کی وجہ سے تباہ ہو چکا ہے ۔ گذشتہ ۱۹۷۱ء کی جنگ کی وجہ سے فصل ربیع نہیں ہو سکی تھی ۔ بارہا مطالبات کے باوجود وہاں کے کسی دیہات میں راشن نہیں دیا گیا ۔ میں مطالبہ کرتا ہوں کہ دیہات میں موجودہ مردم شماری کے مطابق شہروں کے برابر راشن سپلائی کیا جائے ۔

حضور والا ۔ جہاں تک بارانی علاقوں کا تعلق ہے وہاں ٹیوب ویل نصب

کئے جائیں ۔ کاشتکاروں کو آسان قسطوں پر قرضے دیئے جائیں ۔ ان کو ٹیوب ویل کے لئے subsidy دی جائے تاکہ پیداوار بڑھائی جا سکے ۔

حضور والا ۔ میں گذارش کروں گا کہ کسان اور مزدور دیہاتوں میں بھی ہیں ۔ جس مزدور کی تعریف کی گئی ہے وہ صرف کارخانے کا مزدور ہے ۔ اس کی تعریف میں کھیت کے مزدور کو بھی شامل کیا جائے تاکہ وہ ملک کے لئے خام مال پیدا کر سکیں ۔ سمگلنگ اور چور بازاری روکی جائے ۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں ۔

ملک محمد علی خان (لاہور ۔ ۱۳) ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر خزانہ صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں فرمایا ہے کہ یہ صوبہ استحصال کا شکار رہا ہے ۔ صوبہ پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے ۔ جناب سپیکر ۔ خوراک کی پالیسی کے سلسلے میں اولین چیز جو قابل غور ہے وہ پنجاب کی زرعی پیداوار میں اضافہ کرنا اور اسے انصاف کے اصولوں کے مطابق صحیح تقسیم کرنا ہے ۔ حکومت نے خوراک کی پالیسی کے متعلق جو طرز عمل اختیار کیا ہے اسے آج زیر بحث لایا جا رہا ہے ۔

جناب والا ۔ جہاں تک پیداوار میں اضافہ کرنے کا تعلق ہے اس کے لئے کیمیاوی کھاد کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کی قیمتیں دوگنی سے بھی زیادہ ہو گئی ہیں ۔ دوسرے ٹیوب ویل کے لئے بجلی فراہم کرنے کا انتظام ناقص ہے ۔ اس کی شرح بڑھا دی گئی ہے ۔ جہاں تک نہری پانی کا تعلق ہے اس میں بہت حد تک کمی ہو چکی ہے ۔ دریائے سندھ کے پانی میں پنجاب کا جو حصہ تھا اسکے مطابق نہیں ملا ہے ۔ دریائے سندھ کا ہزاروں کیوسک پانی سمندر کی نظر ہو جاتا ہے ۔ پنجاب کی صوبائی حکومت پانی کا اپنا جائز حصہ لینے میں ناکام رہی ہے اور اس سلسلے میں ہمیں زرعی پانی پورا نہیں ملا ۔ پچھلے سالوں کی نسبت بہت حد تک کمی واقع ہوئی ہے ۔ جو پیداوار ہوئی

ہے اس کی صحیح تقسیم نہیں ہوئی اور صوبہ کے لوگوں کو اس سے پورا فائدہ نہیں پہنچا ۔ ہماری حکومت اس سلسلہ میں ناکام رہی ہے ۔

جناب والا ۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ پنجاب کی گندم ہندوستان جاتی ہے اور پاکستان میں ایسے علاقے موجود ہیں جہاں سمگلنگ کا کاروبار کھلم کھلا ہوتا ہے ۔ جناب والا ! ہماری حکومت گندم خرید کر اس لئے سٹاک کرنے میں ناکام رہی ہے کہ حکومت کی مقرر کردہ قیمت سے سمگلنگ کا کاروبار کرنے والے زیادہ قیمت پر گندم خریدتے تھے اور وہ گندم افغانستان کے راستے ہندوستان بھیج دی جاتی تھی ۔ اگر سارے ہندوستان کے بارڈر پر پابندی عائد کر دی جائے تو ایک ہی فصل کے اندر ہم اپنے اناج کو صحیح قیمتوں پر بیچنا شروع کر دیں گے اور مجبوراً کم قیمتوں پر فروخت کریں گے ۔ جناب والا ۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ وزیر خوراک اپنی اختتامی تقریر میں میری گذارشات کا جواب دیں گے ۔

جناب والا ! گندم صوبوں کو کافی مقدار میں بھیجی گئی ۔ اس سال حکومت کے پاس ریزرو غلہ ہے ۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ ایسی گندم جو قابل استعمال نہ تھی اس کا آٹا بازار میں ۳۰ روپیہ فی من ڈپوؤں پر فروخت ہو رہا ہے اور وہ بھی بیشمار بیماریوں کا باعث بنتا ہے ۔ چینی کی قیمت ڈھائی روپیہ فی سیر ہے اور کاروباری ادارؤں کے لئے ساڑھے تین روپیہ ریٹ مقرر کیا گیا ہے ۔ جب چینی سستی ملتی تھی تو پراپیگنڈہ کیا گیا کہ چینی سمگل ہو رہی ہے ۔

میاں منظور احمد موہل (بہاول نگر ۔ ۲) جناب سپیکر ۔ جناب وزیر خوراک نے اپنی تقریر میں مختلف مسائل پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے اور ضروری امور کو زیر بحث لائے ہیں ۔ اس مرحلہ پر میں ضروری سمجھتا ہوں کہ چند ایک باتوں پر روشنی ڈالی جائے ۔ جناب قائد حزب اختلاف نے یہ کہا ہے کہ ہمیشہ یہی حصہ ہمارا فاضل غلہ برآمد کرتا رہا ہے اور آج یہ

deficit area کیوں ہے ۔ میں جناب والا ۔ نہایت ہی خلوص دل سے یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ صورتحال موجودہ حکومت نے پیدا نہیں کی بلکہ اس سے پہلے جو سابقہ حکومتیں تھیں ان کی غلط پالیسوں کے نتیجہ میں یہ تمام باتیں ہوئیں کہ یہ حصہ جو ہمیشہ فاضل غلہ پیدا کرتا تھا اب deficit area قرار دے دیا گیا ہے ۔ جہاں تک موجودہ حکومت کا تعلق ہے اس نے بھرپور کوشش کی ہے بلکہ ہر شعبہ زندگی میں بھرپور کوشش کی ہے کہ لوگوں کی حالت کو بہتر بنایا جائے اور چونکہ ہم نے انتخابات بھی اسی وعدے پر جیتے تھے کہ ہم عوام کی بنیادی ضروریات کو پورا کریں گے اور ہم انسانی زندگی کو بہتر بنائیں گے اور روٹی کپڑا اور مکان مہیا کریں گے تو ہماری حکومت نے دن رات اس سلسلے میں کوشش کی ہے ۔ ہمیں حقیقت سے اپنی نظریں بند نہیں کرنی چاہئیں ۔ ہمیں چاہیے کہ ان وعدوں کو پورا کریں ۔ ہمیں یہ حقیقت دیکھنی ہوگی کہ وہ کون سے حالات تھے کس قدر مسائل کا انبار تھا جب ہمیں حکومت میسر آئی ۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ جب ہم نے اقتدار سنبھالا تو اس وقت کس قدر مسائل ہمارے سامنے تھے اور کس قدر کم وقت میں ہم نے ان مسائل کا سامنا کیا ۔ ہم نے قائد ایوان کی بہترین قیادت میں وہ کارہائے نمایاں سر انجام دیے ہیں جو آج تک پچھلے سالوں کے دوران سابقہ حکومتوں نے سر انجام نہیں دئے تھے ۔

اس کے علاوہ ایک دوسری بات جو حزب اختلاف نے کہی اور جس کی نسبت انہوں نے نکتہ اٹھایا وہ یہ ہے کہ حضرت عمر کا قول ہے کہ جب کسی کے عہد حکومت میں ایک کتا بھی بھوک سے مر جائے تو اس وقت کی حکومت اس چیز کے لئے ذمہ داری ہوتی ہے لیکن میں اس چیلنج کو قبول کرتا ہوں کہ موجودہ حکومت کے وقت میں نہ کوئی کتا اور نہ کوئی انسان بھوک سے مرا ہے ۔ یہاں ایک ذاتی قسم کا نکتہ اٹھایا گیا تھا جبکہ فوڈ ایڈائزری کمیٹی کی بات ہو رہی تھی اور پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے متعلق وہ بات

کہی گئی تھی کہ ان کو ڈپو نہ دئے جائیں ۔ نہیں یہ بات نہیں تھی بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ ڈپو ہولڈرز اس نظریہ کے تحت بننے چاہیں کہ اس میں پارٹی کا ذکر تک نہ ہو ۔ میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ ہماری حکومت نے پارٹی کی بنیاد پر ڈپو ہرگز تقسیم نہیں کئے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ آپ کو یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ یہ ایک معاشرہ ہے ۔ پاکستان پیپلز پارٹی والے بھی اس معاشرے کا ایک حصہ ہیں ۔ اگر ایک طرف برے لوگ ہیں تو دوسری طرف اچھے بھی ہو سکتے ہیں ۔ تو ہم نہیں کہہ سکتے کہ معاشرے میں تمام کے تمام افراد اچھے یا برے ہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ اس معاشرے میں ۷۰ فیصدی لوگ ہمارے ساتھ ہیں جو ہمارے پرانے کارکن ہیں ۔ باقی وہ ہیں جو آپ کی طرف سے دھوکا دینے کے لئے ہماری طرف آئے ہوئے ہیں اور ڈپو کے لالچ میں آ کر دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں ۔

جناب والا ۔ ان تمام باتوں کے باوجود ہماری حکومت نے بھرپور کوشش کی ہے کہ تمام مسائل پر قابو پا لیا جائے اور کوشش بدستور جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہماری حکومت جملہ باتوں کو سامنے رکھے گی بلکہ تمام تر دیانتداری کے ساتھ ان باتوں پر اپنی توجہ دے گی ۔

علاوہ ازیں یہاں سمگلنگ کا بھی ذکر کیا گیا ۔ ہمارے فرشتہ سیرت جناب وزیر اعلیٰ پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ باتیں تو وہ بہت کرتے ہیں لیکن عملی طور پر وہ کچھ نہیں کرتے ۔ میں نہایت ہی مودبانہ عرض کروں گا کہ آئین بن رہا ہے ۔ ہم نے اس مستقل آئین کے تحت کئی کارہائے نمایاں سر انجام دینے ہیں ۔ ہم نے اپنے منشور میں وعدے کئے ہوئے ہیں ۔ مستقل آئین بن رہا ہے لیکن اس کی راہ میں حزب اختلاف رکاوٹیں ڈال رہی ہے کہ کہیں اس میں وہ شق نہ آ جائے جس کے تحت جن بد دیانت لوگوں نے جائیداد غیر قانونی طریقہ سے حاصل کی تھی کہیں وہ ضبط نہ ہو جائے ۔ جب مستقل آئین پر عملدرآمد شروع ہو گیا تو انشاءاللہ ملک میں منافع خوری ، ذخیرہ اندوزی

اور سمگلنگ نہیں ہوگی ۔علاوہ ازیں موجودہ قانون کے ہوتے ہوئے محکمہ خوراک نے Special Enforcement Teams بنائی ہیں ۔ انہوں نے raids کئے ہیں ۔ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا اور انہیں کافی حد تک کامیابی ہوئی ہے ۔ ہم انشاالله بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح صوبے کے غریب عوام کو تکلیف نہ اٹھانی پڑے لیکن جیسا کہ محترم وزیر خوراک نے بتایا ہے ہم بین الاقوامی معاملات کو اپنی نظروں سے اوجھل نہیں رکھ سکتے ۔ ہمیں ان حالات کے تابع زندگی گذارنی ہوگی ۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ ہمارے دوستوں نے عدم تحفظ کا ذکر کیا ہے ۔ میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ انشا الله عوام کے ساتھ عدم تحفظ نہیں ہوگا کیونکہ عوام بیدار ہو چکے ہیں ۔ وہ جانتے ہیں کہ وہ کون سے مسائل ہیں جن سے حکومت نبرد آزما ہے ۔ اس وقت موجودہ حکومت ہر معاملے میں ان کو پورا پورا تحفظ دے رہی ہے ۔ اس لئے یہ بات نہیں ہو سکتی اس کے علاوہ یہاں طبقاتی نفرت کا بھی ذکر کیا گیا لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ چیز اس نظام نے پیدا کی جس نے ۲۵ سال عوام کا استحصال کیا ۔

مسٹر احسان الحق پراچہ (سرگودھا ۔۶)۔ جناب سپیکر۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جو صوبہ تقسیم سے قبل سارے ہندوستان کو غلہ فراہم کیا کرتا تھا اسی صوبے کی اسمبلی آج صوبے کے خوراک کے بحران پر بحث کر رہی ہے ۔ اور سب سے افسوس ناک بات یہ ہے کہ وہ حکومت جو روٹی کپڑا اور مکان کا نعرہ لگا کر برسراقتدار آئی ہے وہ اس صوبے کے عوام کی بنیادی ضروریات مہیا کرانے میں ناکام ہو گئی ہے اور بنیادی چیزیں لوگوں کی دسترس سے باہر ہو گئی ہیں ۔

خوراک کے بحران کے تین پہلو ہیں ۔ ایک تو پیداوار ہے دوئم procurement اور تیسرے خوراک کی تقسیم ۔ ان تینوں چیزوں میں موجودہ

حکومت پچھلے سال میں بری طرح ناکام ہوئی ہے - پیداوار کے لئے ایسے حالات پیدا کرنے چاہیں کہ کاشتکار زیادہ سے زیادہ غلہ پیدا کر سکیں - غلہ پیدا کرنے کے لئے سب سے اہم چیز پانی ہے - پانی کے معاملہ میں موجودہ حکومت نے پنجاب کے حقوق کا خیال نہیں کیا اور صوبہ پنجاب کو اس کے پانی کا حصہ کم ملا ہے - جتنا حصہ صوبے کا زیر کاشت ہے اس کے مطابق اس کو پانی کا حصہ ملنا چاہیے تھا لیکن دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ سندھ کو پانی زیادہ دیا گیا - میں اس چیز پر زور دوں گا کہ موجودہ حکومت اس بنیادی مسئلہ پر دوبارہ غور کرے -

پیداوار کے لئے کھاد کی بہت زیادہ ضرورت ہے لیکن موجودہ حکومت کھاد بھی زمینداروں اور کسانوں کو مہیا کرنے میں ناکام ہوئی ہے اور کھاد کی بلیک ہو رہی ہے اور کھاد کی بلیک مارکیٹ میں کھلم کھلا فروخت ہو رہی ہے - کھاد کی پیداوار اور اس کی تقسیم کی ذمہ داری حکومت پر ہی ہے - اس لئے یہ چیز سمجھ میں نہیں آتی کہ کھاد کی قیمتوں میں اتنا اضافہ کیوں ہو رہا ہے -

روپے کی قیمت میں کمی کی وجہ سے ٹریکٹروں کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے - ان کی قیمتیں بہت بڑھ چکی ہیں جو زمینداروں اور کسانوں کی دسترس سے باہر ہیں - تو میں گذارش کروں گا کہ ٹریکٹروں کی قیمت کا جہاں تک تعلق ہے گورنمنٹ کو چاہیے کہ وہ Subsidy دے تاکہ زمیندار ٹریکٹر خرید سکیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس اقدام سے غلہ کی پیداوار میں کافی اضافہ ہوگا -

جہاں تک گندم کے حصول کا تعلق ہے اس میں ہماری گورنمنٹ بری طرح ناکام ہوئی ہے - جتنا غلہ اسے حاصل کرنا تھا اس ٹارگٹ سے کہیں کم ملا ہے - جناب والا - ابھی وزیر خوراک نے فرمایا کہ ہم نے گندم کی قیمت زیادہ کر دی ہے اور ۲۰ روپیہ فی من کر دی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ حاتم طائی کی قبر پر لات مارنے کے مترادف ہے کیونکہ دوسری طرف کھاد کی قیمت

بڑھا دی گئی ہے - ۲۰ روپیہ تو زمینداروں کو قیمت پڑتی ہے - موجودہ روپیہ میں کمی ہونے کے باعث حکومت گندم درآمد کرتی ہے جس کی قیمت ۳۲/۵۰ روپے جا پڑتی ہے لیکن اگر وہ تھوڑی سی subsidy زمینداروں کو دیدیں اور قیمت ۲۳ یا ۲۴ روپے کر دیں تو کروڑوں روپیہ جو فارن ایکسچینج میں خرچ کیا جاتا ہے وہ بچ سکتا ہے اس لئے حکومت کو چاہئے کہ وہ تھوڑی سی قیمت بڑھا دے اور procurement کی پالیسی کو ٹھیک کرے تاکہ غلہ سمگل ہونے سے بچ جائے -

اسی سال ۳ جنوری کو صدر مملکت نے سندھ میں ایک جگہ تقریر فرماتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا تھا کہ ملک میں سے غلہ اور چینی سمگل ہورہا ہے - جب صدر مملکت اس بات کا اعتراف کرتے ہیں تو یہ گورنمنٹ کی سب سے بڑی ناکامی کا اعتراف ہے - اس لیے میں گذارش کروں گا کہ سمگلنگ چیک کریں تاکہ گورنمنٹ کے اندازہ کے مطابق گندم کی procurement ہو سکے -

تیسرا اہم پہلو جو ہے وہ ہے distribution - یہاں اس ہاؤس میں بھی کافی اس بات پر لے دے ہوئی تھی کہ distribution ناقص ہے - میں یقین سے کہتا ہوں اور وثوق سے کہتا ہوں کہ جتنی distribution ناقص ہے اتنی اور کوئی بات نہیں ہے - پیپلز پارٹی کے ممبر صاحبان اپنے رشتہ داروں کو اور اپنے ورکروں کو ڈپو الاٹ کر رہے ہیں - اور ان کے ذریعے بلیک مارکیٹ میں وہ چینی اور آٹا جا رہا ہے - میں جناب وزیر خوراک صاحب سے گذارش کروں گا کہ ہر ڈسٹرکٹ میں جتنے ڈپو نئے الاٹ کئے گئے ہیں شہروں میں یا دیہاتوں میں ان کی فہرستیں بنائی جائیں اور اس میں انکوائری کرائیں کہ کتنے رشتہ دار اور کتنے لواحقین ایم این اے اور ایم پی اے صاحبان کے ہیں - اگر آپ مجھے فرمائیں تو میں بھی وہ لسٹ مہیا کرنے کے لیے تیار ہوں کہ صوبے میں کتنے ایم پی اے اور ایم این اے کے رشتہ دار اور ان کے لواحقین

کو ڈپو الاٹ کئے گئے ۔ تو میں گذارش کروں گا کہ اس معاملے میں اگر وہ سنجیدہ ہیں تو اس معاملہ میں انکوائری کرائیں ۔

اس کے بعد چینی کا مسئلہ آتا ہے ۔ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ دیہات کی ۸۵ فی صد آبادی کو چینی کے تقسیم میں بھی بالکل نظرانداز کیا جا رہا ہے ۔ میں گذارش کروں گا کہ اگر شہروں کے برابر نہیں تو کم از کم دیہاتوں کو شہروں کی نسبت نصف چینی تو مہیا کی جائے ۔ ان گذارشات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید (پی ۔ پی ۲۸۴ حلقہ خواتین نمبر۴) ۔ جناب سپیکر ۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آج ہم ایک ایسے موضوع پر گفتگو کر رہے ہیں جو ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے ۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں واقعی اضافہ ہوا ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ ان باتوں کو ان وجوہات کو مدنظر رکھا جائے جن کی بنا پر اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے ۔ جیسا کہ حزب اختلاف کی جانب سے بھی یہ اعتراضات اٹھائے گئے اور قائد حزب اختلاف نے یہ بیان فرمایا کہ ان وجوہات کی طرف توجہ کیوں نہیں دی گئی ۔ میرے خیال میں سب پہلی وجہ جس کی بنا پر قیمتوں میں اضافہ ہوا اس کی جڑیں ایوب خان کی حکومت میں ہوئی گئیں ۔ اس وقت جب عوام اس حکومت سے تنگ آ کر سڑکوں پر نکل آئے تھے ۔ اس وقت کارخانے بند ہو گئے تھے ۔ کاشت کاروں نے کاشت کرنی بند کر دی ۔ میں سمجھتی ہوں کہ گھیراؤ اور جلاؤ کی ان تحریکوں کا اس میں بڑا ہاتھ تھا۔ اس کے ساتھ میں یہ سمجھتی ہوں کہ جنگ کا بڑا دخل ہے ۔ اگر آپ ۱۹۶۵ء کی جنگ سے پہلے کی price list اور بعد کی price list دیکھیں تو پتہ چلے گا کہ اس میں بتدریج اضافہ ہوا ہے ۔ اس طرح ۱۹۷۱ کی جنگ سے پہلے اور بعد کی price list کا مقابلہ کر کے دیکھا جا سکتا ہے کہ قیمتوں میں اضافہ ہوا لیکن یہ اضافہ صرف پاکستان میں نہیں ہوا بلکہ آپ نے دیکھا کہ تاریخ نے اس بات

کو ثابت کر دیا ہے کہ ۱۹۴۵ء میں دوسری جنگ عظیم جب ختم ہوئی تو انگلستان میں ۵ سال تک اشیائے خوردنی راشن کے ذریعے مہیا کی جاتی تھیں - یہاں تک کہ ایک انڈا جو کوئی خاص اہم چیز نہیں ہے ، اس کی قیمت پانچ روپے ہو گئی تھی - آپ اس پانچ روپے کا حساب آج کے اس دور سے لگائیں تو میرے خیال میں ۶۰ - ۷۰ روپے بن جائیں گے - اس کے علاوہ موسمی وجوہات ہیں برف باری اور بارش نہیں ہوئی جس کی وجہ سے فصلوں کو نقصان پہنچا اور قیمتیں بڑھ گئیں -

رانا کے - اے - محمود خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - محترمہ نے یہ فرمایا ہے کہ انڈا جو خاص اہمیت نہیں رکھتا حالانکہ انڈے سے یہ سب کچھ پیدا ہوتا ہے -

(قہقہہ)

بیگم ریحانہ سرور شہید - جناب والا - صرف چاول - گندم اور چینی ہی غریبوں کے لیے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں - آپ مجھے بتائیں کہ کتنے غریب ہیں جو ۶ آنے کا انڈا روز کھا سکتے ہیں- اس وقت ان اشیا کی بات ہو رہی ہے مثلاً چاول ہے - گندم ہے - چینی ہے - میں دوسری اشیائے خوردنی کو زیادہ اہمیت نہیں دیتی -

جناب والا - اس کے علاوہ موسمی وجوہات ہیں بارش کی کمی ہے برف باری کم ہوئی - تو اس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے - اس میں انسان کیا کر سکتا ہے - اس کے ساتھ ساتھ سرمایہ داروں اور جاگیر داروں نے سمگلنگ بلیک مارکیٹنگ اور ذخیرہ اندوزی کو ہوا دی - انہوں نے اپنے ذاتی مفاد کو پیش نظر رکھا اور یہ نہ سوچا کہ عوام کا اس میں کس قدر نقصان ہے- ہماری حکومت یہ چاہتی ہے کہ ان وسائل کو اپنے قبضے میں لیا جائے تاکہ سمگلنگ ، بلیک مارکیٹنگ اور ہورڈنگ کو ختم کیا جا سکے -

اس کے ساتھ ساتھ ایک وجہ آبادی کی ہے ۔ آبادی دن بدن بڑھ رہی ہے ۔ حکومت چاہتی ہے کہ آبادی کی روک تھام کے لیے مناسب اقدامات کئے جائیں ۔ حضور والا ۔ دنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں جس میں قیمتیں کم ہو رہی ہوں ۔ حزب اختلاف کی جانب سے کوئی معزز رکن اگر یہ بتا دے تو بڑی خوشی کی بات ہوگی ۔ کیونکہ تاریخ نے اسے ثابت کر دیا ہے کہ تمام ممالک میں قیمتیں دن بدن بڑھ رہی ہیں اور کوئی بھی دنیا میں ایسا ملک نہیں ہے جہاں قیمتیں کم ہو رہی ہوں ۔

اس کے علاوہ ۶۸-۱۹۶۹ء اور ۱۹۷۰ء میں گنے کی قیمتوں کو گرا دیا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے چینی میں کمی آئی اور اس وقت جب قیمتوں کو گرا دیا گیا تو ملوں نے گنا لینے سے انکار کر دیا اور بیچارے غریب کسانوں نے اپنے کھڑے کھیتوں کو دو آنے کی ماچس لے کر جلا دیا ۔ کیونکہ ان کے لیے گنا بوجھ بن گیا تھا ۔ اس وقت حکومت کو چاہیے تھا کہ گنا سٹور کرے ۔

مشرقی پاکستان کی وجہ سے ہمارے ملک کا آدھا خزانہ چلا گیا inflation کی وجہ سے devaluation کرنا لازم ہو گئی تو قیمتوں میں اضافہ ضروری تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودہری امان اللہ لک ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کی وساطت سے آج ایسے موضوع پر بولنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں ۔ جس نے اس رزاق کے دعویٰ کرنے والی حکومت کی بنیادیں ہلا دی ہیں۔ اس میں دو امر ہیں۔ ایک یہ ہے جیسے کہ بیگم ریحانہ سرور نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ایسے موسمی واقعات پیدا ہوئے جس کی بنا پر بارش میں کمی ہوئی اور برف باری بھی کم ہوئی۔ اس کے بعد غلط منصوبہ بندی کے نتائج ہیں جن کا آج ہم خمیازہ بھگت رہے ہیں ۔ تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کون سے واقعات ہیں جو زرعی پیداوار پر اثرانداز ہوئے۔ زرعی پیداوار کو بڑھانے کے لیے سابقہ حکومتوں جن کو یہاں موضوع سخن بنایا جا رہا ہے

کے بھی مشیر کار وہی ملک خدا بخش بچہ صاحب تھے جو آج ہیں ۔ اور وہ موجودہ حکومت جو پہلے زرعی اجناس میں اضافہ اور تقسیم کار میں غلط کاری سمجھتے تھے۔ ان کو بھی زرعی معاملہ میں اس آدمی پر انحصار کرنا پڑا جو ایوب خاں کو بھی مشورے دیتا رہا ۔ وہی لائینیں آج اختیار کی گئی ہیں ۔ ذرہ بھر اس میں کمی نہیں کی گئی ہے ۔ تو جناب میں کرتا ہوں کہ وہ کیا واقعات تھے ۔ اس اسمبلی میں وہ قرار داد پیش ہوئی کہ گورنمنٹ پرائیوٹ ٹیوب ویلوں کو ۶ روپے آب کار کے حساب ٹیکس لگائے ۔ پہلی حکومت نے لگایا قرار منظور کی گئی ۔ تو موجودہ حکومت نے اسے نہیں اٹھایا اور اس سے کاشت کاروں کی اپنے پرائیویٹ ذرائع سے آب رسانی مفقود رہی ۔ اور سرکاری ٹیوب ویلوں کی کار کردگی پر ہم نے ریزولیوشن دئیے یا احتجاج کئے ۔ میں یہ دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ اس پر آج تک عمل درآمد نہیں کیا گیا ۔ پہلی حکومتوں کو یہ شرف حاصل رہا ہے کہ انہوں نے ٹریکٹروں کی قیمت کو جن کے ذریعے مکینیکل فارمنگ ہو سکتی تھی زمینداروں کی قوت خرید کے اندر رکھا ۔ لیکن موجودہ حکومت کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اب ان کی قیمت پندرہ ہزار سے ۴۵ ہزار روپے تک پہنچ چکی ہے ۔

جہاں تک وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ بار برداری کی وجہ سے گنا ملوں میں نہیں جا سکا ہے ۔ وہ بالکل غلط ہے ۔ بار برداری کے ذرائع موجود ہیں وہ پہلے بھی تھے اور اب بھی ہیں ۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس حکومت کی بنیادی غلطی یہ تھی کہ جب چینی اور آٹے کا بحران پیدا ہوا تو پاکستان پیپلز پارٹی نے یہ حربہ دانستہ طور پر استعمال کیا ۔ اور اس بدنظمی اور بداعمالی میں پیپلز پارٹی کے کارکن بدنام ہوئے اور عوام انکو شکوک اور شبہات کی نظروں سے دیکھنے لگے ۔ جیسا کہ مجھ سے پہلے فاضل مقررین نے فرمایا ہے ۔ اور میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ یہ بدنامی کا باعث ہوئے ۔

جہاں تک چاول کی پروڈکشن کا تعلق ہے سابقہ حکومتوں میں بھی

ایسے واقعات ہوتے رہے ہیں اور موجودہ حکومت نے کوئی توجہ اسطرف نہیں دی ۔ اور لاکھوں ایکڑ زمین بورو سے ماری گئی ہے اور اس بیماری کا علاج نہیں ۔ نہ موجودہ حکومت نے اسکے لئے کوئی کمیشن بٹھایا ہے نہ کوئی تحقیقات کرائی کہ مونجی چاول کا نقصان کیوں ہو رہا ہے ۔ سابقہ حکومتوں نے مشینیں بند رکھیں اور آج بھی وہی ہو رہا ہے کہ زمیندار مونجی گھر لاتا ہے لیکن گھر لانے کے بعد اسکو سٹور کرنا ، منڈی میں لے جانا اور اس کا چھڑنا یہ جرم ہے ۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ آج بھی سابقہ حکومتوں کی روش کار پر یہ حکومت چل رہی ہے ۔ اس میں کوئی ترمیم اور تردید نہیں اور یہ مفاد عامہ کے خلاف تھی ۔

اسکے بعد جہانتک زمینداروں کو پانی مہیا کرنے کا تعلق تھا وہ میں محسوس کرتا ہوں کہ سرکاری ٹیوب ویلوں کی کارکردگی میں سکارپ نمبر ۲ بہت حد تک اثر انداز ہوا اور جس سے زرعی پیداوار پر اثر پڑا ۔ وزیر زراعت اور وزیر آبپاشی اور وزیر خوراک نے اسکو صرف ہماری تنقید سمجھا اور اس پر غور نہیں کیا گیا۔ میں آج عرض کروں گا کہ پانی کی بہمرسانی بہت اثر انداز رہی ہے اور سرکاری ٹیوب ویلوں کی کارکردگی نہایت ناقص رہی ہے اور ناقص ہے ۔ جہاں تک زمینداروں کے مفادات تعلق ہے سابقہ حکومتوں نے سکارپ نمبر ۲ میں اور دوسرے سکارپوں میں آبیانے کی چھوٹ دی تھی اور موجودہ حکومت نے اسکو دوبارہ نافذ کرکے غلطی کی ہے جس سے کاشت کاروں کو کروڑوں روپے دینے پڑ رہے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو مراعات سابقہ حکومتوں نے دی تھیں وہ موجودہ حکومت نے با عزت طریقے سے واپس لے لی ہیں ۔ پھر دعوے بھی کئے جا رہے ہیں اور کاشتکاروں اور مزدور کسان کے نعرے بھی لگائے جارہے ہیں ۔ وہ تمام تعزیری قولنین جو پہلے نافذ تھے وہ اب بھی نافذ ہیں لیکن میں نے آج اخبار میں پڑھا ہے کہ گورنر صاحب نے گڑ بنانے اور مونجی چھڑنے کی سزاؤں میں تھوڑی سی نرمی کی ہے ۔

اسی طرح ڈیزل کی قیمتیں بڑھ جانے سے کاشتکار کو مزید بوجھ برداشت کرنا پڑا - ٹریکٹروں کی قیمتیں بڑھنے سے اسکا اثر کاشتکار پر ہی پڑا اور جہاں تک spare parts کا تعلق ہے اس پر آج تک غور نہیں ہوا - چینی پر حکومت کا مکمل کنٹرول ہے - سرمایہ داروں کو طعنہ نہیں دیا جا سکتا اور یہ ناقص پالیسی کا نتیجہ ہے اور اس پر حکومت کو ندامت محسوس کرنی چاہئے - اسکے علاوہ جہاں تک کھاد کا تعلق ہے اگر کھاد ڈی اے کی ضرورت تھی تو وہ نہیں مل رہی تھی اور یوریا مل رہی تھی - جب یوریا کی ضرورت ہے تو بازار میں یوریا نہیں مل رہی اور ڈی اے مل رہی ہے جس کی اب ضرورت نہیں ہے - یہ تمام ناقص پالیسی اور نااہلی کا نتیجہ ہے - آپ اسے point of defence نہ بنائیں - کھاد موجود ہے چینی موجود ہے - - - - - -

میاں منظور احمد موہل - جناب والا ! حزب اختلاف کے پانچ منٹ لمبے ہو گئے ہیں -

مسٹر سپیکر - پانچ منٹ لمبے نہیں ہوئے ہیں میں نے گھنٹی بجا دی ہے -

I would like the members to be a little more attentive before raising an objection. They should be more attentive a minute earlier so that they may be able to hear the sound of the ringing of the bell.

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud (Rahim Yar Khan VIII) : Mr. Speaker! Sir, I have heard the speech of the Food Minister at the opening of the discussion, and I am in agreement with him that the situation, as he explained, is not so bad as it is said to be, because if the prices have gone high as far as the consumer goods are concerned, the corresponding prices of the cash crops have also risen. The opportunity afforded to this house today was to discuss the price differential but generally the food policy prevailing in the Province. I feef that Punjab has a much bigger role to play beyond its geographical frontiers, both in politics

and in the revival of sound economy of this country. Pakistan comprises at the moment, unfortunately after the separation of East Pakistan of two deficit provinces, namely the Frontier and Baluchistan. I am very doubtful whether in the matter of wheat even the Province of Sind is surplus, I still feel that for the citizens of Karachi imported wheat is distributed in that huge city. It is the responsibility of this Province not only to be self-sufficient in wheat for themselves but to provide the entire food requirements of the entire territory of Pakistan.

It is a very vital question, the question of water, which has been raised by some of my friends here. I recollect that once a question about water distribution was given and the answer was that this concerns the Central Government. It may be an inter-provincial disputes, but irrigation is essentially a Provincial subject and is a Provincial right. When due to Indian action, diversion of our rivers' waters took place, it was the Punjab Government who signed the agreement, and it was not the Central Government which gave away the water rights of the Province of the Punjab. Therefore, basically it is a Provincial subject and I would request the hon'ble members, belonging to the Treasury Benches or to the Opposition or to any other independent Group, to unite together and make the just demand of the people of the Punjab, because, after all, the food produced will be given to the deficit areas also.

Secondly, there is a basic defect in coordination. This has not happened for the first time in Pakistan. During water shortages in 1952, World Bank Mission toured all over West Pakistan to assess the deficit. There was a shortage of food and food had to be imported from abroad. It is nothing new but that adequate steps were taken to remedy those defects and those shortcomings. Therefore, I suggest that while I do not interfere in the discussions of the Governor and the Chief Minister to amalgamate the portfolios of Food and Agriculture, I would certainly suggest that the Chief Minister should consider the formation of a High-Powered

Coordination Committee, comprising the Minister of Food, the Minister of Agriculture, the Minister of Irrigation and the Minister of Power, if it happens to be separate from Irrigation. It is by coordination alone that you can draw up a crop pattern, you can visualise for yourselves what are our surplus food growing districts, which are deficit districts, what are their populations, and how much surplus can be produced, and how much will be required in your deficit districts, and how much will be required by Provinces other than yourself. To achieve that target, you have to have Workshops for the maintenance of Agricultural Machinery. Punjab exports cotton, rice and leather and other raw materials like oil-seeds abroad, and earns more foreign exchange than is ever allotted to its share. If Punjab is responsible for the feeding of the deficit Provinces, Punjab must claim its rightful share in the allocation of foreign exchange, which should essentially be used for purposes of installation of tubewells, for providing power and for the provision of agricultural mechinery and equipment. I agree that with the devaluation, which has been done at an abnormal rate, contrary to the rate prevailing in India, contrary to the rate prevailing in the so-called State of Bengla Desh or even in Indonesia, the prices of imported machinery and materials has gone up manifold. Until and unless the Government reviews this, the amount of subsidy should be given for the import of agricultural tractors, to lower the prices.

The Leader of Opposition talked about the production of one lac forty thousand tons of wheat about 15 years ago in Bahawalpur also. He forgets that there were new lands being brought under cultivation. The yield averages were high. Those lands are now tired. They have not been given fertilizer; they have not been manured. They have to be replenished for what we have harvested out of the land. The land needs to be given adequate fertilizer, the tilling has to be better, and weeds have to be removed. Where necessary, insecticides have to be used and for that foreign exchange is a must. Therefore, to achieve this,

you have to have a very comprehensive programme in this coordination committee, which should go down to the district level. The same officers representing the departments should have similar coordination committees, and the revenue officers should be made responsible to see that the crop pattern is adhered to, and in accordance with the crop pattern, tractors are made available. The Agricultural Development Bank affords the facilities of releasing imported machinery.

مسٹر رؤف طاہر - جناب سپیکر - میں سمجھتا ہوں کہ معزز رکن ایوان کو غلط اطلاع دے رہے ہیں - انہوں نے انڈیا اور انڈونیشیا کی مثال دی ہے - سوال یہ ہے کہ وہاں کے price index اور ورکرز کی wages میں پاکستان میں ہونے والی devaluation سے کیا فرق پڑا ہے -

Makhdumzada Syed Hassan Mahmud : Sir, I was suggesting that these committees should be formed at district level and there should be a monthly review of the scheme of things, and that at a given time when a particular kind of fertilizer is required, it is made available. People should also be guided even in regard to the use of the fertilizers. I suggest that we should not make it a matter of prestige, not make it a matter for opposition, or for the Government. It is our national matter of great importance and I request that the Government should consider it in that perspective.

مسٹر جاوید حکیم قریشی - (راولپنڈی ۱) - جناب سپیکر - کسی بھی صورت حال کو جانچنے اور پرکھنے کے لیے پہلی بنیادی چیز objective conditions ہوتی ہیں - افسوس کی بات یہ ہے کہ حزب اختلاف کے بہت سے معزز اراکین بڑی لمبی چوڑی باتیں کرتے رہے ہیں لیکن انہوں نے ان objective conditions کا کوئی ذکر نہیں کیا جن سے آج نہ صرف صوبہ پنجاب بلکہ سارا ملک دوچار ہے - بار بار یہی بات کہی گئی کہ پنجاب جو نہ صرف اپنے صوبے کے لئے بلکہ دوسرے صوبوں کے لیے اناج پیدا کرتا تھا

آج خسارے کا صوبہ ہے - سوال یہ ہے کہ کیا پنجاب پیداوار کے لحاظ سے خسارے کا صوبہ پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں بنا یا اس سے پہلے بن چکا تھا - پیپلز پارٹی کو خسارے کے لحاظ سے یہ صوبہ وراثت میں ملا ہے - جہاں پیپلز پارٹی کو ورثے میں بے شمار برائیاں ملیں وہاں ایک برائی یہ بھی تھی کہ پنجاب جو خود اناج کا گھر تھا وہی پنجاب اناج کا محتاج تھا - پیپلز پارٹی کی حکومت کو داد بھی دینی چاہئے تھی کہ اس کی حکومت نے ایک سال کے عرصے میں جنگ کے تمام تر اثرات کے باوجود خوراک کی صورتحال کو قابو میں رکھا اور ان علاقوں میں جہاں خوراک کی صورتحال ہمیشہ خراب ہو جایا کرتی تھی وہاں بھی خوراک کی فراہمی مناسب طور پر جاری رہی -

جناب والا - میرا ضلع ایسا ہے جس نے اس زمانے میں بھی جب پنجاب اناج کا گھر ہوتا تھا کبھی اپنی ضروریات کے لئے پورا اناج پیدا نہیں کیا - یہ صرف اور صرف پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں ہوا ہے کہ اس ضلع میں خوراک کی صورت حال برے حالات میں بھی بالکل ٹھیک رہی - ایک فاضل رکن نے production کے بعد حصول اور اس کے بعد تقسیم کے سلسلے میں بڑی لمبی چوڑی تقریر فرمائی - لیکن میں objective conditions کی بات پھر کرتا ہوں کہ وہ یہ بات بھول گئے کہ گذشتہ ایک سال میں پنجاب کی ایک تحصیل ہندوستان کے قبضہ میں رہی ہے اور پنجاب کی حکومت نے نہ صرف یہ کہ وہاں کے لوگوں کو سر چھپانے کی جگہ مہیا کی - ان کے لئے الاؤنس مہیا کئے بلکہ ان لاکھوں لوگوں کو خوراک بھی مہیا کی - کیا کسی فاضل رکن نے ، اگر دیانت دار ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ دیانت داری کے ساتھ حکومت پر تنقید کرتے ہیں حکومت کو اس معاملے میں سراہا کہ اس نے شکر گڑھ کے لاکھوں مہاجرین کو ایک سال تک خوراک فراہم کی - یہ صرف پیپلز پارٹی کی حکومت کا کارنامہ ہے ورنہ اگر پچھلے دور کی حکومتوں میں سے کسی حکومت کو ایسا لاکھوں مہاجرین کا مسئلہ پیش آتا تو شائد وہ بڑے شدید بحران کا شکار ہو جاتی -

(نعرہ ہائے تحسین)

پھر بار بار سمگلنگ کا ذکر بھی کیا گیا ۔ یہ بات درست ہے کہ صدر مملکت سے لے کر اس حکومت کے بہت سے ذمہ دار عہدیداروں نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ ملک میں سمگلنگ ہوتی ہے ۔ یہ بات ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ سمگلنگ ہوتی ہے لیکن ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئیے کہ یہ سمگلنگ کیوں ہوتی ہے ۔ ایک فاضل ممبر نے فرمایا کہ اراکین اسمبلی کے رشتہ داران کے ساتھی اور ان کے دوست بھی سمگلنگ کے ذمہ دار ہیں۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ پیپلز پارٹی یا اس سے تعلق رکھنے والا کوئی ممبر اسمبلی یا اس کا کوئی رشتہ دار سمگلنگ کا سر پرست نہیں ہے ۔ لیکن ہمیں یہ بھی پتہ ہے کہ وہ کون سے لوگ ہیں ۔ وہ کون سے چہرے ہیں کہ جو لاہور کے قریب سمگلنگ کے ذمہ ہیں ۔ ذکر کیا گیا کہ افغانستان کے راستے سمگلنگ ہوتی ہے ۔ افغانستان کے راستے سمگلنگ کا ذکر در اصل اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا گیا ہے ۔ اگر افغانستان کے راستے سمگلنگ ہوتی ہے تو سرحد کی حکومت اس کی ذمہ دار ہے لیکن یہاں لاہور کی سرحدوں کے قریب سمگلنگ ہوتی ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ ان لوگوں کے چہروں پر سے نقاب اٹھائیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں اپنے فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے عرض کروں کہ ابھی تک فوجیں لاہور کے بارڈر پر بیٹھی ہیں ۔ اس لیے یہاں سے سمگلنگ نہیں ہو سکتی ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ لیکن اس کے باوجود ہوتی رہی ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ نہیں ۔ چند روز ہوئے فوجیں واپس ہوئی ہیں ۔ یہ میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر رہا ہوں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ یہ مجھے پتا ہے لیکن جیسے کہ میرے

فاضل دوست میاں منظور احمد موہل صاحب نے فرمایا ہے کہ مستقل آئین آ رہا ہے اس میں ہم یہ شق رکھ رہے ہیں کہ وہ لوگ جنہوں نے ناجائز ذرائع سے دولت کمائی ہوگی یا جائداد بنائی ہوگی اس کی دولت اور جائداد کو ضبط کیا جائے گا اور جب یہ ضبط کی جائے گی تو بڑے بڑے چہروں سے نقاب اٹھ جائیں گے ۔ آج جو جمہوریت کے بہت بڑے علمبردار بنے نظر آتے ہیں ۔ ہم دیکھیں گے کہ انہوں نے لاکھوں کروڑوں روپے کی جائدادیں کہاں سے بنائی ہیں اور نہ صرف یہ کہ انہوں نے قوم کا مال دوسرے ملکوں میں سمگل کیا بلکہ ملک میں غذائی بحران بھی پیدا کیا ۔ ان لوگوں کے چہروں سے جب نقاب اٹھیں گے تو لوگوں کو خود پتہ چل جائے گا کہ پیپلز پارٹی اس تھوڑے بہت غذائی بحران کی ذمہ دار ہے یا وہ لوگ ہیں جو جمہورت کے چیمپئن بنے پھرتے ہیں ۔

جناب والا۔ غذائی بحران کے سلسلے میں چینی کا ذکر بھی کیا گیا اور یہ بات خاص طور پر کہی گئی کہ چینی کی قیمت ۱-۶۲ روپے سے بڑھا کر ۲-۵۰ روپے سیر کر دی گئی ہے ۔ انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ گنا پیدا کرنے والے کاشت کاروں کو پہلے کیا قیمت ملتی تھی اور اب ان کے لیے کیا قیمت مقرر کی گئی ۔ میرے دوست احسان صاحب نے بھی جب ذکر کیا تو انہوں نے گنے کا ذکر نہیں کیا ۔ گنا پہلے ملوں میں سڑ جاتا تھا اور گنا پیدا کرنے والوں کو گنے کا پورا معاوضہ نہیں ملتا تھا ۔ صرف اور صرف پیپلز پارٹی کی حکومت میں پہلی مرتبہ گنا پیدا کرنے والوں کو ان کا صحیح معاوضہ دیا جا رہا ہے ۔ اور جناب ہم اس بات کی بھی کوشش کر رہے ہیں کہ نہ صرف گنا پیدا کرنے والوں کو، بلکہ گندم اور دوسری غذائی اجناس پیدا کرنے والوں کو بھی صحیح معاوضہ ملے ۔ یہ درست کہ کھاد کی فراہمی کے سلسلے میں صورت حال تسلی بخش نہیں ، یہ بات ٹھیک کہیں کہیں انتظامی خرابیاں پائی جاتی ہیں ۔ لیکن جناب والا اس سلسلے میں بھی میں یہ بات عرض کروں گا کہ بہت سی خرابیوں کا باعث صرف ایک بات ہے کہ نوکرشاہی اور ہمارے بہت سے

جمہوریت پسندوں کے درمیان جو گٹھ جوڑ ہے وہی گٹھ جوڑ بار بار ان خرابیوں کا ذمہ دار بنتا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

ہمیں اس بات کا اعتراف ہے کہ ابھی بہت سے نوکرشاہی کے مہرے ان جمہوریت پسندوں کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں ، اس لیے کہ ان جمہوریت پسندوں نے ان کا مزاج خراب کیا ہے اور وہ ان کو اس طرح بد عنوان بنائے ہوئے ہیں کہ ابھی تک ان کا بعض اوقات اثر زیادہ چلتا ہے ۔ لیکن ہم یہ بھی یقین دلاتے ہیں کہ نوکر شاہی کو بھی ٹھیک کریں گے اور ان لوگوں کو بھی ٹھیک کیا جائے گا جو نوکر شاہی کو بدعنوان بنانے کے ذمہ دار ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ راؤ محمد افضل ۔ نہیں ہیں ـــــ مسٹر ناصر علی بلوچ ۔

چودھری محمد سرور جوڑا ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ مسٹر سپیکر۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے شوکت محمود صاحب اس ہاؤس کے سیکرٹری ہیں ۔ جب یہ نام لکھ رہے تھے تو میں نے بھی اپنا نام لکھوایا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ اپنی پارٹی کے لیڈر سے پوچھئے ، مجھ سے نہ پوچھئے ۔

چودھری محمد سرور جوڑا ۔ جناب والا۔ میں نے بھی اپنا نام لکھایا تھا ۔

Mr. Speaker. It is not Point of Order.

چودھری محمد سرور جوڑا ۔ میری عرض سنیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ مجھے لکھ کر بھیج دیں ۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر make out کرنے میں دو منٹ لے لیے ہیں ، حالانکہ پوائنٹ آف آرڈر تو ایک آدھے منٹ میں make out ہو جانا چاہیے ۔

چودھری محمد سرور جوڑا ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔

مسٹر سپیکر ۔ پوائنٹ آف پرولیج آپ مجھے لکھ کر بھیج دیں ۔

I can not violate the rules.

چودھری محمد سرور جوڑا ۔ آپ کو میری بات سننی ہوگی ۔

Mr. Speaker. I will have to take serious note of such incidents. Please take your seat. If a member does not resume his seat, maybe that I direct the member to leave the House.

چودھری محمد سرور جوڑا ۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کیا میرا نام بلیک لسٹ میں ہے ؟ میں نے بھی اپنا نام دیا ہے کہ میں بھی اس مسئلے کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ مسٹر ناصر علی بلوچ ۔

چودھری محمد سرور جوڑا ۔ اگر آپ میری بات نہیں سنیں گے تو میں بھی آپ پہ واضح کر دینا چاہتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جیسا کہ غذائی صورت حال کے بارے میں میرے فاضل دوستوں نے فرمایا ہے اور وزیر خوراک نے بھی کئی باتوں کا اعتراف کیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker. Mr. Sarwar I have to take other measures in forcing the member to resume his seat.

چودھری محمد سرور جوڑا ۔ کیا آپ میری بات نہیں سنیں گے ؟ اگر مجھے اظہار کا موقع نہیں دینا چاہتے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ تشریف رکھیں ۔ This is no method.

چودھری محمد سرور جوڑا ۔ کیا وجہ ہے کہ آپ میری بات نہیں سنتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر ناصر علی بلوچ ۔

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جناب سپیکر ۔ جیسا کہ غذائی صورت حال کے متعلق میرے دوستوں نے ابھی فرمایا ۔ ۔ ۔ ۔

چودھری محمد سرور جوڑا ۔ جناب میرا نام کیوں کاٹا گیا ہے ؟

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جناب وزیر خوراک نے بھی کافی باتوں کا اعتراف کر لیا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

چودھری غلام قادر ۔ میں بھی جناب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ میرا نام اس فہرست میں ہے کہ نہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا نام میرے پاس نہیں ہے ؟

چودھری غلام قادر ۔ میرا نام پہلے لکھا گیا تھا ۔

Mr. Speaker. ۔ کس نے لکھا ہے ۔ I say, don't ask me.

Try to behave in the House (Interruptions)
Order please, order. Please take your seat ; resume your seat. You never sent me your name.

مسٹر ناصر علی خان بلوچ ۔ جیسا کہ غذائی صورت حال کے متعلق میرے دوستوں نے بھی فرمایا ہے اور جناب وزیر خوراک نے بھی اس بات کا اعتراف کر لیا ہے یہ مسئلہ کوئی ایسا ڈھکا چھپا نہیں ہے کہ جس کا کسی کو علم نہ ہو ۔ موجودہ بر سر اقتدار پارٹی جس کو اس موجودہ الیکشن میں اپنی امید سے بھی زیادہ کامیابی حاصل ہوئی ہے ، اس کے چند نعرے تھے ۔ ان نعروں میں سے ایک غذا کا نعرہ تھا جو بہت اہم تھا ۔ جناب والا ، اگر دیانت داری سے دیکھا جائے تو یہ کوئی ایسا نعرہ نہیں تھا جو پورا نہ ہو سکے اور جس کے لیے کوشش کی جاتی تو پورا نہ ہو سکتا ۔ یہ ملک ایک زرعی ملک ہے اور یہ صوبہ بھی باقی تمام صوبوں سے زیادہ سر سبز و شاداب ہے اور ہمارے اس ملک سے باقی اجناس کے علاوہ اجناس خوردنی بہت اعلیٰ پیمانے پر

پیدا ہوتی ہیں ۔ جناب والا ، حکومت اور زمیندار مل کر یہ کوشش کرتے ہیں اور یہ اعلانات کیے جاتے ہیں کہ آئندہ سال گذشتہ سال کی نسبت پیداوار میں اضافہ ہوگا ۔ جناب ، اس کے لیے ہر قسم کی کیمیاوی کھاد اچھے بیج اور جدید طریقے پر کاشت کی جاتی ہے ۔ فی الواقع ہوتا بھی یہی ہے ہر سال پہلے سال کی نسبت گندم اور باقی اجناس کا اضافہ ہوتا ہے ۔ جناب والا ، کاشت کاروں کو شوق دلانے کے لیے حکومت مقابلے کراتی ہے اور معقول انعامات دیئے جاتے ہیں ۔ جناب والا ۔ جبکہ اس سے پہلے ملک میں گندم کی دس من فی ایکڑ پیدا ہوا کرتی تھی اور اب موجودہ وقت میں تمام مراعات کی وجہ سے گندم کی پیداوار سو من فی ایکڑ تک پہنچ گئی ہے ۔ جناب والا ۔ پہلے صورت حال معمول پر تھی اور آج جب کہ گندم سو من فی ایکڑ کے حساب سے پیدا ہوتی ہے تو یہ غذائی بحران اس طرح پیدا ہوگیا ہے کہ کسی کے بس کا روگ نہیں رہا ۔ جناب والا ۔ پیداوار کے سلسلے میں ہر سال حکومت یہ اعلان کرتی ہے کہ اس سال اتنے ایکڑ کاشت زیادہ کی جا رہی ہے اور اتنے ہزار ٹن پیداوار کا اضافہ ہوگا باوجود اس بات کے یہ سب چیزیں باہر سے منگوائی جاتی ہیں ۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے ؟ جناب والا غریب عوام آج کل یہ کیا کرتے تھے کہ جب انہیں گندم میسر نہ ہوتی تھی تو ان دنوں مکی اور چاول وغیرہ پر گذارہ کرتے تھے لیکن ان چیزوں کے بھاؤ کا اب یہ حشر ہے کہ وہ گندم سے بڑھ چڑھ کر ہے ۔ اور غریب عوام کے خریدنے کے بس کا روگ نہیں ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت اس کا حل چاہتی تو زمینداروں سے تعاون کیا جاتا اور ان کو مراعات دی جاتیں کہ وہ خوش ہو کر پیداوار میں اضافہ کریں ۔ اب یہ ہو رہا ہے کہ کیمیاوی کھاد اچھے بیج اور زرعی آلات اتنے مہنگے ہو گئے ہیں کہ متوسط قسم کا زمیندار خرید بھی نہیں سکتا ۔ جناب والا ۔ جس چیز کی ضرورت ہو اول تو وہ نایاب ہوتی ہے ۔ اگر ملے بھی تو اس کی قیمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ وہ خریدی نہیں جا سکتی ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ مالیہ ہر سال بڑھا دیا جاتا ہے اور ٹیوب ویلوں کی بجلی کے ریٹ اتنے بڑھ گئے ہیں کہ وہ زمینداروں کے لیے وبال جان بنے ہوئے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ چینی بھی جو اتنی ضرورت کی چیز ہے ۔ پہلے ڈیڑھ روپیہ سیر ہوا کرتی تھی اب اگر کہیں ڈپو ہے تو اڑھائی روپے سیر ملتی ہے ، جب کہ بازار میں دو روپے سیر کھلی چینی ملتی تھی اب وہ چھ سات روپے سیر بھی نہیں ملتی ۔ جناب والا ۔ ہر چیز کی فراوانی کے علاوہ وہ تمام کی تمام چیزیں کہاں گئی ہیں؟ اس کے علاوہ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قطعاً غلط خیال ہے کہ ہم لوگ اس میں حکومت کی بدنامی چاہتے ہیں ، یا عوام کی نظروں میں حکومت کو ناکام ثابت کرنا چاہتے ہیں ، بلکہ ہماری تو یہ استدعا ہے کہ حکومت اس کے لیے کوئی موثر اقدام کرے اور لوگوں کو اپنے موثر اقدام سے مہنگائی سے بچائے ۔ اگر دیانت داری سے یہ تمام کوشش کی جائے تو کوئی ایسی وجہ نہیں ہے کہ حکومت اس پر قابو نہ پا سکے ۔ اور یہ غذائی بحران ٹھیک نہ ہو سکے ۔ میں امید کرتا ہوں کہ حکومت اس سلسلے میں مناسب کارروائی کرے گی اور اس بحران پر قابو پا لے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ کنور محمد یاسین خان ۔ آپ کے پانچ منٹ تھے لیکن آپ نے وقت avail نہیں کیا ۔ اس لیے اب تین منٹ رہ گئے ہیں ۔

کنور محمد یاسین خان ۔ جناب والا ۔ جہاں تک مسئلہ خوراک کا تعلق ہے اور اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کا تعلق ہے میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ کچھ اضافہ ہوا ہے ۔ لیکن اتنا زیادہ نہیں کہ جس کا واویلا اپوزیشن بینچز سے کیا گیا ہے ۔ اور ہماری حکومت کا یہ سب سے اہم کارنامہ ہے کہ کاشتکاروں اور زمینداروں کو ان کی اجناس کے زیادہ سے زیادہ rates دیئے گئے ہیں ۔ سب سے پہلے میں کپاس کے متعلق عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی ہسٹری میں کبھی بھی کاشت کاروں کو ۸۰ / ۸۵ روپے فی من کا ریٹ نہیں دیا گیا ۔ اس

سے پہلے سابقہ حکومتیں مل مالکان سے اور ڈیلروں سے مل کر ان سے کنونشن لیگ کے نام پر کروڑوں روپیہ فنڈ لیتی تھیں - لیکن پیپلز پارٹی کی حکومت نے - - - - - -

علامہ رحمت اللہ ارشد - اشیائے خوردنی کی چیزوں پر بحث ہو رہی ہے کپاس اشیائے خوردنی میں شامل نہیں ہے -

کنور محمد یاسین خان- جناب والا- بنولا اس میں سے نکلتا ہے اور بنولے سے تیل نکالا جاتا ہے - اور اس سے ڈالڈا گھی بنایا جاتا ہے - اگر کپاس کا نرخ ۸۵ روپے دیا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ اس سے کچھ نہ کچھ اضافہ ڈالڈا گھی اور کپڑے کے نرخوں میں ہوگا - لیکن یہ بات کیوں نظرانداز کر دی جاتی ہے کہ لاکھوں کاشتکار جو کہ ہماری آبادی کا ۸۵ فی صدی ہیں اگر ان کو ان کی محنت کا صحیح معاوضہ مل گیا ہے تو وہ اسے ملنا چاہئے - اس طریق سے گنے کے rates چونکہ گورنمنٹ نے بڑھا دیے ہیں تاکہ کاشت کار کو اس کی محنت کا صحیح معاوضہ مل سکے تو ظاہر ہے کہ چینی کی قیمت میں بھی کچھ نہ کچھ اضافہ تو ہوگا - اسی طریق سے devaluation کی وجہ سے سکے کی قیمت کم ہو گئی - اس لیے اگر کچھ اضافہ قیمتوں میں ہوا ہے تو اس میں ہماری حکومت کا کوئی قصور نہیں ہے - ان تمام چیزوں کے باوجود اگر تمام ایشیائی ملکوں کے rates دیکھے جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں اشیائے ضرورت کی قیمتیں دوسرے ایشیائی ممالک کی نسبت بہت کم ہیں - اس کے باوجود ہماری حکومت اس قسم کے اقدامات کر رہی ہے کہ وہ سرمایہ داروں - سمگلروں اور جو سٹاک رکھتے ہیں ان کے خلاف کارروائی ہو - اور انتظامیہ کو بھی درست کیا جائے - تاکہ تمام لوگوں کو سستے داموں پر تمام چیزیں مہیا ہو سکیں - اس سلسلے میں ہمارے وزیر خوراک صاحب اور دیگر ذرائع دن رت کام کر رہے ہیں -

جہاں تک پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکنوں کا تعلق ہے ان کے متعلق

یہ بات کی گئی ہے کہ وہ ڈپو ہولڈر ہیں ۔ یہ اس قسم کی باتیں کرتے ہیں ۔ میں اس کی تردید کرتا ہوں ۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے کارکن دن رات محنت کرتے ہیں اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ غریب لوگوں کو ان کا صحیح حصہ مل سکے ۔ ہر ڈپو کو چیک کیا جاتا ہے ۔ ان کی نگرانی کی جاتی ہے اور تھوڑی بہت خامیاں جو ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور انشاءاللہ ضرور دور کی جائیں گی ۔ اور پاکستان پیپلز پارٹی کے کنٹرول میں ہے ۔ قیمتیں اتنی زیادہ نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ (رحیم یار خان ۔ ۱) جناب والا ۔ مجھے اپنے واجب الاحترام وزیر خوراک اور بالخصوص جناب رؤف طاہر اور چند دیگر اصحاب کے خیالات سننے کے بعد یہ کہنا پڑتا ہے

وہ شاخ گل پہ زمزموں کی دھن تراشتے رہے
نشیمنوں پہ بجلیوں کا کارواں گذر گیا

اور اس کے ساتھ ساتھ جب میں نے اپنے فاضل دوست ملک ثناءاللہ کے خیالات سنے تو مجھے کہنا پڑتا

نہیں اقبال نا امید اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

جناب والا ۔ جس مسئلے پر اس معزز ایوان میں بحث ہو رہی ہے وہ خوراک کا مسئلہ ہے ۔ اس بحث کا مقصد یہ نہیں تھا کہ ہم یہ ثابت کریں کہ واقعی اجناس خوردنی کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں ۔ بلکہ یہ تو ایک مسلمہ امر ہے اور ہر شخص جانتا ہے اور اس کا اعتراف ہماری حکومت بھی کئی بار کر چکی ہے کہ اجناس خوردنی کی قیمتیں اس صوبے میں بہت زیادہ ہو گئی ہیں ۔ اور اس سے کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہو سکتا ۔ بجائے اس کے کہ ہماری

حزب اقتدار اس چیز کا اعتراف کرتے ہوئے ہمیں دعوت دیتی کہ آپ ہمیں تجاویز دیں کہ ہم کس طرح اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کریں ۔ کس طرح غریب عوام کی خدمت کریں ۔ کس طرح انہیں سستی اجناس خوردنی فراہم کریں ۔ الٹا انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اول تو قیمتیں بڑھی ہی نہیں اور اگر بڑھی ہیں تو اتنی نہیں ہیں جتنی دوسرے ممالک میں ہیں ۔ یہ بھی خوشی کی بات ہے ۔ ۔ ۔ ۔ پہلے ایک ریزولیوشن پیش ہوا تھا جس میں دیہاتی عوام کے لیے تعلیمی اداروں میں نمائندگی کے لیے کہا گیا تھا تو اس کے جواب میں حزب اقتدار کے بینچوں سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ مال روڈ ان کے لیے حاضر ہے وہ کون آئس کریم آ کر کھا سکتے ہیں ۔ شکر، تو خدا کا یہ ہے کہ آج انہوں نے یہ نہیں کہہ دیا ملکہ فرانس کی طرح کہ روٹی نہیں ملتی تو کیک کیوں نہیں کھا لیتے ۔ جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے حزب اقتدار کو یہ کہوں گا کہ آج کی debate اس لیے ہے کہ ہم غریب عوام کے مسئلہ خوراک کو حل کرسکیں ۔ ان کو سستی اجناس خوردنی فراہم کر سکیں اور ہم اسے matter of prestige نہ بنائیں ۔

جناب والا ۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ خوراک کی کمی کو پورا کرنے کے لیے تین لازمی جزو ہیں جن کی coordination سے وہ پورا ہو سکتا ہے ۔ پہلی چیز ہے پانی ۔ جہاں تک پانی کا مسئلہ ہے اس میں ہم نے دیکھ لیا ہے کہ وہ پنجاب جس کا نام ''پنج آب،، اس لیے رکھا گیا تھا کہ یہاں پانی ہی پانی تھا ۔ یہاں پانچ دریا تھے اور آج وہی پنجاب ''پنج آب،، کی بجائے ''خشک آب،، بن گیا ہے ۔ آج پانی کی قلت اتنی محسوس کی جا رہی ہے کہ پچھلے بجٹ سیشن میں اعتراف تو کیا گیا ۔ گو بجٹ میں کہا گیا کہ ایک لاکھ کیوسک پانی جو سمندر میں ڈالا جاتا رہا اس کو چالیس ہزار بتایا گیا ۔ شکر ہے اعتراف تو کیا گیا ۔ پانی کی طرف توجہ نہیں دی جاتی ۔ اجناس خوردنی کے ساتھ ساتھ ان کے انتظام کو بحال کرنے کے لیے ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم زمیندار اور کاشتکار کے

تعلقات بحال کریں ۔ ہم ان کو آپس میں ملائیں کیوں کہ جب تک کاشتکار اور زمیندار میں coordination نہیں ۔ بقول علامہ اقبال ؎

یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم

جب تک یہ دونوں آپس میں محبت پیدا نہیں کریں گے جب تک عمل پیہم پیدا نہیں کریں گے ۔ اس وقت تک ان چیزوں کا انسداد نہیں ہوسکتا۔ زراعت میں اس بحران ۔ اجناس میں اس بحران کی سب سے اہم وجہ ایک یہ بھی ہے کہ کاشتکار پیداوار کی طرف توجہ نہیں دیتا اور زمیندار زمین کاشت کرانے کے لیے تیار نہیں ۔ وہ حالات پیدا کریں ۔ کشیدگی کم کریں ۔ ہم سب کو پاکستانی بننا چاہیے ۔

جناب والا ۔ جہاں تک ان چیزوں کا سوال ہے کہ یہ کمیونزم ہے ۔ یہ سوشلزم ہے ۔ یہ انسانی معاشرہ میں معاشی حالات کو بدلنے کا کوئی حل نہیں ہے جسکا واضح ثبوت اس وقت روس کی معیشت میں پیدا ہو چکا ہے ۔ آج وہی روس امریکہ کے دروازہ سے گندم فراہم کر رہا ہے ۔ وہی امریکہ سے گندم لے رہا ہے ۔ ہم اس وقت تک ان معاشی ضروریات پر قابو نہیں پا سکتے ۔ اس وقت تک اپنی تکالیف کو دور نہیں کر سکتے جب تک ہم بھائی چارہ کی فضا نہ پیدا کریں ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ میں یہ گزارش کروں گا کہ کسی ملک کے معاشی نظام کو ٹھیک کرنے کے لیے وہاں کی ضروریات کو سامنے رکھنا ضروری ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ سپلائی اور ڈیمانڈ کے نظام کو بھی برقرار رکھنا پڑتا ہے ۔ جب تک سپلائی اور ڈیمانڈ برابر نہیں ہوں گے قیمتیں توازن پر نہیں آ سکتیں ۔ لوگوں کو صحیح قیمتوں پر اجناس خوردنی نہیں ملیں گی ۔ مگر ہم نے دیکھا کہ اگر سپلائی کی کمی تھی تو تقسیم کا اتنا ہی نظام غلط کیا گیا جس سے یہ ساری تباہی پیدا ہوئی ۔ جو تھوڑی بہت چیزیں اس صوبہ میں ہیں اس سے بھی ہم نے عوام کی دسترس ختم کردی ہے ۔ وہ بھی عوام تک نہیں

پہنچ رہی ہیں - ہمیں پارٹی cell سے نکلنا چاہیے - حکومت کسی پارٹی کی نہیں ہوا کرتی - حکومت بنائی پارٹی کی طرف سے جاتی ہے مگر جب حکومت بن جاتی ہے تو سارے صوبہ کی ہوتی ہے - اگر ہم پارٹی کے سیل سے نکل کر قومی اور عوامی لحاظ سے اور محض جمہوری اقدار کے ساتھ یہ سوچیں کہ ہماری تقسیم صحیح ہو اور ہر غریب کو صحیح چیز ملے - راشن ڈپو پر کسی قسم کی پابندی نہ ہو کہ یہ صرف پارٹی کے ورکرز کو ہی ملیں گے یا پارٹی کی سفارش کی بنا پر ملیں گے بلکہ اس میں طریقہ یہ اختیار کرنا چاہیئے کہ ہر صاحب فکر کو - ہر صاحب احساس کو - ہر شخص کو دعوت دی جائے کہ ہمارے نظام میں شریک ہوں ہمیں تجاویز دیں - ہمارے ساتھ مشورہ کریں اور ہمیں بتائیں کہ کس طرح ہم غذائی نظام کو ٹھیک کر سکتے ہیں ۔

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) - جناب والا۔ خوراک کے مسئلہ پر آج کی بحث آہستہ آہستہ ایک ایسی سطح پر آ گئی ہے کہ دونوں اطراف سے تقریباً جو ممکن دلائل دیئے جا سکتے تھے دیئے جا چکے ہیں اور اب ایک حد تک تکرار ہو رہی ہے اس کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اس پر واقعی سیر حاصل بحث ہونی چاہیے تھی اور آج آپ نے جو موقع دیا ہے اس کے لئے ہم آپ کے شکرگذار ہیں ۔

جناب والا - حزب اختلاف کے معزز ممبران کے بہت سے دلائل سننے کے بعد میں صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ رند کے رند بھی رہنا چاہتے ہیں اور ہاتھ سے جنت بھی نہیں جانے دینا چاہتے - وہ ایک عجیب مغالطے اور تضاد کا شکار ہیں - ایک طرف بار بار اس بات کو اچھال رہے ہیں کہ کسانوں کو ان کی پیداوار کی صحیح اور جائز قیمتیں نہیں ملتیں اور دوسری طرف اس بات کی شکایت بھی کرتے ہیں کہ قیمتیں کیوں چڑھ گئی ہیں - سوال یہ ہے کہ اگر کسانوں کو زیادہ قیمتیں ملیں گی اور ضرور ملنی چاہئیں کیونکہ جب تک ان کو اپنی محنت کا ثمر نہیں ملے گا اس وقت تک ہمارے ملک کی

آبادی جو کہ زیادہ تر کسانوں پر مشتمل ہیں وہ خوشحال نہیں ہو سکتی۔ وہ بنیادی فریضہ پورا نہیں ہو سکتا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم گنے کی قیمت بڑھا دیں۔ گنے کی قیمت دگنی کر دیں لیکن چینی کی قیمت پھر بھی ایک روپیہ ساٹھ پیسے ہو۔ جناب والا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کپاس کی قیمت دگنی ہو گئی ہو اور بنولے کی قیمت وہی رہے اور بناسپتی گھی کی قیمت اوپر نہ چڑھے۔ جناب والا۔ یہ کس طرح ممکن ہے کہ گندم کی قیمت خرید زیادہ کر دی جائے اور ۲۰ روپیہ کے بارے میں کہا جائے کہ یہ حاتم طائی کی قبر پر لات مارنے کے برابر ہے۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی کہا جائے کہ آٹے کی قیمت وہی رہے جو پہلے تھی۔

جناب والا۔ یہ ایک مغالطہ ہے۔ اگر ایک معیشت کا تعلق دوسری معیشت سے ہے تو لازمی طور پر عالمی معیشت کا اثر ہماری معیشت پر ہوگا۔ ہم ایک طرف یہ چاہتے ہیں اور فخر کرتے ہیں کہ ہمیں اس سال کپاس کے ذریعے اتنے سو کروڑ کا زر مبادلہ کمانا ہے۔ اگر ہمارا تعلق کپاس کے رشتہ سے ہے۔ اگر ہمارا تعلق چاول کے رشتے سے ہے۔ اگر ہمارا تعلق چمڑے سے ہے تو ہمارا تعلق عالمی منڈی سے بھی ہوگا تو یقینی بات ہے کہ ان اجناس کی جو قیمتیں عالمی منڈی میں ہوں گی ان کا اثر ہم پر بھی ہوگا۔

جناب والا۔ اگر ہم زر مبادلہ کمانے کے لئے اپنی اجناس کا وافر حصہ باہر بھیج دیں گے اور ہمیں بھیجنا ہوگا کیونکہ ہم نے اگر اپنی consumption میں کمی نہ کی تو ہم اپنی آئندہ ترقی نہیں کر سکتے۔ اشیا صرف میں ہی کمی کر کے کوئی قوم بچت کیا کرتی ہے اور اس بچت کو ہم investment کی شکل دیتے ہیں۔ سرمایہ کاری کی شکل دیتے ہیں اس لئے ہمیں زرمبادلہ زیادہ کمانا ہے۔ جب زرمبادلہ کمانے کے لئے اپنی کپاس باہر بھیجیں گے اپنا کپڑا باہر بھیجیں گے یقیناً ہماری اپنی منڈی میں کپاس اس حد تک کم ہو جائے گی۔ کپڑا اس حد تک کم ہو جائے گا۔ ہم ایک ہی وقت میں

دو فائدے نہیں لے سکتے - ایک چپڑی اور پھر دو دو - یہ کسی صورت میں بھی ہمیں نہیں مل سکتیں - اکنامکس اور اقتصادیات کا یہ سیدھا سا اصول ہے جتنی جلدی ہماری سمجھ میں آجائے اتنی ہی جلدی ہمارے ذہن صاف ہوں گے -

جناب والا - میرے عزیز دوست مسٹر عبدالحفیظ کاردار نے جغرافیائی حقائق کی جانب توجہ دلائی ہے - اس میں انہوں نے افغانستان اور بھارت کا ذکر کیا ہے لیکن آج میں ایک بہت بڑی طاقت کا ذکر کرنا چاہتا ہوں - ہم نے داستانوں میں پڑھا تھا کہ لق و دق صحراؤں میں ایسے بڑے اژدہا دیکھے جاتے تھے کہ جب ان کو بھوک لگتی تھی وہ سانس اپنے اندر کھینچتے تھے - اس سے بڑے بڑے پہاڑوں سے پتھر لڑک کر ان کے پیٹ میں جہنم بنانے کیلئے چلے جاتے تھے - جناب والا - ہمارے سروں کے اوپر ایک بہت بڑی طاقت بیٹھی ہوئی ہے - اس سے ہمیں اپنی نظر نہیں بچانی چاہئے اور وہ ہے روس جہاں اس سال فصل تباہ ہو گئی ہے - وہ سارے ساؤتھ ایشیا کا غلہ suck کر رہا ہے - ایسے اپنے اندر کھینچ رہا ہے جس طرح داستانوں میں اژدہا کھینچا کرتا تھا - ہم یہ سمجھتے ہیں کہ افغانستان ہمارا مال لے جاتا ہے - ہمارا آٹا لے جاتا ہے - ہماری کھاد لے جاتا ہے - ہمارا چاول لے جاتا ہے - نہیں بلکہ یہ سب کچھ افغانستان کے راستے اوپر روس کی جانب جا رہا ہے - ہمیں دنیا کے حقائق کو دیکھنا ہوگا - یہ سب چیزیں جو ہیں اگر ہم ان کو پیش نظر رکھیں تو پھر ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم ایک ایسے سمندر میں گرے ہوئے ہیں جہاں پانی کی طرح قیمتیں بھی اپنی سطح برقرار رکھنے کے لئے بے قرار ہیں - ہندوستان میں یا افغانستان میں آٹا اگر ۴۰ روپے من ہوگا تو اس کے ساتھ ساتھ اتنی زیادہ مانگ بھی بڑھ جائے گی -

جناب والا - اگر ہم آٹے کو ۱۷ روپے رکھنے کے لئے مجبور ہوں تو ہمیں یقیناً دقت پیش آئے گی - اگر دو چار روپے اور اوپر اٹھ جاتا ہے تو آپ اس بات کو ضرور ذہن میں رکھیں کہ اب بھی ہندوستان کے مقابلہ میں یا

افغانستان کے مقابلہ میں اور دوسرے قریبی ہمسایہ ممالک کے مقابلہ میں شاید اشیا خوردنی کی قیمتیں کم از کم آدھی ہیں ۔

جناب والا ۔ سب سے بڑی حقیقت جو اقتصادی حقیقت ہے اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ جب تک کسی ملک میں purchasing power نہیں بڑھائی جاتی اس وقت تک ملک اقتصادی طور پر ترقی نہیں کر سکتا ۔ اس لئے نئی حکومت نے بجائے اس کے کہ ہزاروں جو چیزیں ہیں اس کے لئے دیکھے کہ یہ یہ ہو یہ بھی ٹھیک ہے کہ انتظامیہ اپنی جگہ تمام چیزوں کو دیکھ رہی ہے اور یہ اس کی ذمہ داری ہے جو وہ پوری کر رہی ہے لیکن ہم بنیادی تبدیلیاں لانا چاہتے ہیں ۔ ہم نظام بدلنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے ہم عام کسانوں کو جو ہمارے ملک کی اکثریت ہیں ان کی قوت خرید یا purchasing power بڑھانا چاہ رہے ہیں ۔ ان کو اجناس کی زیادہ قیمتیں دینے کی منصوبہ بندی بنا رہے ہیں اس کے تحت جب ملک میں purchasing power بڑھے گی اس کے ساتھ نہ صرف زراعت ترقی کرے گی بلکہ اس کے ساتھ صنعت بھی ترقی کرے گی ۔ قیمتیں یقیناً نیچے آئیں گی ۔

جناب والا ۔ قیمتوں کو دو طریقے سے نیچے رکھا جا سکتا ہے ۔ سیدھا طریقہ fixed economy میں برتا جا سکتا ہے اور وہ ہے کہ پیداوار میں اضافہ کیا جائے ۔ سپلائی بڑھائی جائے تاکہ مانگ اور رسد آپس میں ایک توازن قائم رکھ سکیں ۔ جناب والا ۔ ہم اس طریقے کو آزما رہے ہیں ۔ دوسرا وہ طریقہ ہے جس میں کاشتکاری کی ترقی کو بہتر بنایا جائے گا ۔ جس میں پانی کے وسائل کو ترقی دی جائے گی ۔ کھاد کے ذخائر پیدا کئے جائیں گے ۔ یہ دونوں طریقے اختیار کئے جائیں گے ۔

جناب والا ۔ آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمیں اپنا اصل وعدہ یاد ہے کہ ہم نے عوام کو ان کی ضروریات ان کی استطاعت کے مطابق اور جلد از جلد مہیا کرنی ہیں ۔ اگر یہ طریقہ ناکام ہوا

اور اس میں بہت سے عوامل ایسے شامل ہیں جو اسے ناکام کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں آج تنبیہہ کرتا ہوں کہ آج اگر اس طریقے کو ناکام کیا گیا تو عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کا ایک ہی طریقہ باقی رہ جاتا ہے اور وہ وہی ہے جو جمہوریہ چین میں استعمال کیا جاتا ہے اور جیسا کہ دنیا اس کو کمیونزم کے نام سے جانتی ہے ۔ آج لوگ شوشلزم کے لئے تیار نہیں ہیں ۔ اگر اس طریقے سے پیداوار کو بڑھائیں تو ملک کے اندر نظم و ضبط پیدا کرکے رسد اور مانگ ایک کریں ۔ جو اس کو ناکام بنانے میں حصہ لے رہے ہیں انہیں علم ہونا چاہیے کہ انہیں تو شوشلزم ہضم نہیں ہو رہا تو پھر عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے کمیونزم کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہے گا ۔

جناب والا ۔ دنیا میں صرف ایک ملک چین ہے جہاں پچھلے ۲۵ سالوں میں اشیا کی قیمتیں برقرار رہیں ۔ کیوں ؟ اس لیے کہ وہاں تمام ذرائع پیداوار پر اور ان کی تقسیم پر ان کا پورا کنٹرول ہے ۔ اس کے سوائے دنیا کا اور کوئی ملک نہیں جہاں چیزوں کی قیمتیں بڑھی نہ ہوں اور پاکستان ابھی اس دنیا کا حصہ نہیں بنا جس دنیا کا حصہ چین ہے ۔

جناب والا ۔ پانی کا بہت ذکر کیا گیا ہے ۔ شاید ہمارے دوست سمجھتے ہوں کہ ہم پنجاب کے حقوق کے بارے میں خاموش ہیں لیکن جناب والا میں پنجاب کی کابینہ کا وزیر خزانہ ہونے کی حیثیت میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور اپنے دوستوں کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں اور محبت آمیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ جب بھی مرکز میں پنجاب کے حقوق کا معاملہ آتا ہے تو ہم وہاں بھی اپنے مخالفین کا گریبان چاک کرنے سے باز نہیں آتے ۔ ہماری بیشک مرکز میں حکومت ہے لیکن باوجود اس کے عوام نے جو ذمہ داری ہمیں دی ہے ہم اس کو ہر قیمت پر پورا کریں گے ۔ پانی کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے ۔ پانی کے معاملے میں فضل اکبر کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار ہے ۔ اس ضمن میں جناب صدر خود فیصلہ کرنے والے ہیں اور میں آپ کو بتانا چاہتا

ہوں جناب والا ۔ کہ جناب صدر وہ ہستی ہیں جنہوں نے ایوب کے زمانے میں اس وقت زبان کھولی تھی کہ پنجاب کے دریاؤں کا سودا نہ کیا جائے۔ وہ شخص پنجاب کے دریاؤں کا اس وقت بھی محافظ تھا ۔ انہوں نے اس وقت گورنمنٹ ہاؤس میں انجینیروں کو خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا تھا کہ ہم پنجاب کے عوام کے حقوق کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کریں گے ۔ اس لیے ہمیں ان کی ذات پر پورا یقین ہے ۔

جناب والا ۔ کھاد سے سلسلے میں بھی بے تحاشا کوشش ہو رہی ہے ۔ جڑانوالہ میں کھاد کی پیداوار کو دوگنا کر دیا گیا ہے ۔ ملتان میں کھاد کے سلسلہ میں جو ہمارا کارخانہ ہے اس کو بھی وسیع منصوبے کے تحت بڑھایا جا رہا ہے اور اس کے علاوہ پاکستان میں داؤد ہرکولیس کے تحت دوگنی قوت کا کارخانہ لگنے کے متعلق عنقریب اقدام کیا جا رہا ہے اور ہمیں یقین ہے جناب والا ! کہ یہ صورتحال بدل جائے گی ۔

ٹیوب ویلوں کے سلسلہ میں ہم نے واپڈا کو ساڑھے بارہ کروڑ روپیہ کی رقم دی ہے کہ وہ جلد از جلد ان ٹیوب ویلوں کو بجلی دیں تاکہ پیداوار میں اضافہ کا باعث ہو اور انشاءاللہ یہ کام ہوجائیگا ۔ پھر ٹیوب ویلوں کے لئے ایک ایک کروڑ کی subsidy حکومت نے دینے کا اعلان کیا ہے ۔ بارانی ایریا میں بھی جو ٹیوب ویل ڈیزل سے چلتے ہیں ان کو بھی بجلی مہیا کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے اور چار سے چھ ہزار کی subsidy دی جا رہی ہے ۔ علاوہ ازیں ہم نے کسانوں سے کہا ہے کہ وہ اپنے کام کی سہولت کی خاطر بینکوں سے قرضہ حاصل کر سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ ہم cropping کا pattern بدلیں اور اس ضمن میں ایک نیا نظام رائج کریں تاکہ پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو۔ کپاس کی پیداوار بھی ہم کسی صورت میں کم نہیں کرنا چاہئے لیکن جس زمین

میں کپاس پیدا ہوتی ہے ۔ اس زمین پر گندم کی کاشت نہیں کی جا سکتی ۔ اس وقت ان دونوں اجناس کا آپس میں مقابلہ ہے لیکن ہمارا مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ہو سکتا جب تک وہ زمین جو اس وقت ہم کپاس کے لیے استعمال کرتے ہیں وہ گندم کے لیے استعمال نہ ہو ۔ اس وقت تک شاید ہم گندم کے معاملے میں خود کفیل نہیں ہوسکتے ۔ اگر کپاس کی زمین پر گندم بوئی جائے تو کپاس کم ہو جائے گی ۔ اس لیے ہم نے اس مشکل پر قابو پانے کے لیے ایک نئے بیج کی پرورش کرنی شروع کی ہے ۔ اس بیج کا نام ایس۔ اے۔ ۴۲ ہے ۔ ہم اس بیج کو پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ وہ بیج late sowing variety کہلاتی ہے ۔ یہ ایک ایسا بیج ہے جو بہت دیر کے بعد بھی بویا جا سکتا ہے ۔ تو ایسے بیج کے ذریعے جس زمین پر ہم کپاس بوتے ہیں اسی زمین پر ہم گندم کی کاشت بھی کر لیا کریں گے اور اس طرح یہ دونوں اجناس پیدا ہو جایا کریں گی ۔

جناب والا ۔ آج کے اخبارات میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ حکومت نے ٹریکٹروں پر سے ڈیوٹی ہٹا دی ہے اور آئندہ یہ سستے ہونگے اور اس کے علاوہ پاکستان میں اس کے اپنے ہی ذرائع سے ٹریکٹر بنانے کا ایک بہت بڑا کارخانہ لگائے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے ۔ پاکستان ہر سال پانچ چھ ہزار ٹریکٹر پیدا کرے گا ۔

جناب والا ۔ آخر میں میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ان سب چیزوں میں سمگلنگ اور ذخیرہ اندوزی کا بھی بہت بڑا دخل ہے ۔ جناب والا ۔ پچھلے تین سالوں کے حقائق ہمارے سامنے ہیں جو ہم سب کے لیے باعث شرم بات ہے ۔ ہم اخلاقی طور پر اس حد تک اور قومی سطح پر اس حد تک گر گئے ہیں کہ جب گندم کراچی سے چل کر لاہور پہنچتی ہے تو transit کے دوران پچھلے تین سال میں یعنی جب سال ویگنوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہا ہے تو اس transit میں ۲۰ لاکھ ٹن گندم چوری ہو گئی ہے ۔ یہ ان لوگوں نے چوری کی جن کو ہم بعض اوقات غریب عوام بھی کہتے ہیں ۔ ہمارا سیاسی و

اقتصادی استحصال ہمارے آقاؤں نے کیا ہے مگر جناب والا ۔ ہمیں امید ہے کہ انشاءاللہ ہم جہاں معاشی حقوق کی بحالی کریں گے وہاں اس حکومت کا یہ بھی فریضہ ہوگا کہ وہ عوام کا اخلاق بھی واپس کریں ۔ یہ سب چیزیں حکومت کے سامنے ہیں ۔

جناب والا ۔ یہاں افراط زر کی بات ہوئی ۔ میں مانتا ہوں کہ افراط زر ہوا ہے ۔ میں وزیر خزانہ کی حیثیت میں یہ بات مانتا ہوں کہ افراط زر حکومت کے کنٹرول میں ہوتی ہے لیکن اس کو ہم ایک قوت بخش دوا کے طور پر استعمال کر رہے ہیں ۔ افراط زر اس وقت کی جاتی ہے جب ایک معاشرے میں بہت سی صلاحیتیں خفتہ ہوں اور جب ان صلاحیتوں کو استعمال میں لانے کی ایک دقت ہو تو اس صورت میں اس قوت بخش دوا کو بروئے کار لایا جاتا ہے اور ان کی خوابیدہ صلاحیتوں کو استعمال کیا جاتا ہے ۔ اس مقصد کے لیے افراط زر کیا جاتا ہے ۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ ہم وسیع پیمانے پر ایسے پروگرام چلائیں جس سے ملک کی معیشت کو فائدہ ہو اور جن کے لیے کروڑوں روپیہ منڈیوں میں بھی دیا۔ بارہ کروڑ روپے Peoples Works Programme پر خرچ کئے جا رہے ہیں ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ عوام کی قوت خرید بڑھے گی اور افراط زر ہوگا ۔ کام بڑھے گا اور پیداوار میں اضافہ ہوگا ۔ جناب والا ۔ میں اپنے تمام دوستوں کی توجہ ان حقائق کی طرف دلاتا ہوں ۔ ہم ان باتوں سے غافل نہیں ہیں ۔ حکومت پنجاب نے فائننس منسٹر کی سر کردگی میں Essential Commodities Board قائم کرنے کا عزم کیا ہے جس کی تشکیل چند دنوں میں ہو جائے گی ۔ ایک قسم کا cell بن جائے گا جو ہر لمحہ اور ہر وقت قیمتوں پر نگرانی کرے گا اور جو بنیادی چیزیں ہیں ان کی سپلائی کے سلسلے میں توازن پیدا کرنے کی کوشش کرے گا اور تمام محکموں سے ربط پیدا کرنے کے لیے ایک ایسی سکیم بنائی جائے گی کہ قیمتیں ایک خاص سطح سے اوپر نہ جائیں ۔

سید تابش الوری - جناب سپیکر - ابھی محترم وزیر خزانہ تقریر کر رہے تھے اور آپ کی گھنٹی خاموش ہو گئی تھی - یقین ہے کہ گھنٹی کا یہ عمل خاموشی برقرار رہے گا -

مسٹر سپیکر - آپ اپنی پارٹی کے لیڈر بن جائیں اور آپ اس صف میں آ جائیں تو آپ کو بھی وقت دے دیا جائے گا -

سید تابش الوری - جناب والا - مجھے اس چیز کا علم نہ تھا کہ وہ پارٹی لیڈر ہو گئے ہیں - جناب والا - وزیر خزانہ نے جو ادیب بھی ہیں اور مصور بھی، کچھ متضاد چیزوں کا خاکہ کھینچ کر ایک عجیب و غریب تصویر بنا دی ہے جسے تجریدی معمہ کہا جا سکتا ہے - انہوں نے روس کو ایک اژدہے سے تعبیر کیا ہے جو افغانستان کی راہ سے ہمارے غلے کو ہڑپ کر رہا ہے اور دوسری طرف وہ یہ کہتے ہیں کہ اس اژدہے کے نظام حیات کو اپنا کر ہمیں اپنے مسائل کا حل تلاش کرنا چاہیے - یہ دو متضاد باتیں ہیں جو انہوں نے ایک ہی سانس میں فرمائیں - فیصلہ اور نتیجہ آپ خود مرتب فرما سکتے ہیں - جناب والا - اسی طرح ہم نے اپنے فاضل وزیر خوراک کی تقریر کو بڑی عقیدت اور انہماک سے سنا ہے جواباً میں ان کی خدمت میں عرض کروں گا ؎

چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاق

جناب والا - خوراک کا انسانی زندگی سے گہرا ازلی تعلق ہے اور یہ تعلق تاریخ میں بڑا کرشمہ ساز رہا ہے - یہی وجہ ہے کہ اب بھی جب اشیائے خوردنی کی گرانی غیر معمولی ہو جائے تو معاشرہ ایک نئے قسم کے بحران میں مبتلا ہو جایا کرتا ہے - ہر اچھی حکومت کے فرائض میں یہ داخل ہے کہ وہ اچھی خوراک سستے داموں عوام کو فراہم کرے - لیکن موجودہ حکمران پارٹی پر اس سلسلے میں اس اعتبار سے زیادہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اس نے اپنے انتخابی نعرے

میں روٹی کو اولیت دی تھی ۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ اپنے نعروں کے پہلے لفظ کو عملی جامہ پہنانے کی سعادت اب تک حاصل نہیں کرسکی ۔ جناب والا ۔ یہ ایک المناک حقیقت ہے کہ حکمران جماعت اپنے بلند بانگ دعووں کے باوجود اپنے فکر و عمل کو ان تمناؤں سے ہم آہنگ نہیں کر سکی جس کے لیے پوری قوم نے اس کی طرف نظریں اٹھائی ہوئی تھیں ۔ آج خوراک کی قلت اور گرانی کی پریشان کن صورت حال ہمارے لیے ایک لمحہ فکریہ بن چکی ہے جس نے غریب عوام کو بے چارگی کی وادیوں میں گم کر کے رکھ دیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس حکومت کی مثال ایک ایسی دلہن کی ہے جسے نہایت چاہت سے بیاہ کر لایا جائے لیکن وہ آتے ہی اپنی فضول خرچی تند مزاجی اور پھوہڑ پن سے پورے گھر کو پریشان کردے ۔ جناب والا ۔ موجودہ حکومت بھی اسی دلہن کی طرح عوام کو جنہوں نے بڑی چاہت سے اس کے اقتدار کے لیے ووٹ دئے تھے آج بہت سی نئی قسم کی پریشانیوں میں مبتلا کر چکی ہے ۔ عوام کو بڑی امیدیں تھیں کہ نئی سحر کے ساتھ نئی قیادت ان کے لیے خوشحالی اور ترقی کے نئے اجالے بکھیرے دے گی ۔ لیکن وہ بے یقینی ، بے اعتمادی اور مایوسیوں کی تاریکیوں میں آج بھی اپنے حال و مستقبل سے متعلق ایک بہت ہی درد ناک حقیقت اور خطرناک اندیشہ سے دو چار ہیں ۔

عجب حسن توقع پہ رات کاٹی تھی
سحر ہوئی تو کوئی حادثہ ہوا ہی نہیں

جناب والا ۔ خوراک کے معاملہ میں ہم جس قسم کی سنگین صورت حال سے دو چار ہیں اس کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ گندم کی قیمت ۱۵ روپے سے ۲۸ روپے من تک پہنچ گئی ہے اور چینی جو ۶۰ روپے من تھی اس کی سرکاری قیمت اب ۱۰۰ روپے سے ۱۴۰ روپے ہے ۔ اور بلیک کی قیمت ۳۰۰ روپے سے لے کر ۴۰۰ روپے تک پہنچی ہوئی ہے ۔ اس طرح باسمتی چاول جو ۴۰ روپے من تھا وہ اب ۱۰۰ من تک پہنچ گیا ہے ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں جو دلائل دیئے گئے ہیں ان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ قیمتوں کے اس اضافہ میں

اور کاشت کاروں کو دی جانے والی سہولتوں میں تناسب و توازن کیا ہے۔ اگر آپ اس مرحلہ پر اس اندازہ سے غور کریں گے تو آپ کو محسوس ہوگا کہ یہ کسی اعتبار سے اور کسی شرح سے بھی مناسب اور متوازن نہیں ہے۔ گرانی کے نتیجہ میں اشیائے خوردنی کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں اور غریب عوام کی قوت برداشت جواب دے چکی ہے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ وہ اس کٹی صورت حال کا کس طرح مقابلہ کر سکیں گے۔

جناب والا۔ حکومت طلب و رسد کے سلسلے میں بھی ایک متوازن اور حقیقت پسندانہ پالیسی بنانے میں ناکام رہی ہے۔ اس نے نہ صرف یہ کہ قیمتوں کو قابو میں نہیں رکھا بلکہ خوراک کی تقسیم کے نظام کو ناقص ترین بنا دیا ہے۔ اور پھر اس نظام کو اپنی ہی پارٹی کے ارکان کے سپرد کر کے بد عنوانیوں کی ایک نئی داستان جنم دے دی ہے جس پر ہمارے فاضل وزیر خوراک کو فوری طور پر متوجہ ہونا چاہیے۔ جناب والا۔ شہری علاقوں میں آٹے اور چینی کی فراہمی لوگوں کو ضرورت کے مطابق نہیں ہے۔ آپ کو یہ سن کر حیرت ہوگی کہ بڑے شہروں میں روزانہ آدھ پاؤ دو ماشے فی کس آٹا تقسیم کیا جا رہا ہے۔ میں حیران ہوں کہ میں تو اس آدھ پاؤ میں شائد اپنا گذارا کر سکوں لیکن جناب سپیکر آپ جیسا توانا آدمی اس آدھ پاؤ میں اپنے آپ کو کس طرح سیر کر سکے گا۔

(قہقہہ)

جناب والا۔ مجھے تعجب ہے کہ جب موجودہ پاکستان صوبہ مغربی پاکستان تھا تو یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ ہم نہ صرف خود کفیل ہو جائیں گے بلکہ غیر ممالک کو بھی غلہ سپلائی کریں گے۔

(قطع کلامیاں)

مگر اب ہم نصف سے کم ملک رہ جانے کے باوجود، خود اپنے لیے بھی غلے کی کفالت نہیں کر سکتے۔ جناب والا۔ جس صوبے میں چینی کی فراوانی کا دو

سال پہلے یہ عالم تھا کہ راشننگ کا نظام یکسر ختم کر دیا گیا تھا ۔ وہاں اب ہم نے ٹوٹل کنٹرول نافذ کر دیا ہے ۔ یہ صورت حال ایسی ہے کہ فاضل وزیر خوراک کو اس سلسلے میں پورے طور پر وضاحت کرنی چاہیے تھی ۔ لیکن انہوں نے اس کو نظر انداز کر دیا ہے ۔ اسی طرح یہ سوال بھی تشنہ جواب ہے کہ زرعی پیداوار میں موجودہ کمی کا ذمہ دار کون ہے اور سمگلنگ میں زیادتی کس کی وجہ سے ہوئی ہے ۔ میں حکومت سے مطالبہ کروں گا کہ اس عظیم غذائی بحران کو جو بڑی تیزی سے ہماری طرف بڑھ رہا ہے روکنے کے لیے اسے فوری اور موثر اقدام کرنا چاہیے ۔ ورنہ ایک ایسی عوامی تحریک ابھرے گی جو اسے خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں محمد شفیق ۔

خان محمد شفیق خان (گوجرانوالہ ۔ ۵) ۔ جناب سپیکر ۔ جناب عبدالحفیظ کاردار وزیر خوراک اور جناب محمد حنیف رامے وزیر خزانہ کی مدلل تقریروں کے بعد کوئی گنجائش تو نہیں رہ گئی لیکن پھر بھی میں اپنے بنیادی حقوق اور فرض کو سمجھتے ہوئے چند مسائل عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ۔

حضور والا ۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس ہاؤس کے پیپلز پارٹی کے معزز ممبران نے اپنے اپنے رشتہ داروں کو ڈپو الاٹ کئے ہیں ۔ مجھے بڑے افسوس سے اس بات کا اظہار کرنا پڑتا ہے اور میں ان معزز ممبران کو اس بات کا چیلنج کرتا ہوں کہ اگر میرے حلقہ انتخاب میں اگر میرے کسی رشتہ دار کو میں نے ڈپو الاٹ کیا ہے اور اگر وہ اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں اور وہ ثابت کر دیں تو میں اپنی سیٹ چھوڑ دوں گا ۔ آپ نے ہاؤس کی بات کی ہے ۔ پیپلز پارٹی کے یہ کارکن اور ایم ۔ پی ۔ اے ایک ہی صف ۔ ایک ہی اتحاد ۔ ایک ہی طریقہ کار پر چل رہے ہیں ۔ اس صف میں نہ کوئی بندہ ہے اور کوئی بندہ نواز ۔

حضور والا ۔ ڈپوؤں کی الاٹمنٹ کے لیے پیپلز پارٹی نے کچھ امتیاز رکھے

ہیں مثلاً تعلیم ۔ دیانت ۔ ذہانت ۔ عوام کے ساتھ رابطہ ۔ عوام سے خلوص و محبت ۔ جن لوگوں میں یہ خوبیاں ہیں ان لوگوں کو ڈپو دیئے گئے ہیں ۔

حضور والا ۔ اس کے علاوہ میں چند مسائل پر روشنی ڈالوں گا کہ غلے کی ضروریات اور غلے کی کمی جو محسوس کی جا رہی ہے اس میں سیم اور تھور زمینوں میں جو پیدا ہورہی ہے وہ بھی اثر انداز ہوئی ہے ۔ ٹیوب ویلوں کے لیے بجلی نہیں ہے ۔ ٹیوب ویلوں کے لیے ڈیزل نہیں ہے ۔ ان مسائل کے تحت بنیادی چیز مثلاً گندم کم ہوئی ہے ۔

جناب والا ۔ آخر میں میں اپنے حلقہ نوشہرہ میں ایک کارخانہ اور شوگر مل قائم کرنے کی تجویز پیش کرتا ہوں اور امید ہے کہ اس پر غور فرمایا جائے گا ۔

Mr. Speaker : Please try to conclude.

میاں مصطفیٰ ظفر (مظفر گڑھ ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ خوراک جیسے اہم مسئلہ پر تو بہت کچھ کہا جا سکتا ہے ۔ تو میں اس سلسلہ میں نہایت مختصر یہ عرض کروں گا کہ سب ممبران نے یہ فرمایا ہے کہ کوئی قیمت اتنی زیادہ نہیں ہے ۔ ہندوستان میں اس سے زیادہ ہے اور افغانستان میں اس سے بھی زیادہ ہے ۔ میں ان سے یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ الیکشن کے وقت بتاتے کہ پاکستان جیسے عظیم ملک کو آپ افغانستان بنا دیں گے یا اس کا مقابلہ کریں گے اور اس کی ترقیات بجائے افغانستان جیسے بے وسائل ملک جس کی نہ کوئی کرنسی ہے نہ کوئی اور بات ہے کے ساتھ ہمارا مقابلہ کیا جاتا تھا تو یقیناً عوام آپ کو ووٹ نہ دیتے ۔ رہا ہندوستان کا تعلق ۔ وہاں پر پاؤ کا حساب نہیں ہے ۔ من نہیں ہے بلکہ کلو کا حساب ہے ۔ اگر اس کی قیمتیں زیادہ ہیں یا وہاں مہنگائی زیادہ ہے تو ہمیں اس کی نقل نہیں کرنی چاہیے ۔

جناب والا ۔ حقیقت یہ ہے کہ پنجاب پورے پاکستان کے ۱۲ کروڑ عوام کو خوراک مہیا کرتا تھا ۔ تو کیا وجہ ہے کہ یہ اب پنجاب خود

اپنے لئے گندم پیدا نہیں کر سکتا ۔ جناب والا ۔ وزیر خوراک کو اچھی طرح یاد ہو گا کہ میں نے ان کو اس وقت یہ کہا تھا کہ جو آپ نے قیمت کاشتکاروں کے لئے مقرر کی ہے یہ ناکافی ہے ۔ تو انہوں نے فرمایا تھا کہ گندم منڈی میں چلی جا چکی ہے۔ وغیرہ وغیرہ ۔ میں ان کی یہ بات بھی ثابت کرتا ہوں کہ انہوں نے کاشتکاروں کو زیادہ سہولتیں فراہم کی ہیں ۔ جناب والا۔ کاشتکاروں نے اس وقت گندم کو چودہ/ پندرہ/ سولہ روپے فی من کے حساب سے بیچ دیا تھا ۔ لیکن اب ان کو یہی گندم ۳۰ روپے من کے حساب سے خریدنا پڑ رہی ہے ۔ جناب والا! میرا یہ خیال تھا کہ دوسری طرف سے یہ ذکر ضرور آئے گا کہ قیمتیں بڑھ رہی ہیں اور جن ممالک میں قیمتیں بڑھ رہی ہیں ان کی per capita آمدنی بھی بڑھ رہی ہے ۔ جناب والا۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ان کو یہ پتہ ہونا چاہیے کہ ہمارے پاکستان میں per capita آمدنی فی کس یومیہ چند پیسے بنتی ہے روپے نہیں بنتی ۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ وہ غریب ۳۰ روپے فی من گندم کس طرح لے کر کھا سکتے ہیں ۔ جناب والا ۔ اس جھلملاتے پیسٹریوں اور طرح طرح کی نعمتوں کے شہر میں باتیں کہہ دینا آسان ہے لیکن آپ دیہات کو دیکھیں جہاں دو وقت کی روٹی ایک عیاشی ہے وہ کیا کرتے ہیں ؟ وہ ایک وقت کا کھانا بھی اس طریقے سے کھاتے ہیں کہ آٹے میں پانی ملا کر اس دلیا کی شکل بنا لیتے ہیں تاکہ وہ ان کے زندہ رہنے سہارا بن سکے ۔ اگر آپ کو اعتبار نہیں آتا ہو تو میں آپ میں سے ہر ایک کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ چلیں اور اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں کہ دیہاتی علاقے کی حالت کیا ہے ۔ یہ اس آبادی کا میں نے ذکر کیا ہے جو پاکستان کی ۸۵ فیصد آبادی ہے ۔ اور اس کی حالت یہ ہے ۔

چوھدری غلام قادر (سیالکوٹ ۔ ۲) ۔ جناب سپیکر ۔ چینی اور اجناس کا ذکر ویسے ہی کیا جاتا ہے جیسے حضرت موسیٰ کی امت کیا کرتی تھی کہ

وہ من وسلوا کیلئے کہتے تھے یہ چینی کا ذکر کرتے ہیں ۔ یہ حلوے کا ذکر کرتے ہیں ۔ ان کو تو حلوہ چاہئے یا میوہ چاہئے ۔ جنگ عظیم کے بعد برطانیہ والوں نے چینی کھانی چھوڑ دی تھی ۔ ایک مثال مجھے یاد آگئی ہے ایک چھوٹا سا بچہ تھا اس کی ماں نے مامتا کے مارے بچے کے سامنے تھوڑا سا مکھن اور چینی رکھی تاکہ وہ اسے کھا لے لیکن اس نے کہا ہماری حکومت نے حکم دیا ہے کہ ہم چینی اور مکھن نہ کھایا کریں اس لئے میں نہیں کھاتا ۔ اب یہ تو کہا جاتا ہے اور پیپلز پارٹی پر تمام الزامات عائد کر دئے گئے ہیں لیکن اس کا جائزہ نہیں لیا گیا کن حالات میں یہ حکومت آن سونپی گئی تھی ۔ جنگ کے بعد ہمیشہ قیمتیں بڑھ جایا کرتی ہیں یہ ایک عام اصول ہے ۔

جناب والا۔ ادھر ہماری حکومت پر جنگ کے متاثرین کا خرچ بے شمار آن پڑا ادھر حکومت کو اس سال بے شمار حجاج کو بھیجنا پڑا ان کا بھی خرچ حکومت کے ذمے پڑا یہ تمام چیزیں ہیں جن کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے ۔ میں کہہ رہا تھا کہ قیمتیں بڑھنے سے ۸۵ فیصد آبادی کو فائدہ پہنچا ہے کیونکہ پاکستان کی ۸۵ فیصد آبادی دیہاتی آبادی ہے ان کو اس کا فائدہ پہنچا ہے اور اسی طرح کھاد اور بیج کی قیمتیں بھی بڑھ گئی ہیں ۔ جس کی وجہ سے اناج کی قیمت کو بڑھنا تھا ۔ اگر کاشت کار کو کم قیمت دی جائے تو کاشت کار کی حوصلہ افزائی نہیں ہوگی ۔ اور اس طرح وہ پس کر رہ جائیں گے ۔ اور اس کے علاوہ اس جنگ میں پاکستان کا بہت سا علاقہ ہندوستان کے قبضے میں چلا گیا تھا ۔ جس کی وجہ سے اس علاقے میں کوئی کاشت وغیرہ نہیں ہوسکی تھی ۔ یہ ایسے علاقے تھے جہاں کماد پیدا ہوتا تھا ۔ وہ بھی پیدا نہیں ہوا اور جو لوگ شکر کھاتے تھے انہوں نے چینی کھانا شروع کر دی ۔ ان وجوہات کی بنا پر چینی کی قیمت کا بڑھنا ایک لازمی امر تھا لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ گورنمنٹ عوام کو کنٹرول پر چینی فراہم کر رہی ہے اور جو لوگ چینی کی مہنگائی کا رونا روتے ہیں انہوں نے پہلے ہی غریب عوام کا خون چوس چوس کر اتنی دولت اکٹھی کر لی ہے کہ اگر چینی خریدنے پر انہیں زیادہ

پیسے خرچ کرنا پڑیں تو انہیں کوئی خرچ نہیں پڑتا ۔ غریب آدمی کو چینی سے کیا واسطہ وہ تو اپنے راشن کی چینی لے کر اسے مہنگے داموں بیچ کر آٹا خرید لیتا ہے کیونکہ اسے اپنی زندگی گذارنے کے لئے آٹے کی زیادہ ضرورت ہے چینی کے بغیر گذارہ ہو سکتا ہے لیکن آٹے کے بغیر گذارہ نہیں ہوسکتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں ہاؤس کو مطلع کر دینا چاہتا ہوں کہ آج کارروائی ساڑھے بارہ کی بجائے بارہ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہے گی تاکہ وزیر متعلقہ اس کا جواب دے سکیں ۔

مرزا فضل حق (جہلم ۔ ۵) ۔ جناب والا ۔ وزیر خوراک اور وزیر خزانہ نے جس طرح اپنے زور خطابت سے اس مسئلے کو الجھایا ہے اور اس ہاؤس میں متضاد اعداد و شمار پیش کرنے کی کوشش کر کے ان وزرا نے جس طرح مسئلے کا لفظی استحصال کیا ہے ۔ میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ ملمع سازی اور زبانی لفظی ہیرا پھیری سے صوبے کے کروڑوں عوام اور معزز ایوان کے ارکان کو صحیح پوزیشن بتانے میں ناکام رہے ہیں ۔ میں ان کی خدمت میں اپنی شیریں اور پنجابی زبان میں ایک مقولہ پیش کرتا ہوں ۔

پیٹ نہ پٹاں روٹیاں سبھے گلاں کھوٹیاں

میرے الٹے ہاتھ پر وزراء صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں اور معزز ممبران بھی تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے اپنے ملک میں رائج الوقت قیمتوں کا دوسرے ممالک کی قیمتوں سے تقابل فرمایا ہے اس اور تقابل سے ایک جواز پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ زور خطابت میں یہ بات بھول گئے کہ انہوں نے جتنے ممالک کی مثالیں پیش کی ہیں وہ تمام سوشلسٹ ممالک ہیں مثلاً روس میں قیمتیں بڑھی ہیں ۔ چین میں قیمتیں بڑھی ہیں یہ تمام سوشلسٹ ممالک ہیں اور سوشلزم کے دعویدار ہیں ۔ میں ان وزرا اور ممبر صاحبان کی خدمت میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کیا یہ بات تو نہیں کہ جہاں بھی شوشلزم آتا ہے وہاں قیمتیں بڑھ جاتی اور اسی وجہ سے کہ آپ اس ملک میں سوشلزم کا تجربہ کر رہے ہیں اس صوبے میں خاص طور پر قیمتیں بڑھ رہی ہیں ۔ کیا دنیا کے اور ممالک موجود نہیں ہیں جن کی مثال آپ نہ دے سکے ۔ آپ نے امریکہ اور برطانیہ کی مثالیں کیوں نہیں دیں ۔ اور دیگر ممالک اور بھی ہیں جن کی مثالیں دی جا سکتی

تھیں ۔ ان ممالک میں اشیائے خوردنی وافر مقدار میں ملتی ہیں اور وہاں مزدوروں کی اجرتیں جو ہیں ہمارے ملک سے اور سوشلسٹ ممالک سے بدرجہا زیادہ ہیں ۔

جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ چینی اور دیگر اجناس خوردنی کی کم یابی ہی تھی جس نے ایوب خان کی کشتی کو ڈولا دیا تھا ۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ عوام کے جذبات اور احساسات میں تلخی کارفرما ہو چکی ہے ۔ ان کے لب و لہجہ میں وہ پرواز پیدا ہو چکی ہے اور میرے خیال میں اس کی بنیادی وجہ اجناس خوردنی کی کمیابی ہے ۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ آپ گذشتہ حکومتوں سے سبق حاصل کریں اور عوام کی بنیادی ضروریات یعنی اجناس خوردنی-چینی-گندم اور کپڑا وغیرہ کی طرف زیادہ توجہ کریں ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی بقا کے لئے جناب وزیر خوراک عبدالحفیظ کاردار صاحب پر بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اب تک تو عوام نے اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھا ہوا ہے لیکن اگر یہ چیزیں نہ ملیں اور یہ جذبات باہر نکل آئے تو جناب والا ۔ آپ ان کو کنٹرول نہیں کر سکیں گے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ (سیالکوٹ ۵) ۔ مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک مسئلہ خوراک کا تعلق ہے دونوں طرف سے اس پر کافی بحث ہوچکی ہے اور اس وقت سوائے repetition کے اور کچھ نہیں ہو رہا ۔ جیسے کہ قائد حزب اختلاف اور وزیر خوراک نے بتایا تھا اس پر کسی بھی مقرر نے دلائل نہیں دیئے ۔ آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ جس پنجاب کو پانچ دریاؤں کی سرزمین کہا جاتا تھا آج وہ صرف دریائے سندھ کے پانی پر انحصار کرتا ہے اور یہ ہماری حکومت کی وجہ سے نہیں بلکہ سابقہ حکومتوں کی وجہ سے ستلج ۔ راوی اور چناب دریاؤں کا پانی فروخت کردیا گیا اور اسکی بجائے Indus Basin Treaty کے نام سے ایک معاہدہ ہوا جس کے اوپر اسوقت بھی ہمارے قائد عوام نے اختلاف کیا تھا اور اس وجہ سے آج دریائے سندھ پنجاب کے تمام ضلعوں کو پانی مہیا کر رہا ہے ۔ منگلہ ڈیم کی وجہ سے اور اس کے بعد اس میں سے لنک تیار کر کے۔ کہاں منگلہ ڈیم اور بہاولپور ۔ یعنی بہاولپور کو پانی مہیا کرنے کے لئے ہم نے منگلہ ڈیم سے لنک بنائے۔ یہ پانی جہلم میں ڈالا ۔ پھر چناب میں ڈالا اور پھر راوی میں ڈالا اور اس کے بعد بہاولپور کو پانی مہیا کیا گیا ۔

جہاں تک زرعی اجناس کی پیداوار کا تعلق ہے یہ تین چیزوں پر انحصار رکھتی ہے - پانی - زرعی آلات اور اسکے بعد تقسیم غذائی اجناس - تو جہاں پانی کا تعلق ہے میں نے واضح کر دیا ہے کہ سارے پاکستان کے لئے صرف ایک دریائے سندھ کا پانی مہیا ہو رہا ہے اور جہاں تک ذرائع پیداوار کا تعلق ہے devaluation ہونے کے بعد انکی قیمتوں میں یقیناً اضافہ ہوا ہے لیکن قائد عوام نے اس پر سے پچھلے دنوں ڈیوٹی اٹھا دی ہے اور اب امید ہے کہ یہ قیمتیں اعتدال پرآ جائینگی - جہاں تک اس الزام کا تعلق ہے کہ کہ پیپلز پارٹی والے اپنے رشتہ داروں کو ڈپو دیکر تقسیم میں دھاندلی مچا رہے ہیں تو میں اسکا ایک واضح ثبوت مہیا کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے گزشتہ چھ (۶) ماہ سے کلاسوالا کے ایک چینی کے ڈپو کے متعلق جناب وزیر خوراک کے پاس حاضر ہو کر کتنی دفعہ عرض کیا اور سیکرٹری صاحب اور انفورسمنٹ سٹاف سے بھی کیا - انہوں نے کہا کہ واقعی وہاں دھاندلی ہو رہی ہے اور ۶/۵ ہزار کی بجائے ۱۳ ہزار کی چینی حاصل کی جا رہی ہے - ہماری حکومت کے اتنی جلدی جلدی اور تیزی سے ایکشن لینے کے باوجود ڈپو ہولڈر نے سول کورٹ سے stay order لے کر تمام کئے کرائے پر پانی پھیر دیا اور آج تک ہم اسکو وہاں سے معطل نہیں کر سکے اور اسکا ڈپو منسوخ نہیں کر سکے - البتہ یہ ضرور ہوا کہ ہماری اشک شوئی کے لیے یہ کہہ دیا گیا کہ آپ کا مطالبہ تھا کہ ۱۳۰۰۰ افراد کی بجائے اس کو (۶) ہزار کی چینی ملنی چاہئے تو یہ کر دیا گیا ہے اب آپ اور کیا چاہتے ہیں - تو ان حالات میں میں حزب اختلاف کی بات کو چیلنج کرتا ہوں - یہ معاملہ آج سے نہیں گذشتہ چھ (۶) ماہ سے چل رہا ہے لیکن ہم اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکے کیونکہ نہ ہم ڈپو منسوخ کر سکتے ہیں اور نہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اختیار میں ہے اور نہ ہی وزیر خوراک کے اختیار میں ہے کہ اس کو منسوخ کرے - اس لیے جب بھی اس کو نوٹس دیا جاتا ہے تو وہ جا کر وہاں سے stay order لے آتا ہے اور اس کا ڈپو بحال ہو جاتا ہے - یہ حالت ہے ہمارے ڈپو ہولڈرز کی - یہ میں نے ایک مثال دی ہے - اس کی کئی اور مثالیں بھی موجود ہیں - جہاں ہماری پارٹی سے تعلق رکھنے والے ڈپو ہولڈروں کے ڈپو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک انکوائری پر فوری طور پر منسوخ کر سکتا ہے - لیکن پرانے نظام کے تحت چینی کے پرانے ڈپو ہولڈرز آج تک دندنا رہے ہیں اور بلیک اور hoarding کر رہے ہیں -

جہاں تک گیہوں کی قیمت کا تعلق ہے میں عرض کروں گا کہ حزب اختلاف

کے ہر ممبر نے اس امر کا مطالبہ کیا ہے کہ گیہوں کی قیمت ۲۵/۳۰ روپے تک بڑھا دی جائے۔ یہ کوئی نہیں کہتا کہ devaluation ہونے کے بعد قیمتیں خود بخود اپنی سطح پر آتی ہیں اگر آج نہیں تو آئندہ ایک دو سال کے بعد آ جائیں گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی اور اس کے ساتھ ساتھ اگر قیمتوں کو کم از کم رکھنا ہے اور حکومت نے subsidies دینی ہیں تو کس حد تک دے گی اور کب تک اس کو برداشت کر سکے گی۔ اس کے علاوہ اگر کپاس کی قیمت بڑھتی ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ اس سے زمیندار فائدہ اٹھاتا ہے حالانکہ اس میں سے third man فائدہ اٹھاتا ہے اور middle man زیادہ کما رہے ہیں۔ آج گندم ۱۶/۱۷ روپے من خرید کر منڈی میں ۲۵/۳۰ روپے پر بیچی جا رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مڈل مین نے اس کی hoarding کر رکھی ہے۔ وہ اپنی من مانی قیمت وصول کر رہے ہیں جس کا پارٹی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ وزیر خوراک۔ کیا آپ تقریر کریں گے۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ خود حکومتی پارٹی کے ارکان وزیر خوراک کی تقریر سننا پسند نہیں کرتے۔ اور اس ہاؤس کا کورم بھی پورا نہیں ہے میں چیلنج کرتا ہوں۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے محترم قائد حزب اختلاف سے یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ کیا حزب مخالف نے واک آؤٹ کیا ہوا ہے ان کی جانب سوائے دو تین دوستوں کے اور کوئی تشریف نہیں رکھتا؟

ملک غلام نبی۔ یہ بیچارے خوراک کے غم میں مر گئے ہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے اپنے فاضل دوست جناب حنیف رامے صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزراء کرام نے اس اجلاس کا بائیکاٹ کر رکھا ہے کہ بارہ (۱۲) وزرا کی فوج ظفر موج میں سے صرف دو تین ہی بیٹھے ہوئے ہیں؟

مسٹر سپیکر۔ ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔۔۔۔ گھنٹیاں بجائی جائیں۔ گھنٹیاں بجائی گئیں۔۔۔۔ ہاؤس کورم میں ہے۔ وزیر خوراک۔

وزیر خوراک (مسٹر عبدالفیظ کاردار)۔ جناب والا۔ سب سے پہلے تو

مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ اتنی دیر جو کورم کو پورا کرنے کے لیے لگائی گئی ہے اور اس کے متعلق ممبران اور خاص طور پر معزز اراکین حزب اختلاف جن کی تحریک التوا پر خاص دن مقرر کیا گیا تھا، کا جو رد عمل ہے، اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ food کا کوئی crisis نہیں۔ اور میں نے پہلے بھی یہی عرض کیا تھا کہ جہاں تک اس ساری بحث کا تعلق ہے۔ اس میں سوائے چند تجاویز کے، جو پہلے ہی ہمارے پاس زیر غور ہیں، باقی تمام تنقید برائے تنقید تھی اور میں اس کی طرف پہلے اشارہ کرتا ہوں۔ حزب اختلاف کی طرف سے جو contradictions آئی ہیں میں ان کو بیان کیے دیتا ہوں۔

ایک طرف تو وہ فرماتے ہیں کہ گندم کی قیمت کو بڑھا دیا جائے اور دوسری طرف ان کا اشارہ ہے کہ آٹے کی قیمت کو کم کیا جائے۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے۔ وزیر خزانہ نے اگرچہ اس کی طرف اشارہ کیا ہے، مگر انہوں نے دوسری بات کی طرف اشارہ نہیں کیا — ہاں، اس کو کم کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ ہم اتنے ہی ٹیکس بڑھا دیں جتنی کہ subsidy بڑھاتے ہیں۔ اگر ٹیکس بڑھیں گے تو حزب اختلاف شور مچائے گی، اس لئے گورنمنٹ نے جو توازن اور بیلنس لیا ہے وہ یہی ہے کہ کسان کی مدد کی جائے اور مزدور کی مدد کی جائے تاکہ اس کو غذائی اجناس کی مناسب قیمتیں مل سکیں اور جیسا کہ صدر مملکت نے کہا تھا اور خاص ان چیزوں کی طرف اشارہ کرکے کہا تھا جس سے اس ملک میں اصلاحات آئی ہے—جب سے پیپلز پارٹی حکومت میں آئی ہے۔ اس وقت سے آج تک real wages ۴۰ فی صد بڑھی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر کہیں چینی میں اور دوسری اشیامیں تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے تو اس کو اس میں absorb کر لیا گیا ہے۔

دوسری contradiction جو حزب اختلاف میں ہے وہ یہ ہے کہ گنے کی قیمت کو اور بڑھا دیا جائے اور اس کے متعلق اخبارات میں بیانات بھی آچکے ہیں — میرے محترم دوست امان اللہ لک صاحب تشریف لے گئے ہیں، مگر مجھے معلوم ہے کہ انہوں نے گجرات میں اس کے متعلق خاصے جلسے بھی کئے تھے — مگر دوسری طرف، ایک ہی سانس میں، اسی لمحے میں، کہتے ہیں کہ چینی کی قیمت ۱/۶۰ روپے سے بڑھا کر ۲/۵۰ روپے سیر کیوں کردی گئی ہے؟ اس میں تضاد ہے، صرف اس لئے کہ اگر ہم realism کے ساتھ دیکھیں۔ prices کا جو trend ہے، اس کو نہیں دیکھتے، ایک بیلنس جو

اپنی پالیسی میں create کیا ہے ، اس کو صرف تنقید کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔ بجائے اس کے حکومت کے ساتھ تعاون کیا جائے اور میں معزز ایوان کے معزز اراکین سے التماس کروں گا کہ ان باتوں میں جن کا تعلق قومی مسئلے سے ہو ، حکومت سے تعاون کریں ۔ خوراک کا مسئلہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے ۔ یہ ضروری بات ہے کہ ہم سیاسی پارٹی کی حیثیت سے پہلے جواب دیں گے ، مگر اس کے ساتھ ساتھ ہماری تو اس معزز ہاؤس کے ان ممبران سے جو فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کے رکن رہے ہیں یہی استدعا رہی ہے کہ ہمارے ساتھ تعاون کریں تاکہ قیمتوں کو بڑھنے نہ دیا جائے ۔

تیسری contradiction یہ ہے ۔ چینی کے ساتھ ساتھ . .....

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جہاں تک وزیر خوراک کی اس بات کا تعلق ہے ، میں اپوزیشن بنچوں کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ خوراک کا مسئلہ سیاسی مسئلہ نہیں ہے اور اس معاملے میں ہم ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کریں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر خوراک ۔ اس پیش کش کے لیے میں شکر گزار ہوں جناب ۔

اب میں حزب اختلاف کی تیسری contradiction کی طرف آتا ہوں ۔ وہ کہتے ہیں کہ چینی کا کوٹہ بڑھا دو جو بہت کم ہے ۔ ہاں ، بڑھائیں گے لیکن پہلے اس ملک میں پیداوار بڑھنی چاہیے اور پیداوار بڑھانے کی باتیں میں نے پہلے بیان کی تھیں ۔ گنے کی قیمت بڑھ گئی ہے ۔ مل مالکان کو کہا گیا ہے وہ اپنے purchasing centre قائم کریں اور ٹرانسپورٹ کا مناسب بندوبست کریں ۔ مگر جب تک ہمارے پاس پیداوار زیادہ نہیں ہوتی ہم کوٹہ خاص طور پر دیہی علاقوں میں ، نہیں بڑھا سکتے ۔ دیہی باشندے اپنے گڑ کی پیداوار کرتے ہیں ۔ اور پھر اس consumption کا pattern ہے ، جو شہروں میں ، چھوٹے شہروں میں اور دیہاتوں میں مختلف ہے ۔ ان چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے شہروں میں ۱۲ چھٹانک ، چھوٹے شہروں میں ۶ چھٹانک اور دیہی علاقوں میں ۲ چھٹانک کا کوٹہ مقرر کیا ہے ۔ وہ فی الحال بڑھایا نہیں جا سکتا ۔ ہم کوشش کریں گے کہ پیداوار بڑھ جائے اور ہم اس وقت کوٹہ بڑھادیں گے ، کیونکہ ، جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے ، مجھے

معلوم ہے کہ اس ایوان میں ــ نہ صرف اس ایوان میں ، بلکہ ملک کا کوئی بھی باشندہ ــ یہ نہیں کہے گا کہ ہم اپنا قیمتی زرمبادلہ خرچ کرکے چینی درآمد کریں ، کیونکہ چینی کی درآمد پر سو کروڑ روپیہ خرچ ہوگا اور میں آپ کی اطلاع کے لئے آج آپ سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صرف پنجاب ہی ہے جس نے اپنے گورنر کی رہنمائی میں مرکزی حکومت سے کہا ہے کہ ہم قربانی کریں گے ، ہم چینی کم کھائیں گے ، مگر زرمبادلہ خرچ نہیں کریں گے ، جس کی وجہ سے مرکزی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

اب مجھے امید ہے کہ آپ اس پالیسی سے بھی متفق ہوں گے ۔ ہم چینی کی پیداوار سے زیادہ اس کی تقسیم نہیں کر سکتے ، البتہ کوشش کریں گے کہ پروڈکشن بڑھ جائے اور ہم اس مقدار کو بڑھا سکیں اور خاص طور پر دیہی علاقوں میں ۔

پانچویں بات ۔ یہ عجیب بات ہے کہ بار بار اس چیز کا ذکر ہوا ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے ایم ۔ این ۔ اے اور ایم ۔ پی ۔ اے حضرات کی سفارش پر ڈپو دیئے جاتے ہیں ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر معزز اراکین ، خواہ نیشنل اسمبلی کے ممبران ہوں ، یا پرونشل اسمبلی کے ممبران ہوں ، اس صوبے یا ملک کا قانون تو بنا سکتے ہیں مگر راشن ڈپوؤں کی سفارش نہیں کر سکتے یہ عجیب بات ہے ۔ یہ تضاد ہے ، کیونکہ پہلی چیز تو ہم نے یہ دیکھنی ہے کہ راشن ڈپوؤں پر بلیک نہ ہو ، راشن ڈپو وقت پر کھلیں ، وہ چینی اور آٹا مناسب وقت پر اور سہولت کے وقت پر عوام کو مہیا کر سکیں اور جو شکایتیں ان لوگوں کے خلاف تھیں جن کے پاس راشن ڈپو پہلے تھے ، ان کو اسی طرح بدلا جا سکتا تھا کہ ہم اس میں نئے چہرے ، نئے لوگ لائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کے پانچ منٹ رہ گئے ہیں ۔

وزیر خوراک ۔ مجھے دس منٹ دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا ہاؤس اس سے اتفاق کرتا ہے ۔

(ہاؤس نے اس بات سے اتفاق کیا)

وزیر خوراک ۔ جن کی تصدیق معزز اراکین کرسکیں ۔ اگر تصدیق سے ہم لوگ لیتے ہیں تو مناسب تقسیم کار ہوتا ہے ، بلیک مارکیٹنگ کا اندیشہ کم ہوتا ہے ۔ یہ سیاسی مسئلہ نہ تھا اور میں آپ حضرات سے جو میرے دوست ہیں ،

اور حزب اختلاف سے بھی عرض کرتا ہوں کہ ان کی تصدیق کے ساتھ ،وہ جہاں بھی کہیں گے کہ راشن ڈپو کی ضرورت ہے ، وہاں ہم مقرر کرنے کے لیے تیار ہیں اور اسی لیے میں نے بار بار یہ ذکر کیا کہ پہلی دفعہ دیہاتی علاقوں میں راشن ڈپو کھولے گئے ہیں اور ان کی تعداد خاصی حد تک اس مقصد کے لئے کہ چینی کی تقسیم مناسب ہو ۔ جو بھی دو چھٹانک یا چار چھٹانک کا کوٹہ ہے ۔ وہ وہاں پہنچایا جائے جو اس کے مستحق ہیں ۔

چھٹی contradiction جو ہے یہ ہے کہ سمگلنگ روکی جائے ۔ سمگلنگ بند کر دی جائے مگر چاول کی چکیوں کو چلنے دیا جائے ۔ چاول کی چکیوں کو بند اس لئے کیا جاتا ہے کہ حکومت چاہتی ہے کہ دو لاکھ ٹن باسمتی جو ہم نے ایکسپورٹ کرنی ہے اور جس کے ذریعے ہم نے زرمبادلہ کمانا ہے اور جس کی ceiling میں نے آپ کو بتا دیں تھیں ۔ کہ Revised Economic Survey میں اس کی رقم ۶۸ ملین ڈالر سٹر حکومت نے مقرر کیا ہے ۔ اگر وہ ہم چاہتے ہیں اور اگر وہ ہمیں چاہیے تو ہمیں کچھ نہ کچھ قربانی کرنا پڑے گی اور اس کے ساتھ ساتھ اگر ہم چکیوں کو کھول دیں تو پھر ہمیں یہ بھی پتہ نہیں چلے گا کہ باسمتی کی پیداوار کتنی ہے ۔ کہاں سے آئی اور کہاں گئی ۔ البتہ جیسا کہ اس ایوان کو معلوم ہے کہ ہم نے باسمتی کی قیمت ۳۵ روپے سے ۴۶ روپے کر دی ہے اور جیسے کہ ایک تجویز میں آیا ہے حزب اختلاف کے قائد نے کہا ہے کہ اس کو اور بہتر ہونا چاہیے ۔ یہ حکومت اس پر غور کرے گی ۔

اس کے ساتھ کچھ تجاویز تھیں جو کہ زراعت کے محکمہ سے متعلق ہیں کہ کھاد کا بہتر نظام ہو ۔ ڈیزل آئل کا انتظام ہو اور اس میں ملاوٹ نہ ہو ۔ اس کے علاوہ بیج مہیا کیا جائے ۔ insecticides کا استعمال کیا جائے ان سے محکمہ زراعت کا تعلق ہے اور میں شکر گذار ہوں حنیف رامے وزیر خزانہ صاحب کا کہ انہوں نے ان معلات پر روشنی ڈالی ہے کہ حکومت کے کیا کیا منصوبے ہیں ۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ نے اس جواب کو تسلی بخش سمجھا ہوگا ۔

اس میں چوہدری امان اللہ لک صاحب ایک چیز کہہ گئے تھے جس کا جواب دینا میں ضروری سمجھتا ہوں ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ دیکھئے وہی لوگ وہی چہرے نظر آ رہے ہیں ۔ جن کا نام لیا تھا وہ پرانے ایگریکچلر کے ایکسپرٹ رہ چکے ہیں ۔ اور پالیسی مین بھی تھے ۔ میں اس سلسلہ میں صرف اتنی بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مشینیں بھی وہی ہیں جو ہم نے قومی تحویل میں لی

ہیں ۔ اسی طرح اگر ہم نے کسی شخص کو حکومت میں لیا ہے تو وہ ہماری پالیسی پر چلے گا ۔ اپنی پالیسی نہیں چلائے گا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

مخدوم زادہ حسن محمود صاحب نے بھی ایک تجویز کی تھی کہ محکمہ خوراک ۔ آبپاشی ۔ زراعت ۔ پاور وغیرہ کے جو بھی ڈیپارٹمنٹ ہیں ان میں ایک co-ordination ہونی چاہیے تاکہ ایک سطح پر ایک pattern بنایا جا سکے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میری بھی یہی تجویز تھی ۔

وزیر خوراک ۔ ہاں آپ کی بھی تھی ۔ سید تابش الوری صاحب نے بھی شاید یہی کہا تھا ۔ مگر یہ جو تجاویز کی گئی ہیں ان کے سلسلے میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے ہی حکومت کی ''ایگریکلچرل پالیسی کمیٹی'' ہے جس کے گورنر چیئرمین ہیں ۔ ایڈیشنل چیف سیکرٹری پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ اس میں ہیں اور دوسرے سیکرٹری صاحبان جو فوڈ ڈیپارٹمنٹ ۔ ایگریکلچر ۔ اریگیشن اور پاور سے متعلق ہیں اس کے آدھے ممبران ہیں اور وقتاً فوقتاً ان کی میٹنگیں ہوتی رہتی ہیں اور یہ منصوبے بنا کر ان کو final shape دیتے ہیں تاکہ مرکزی حکومت سے پوری طرح اس میں افہام و تفہیم ہو جائے ۔

میں آخر میں پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ مناسب قیمتوں پر ہر اس جگہ پر جہاں خسارہ ہے آٹا پہنچایا جائے ۔ اسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ دیہاتی علاقوں میں آٹا نہیں جاتا اس کو انگریزی میں کہتے ہیں ۔ carrying coal to New Castles ۔ یہی تو growing areas ہیں ان میں اگر ہم آٹا لے جائیں تو پھر آٹے کی فصل جو ہے ہمیں دوگنا کرنا پڑے گی تاکہ ہم ان کی ضروریات کو پورا کر سکیں ۔ البتہ جہاں تک خسارے کا علاقہ ہے پنجاب کا علاقہ ۱۵ فیصدی بارانی علاقہ کہلاتا ہے ۔ مگر وہاں خسارہ ہے ۔ اس میں کیمل پور ۔ گجرات کے کچھ علاقے ہیں راولپنڈی کے علاقے ہیں وہاں حکومت آٹا تقسیم کر رہی ہے ۔ جہاں بھی ہمیں اطلاع ملتی ہے کہ کہیں خسارہ ہے یا قیمتیں بڑھ رہی ہیں ہم ان پر کنٹرول کرنے کے لیے تقسیم کار کو بہتر کرتے ہیں ۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلے مہینے میں ہم نے سات لاکھ بوری تقسیم کی ۔ اس مہینے میں ہم نے ساڑھے آٹھ لاکھ بوری اور اگلے مہینے دس لاکھ بوری آٹا ہم تقسیم

کریں گے - جس سے یہ فائدہ ہوگا کہ قیمتیں برقرار رہیں گی - میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے چار مہینے سے قیمتیں برقرار رکھی گئی ہیں اور آئندہ بھی ہمیں امید ہے کہ ہم قیمتوں کو اعتدال پر رکھ سکیں گے کیونکہ ہمارے پاس وافر سٹاک موجود ہیں اور مزید آ رہے ہیں -

ان چند الفاظ کے ساتھ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ خوراک کی حالات اطمینان بخش ہے اور حکومت ہر ممکن کوشش کر رہی ہے کہ پالیسی کو بھی بہتر بنایا جائے - شکریہ -

مسٹر سپیکر - اب ایوان کی کارروائی ۲۹ جنوری ۱۹۷۳ء ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے -

(اسمبلی کا اجلاس ۲۹ جنوری ۱۹۷۳ء بروز سوموار ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہو گیا) -

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

پیر وار - ۲۹ جنوری ۱۹۷۳ء

(دوشنبہ - ۲۳ ذوالحج ۱۳۹۲ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ○ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ○ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ○

پ ۶ — س ۴ — ع ۱ — آیات ۱۴۸ تا ۱۵۱

اللہ اس بات کو بالکل پسند نہیں کرتا کہ کوئی شخص کسی کو اعلانیہ برا بھلا کہے مگر جو مظلوم ہو اور اللہ سب کچھ سن رہا ہوتا ہے اور جانتا ہے۔ اگر تم لوگ کھلم کھلا بھلائی کرو گے یا پوشیدہ طور پر یا برائی سے درگزر کرو گے تو بلاشبہ اللہ معاف کرنے والا اور پوری طرح قدرت رکھنے والا ہے۔

جو لوگ اللہ کا اور اس کے پیغمبروں کا انکار کرنے والے ہیں اور اللہ اور اس کے پیغمبروں میں فرق کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ ہم بعض کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے اور وہ کفر و ایمان کے درمیان ایک راہ نکالنی چاہتے ہیں۔ یہی درحقیقت کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے اہانت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

Mr. Speaker : The Question Hour.

Khan Amir Abdullah Khan Rokhari : Point of Order. The House is not in quorum.

Mr. Speaker : Let there be a count.....count was taken.....

The House is not in quorum. Let the bells be rung.

(Bells were rung)

مسٹر سپیکر ۔ کورم پورا نہیں ہے اور اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(اس مرحلہ پر اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہو گیا . . . وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

متروکہ جائیداد پر عائد شدہ ہاؤس ٹیکس کے بقایا جات کے طور پر محکمہ بحالیات کی طرف سے میونسپل کمیٹی بھیرہ ضلع سرگودھا کو قابل ادا رقم

*۱۵۹ ۔ **مسٹر احسان الحق پراچہ** ۔ کیا وزیر بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ متروکہ جائیدادوں کے ہاؤس ٹیکس کے بقایا جات کی کتنی رقم محکمہ بحالیات کے ذمہ میونسپل کمیٹی بھیرہ ضلع سرگودھا کو واجب الادا ہے اور کیا حکومت مذکورہ میونسپل کمیٹی کو یہ رقم ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ارادہ نہیں رکھتی تو اس کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات ۔ (ملک مختار احمد اعوان) : مورخہ ۷ نومبر ۱۹۷۱ء کو بلدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا نے مبلغ ۷۸'۱۶۴'۸۲ روپے بقایا جات برائے ہاؤس ٹیکس کا نوٹس بابت ۷۰۱۷ جائیداد متروکہ از ۱۹۴۶ء تا ۱۹۷۱ء محکمہ بحالیات کو دیا تھا محکمہ ھذا (بلدیہ) کا مطالبہ درست نہیں کیونکہ وہ عرصہ جس کے لئے ٹیکس تشخیص کیا گیا تھا اور وہ عرصہ جس دوران جائیداد

محکمہ بحالیات کی تحویل میں تھی - آپس میں مطابقت نہیں رکھتے تھے - چنانچہ اس فرق کی درستگی کے لئے بلدیہ کے ایک نمائندہ کے تعاون سے حسابات درست کئے جا رہے ہیں - صحیح واجب الادا رقم بعد از ضروری کارروائی اور حسب واجب ضابطہ ادائیگی قوانین ٹیکس مجریہ ۱۹۷۰ء حکومت پاکستان کو دی جائے گی -

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ - لاہور اور اس طرح دو اور میونسپل کمیٹیوں کو بہت سی رقوم برائے ہاؤس ٹیکس محکمہ بحالیات کی طرف سے واجب الادا ہیں - کیا حکومت ہاؤس ٹیکس کی رقوم ان میونسپل کمیٹیوں کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر رکھتی ہے تو کب تک رکھتی ہے ؟

وزیر آباد کاری و بحالیات - پچھلے دنوں اس سلسلہ میں ایک میٹنگ ہوئی تھی کہ سیکریٹری لوکل سیلف گورنمنٹ تمام میونسپل کمیٹیوں کے ناظموں کو directive بھیجیں اور اس سلسلہ میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر کے ساتھ بھی رابطہ قائم کیا گیا کہ بقایا جات کی ادائیگی کے لئے جو بھی مطابقت قائم کرنی ہے، اقدامات کرنے ہیں ان سے آگاہ کیا جائے - امید ہے کہ بقایا جات بہت جلد ادا کر دیئے جائیں گے -

میاں خان محمد - وہ عرصہ جو مطابقت کرنے میں لگتا ہے وہ کتنا بنتا ہے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات - جناب والا - اس کے لئے علیحدہ سوال دیا جائے -

میاں خان محمد - میں نے دریافت کیا ہے کہ مطابقت رکھنے کے لئے کتنا عرصہ درکار ہے ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات - غالباً ''مطابقت'' کے لفظ کو آپ سمجھ نہیں سکے - میں نے یہ عرض کیا تھا -

> کہ ۵ نومبر ۱۹۷۱ء کو بلدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا نے بقایا جات برائے ہاؤس ٹیکس کا نوٹس بابت ۲۰۱۷ جائیداد متروکہ از ۱۹۴۶ تا ۱۹۷۱ محکمہ بحالیات کو دیا تھا محکمہ ھذا (بلدیہ) کا مطالبہ درست نہیں کیونکہ وہ عرصہ جس کے لئے ٹیکس تشخیص کیا گیا تھا اور وہ عرصہ جس دوران جائداد محکمہ

بحالیات کی تحویل میں تھی آپس میں مطابقت نہیں رکھتے تھے - چنانچہ اس فرق کی درستگی کے لئے بلدیہ کے ایکہ محکمہ کے تعاون سے حسابات درست کئے جا رہے ہیں - جمیع واجب الادا رقم بعد از ضروری کاروائی اور حسب ضابطہ ادائیگی قوانین ٹیکس مجریہ ۱۹۷۰ء حکومت پاکستان کو دی جائیگی - اس سلسلہ میں ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر اور ناظم میونسپل کمیٹی بھیرہ کو احکامات بھی دئے گئے کہ وہ اس فرق کو درست کریں اور پھر بتایا جائے محکمہ اس کرے -

مسٹر احسان الحق پراچہ - اس حساب کو درست کرنے کے لئے کتنا عرصہ درکار ہے یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا ؟

وزیر آبادکاری و بحالیات - انشاء اللہ بہت جلد ہو جائے گا -

مسٹر سپیکر - سوال نمبر ۱۰۱۷ . . . (پوچھا نہیں گیا) - سردار محمد عاشق سوال نمبر ۱۳۹۲ . . . (پوچھا نہیں گیا)

نیلام عملہ پلاٹ نمبر ۴۹ خسرہ نمبر ۹۶-۱۳۶۵ آئٹم نمبر ۱۳۶ راج گڑھ سانده روڈ لاہور کے بی - ٹی - ڈی - کا اجراء

*۱۷۰۹ - ملک ثناء اللہ خان - کیا وزیر آبادکاری و بحالیات از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ پلاٹ نمبر ۴۹ خسرہ نمبر ۹۶-۱۳۶۵ آئٹم نمبر ۱۳۶ رقبہ ۹ مرلہ ۷۵ فٹ واقع موضع راجگڑھ سانده روڈ لاہور مورخہ ۹-۹-۶۰ء کو نیلام کیا گیا تھا -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ بالا پلاٹ سید حسن علی شاہ ولد رحیم اللہ شاہ اور غلام حیدر نے نیلامی میں خریدا تھا اور

اس کی کل قیمت بذریعہ کلیم مورخہ [illegible] کو محکمہ آبادکاری کو ادا کر دی تھی ۔

(ج) اگر جزو ہائے (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا مذکورہ پلاٹ کا پی ۔ ٹی ۔ ڈی جاری کر دیا گیا ہے اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور یہ کب تک جاری کر دیا جائے گا ؟

وزیر مالیات ۔ (ملک مختار احمد اعوان) :۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) بروئے حکم جناب ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر (لینڈ) مورخہ ۲۴-۳-۶۵ء خسرہ نمبر ۶۶—۱۳۶۵ بحیثیت زرعی اراضی مہاجرین دعویداران کو الاٹ کر دی گئی ۔ اور نیلام کالعدم قرار دے دیا گیا ۔ لہذا پی ۔ ٹی ۔ ڈی بحق سید حسن علی شاہ جاری نہیں کیا جا سکتا ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس کی کیا وجہ ہے جبکہ ایک پلاٹ مہاجر کو الاٹ کیا گیا اور بعد ازاں اس کی الاٹمنٹ کو منسوخ کر دیا گیا ؟

وزیر مالیات ۔ جناب والا ۔ الاٹمنٹ جوڈیشنل آرڈر سے منسوخ ہوئی ہے ۔ اس سلسلے میں کوئی ایگزیکٹو آرڈر پاس نہیں کیا گیا ۔ مہاجر موصوف کو اختیار تھا کہ وہ اس آرڈر کو چیلنج کرنے کے لئے اپیل میں چلے جاتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا ۔

مسٹر کنور محمد یاسین خان ۔ جس طریق سے زمین کے پلاٹ لوگوں کو دیئے جاتے ہیں دیکھا گیا ہے کہ وہ مقدمے بازی کا شکار ہو جاتے ہیں خصوصاً اس وقت جبکہ پلاٹ شہری لوگوں کو دئے جاتے ہیں ۔

وزیر مالیات ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نشان زدہ سوالات کی فہرست ختم ہو گئی ہے ۔ اب اگلی آئٹم لی جاتی ہے ۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع کچہری لاہور میں وکلاء کے ذاتی دفاتر قائم کرنے کا مسئلہ

۱۹ ۔ ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر قانون از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا حکومت اس امر سے آگاہ ہے کہ ضلع کچہری لاہور میں وکلاء کو اپنے ذاتی دفاتر قائم کرنے کا مسئلہ درپیش ہے ۔

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بنایا ہے ۔ اگر بنایا ہے تو اس کی تفصیل کیا ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع کچہری لاہور کے احاطہ میں وکلاء نے اپنی تیار کردہ جھونپڑیوں میں دفاتر بنائے ہوئے ہیں ۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلعی انتظامیہ نے مذکورہ جھونپڑیوں کو اٹھانے کے لئے متعلقہ وکلاء کو نوٹس جاری کئے ہوئے ہیں ۔

(ہ) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع کچہری لاہور کے وکلاء کی طرف سے وزیر موصوف کو کچھ عرصہ پیشتر ایک میمورنڈم پیش کیا گیا جس میں یہ درخواست کی گئی تھی ۔ کہ انہیں ضلع کچہری میں ان کی تیار کردہ جھونپڑیوں سے بے دخل نہ کیا جائے ؟

وزیر قانون ۔ (ملک مختار احمد اعوان) ۔ (الف) درست ہے وکلاء صاحبان نے ضلع کچہری میں مختلف جگہوں پر بھوس کے چھپڑ بنا رکھے ہیں جو بعض جگہ عدالتوں کے بہت نزدیک ہیں اور بدنما معلوم ہوتے ہیں ۔

(ب) اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن اور وکلاء صاحبان کے مشورہ سے ایک سکیم تیار کی جا رہی ہے جس کی تکمیل پر اینٹوں کے پکے شیڈ تعمیر کئے جاویں گے ۔

(ج) درست ہے ۔

(د) درست ہے ایسے چھپڑ جو راستہ میں رکاوٹ اور عدالتوں کے بہت نزدیک ہیں بار ایسوسی ایشن سے مشورہ کے بعد اٹھائے جانے کے نوٹس جاری کئے ہوئے ہیں ۔

(ہ) وکلاء صاحبان نے زبانی طور پر اس مسئلہ کے حل کرنے کی استدعا کی تھی ۔ جس کے بعد سکیم کی تیاری ہو رہی ہے ۔

موجودہ قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کے لئے سیل

۱۹ ۔ **ملک محمد علی خان** ۔ کیا وزیر قانون و پارلیمانی امور از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبائی حکومت کی وزارت قانون ایک نیا ''سیل'' قائم کر رہی ہے جو موجودہ قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کا جائزہ لے گا ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (ملک مختار احمد اعوان) ۔ فی الحال کوئی ایسا ''سیل'' قائم نہیں کیا گیا اور نہ ہی ایسی تجویز زیر غور ہے ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر محمد انور علی بٹ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست محمد انور علی بٹ صاحب ممبر

صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بوجہ بیماری ہوم آفیسرز کی میٹنگ مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۷۲ء میں شرکت نہیں کر سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر شوکت محمود

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست شوکت محمود صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

" I could not attend the meeting of Standing Committee on Dowry Bill held on 31-8-1972 due to illness. Leave may kindly be granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مہر دوست محمد لالی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مہر دوست محمد لالی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں ہاؤس کمیٹی کی میٹنگ منعقدہ ۴ ، ۵ اور ۱۳ ستمبر ۱۹۷۲ء میں بوجہ بیماری شرکت نہیں کر سکا ۔ مہربانی فرما کر رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مہر دوست محمد لالی۔

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مہر دوست محمد لالی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں ہاؤس کمیٹی کی میٹنگ منعقدہ ۴ ، ۵ ، اور ۱۳ ستمبر ۱۹۷۲ء میں بوجہ بیماری شرکت نہیں کر سکا ۔ مہربانی فرما کر رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم بلقیس حبیب اللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست بیگم بلقیس حبیب اللہ صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بوجہ بیماری مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۲ کو انفارمیشن کمیٹی کی میٹنگ میں شریک نہ ہو سکی ۔ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم سیدہ عابدہ حسین

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست بیگم سیدہ عابدہ حسین صاحبہ ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

"Syeda Abida Hussain requests leave of absence from the House for having been unable to attend the Finance Committee meeting on October 2, 1972 and the Dowry Committee meeting on 27th September, 1972.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

بیگم آباد احمد خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست بیگم آباد احمد خان ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

میں بوجہ بیماری ڈاوری بل کی میٹنگ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۷۲ء میں شریک نہ ہو سکی ۔ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ بیماری نہیں بلکہ مجھے تو اس میٹنگ کا پتہ ہی نہیں چلا تھا ۔

سیکرٹری اسمبلی ۔ درخواست ایسی ہی آئی ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ میں بیمار نہیں تھی ان سے ذرا پوچھ لیا جائے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ انہوں نے کھڑے ہو کر کہہ دیا ہے ۔ کہ وہ بیمار نہیں تھیں اس کو ذرا دیکھ لیا جائے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ میں نے بیماری کی کوئی درخواست نہیں دی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کے جو بھی consequences ہوں گے وہ دیکھ لئے جائیں گے ۔

چوہدری جمیل حسن خان منج

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوہدری جمیل حسن خان منج صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

بیماری کے سبب میں Dowry Bill کی میٹنگ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۷۲ء میں شریک نہ ہو سکا ۔ مہربانی فرما کر رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری محمد سرور جوڑا

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوھدری محمد سرور جوڑا صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ھوئی ہے :

بوجہ بیماری مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۷۲ء کو فائننس کمیٹی کی میٹنگ میں شرکت نہ کر سکا ۔ مہربانی فرما کر رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم حمید الدین

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم حمید الدین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ھوئی ہے :

I could not attend meetings of Standing Committee on Local Government held on 19th September 1972 and 26th October 1972 due to illness. It is requested that leave may kindly be granted.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری نور احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوھدری نور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ھوئی ہے :

میں علالت کے باعث مجلس قائمہ برائے اطلاعات کی نشست منعقدہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں شریک نہ ھو سکا ۔ مہربانی فرما کر رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

میاں محمد افضل حیات

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں محمد افضل حیات صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

"I may kindly be granted leave for being absent from Assembly Session on 24th and 25th January, 1973 on account of sickness.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مخدوم محمد بخش

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مخدوم محمد بخش صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں کل مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۷۳ء
کے اجلاس میں بوجہ بیماری حاضر نہیں ہو سکا ۔
براہ مہربانی رخصت عطا فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ عزیز احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست شیخ عزیز احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

مجھے چونکہ صدر مملکت کے دورہ شکر گڑھ ضلع
سیالکوٹ کے سلسلہ میں وہاں جانا ہے ۔ اس لئے

مورخہ ۲۹-۱۹۷۳ء کے لئے ایک یوم کی ہاؤس
سے چھٹی منظور کرائی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

چوھدری کلیم اللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست چوھدری کلیم اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ درد گردہ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا ۔ اس لئے گزارش ہے کہ مجھے ۲۹ جنوری ۱۹۷۳ء سے ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء تین یوم کی رخصت دی جائے۔ مہربانی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

" As I am proceeding to Sarai Alamgir to inspect the construction of an education institution under construction under my donation work programme therefore, I will not be able to attend the proceedings on Monday & Tuesday i.e. 29 and 30 January, 1973.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں ۔ حاجی محمد سیف اللہ کی تحریک التوا نمبر ۲۰۷ ہے ۔ اسی مضمون کی تحریک التوا نمبر ۲۰۸ علامہ رحمت اللہ ارشد کی ہے ۔

پمفلٹ بعنوان " روئداد ستم " کی لاہور میں تقسیم

مسٹر سپیکر ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک پمفلٹ بعنوان "روئداد ستم" مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۷۳ء کو لاہور میں تقسیم کیا گیا ۔ جس سے عوام میں سخت اضطراب اور بے چینی پیدا ہو گئی ہے ۔

جہاں تک پمفلٹ کے تقسیم کرنے کا تعلق ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ چیز قانون کی حد میں ہے ۔ اس لئے اس پمفلٹ کی تقسیم اس تحریک التوا کی وجہ نہیں ہو سکی ۔ مگر جہاں تک اس پمفلٹ کی عبارت کا تعلق ہے ہو سکتا ہے کہ وہ قابل اعتراض ہو لیکن حکومت پنجاب کا اس سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے موقعہ دیں میں کچھ عرض کرتا ہوں تحریک التوا میں اس قانون کا ذکر نہیں جو مرکزی حکومت نے ملازمین کی جبری ریٹائرمنٹ کے متعلق جاری کیا ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جب آپ اس تحریک التوا پر فیصلہ دے چکے ہیں تو وہ مختصر بیان نہیں دے سکتے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ تو ایک چیز کی وضاحت کر رہے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں نے رول کے تحت ہاؤس کی توجہ دلائی ہے کہ وہ مختصر بیان نہیں دے سکتے ۔ وہ تو اس کو سامنے رکھ کر ایک مکمل تقریر کرنا چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ ایسا نہیں چاہتے ۔ آخر میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ معلوم نہیں کہ وزیر قانون صاحب میرے بولنے سے گھبراتے کیوں ہیں ۔

جناب والا ۔ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ اس پمفلٹ میں جو مواد دیا گیا ہے وہ اس بارے میں نہیں ہے کہ حکومت نے حکم غلط جاری کیا ہے یا صحیح جاری کیا ہے ۔ اس میں دیا گیا ہے کہ جبری ریٹائرڈ ملازمین کا فیصلہ نہ ہونے کی وجہ سے اتنے خاندانوں نے خود کشی کر لی ہے ۔ فلاں آدمی مر رہے ہیں ۔ فلاں بھوکے مر رہے ہیں ۔ وہ جتنے واقعات ہوئے ہیں ان کا تعلق پنجاب سے ہے ۔ اس لئے اس کے متعلق تشویش پیدا ہو رہی ہے ۔ جناب والا ۔ اس کا صفحہ ۱۱ دیکھئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے یہ سارا پڑھا ہے ۔ یہ مسئلہ مرکزی حکومت سے متعلق ہے ۔ اس میں پنجاب گورنمنٹ کچھ نہیں کر سکتی ۔ اس لئے میں اس کو خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ پنجاب سے اس لئے متعلق ہے کہ گورنر صاحب نے . . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ تابش الوری صاحب ۔ اس طرح نہیں ہوتا ۔ اگر کوئی پاکستان کا شہری کسی ایسے جرم میں پکڑا جاتا ہے یا کوئی ایسا کام کرتا ہے جو سنٹرل لسٹ میں آتا ہو یا سنٹر کے اختیار میں آتا ہو تو وہ پنجاب اسمبلی میں تحریک التوا نہیں ہو سکتی وہ مرکزی حکومت کی اسمبلی میں ہو سکتی ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ گورنر پنجاب نے بحیثیت مارشل لا ایڈ منسٹریٹر ان ملازمین کو نکالا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے پڑھا نہیں ہے اس میں سب کو اکٹھے دیا ہوا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ نہیں جناب یہ الگ ہوا تھا اور دوسرے دن آرڈر جاری ہوئے تھے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس پمفلٹ کو پڑھ لیں ۔ بہر حال کسی پمفلٹ کی تقسیم جو ہے جب تک وہ قانون کے دائرے میں ہے ۔ تحریک التوا کا باعث نہیں ہو سکتی ۔ اب ایک اور تحریک التوا چوہدری کلیم اللہ کی ہے ۔ چوہدری صاحب تو تشریف نہیں رکھتے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میری گزارش یہ ہے کہ اسے ملتوی کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اسی موضوع کی سید تابش الوری کی تحریک التوا ہے ۔ اس کو لے لیتے ہیں ۔

صوبے میں زرعی اراضی پر عائد شدہ ٹیکس کی شرح میں اضافہ

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں ۔ کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ امروز لاہور مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۷۳ء کے مطابق حکومت پنجاب آئندہ مالی سال سے صوبے میں زرعی اراضی پر ٹیکس بڑھانے کے امکانات کا سنجیدگی سے جائزہ لے رہی ہے ۔ معتبر ذرائع کے مطابق اس سلسلہ میں حکومت کو ایک تجویز پیش کی گئی تھی جسے اصولی طور پر منظور کر لیا گیا ہے ۔ تجویز میں مالیہ وغیرہ کی موجودہ شرحوں میں ۲۶ فیصد تک اضافہ کرنے اور اس سے وصول ہونے والی آمدن کاشتکاروں کو غلے کی پیداوار بڑھانے میں مزید سہولتیں فراہم

کرنے پر صرف کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ ٹیکس میں اضافے کا اطلاق نہری اور بارانی دونوں طرح کی اراضی پر ہوگا۔ مالیہ میں اضافہ کی اس خبر سے زرعی حلقوں اور کاشتکاروں میں شدید اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

اگر ٹیکس بڑھے گا تو ایوان کے سامنے یہ مسئلہ آجائے گا۔

Therefore, it cannot be a subject of adjournment motion.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں صرف تحریک التوا پر گزارش کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ مسئلہ قواعد و انضباط کار کے قاعدہ ۶۵ (و) کے تحت آتا ہے۔ اور جناب اس کو خلاف ضابطہ اس وقت قرار دے سکتے ہیں جب آپ کو یقین ہو کہ یہ مسئلہ عنقریب اس اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے گا۔

مسٹر سپیکر ۔ جب یہ مسئلہ پیدا ہوگا تو اس وقت پر اسمبلی میں پیش ہوگا۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ یہ اتنا بڑا مسئلہ ہے کہ اگر . . . . . .

مسٹر سپیکر ۔ یہ اس طرح نہیں ہو سکتا ۔ صحیح طریقہ کار یہ ہے کہ آپ ایک ریزولوشن یا کوئی اس قسم کا بل لے آئیں کہ مالیہ نہ بڑھے۔

Any matter that has come before the House cannot be a subject of adjournment motion. Otherwise, every action or proposal that the Government is contemplating to take or to bring some legislation before this House becomes a matter of adjournment motion. It cannot so happen.

Syed Tabish Alwari : Mr. Speaker, Sir, Rule 65 (d) of the Rules of Procedure Says—

> "The motion shall not anticipate a matter for consideration of which a date has been previously appointed. In determining whether a motion shall be disallowed on the ground of anticipation due regard shall be had to the probability of the matter anticipated being brought before the Assembly within a reasonable length of time",

جناب والا ۔ وزیر متعلقہ اس امر کی وضاحت فرمائیں، کہ آیا یہ مسئلہ ایوان میں پیش ہو رہا ہے یا نہیں ۔

Mr. Speaker : If that matter is of recent occurrence and of urgent public importance then it is covered by the provision that you are quoting.

Syed Tabish Alwari : If it is coming, it may be discussed in this House.

مسٹر سپیکر ۔ اب ایک تحریک التوا گنگا رام ہسپتال کے لیڈی ڈاکٹروں کے متعلق ہے ۔ میں آپ کو ایوان میں پڑھے دیتا ہوں ۔

فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی طالبہ پر دست درازی

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری نے یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ امروز مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۷۳ء کے مطابق گنگا رام ہسپتال لاہور کی ۵۰ ڈاکٹروں نے جن میں ۵۰ ہاؤس سرجن ہیں دھمکی دی ہے کہ اگر ہماری جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کا مناسب انتظام فوری طور پر نہ ہوا تو ہڑتال کر دیں گی ۔ انہوں نے بتایا کہ ایم بی بی ایس کی سال پنجم کی طالبہ پر ایک چوکیدار نے دست درازی کی ۔ اس کی چیخ و پکار پر ملزم پکڑا گیا ۔ مگر ضمانت پر رہائی کے بعد اسے ڈیوٹی پر تعینات کر دیا گیا ہے ۔ ڈاکٹروں اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی طالبات نے اس پر غم و غصہ کا اظہار کیا ہے ۔

Will the Minister concerned be in a position to make a statement about this ?

وزیر صحت ۔ جناب سپیکر ۔ جہاں تک میری اطلاع ہے اس طالبہ نے خود چوکیدار کو معافی دے دی ہے اور کہا ہے کہ یہ غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے ۔ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے اور اس بنا پر اسے دوبارہ بحال کیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ یہ مسئلہ لاء اینڈ آرڈر کے تحت آتا ہے ۔ اس لئے اگر یہ چیف منسٹر صاحب کی موجودگی میں discuss ہوتا تو بہتر تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس میں اعتراض آپ کے محکمہ سے متعلق ہے کہ ۔

A man has been bailed out and cannot be on duty in that very hospital. Why has he been again put on duty ?

وزیر صحت ۔ حضور والا ۔ bail کے متعلق تو میں نے اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا ۔ میں نے یہ گزارش کی ہے کہ اس طالبہ نے خود یہ کہا ہے کہ اس چوکیدار کا کوئی قصور نہیں ہے یہ غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے ۔ اس لئے دوبارہ اس کو بحال کر دیا گیا ہے اور یہ کیس consider ہوا ہے ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ کیس یہ ہے کہ اس کی عدالت میں ضمانت ہوئی ۔

Mr. Speaker : Let the Chief Minister come. He will be in a position to inform the House whether the man had been arrested and then bailed out. It will remain pending.

وزیر اعلیٰ اس وقت موجود نہیں ہیں روزنامہ مساوات کے بنڈل جلانے اور مشرق کے دفتر کو آگ لگانے کے متعلق جو تحاریک التوا ہیں اگر اس کے لئے ایوان مناسب سمجھے تو قائد ایوان کے آنے تک ان کو ملتوی کر دیا جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ چیف منسٹر صاحب کے آنے تک ملتوی فرما دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں چنوں کی عید گاہ میں پانی دینے کے متعلق تحریک ہے ۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کے متعلق کچھ فرمائیں گے ۔ یہ بھی ملتوی کی جاتی ہے ۔ اب ایک امان اللہ لک کی تحریک التوا پیش کی جاتی ہے ۔ جس میں وزیر خوراک نے یقین دہانی کرائی تھی ۔ کہ اس میں کسی پارٹی کے ایم پی اے سفارش نہیں کریں گے ۔ کیونکہ وہ عوام کے نمائندے ہیں ۔ اس میں discrimination نہیں کریں گے ۔

تحصیل پھالیہ میں منظور شدہ راشن ڈپوؤں کی منسوخی

مسٹر سپیکر ۔ چوھدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو

زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں چینی اور آٹے کی کمی کے پیش نظر نئے ڈپو منظور کرنے کا فیصلہ ہوا ہے اور ایک بورڈ کی تشکیل کر دی گئی اس طرح نئے ڈپو منظور کر دیئے گئے ۔ آج ہی مجھے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی کہ منظور شدہ ڈپوؤں کو منسوخ کر دیا گیا ہے اور کچھ کو منسوخ کیا جا رہا ہے ۔ اور صرف ایسے ڈپو منسوخ ہوئے ہیں جن کی پیپلز پارٹی کے چیئرمین تحصیل یا ایم پی اے صاحبان نے سفارش نہیں کی تھی اور جن ڈپوؤں کی منظوری کی سفارش پیپلز پارٹی کے ایم پی اے صاحبان نے کی تھی وہ قائم رہیں گے ۔ اس واقعہ سے تحصیل پھالیہ کے عوام میں ایک اضطراب اور پریشانی پیدا ہو چکی ہے اور عوام میں خوف و ہراس پیدا ہو چکا ہے اور میرے علاقہ میں سخت کشیدگی پیدا ہو چکی ہے ۔

کیا وزیر خوراک اس معاملہ میں کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۶۵ (د) کے تحت جو معاملہ زیر بحث اس ایوان میں لایا جا چکا ہو اور جس پر یقین دلایا جا چکا ہو کہ انصاف ہوگا خواہ وہ کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو اس کے ڈپو کا تحفظ کیا جائے گا اور وہ اس کا بنیادی حق ہے ۔ اس کے متعلق پہلے بھی بیان دیا جا چکا ہے ۔ اس لئے اس تحریک التوا کو منظور نہیں کیا جا سکتا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وزیر خوراک کی اس یقین دہانی کے بعد میں اس پر زور دینا مناسب نہیں سمجھتا لیکن میں پھر عرض کروں گا کہ اس معاملہ میں تحقیقات کریں ۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ پالیسی کی خلاف ورزی کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کو یقین دہانی قابل قبول ہے تو آپ اس کو واپس لے لیں ۔ آپ اس سلسلے میں ان کے چیمبر میں مل لیں اور تمام پوزیشن واضح کر دیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جب والا ۔ میں صرف ان کو واقعات بتانا چاہتا تھا جناب والا ۔ یہ میری درخواست تھی ۔ ویسے میں اسے واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک تحریک چوھدری امان اللہ لک کی ہے ۔

بلوچستان سے آنے والے ملازمین کی زبوں حالی

مسٹر سپیکر ۔ چوھدری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں ۔ کہ اھمیت عامہ رکھنے والے ایک اھم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ بلوچستان سے فارغ ھونے والے سینکڑوں ملازمین جن کو حکومت پنجاب نے ملازمتوں میں جگہ دینی تھی لیکن حکومت پنجاب ان ملازمین کو ملازمتیں دینے اور ان کو تنخواہ نہ دینے سے ہزاروں خاندان پریشانی میں مبتلا ھو چکے ہیں جس سے عوام میں سخت بے چینی اور خوف پیدا ھو چکا ہے مسئلہ اھمیت عامہ کا حامل ہے بحث ضروری ہے ۔

اس وقت وزیر اعلیٰ نہیں ہیں ۔ میں چاھتا ھوں کہ یہ بھی ان کی موجودگی میں زیر بحث آئے ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ ٹھیک ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ایسی سلسلے میں میری بھی ایک تحریک التوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جی ھاں ۔ پہلے نمبر آپ کا تھا ۔ پھر ان کا تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ دونوں اکٹھی کر لی جائیں تاکہ ان پر اکٹھی بحث ھو سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پیشتر اس کے کہ ھم اگلی آئٹم شروع کریں اور مسودات قانون پر بحث شروع ھو میں ایک بات ایوان کے نوٹس میں لاتا چاھتا ھوں ۔ اگرچہ انگریزی میں بلوں کا ترجمہ اردو میں ھوتا ہے لیکن چونکہ انگریزی version کو athentic اور basic سمجھا جاتا ہے ۔ اس لئے جو ممبر صاحبان ترامیم دیں وہ انگریزی میں دیں ۔ بعد میں اس کا اردو میں ترجمہ ھو جائے گا ممبر صاحبان کو میرے یا سیکریٹری صاحب کے پاس ان ترامیم کو دیکھ لیا کریں اگرچہ اردو میں ترامیم بھی دفتر میں بڑے احترام سے وصول کی جاتی ہیں اور بعد میں ان کا انگریزی میں ھوتا ہے ۔ لیکن پھر بھی

ممبر صاحبان دیکھ لیا کریں کیونکہ الفاظ آگے پیچھے ہو جاتے ہیں ۔ اس طرح سے اس پر ایک چیک ہو جائے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا دفتر والے اردو نہیں سمجھتے ؟ کیا اردو پر پابندی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں اردو پر پابندی کی بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں تو واضح کر رہا ہوں کہ آپ ان ترامیم کو دیکھ لیا کریں اور سیکرٹری صاحب بتا دیا کریں اس طرح اس کی زیادہ تصحیح ہو سکے گی ۔

میاں خورشید انور ۔ جو ترامیم دی جاتی ہیں ۔ کیا دفتر والے ان کو نہیں سمجھتے ؟ انگریزی میں ترجمہ کرنے کے بعد سمجھتے ہیں ؟ ۔

مسٹر سپیکر ۔ سمجھنے یا ناسمجھنے کی بات نہیں ہے ۔ ان ترامیم کو قانون کا حصہ بننا ہوتا ہے اور قانون انگریزی میں ہے ۔ اس لئے انگریزی **version** صحیح ہوتا ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا اردو میں قانون نہیں بن سکتا ؟

مسٹر سپیکر ۔ اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا آپ گورنمنٹ سے پوچھیں ۔

انتظامی اور عدلیہ کی آسامیوں پر وکلا کی براہ راست بھرتی

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ستمبر اکتوبر ۱۹۷۲ء کے پی سی ایس امتحان میں ۱۳۰ امیدواروں نے امتحان پاس کیا جس کا نتیجہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۳ کو شائع ہوا ۔ حال ہی میں حکومت نے مغربی پاکستان سول سروس ریکروٹمنٹ رولز تبدیل کر دئے ہیں جس سے دو سال تجربہ رکھنے والے وکلاء کو بھرتی کر کے انتظامی اور عدلیہ کی یہ آسامیاں براہ راست پر کی جا رہی ہیں اور پی سی ایس پاس شدہ امیدواروں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ اس واقعہ سے پنجاب کے عوام میں بے چینی پیدا ہو چکی ہے اور عوام خوف زدہ ہیں کہ حکومت پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کو بھرتی کر کے سروس رولز کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اس طرح ہزاروں عوام

کے ذہنوں میں خوف و ہراس پیدا ہو چکا ہے ۔ اس لئے اس واقعہ پر فوری طور پر بحث ضروری ہے ۔

اس پر فیصلہ کرنے سے پہلے میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ امتحان جس کا آپ نے ذکر کیا ہے یہ پی سی ایس جوڈیشیل ہے یا پی سی ایس ایگزیکٹو ہے ؟

چوہدری امان اللہ لک ۔ پی سی ایس ایگزیکٹو ہے اور اب جو نوٹیفیکیشن سرکار کے ذریعے کیا گیا ہے ۔ اس میں یہ ہے کہ جو وکلاء بھرتی کئے جا رہے ہیں وہ پہلے ایک سال کے لئے ایگزیکٹو میں رکھے جائیں گے اور پھر ان کو جوڈیشیل میں تبدیل کیا جائے گا اس طرح ان لوگوں کو ان کے حق سے محروم کرنے کے لئے یہ ناشائستہ تیار کیا گیا ہے جو بالکل غلط ہے ۔ اگر وکلاء کو بھرتی کرنا ہے تو انہیں سیدھا جوڈیشیل میں لیا جائے ورنہ یہ بے انصافی ہوگی ۔ یہ نوٹیفیکشن کی خلاف ورزی کی گئی ہے ۔ آپ اس کو ملاحظہ فرما لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے وہ نوٹیفیکیشن منگوایا ہے تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ کونسا امتحان ہوا ہے ۔ اس پر بعد میں فیصلہ دوں گا ۔

اب ہم ایجنڈے کی طرف آتے ہیں ۔ وزیر امداد باہمی ۔

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

وزیر خوراک و امداد باہمی (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی طرف سے رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء تک توسیع کر دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

> ''کہ مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی طرف سے

رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء
تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

ذاتی نکتہ وضاحت

حزب اختلاف کی رضا مندی سے اشیائے خوردنی کی قیمتوں میں اضافے کے بارے میں علامہ رحمت اللہ کی طرف سے ذاتی وضاحت

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ Point of personal explanation, Sir.

جناب سپیکر ۔ پرسوں جمعہ کے روز اس معزز ایوان کے اندر خوراک کی پالیسی پر بحث تھی . . . .

سردار امجد حمید خان دستی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ یہ جو پنجاب یونیورسٹی ترمیمی بل ہے اس کے ساتھ ہی لائلپور ایگریکلچرل یونیورسٹی کا بل بھی ہے ۔ اس کی بھی وضاحت کر دی جائے اور اس کی presentation بھی دو دن کے لئے ملتوی کر دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کمیٹی کے چیئرمین کون ہیں ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جو سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب ۔ اس کی میعاد ابھی باقی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ خوراک کی پالیسی کے سلسلہ میں جناب وزیر خوراک نے وضاحت کی تھی ۔ قاعدے کے مطابق یہ ہوتا ہے کہ وزیر خوراک کے جواب کے بعد کوئی ممبر اس کا جواب نہیں دے سکتا ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ گندم چینی اور چاول کے نرخ اپوزیشن کے ارکان اور حزب اختلاف کے قائد کے مشورہ کے ساتھ بڑھائے گئے تھے ۔ میں اس کی ذاتی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ ایک اخبار نے یہ عنوان قائم کیا ہے کہ گندم چینی اور چاول کی قیمتیں حزب اختلاف کے مشورے سے بڑھائی گئی ہیں ۔ پھر اس اخبار نے جس کی میرے دل میں بڑی عزت ہے اس پر

ایڈیٹوریل بھی لکھا ہے اور اس میں یہ لکھا ہے کہ صوبائی اسمبلی میں وزیر خوراک عبدالحفیظ کاردار نے بتایا ہے کہ حزب اختلاف کے قائد علامہ رحمت اللہ ارشد کی سفارش پر حکومت نے چینی کے نرخ ۱-۶۲ روپے سے بڑھا کر ۲-۵۰ روپے سیر ، باسمتی کے نرخ ۳۸ روپے سے بڑھا کر ۴۶ روپے اور گندم کے نرخ ۱۷ روپے من سے بڑھا کر ۲۰ روپے من کئے گئے ہیں - بتایا گیا ہے کہ جب وزیر خوراک یہ اعلان کر رہے تھے تو اس وقت علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب بھی ایوان میں موجود تھے اور انہوں نے خوراک کے مسئلہ پر بحث میں حصہ بھی لیا - مگر انہوں نے مسٹر کاردار کے بیان کی کوئی تردید نہیں کی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر حفیظ کاردار نے حزب اختلاف کے بارے میں کوئی غلط بات نہیں کہی - تو واقعات کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے ایک فوڈ ایڈوائزری کمیٹی بنائی گئی اور اس کمیٹی کو اندھے کی ریوڑیاں بنا لیا گیا - ایک ہی جماعت کے ارکان اس کے ممبر بنائے گئے - اس پر میں نے وزیر اعلیٰ کو ایک تحریر پیش کی اور جناب وزیر خوراک کو بھی متوجہ کیا - چنانچہ اس میں پانچ (۵) ممبر اپوزیشن کے بھی رکھ لئے گئے - اس کمیٹی کی ایک دفعہ میٹنگ ہوئی - اس کی کارروائی دیکھی جا سکتی ہے - مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ حکومت کی غلہ فراہم کرنے کی حد پوری نہیں ہو رہی تھی - مثال کے طور پر اگر لاہور کے لئے آٹھ (۸) لاکھ ٹن گندم چاہئے تھی تو بمشکل تمام ایک لاکھ ٹن گندم فراہم کی گئی - ہم نے ان کی خدمت میں یہ گزارش کی آپ ۱۷ روپے من پر کسان ، کاشتکار اور زمیندار سے گندم خریدنا چاہتے ہیں اور اس کو کھلی منڈی میں ۲۲ روپے من کے حساب سے مل رہا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کاشتکار اور کسان ۵/۴ روپے من کا خسارہ برداشت کر کے آپ کو گندم دے - وہ کھلی منڈی میں لے جا کر فروخت کیوں نہ کرے ؟ ہم نے انہیں مشورہ دیا تھا کہ آپ اس کا بھاؤ بڑھا دیں اور ایسے بھاؤ پر خریدیں کہ جس پر کسان ، کاشتکار اور زمیندار منڈی میں اپنی اجناس کو لے جا کر فروخت کرتا ہے تا کہ آپ اس کو حاصل کر سکیں - اس میں ہم نے یہ مشورہ دیا تھا کہ آپ ۲۰ روپے من خریدیں لیکن لوگوں کو ۱۷ روپے کے حساب سے دیں - اس میں حکومت کو subsidies برداشت کرنی چاہئے - پھر اس کے بعد اس کی کوئی

میٹنگ منعقد نہیں ہوئی ۔

اس کے بعد حکومت نے دو (۲) نہایت اہم فیصلے کئے ۔ ایک فیصلہ یہ تھا کہ چینی کے کارخانوں کو اس انداز میں سرکاری تحویل میں لیا گیا کہ کوئی ایک ماشہ چینی بھی اپنے طور پر فروخت نہیں کر سکتا تھا جبکہ پہلے وہ ایک خاص percentage حکومت کو دیتے تھے اور ایک خاص percentage کو وہ خود فروخت کرتے تھے ۔ تو حکومت نے چینی کے کارخانوں کو اپنے قبضے میں لے لیا ۔ یہ ایک اہم فیصلہ تھا اور یہ بھی ایک اہم فیصلہ تھا کہ چینی کے نرخ اڑھائی روپے سیر کے حساب سے بڑھا دئے گئے ۔ ان دونوں فیصلوں میں نہ ہم سے مشورہ لیا گیا اور نہ ہی فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کی کوئی میٹنگ ہوئی ۔ جناب والا ۔ کسی نے کسی سے پوچھا تھا کہ وہ کونسا مولوی تھا جس کی لڑکی کو کتے لے گئے تھے ۔ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ مولوی نہیں تھا وہ پیغمبر تھا اور وہ کتے نہیں تھے وہ بھیڑئیے تھے اور وہ لڑکی نہیں تھی لڑکا تھا ۔ اور یہ ساری بات جھوٹی تھی ۔ تو یہ فوڈ ایڈوائزری کمیٹی بالکل فی سبیل اللہ بنی ہے ۔ یہ خیراتی ادارہ ہے جس کا سفر خرچ بھی ابھی کسی ممبر کو نہیں ملا ۔

جناب والا ۔ یہ ہماری گزارش ہے ۔ میں اس کی وضاحت کرنی چاہتا تھا کہ ہم نے اس کے نرخ بڑھا کر لوگوں کو فروخت کرنے کا قطعاً کوئی مشورہ نہیں دیا ۔ ہم نے ان کو یہ کہا تھا کہ گندم حاصل کرنے کے لئے آپ نرخ بڑھائیں اور آپ لوگوں کو سستے داموں اجناس خوردنی مہیا فرمائیں ۔

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ میں یہ وضاحت کر دوں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کوئی بھی ایڈوائزری کمیٹی ہو اس کی میٹنگ پالیسی مرتب کرنے سے پہلے ہوتی ہے اور سارا سال یا تین مہینے کے بعد نہیں ہوتی ۔ میں نے اس ایوان میں کہا تھا کہ اس کمیٹی کے ممبر حزب اختلاف کے قائد تھے ۔ جہاں یہ فیصلہ ہوا کہ باسمتی چاول کی قیمت بڑھا کر ۴۶ روپے کر دی جائے اور گنے کی قیمت اڑھائی روپے سے بڑھا کر ۳/۵۰ کر دی جائے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے کسی وقت بھی کسان کو یہ نہیں کہا کہ اگر اسے ۲۰ یا ۲۵ روپے سے بھی

زیادہ قیمت کھلی مارکیٹ میں ملے تو لے لو ۔ ہم نے کسان کو یہ کہا کہ اگر تمہاری گندم ۱۷ روپے سے کم کہیں بکتی ہے تو ہم ۱۷ روپے من خریدنے پر تیار ہیں ۔ ہم نے کوئی بندش نہیں لگائی ۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا یہ ایک بینچ مارک ہوتا ہے کہ سترہ روپے قیمت ہے ، اس سے آگے جائے گی تو حکومت کو کتنی subsidy دینی پڑے گی ۔ سنٹرل حکومت نے سو کروڑ کی subsidy دی ہے ۔ صوبائی حکومت نے ۵ کروڑ ۳۵ لاکھ کی subsidy دے کر ۱۸ روپے ۳۷ پیسے پہ آٹا عوام کو مہیا کیا ۔ یہ تمام چیزیں فوڈ ایڈوائزری کمیٹی میں آئی ہیں ۔ میں نے کسی وقت بھی یہ نہیں کہا کہ حزب اختلاف سے مشورہ کر کے فیصلہ کیا ہے ۔ بلکہ میں نے تو صاف الفاظ میں کہا تھا کہ حزب اختلاف کے قائد اور دوسرے معزز اراکین اس فوڈ ایڈوائزری کمیٹی کے ممبر ہیں اس کمیٹی کے مشورے کے ساتھ فیصلے کئے گئے تھے ۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ صرف ان کے ساتھ مشورہ کیا گیا تھا ، بلکہ تمام کمیٹی کے ساتھ جس میں cane growers کے representative تھے ، جس میں چاول trade کے representatives بھی تھے ، اس لئے یہ میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں عرض کروں گا کہ کمیٹیاں ہر دو مہینے کے بعد نہیں بیٹھتیں ، بلکہ جب بھی حکومت کے سامنے کوئی ایسا موقع آئے کہ ان کے مشورے کی ضرورت ہو تو کمیٹیاں meet کرتی ہیں خاص طور پر جب کہ پالیسی مرتب ہو رہی ہو اس وقت ان کی میٹنگ ہوگی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں دو چار جملے عرض کروں گا ۔ پہلی بات تو یہ ہے جو میں جناب وزیر خوراک سے کہوں گا کہ یہ policy matter تھا کہ آیا کارخانوں کو اپنی تحویل میں لیا جائے یا نہیں ۔ یہ بھی policy matter تھا کہ چینی کے نرخ بڑھا کر عوام کو اڑھائی روپے سیر مہیا کیا جائے ۔

دوسرے میں ان سے یہ وضاحت کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارا مشورہ یہ تھا کہ procurement کی قیمت بڑھائیں ، یہ نہ تھا کہ آپ لوگوں کو اڑھائی روپے سیر مہیا کریں ۔

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ قائد حزب اختلاف کو شاید غلط اطلاع ملی ہے ۔ ہم نے چینی کے کارخانے تحویل میں نہیں لئے ہیں ، بلکہ ہم نے چینی کی پیداوار کو تحویل میں لیا ہے اور اس کا ذکر میں نے debate کو introduce کرتے ہوئے اور debate کو close کرتے ہوئے کیا تھا ۔ کیا یہ ایوان چاہتا ہے کہ ہم اس ملک کا قیمتی زرمبادلہ چینی کو امپورٹ کرنے پر خرچ کر دیں ؟ اس مسئلے کو سامنے رکھتے ہوئے مجھے امید ہے کہ کوئی بھی اس ملک کا باشندہ نہیں چاہے گا کہ ہم زر مبادلہ صرف چینی کے کھانے پر خرچ کر دیں ، کیونکہ کئی ایسے اہم مسائل ہیں جن کے لئے فارن ایکسچینج چاہئے ۔ اس مسئلے کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمارے پاس کوئی چارہ اور نہیں ہے کہ ہم چینی کی پیداوار کو تحویل میں لے لیں ۔ البتہ یہ معاملہ ایک سطح پر discuss ہوا ۔ میں نے اس کے متعلق اخبارات میں بیان دیا اور کم از کم تمام اہم اخبارات کا اداریہ یہی تھا ۔ ایک طریقہ یہی ہے کہ جس سے قیمتیں اعتدال پر رکھی جا سکتی ہیں ۔ اس وقت کھلی منڈی میں قیمتیں سات آٹھ روپے تھیں ۔ ایک طرف تو یہ تھا اور دوسری طرف ڈپوؤں کی دوسری قیمت تھی ۔ اب صرف ایک قیمت ہے ۔ دوسری بلیک مارکیٹ کی ہے ان کی نشاندھی کرائیں ۔ ہم ان کے خلاف نمٹیں گے اور مناسب کارروائی کریں گے ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب سپیکر ، میں وضاحت کر دوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی کسی بات کی انھوں نے تردید نہیں کی تو آپ کی بات stand کرتی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں یہی عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ ہم نے کسی مرحلے پر انہیں مشورہ نہیں دیا ۔ فیصلہ حکومت نے کرنا ہے ۔ ضرورت کی بات اور ہے وہ اس کی ذمہ داری قبول فرمائیں ۔ وہ جیسے کہہ رہے ہیں ، انھوں نے فیصلہ کیا ۔ اس سلسلے میں فوڈ ایڈوائزری کمیٹی سے کوئی مشورہ نہیں ہوا کہ چینی کے نرخ بڑھا دئے جائیں ۔ یہ دوسری بات ہے کہ ایک ارب روپیہ فارن ایکسچینج خرچ نہیں کیا جا سکتا تھا اور دوسرا متبادل انتظام یہی ہو سکتا تھا کہ اڑھائی روپے کر دی جائے ۔

وزیر خوراک ۔ کیا آپ متفق ہیں کہ جو ہم نے کیا وہ ٹھیک تھا ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آپ نے چینی کی پیداوار اپنی تحویل میں لے کر غلطی کی ہے ۔ پیداوار کم ہو گئی ہے اور آپ کو چینی کے نرخ بڑھانے پڑے ہیں ۔ آپ اس سے جناب اتفاق کرتے ہیں کہ فوڈ ایڈوائزری کمیٹی میں اس مسئلے پر کوئی مشورہ نہیں لیا گیا تھا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس بحث میں قائد حزب اختلاف نے واضح الفاظ میں فرما دیا تھا کہ کمیٹی میں ہماری رائے یہ تھی کہ چینی اور گندم باہر کے ملکوں سے منگوانے پر جو زر مبادلہ خرچ کر کے سستے داموں یہاں حکومت فروخت کرتی ہے ، اس کی بجائے مہنگے داموں خرچ کر کے خود اس خرچ کو برداشت کر کے وہ عوام کو سستے داموں مہیا کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کو خود explanation کا موقع دیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

بل زیر غور لانے کی تحریک پیش کرنے سے پہلے تحریری نوٹس اور اس کی تشہیر ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۱۶۰ (۱) کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں لکھا ہوا ہے کہ :

> "The Secretary shall circulate to each member and any other person entitled to take part in the proceedings of the Assembly under the Constitution, a copy of the notice or other paper required under the rules to be made available to such member and other person."

اب جناب والا ۔ ایک چیز تو یہ ہے جو اس میں واضح ہے کہ ہر قسم کا نوٹس کسی ترمیم ، کسی امنڈمنٹ ، کسی موشن اور کسی چیز پر بھی جس سے اسمبلی سے کوئی فیصلہ کرانا مقصود ہو اس نوٹس کی کاپی ہر ممبر کو دینا ضروری ہے ۔

اس کے بعد جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ قاعدہ ۱۶۱ اور ۱۶۲ کی طرف مبذول کراؤں گا ۔

Rule 161 of the Rules of Procedure :

> "A matter requiring the decision of the Assembly shall be brought forward by means of a question put by the Speaker on a motion moved by a member."

Rule 162 of the Rules of Procedure :

> "Save as otherwise provided in these rules, a member who wishes to move a motion shall give, in the case of a substantive motion, at least seven clear days' and in the case of an amendment at least seven clear days' and in the case of an amendment at least two clear days' notice in writing, of his intention, to the Secretary".

اب کسی موشن کو دینے کے لئے جو substantive nature کی ہو ، جس میں اسمبلی کا فیصلہ کرانا مقصود ہو سات دن کا نوٹس must ہوتا ہے ۔ اس کے بعد جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ رول ۷۵ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ اس میں جناب والا ۔ واضح ہے کہ :

Rule 75 of the Rules of Procedure :

> "When a Bill has been received back from a Standing Committee, or when the time fixed for the Standing Committee to send it back has expired, the Secretary shall cause copies of the Bill as introduced, togather with modifications, if any, recommended by the Standing Committee, to be supplied to each member not later than seven days after the receipt back or expiry of time as the case may be, and shall set down the Bill on the List of Business for a day meant for Government business or on a day meant for private members' business, as the case may be, if the notice of a motion under rule 76 has been received".

It means, Sir, that before moving a motion under rule 76, which is to be moved today and has been included in the business of the day of today, is a motion for consideration of the Bill by the Co-operation Minister. Its notice is must under rule 75 and prior to the circulation of this notice under rule 160 which I have quoted already .....

اس وقت تک جناب والا ۔ وزیر صاحب اس بل کو پیش نہیں کر سکتے ، کیونکہ ایک تو ہمیں اس نوٹس کی کاپی نہیں ملی جو mandatory ہے ۔ دوسرے اسمبلی سیکرٹریٹ میں انھوں نے وہ نوٹس ہی نہیں دیا اپنی intention کا ۔ جب تک وہ نوٹس انکی طرف تحریراً نہ آئے جب تک وہ نوٹس ان کی طرف تحریراً نہ آئے جب تک وہ سرکولیٹ نہ ہو اس وقت تک move نہیں کر سکتے قاعدہ ۷۶ کے تحت ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایجنڈا کی آئٹم نمبر ۱ کو آپ نے دیکھا ہے ۔ اس میں لکھا ہے کہ ایک وزیر تحریک پیش کریں گے ۔ کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حکم (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ ۱۹۷۳ء منظور کیا جائے ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, the Bill was introduced on the 18th. After the intrduction of the bill, they have to give their intention to move the motion under Rule 76 wich has been introduced under Rule 75. If it is of 18th, then this is immature notice, i.e. after the bill has been introduced, he has to give another notice to move the bill for consideration under Rule 76. That has been laid down in Rule 75. Notice required under Rule 75 has not been given. This notice has been received today. That was for the introduction of the bill.

یہ اس وقت تک ایجنڈے میں نہیں آ سکتا ۔ جب تک یہ رولز کے تحت نوٹس نہ دیں اور قاعدہ ۱۶۰ کے تحت ممبران کو نوٹس سرکولیٹ نہ ہوں ۔

It is mandatory to circulate that, Sir. Any such notice as prescribed under Rule 160 has never been sent to any member of the House. That is why this motion cannot be discussed.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب نوٹس تو ویسے موصول ہوا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کب ہوا ہے ۔ کیونکہ یہی تو ہم اعتراف کرانا چاہتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر قانون ۔

وزیر قانون ۔ حضور والا ۔ قاعدہ ۱۶۲ کے تحت جو proviso ہے اس میں آپ کو اختیار دیا گیا ہے ۔

> "Provided that the Speaker may, in his discretion, allow a motion or an amendment to be moved at a shorter notice or without notice".

جناب والا ۔ قاعدہ ۷۵ میں یہ ہے کہ

> "When a Bill has been received back from a Standing Committee, or when the time fixed for the Standing Committee to send it back has expired.....

جناب والا ۔ یہ کبھی بھی قاعدہ ۷۴ کے تحت سٹینڈنگ کمیٹی کو refer نہیں کیا گیا ہے نہ ھی اس پر کسی سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ آنے کی توقع تھی ۔ اس لئے قاعدہ ۷۵ اس پر apply نہیں ھوتا ہے ۔ جناب والا ۔ قاعدہ ۱۶۲ کی proviso کے تحت جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ آپ اس کو قلیل المیعاد نوٹس پر یا نوٹس کے بغیر پیش کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں ۔ آپ کے پاس discretionary power ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ بل مجلس قائمہ کے سپرد نہیں کیا گیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ فاضل وزیر قانون نے قاعدہ ۱۶۲ کا حوالہ دیا ہے ۔ میں ان سے یہ دریافت کرنا چاھتا ھوں کہ کیا اس کے متعلق کوئی تحریک آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہے ؟ کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی ہے ۔

میاں منظور احمد موھل ۔ رانا پھول خان صاحب نے بل کی موشن پر اعتراض کیا ہے ۔ میں وزیر قانون صاحب کی بالکل تائید کرتا ھوں ۔ موشن کے متعلق یہ ہے . . . . . .

Mr. Speaker : There is a basic point raised by Haji Saifullah Khan,

میاں منظور احمد موہل ۔ آپ موشن کی تعریف پڑھ لیں ۔ لکھا ہوا ہے ۔

"Motion" means a proposal made by a member relating to any matter which may be discussed by the Assembly."

سردار صغیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ میں آپ کے علم میں کچھ حقائق لانا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو فیصلہ کرتے وقت مدد ملے ۔ اس سلسلے میں قاعدہ ۷۵ (۲) میں صاف لکھا ہے کہ :

کوئی تحریک جس دن کی فہرست کارروائی میں شامل کی گئی ہو وہ دن ایسا ہو گا کہ اراکین کو مسودہ قانون کی نقول مہیا کرنے اور تحریک پر غور کرنے درمیانی عرصہ کم از کم پورے تین دن پر مشتمل ہوگا۔

جناب والا ۔ ایجنڈا ۲۷ جنوری کو جاری ہوا ۔ ان کو تین دن مل چکے ہیں ۔ آپ اس چیز کو نوٹ فرمالیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس پر غور کر لیا ہے ۔

So far as the agenda is concerned, that is in order. I would like to avoid the exercise of discretion under rule 162.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جہاں تک discretionary power کا تعلق ۔ ہے آپ اس کو استعمال کر سکتے ہیں اگر discretionary power استعمال کی گئی تو پھر گورنمنٹ رولز کی requirement کو پورا نہیں کرے گی ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ ترمیم کے متعلق جناب چیف منسٹر صاحب نے حکام سے وضاحت طلب کی ہے ۔ اس کے متعلق وزیر صاحب نے محکمہ سے دریافت کیا تھا اور محکمہ نے سو فیصدی غلط اطلاع دی ہے ۔ اس کا اطلاق پنجاب کے تمام اضلاع کے کوآپریٹیو بنکوں پر ہوتا ہے . . . .

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کی merits پر آ گئے ہیں ۔ ابھی اس کی merits کو stage نہیں ہے ۔

چوہدری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ اس کے متعلق غلط اطلاع دی گئی ہے ۔ جناب چیف منسٹر صاحب اس بات کی تائید کریں گے ۔ کیونکہ چیف

منسٹر صاحب اس وقت تشریف فرما نہیں ہیں اس لئے ان کے آنے تک اس کو ملتوی کیا جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ منسٹر انچارج موجود ہیں ۔

Makhdoomzada Syen Hassan Mahmood : Sir, I draw your attention .....

مسٹر سپیکر ۔ میں ذرا تاریخ کے متعلق verify کر لوں ۔

مخدوم زادہ سید حسن محمود ۔ جناب والا ۔ وزیر قانون صاحب نے جس قاعدہ کا حوالہ دیا ہے ۔ that does not apply to this.

(وقفہ)

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب آپ کچھ فرمانے لگے تھے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I feel that Rule 162 pertains to a motion or amendment of the bill already introduced. As it has already been pointed out that the notice for the introduction of the bill was issued on the 18th and no motion has been put on record, therfore, a fresh motion has to be made, which requires two days' notice.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلے میں گزارش کردوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب کچھ فرما رہے تھے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر میرا نقطہ نظر سن لیں تو مزید وضاحت کی ضرورت نہیں رہے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ مخدوم زادہ صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, I feel that if a motion is moved and subsequently there is some substitution to be made, the notice required is seven days, and for amendments it is two days. As the motion has not been moved, this section cannot be operated upon.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر آپ مجھے اجازت فرمائیں تو میں اس چیز کو واضح کر دوں ۔ جناب والا ۔ بہت سے فاضل اراکین نے قاعدہ ۱۶۲

کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروائی ہے اور وزیر قانون صاحب نے بھی اسی قاعدہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروائی ہے اور ساتھ ساتھ وزیر قانون صاحب نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی سے نہیں بلا ہے -

جناب والا - قاعدہ ۱۶۲ کے تحت جناب کو اختیارات ہیں - اور اس کے تحت یہ cover بھی ہوتا ہے لیکن میرا اعتراض یہ ہے کہ قاعدہ ۷۵ میں یہ لکھا ہے بلکہ اس میں صاف واضح ہے -

> ".....and shall set down the Bill on the List of Business for a day meant for a Government business or on a day meant for private members business, as the case may be, if the notice of a motion under rule 76 has been received."

اس میں صاف واضح ہے - سیکرٹری صاحب کے پاس قاعدہ ۷۵ کے تحت نوٹس نہیں آیا - اس لئے یہ اجلاس کی فہرست کارروائی میں نہیں آ سکتا - پہلے ہی اجلاس کی فہرست کارروائی میں شامل کیا گیا ہے اور یہ admit ہو چکا ہے - نوٹس ۱۸ تاریخ کو آیا تھا اور بل ۲۴ تاریخ کو introduce ہوا - ۲۴ تاریخ کے بعد سیکرٹری صاحب کے پاس نوٹس ہی نہیں آیا لیکن یہ فہرست کارروائی میں set down ہو گیا - جناب والا - قاعدہ ۱۶۲ کے تحت جو اختیارات آپ کو حاصل ہیں وہ انہیں موشنز کے لئے ہیں - جن کے لئے mandatory requirements under any of the rule. نہ ہوں -

مسٹر سپیکر - آپ قاعدہ ۷۶ کو پڑھیں - کیونکہ یہ قاعدہ ۷۵ سے reconcile نہیں کرتا -

They are not reconciling with each other..... I am actually not worried about what has been said. I am trying to put them in juxtaposition to understand whether what is written in 75 is provided in 76.

حاجی محمد سیف اللہ خان - صحیح ہے -

Mr. Speaker : I will read out Rule 76.

> "On the day appointed under rule 75 or on any subsequent day to which the matter might have

been adjourned, the member-in-charge may make any of the following motions in regard to his Bill :-"

You see, it says " on the day".

Haji Muhammad Saifullah Khan : Quite correct. But if he has given a notice for that.

Mr. Speaker : Under what rule he has to give notice ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : Kindly see rule 75.

Mr. Speaker : I want to reconcile both. "..... if the notice of a motion under rule 76 has been received". Now, please see rule 76.

Haji Muhammad Saifullah Khan : That is for consideration motion.

Mr. Speaker : Rule 76 says-

"On the day appointed under rule 75 or on any subsequent day to which the matter might have been adjourned, the member-in-charge may make any of the following motions in regard to his bill :-"

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, giving of a motion does not mean that he has been relieved of the provisions to give notice. He can make use of rule 76 only when he has fulfilled the requirements of rule 75. Till the requirements of rule 75 have not been fulfilled and till the notice has not been given, it cannot be included in the List of Business.

پھر آپ اس وقت اس چیز کو presum کریں تو آپ یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ آج یہ چیز پیش کرنی ہے ۔ introduce ہونے کے بعد تاریخ ۲۴ جنوری پڑتی ہے ۔ اور ۲۴ تاریخ کے بعد کسی کو یہ موشن لکھ کر دینی چاہئے تھی کہ میں اسے ہاؤس میں پیش کرنی چاہتا ہوں ۔ لیکن اس موشن میں نوٹس نہیں دیئے گئے ہیں ۔ یہ چیز اس لئے ہے کہ ہم اس چیز کا اندازہ کر سکیں کہ وہ کیا کیا باتیں ہیں جو اس سے پیشتر ہوتی رہی ہیں ۔

No such circulation has been made, no motion has been made and no notice has been given. How has it been included in the Business of the Day ?

Mr. Speaker : You will recollect that you raised an objection earlier with regard to rule 75 that a particular notice is required even after the introduction of a Bill and I agreed to that objection that notice includes the circulation of the Bill and the time gap in between the consideration and the circulation of a Bill. The reason for that was that it could not have been included according to rule 75 unless, that period had lapsed.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Correct, Sir,

Mr. Speaker : The use of this word "when" in rule 75 qualifies its placing on the agenda. This phrase that the Bill be considered, controls or governs that but it does not qualify the last line which says.

> " ..... if the notice of a motion under rule 76 has been received".

This "time" the starting point of time, covers the earlier part of it but not the last line.

> " ..... if the notice of a motion under rule 76 has been received".

If the notice has been received even before, how is that be affected by this ?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کے لئے میں جناب کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا کہ نوٹس کی دو stages ہیں ۔ ایک تو یہ ہے کہ پہلے اسکو introduce کیا جاتا ہے ۔ اس وقت اس پر غور و خوض نہیں ہو سکتا اور اس ضمن میں یہ چیز لازم قرار دی گئی ہے کہ مجلس قائمہ کی رپورٹ آنے کے بعد اس کے متعلق موشن دی جائے گی ۔ جیسے کہ جمعہ کے روز موشن introduce ہوئی تھی ۔ اس کے بعد اس پر غور کیا جا سکتا ہے وہ بھی ایک ممبر کے کہنے پر کہ اس کو زیر بحث لایا جائے ۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس کو introduce کرنے کے بعد consider کرائیں تو اس کے لئے بھی موشن پیش کرنی ہوگی ۔

Then it is a must that after the presentation of that Report or Bill .....

Mr. Speaker : Actually, this is what I want to understand. If a member says.

"Permit me to introduce the Bill and then also its consideration under rule 76".

Can't a member give a composite notice ?

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کے لئے میں گزارش کروں گا کہ قاعدہ ۷۶ میں جس وقت انہوں نے Proviso کا استعمال کیا تو اس وقت قاعدہ ۷۶ کو معطل کرانے کے بعد یہ فیصلہ ہوا تھا ۔

Mr. Seapker : It is treated as if it has gone to the Committee and come back.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اسمبلی میں اس کو بزنس آف دی ڈے پر جانا ہے اور یہ پتہ نہیں کہ اس کو کون شخص move کرنا چاہتا ہے ۔ بل پیش ہو چکا ہے ۔ مثال کے طور پر ان کے نوٹس میں یہ نہیں آیا کہ یہ بل آج پیش کیا جائے ۔

Mr. Speaker : There is a provision that the Minister for Law & Parliamentary Affairs has to arrange for it and the Secretary has to act accordingly.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ arrange تو اس وقت کریں گے جب موشن آ چکی ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ لفظ اس چیز کی وضاحت کرتا ہے کہ نوٹس کو بھیجنا ہے یا اس میں ترمیم یہ کی ہے کہ اس کو ایجنڈا میں شامل کرنا چاہئے اور اس بل کو اس سٹیج پر فوری طور پر consider کریں اور اس چیز کو دیکھنا ہے کہ اس کو وہ govern کرتا ہے یا نہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ پہلی چیز یہ فیصلہ طلب ہے کہ نوٹس کو سرکولیٹ کرنا ۱۶۰ کے تحت لازمی ہے یا نہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ بل قاعدہ ۷۶ کے تحت introduce ہو جائے اس کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ جب تک نیا نوٹس نہ آئے تو اس صورت میں یہ بزنس آف دی ڈے میں شامل ہو سکتا ہے یا نہیں اور تیسری بات یہ ہے ۔ یہ فیصلہ کرنا ہے کہ موشن کی جب تک آپ سے درخواست نہ کی جائے اس وقت تک ہم اس چیز کو avail کر سکتے ہیں یا نہیں ۔ سات دن کی بات کو چھوڑ دیں ۔ کیا ہم اس بل کے لئے

ایک تحریری نوٹس قاعدہ ۷۵ کے تحت دیں یا یہ کہ یہ زبانی جمع خرچ پر چلتا رہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب اس میں بات یہ ہے کہ 'when' کا لفظ qualify نہیں کرتا ۔ میں اس پر مزید غور کروں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ آپ اس پر غور فرمائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے اس کے لئے وقت درکار ہے اور میں اس پر رولنگ دوں گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اگر یہ بات اس وقت discus ہو گئی ہے تو پھر اس پر رولنگ دینے کا کیا فائدہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ اس لئے کہ اور بھی چیزیں اس سلسلے میں ہاؤس کے سامنے آ جائیں گی ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ مگر ابھی تک انہوں نے نوٹس نہیں دیا ہے ۔ ۷۶ کے تحت نوٹس ہی ابھی تک نہیں آیا ۔

Mr. Speaker : Prima facie, my view is, after considering the line " .....if the notice of motion under rule 76 has been received", that the word "when" does not qualify it. I will further consider this but for the present I permit Mr. A. H. Kardar .....

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ اس میں کتنا وقت درکار ہو گا ۔

Mr. Speaker : It will take some time.

Haji Mohammad Saifullah Khan : Even now they have not given a notice.

(interruptions)

Mr. Speaker : Prima facie, my opinion is that it is not covered.

Malik Ghulam Nabi : Sir, rule 75 does not apply to this motion because it can only apply if the Bill is referred to a Standing Committee.

Mr. Speaker : The member has perhaps not read the preceding lines. It will be treated as if it has come back from the Committee.

Malik Ghulam Nabi : The motion under rule 76 has been received. It is a new Bill and it is being introduced in the House. The Minister is entitled to move it.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اب یہ آج کا دن ہے ۔ قاعدہ ۷۶ کے تحت موشن introduce کی گئی ہے ۔ تو اس کا پتا آپ کو کیسے لگے گا کہ کیسے introduce ہوئی جبکہ آپ کے پاس نوٹس ہی نہیں آیا ۔

Mr. Speaker : I treat this as notice. ۔ جو میں کہہ رہا ہوں

That does not govern this notice.

Haji Muhammad Saifullah Khan : After introduction they have to move the motion.

صاف لکھا ہوا ہے ۔ اس سے پہلے نہیں دے سکتے تھے ۔ جب انہوں نے نوٹس دیا تو بل itnroduce نہیں ہوا تھا ۔ It is not the property of the House.

یہ ۱۸ تاریخ کا نوٹس ہے ۔ بل ۱۸ تاریخ کو introduce نہیں ہوا ۔ اور یہ جو after introduction ۷۵ کے تحت جو دینا پڑتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ مجھے دکھائیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ رول ۷۵ کو شروع ہی سے غور سے پڑھیں ۔

Mr Speaker : Rule 75 says.

> "When a bill has been received back from a Standing Committee, or when time fixed for the Standing Committee to send it back has expired the Secretary shall cause copies of the bill as introduced, together with modifications, if any,

recommended by the Standing Committee, to be supplied to each member not later than seven days after the receipt back or expiry of time, as the case may be, and shall set down the bill on the List of Business for a day meant for Gozernment business or on a day meant for private members' business, as the case may be".

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ when سے میرا مطلب نہیں ہے ۔ اس وقت میں کہہ رہا تھا کہ shall کا تعلق if اگر ہی پیدا ہوتا ہے ۔ جناب اس کو اس طرح پڑھیں ۔

Mr. Speaker : When the Secretary has to act. The Second condition is if the notice of motion under rule 76 has been received.

I would like to satisfy that "when" is covering and governing the act of the Secretary. That is the first condition that when it is received. Then the second condition is if he has received a notice under rule 76. This is not covered by the word "when" that is must take place after that stage has passed.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ رول ۷۶ کی requirements اس وقت پوری ہوں گی جب رول ۷۵ کی پوری ہو جائیں گی ۔

جناب یہ بل introduce ہی نہیں ہوا ۔ کیا یہ موشن دے سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دے سکتے ہیں ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : When a bill has been received, the Secretary shall set down the bill on the List of Business.

Mr. Speaker : When is this notice to be given.?

Haji Muhammad Saifullah Khan : After the introduction.

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک بل introduce ہی نہیں ہوا ۔ اس کی requirements ہی پوری نہیں ہوئیں ۔ جب ایک آدمی نے introduce ہی نہیں کیا اور وہ موشن دے دیتا ہے ۔ چونکہ میں نے بل کا نوٹس دیا ہوا ہے اسے consider کر دیا جائے ۔ تاوقتیکہ وہ introduce نہ ہو ۔

Mr. Speaker : When it is introduced it shall be considered. He can give a notice even before the introduction. Please note that when this bill is introduced, it shall be taken into consideration immediately.

present تو جمعہ کے روز ہوا ہے - جس وقت رپورٹ پیش ہو رہی تھی اس وقت میں نے زبانی کہا تھا -

Haji Muhammad Saifullah Khan : After introduction or presentation of the report of the Standing Committee, this motion was moved separately. But the report should be taken into consideration.

جناب نے فرمایا تھا کہ اس کی موشن لکھ کر دو - اس موشن کو لکھ کر دیا - وہ موشن جمعہ کے دن آئی اور جناب نے اس پر after presentation فیصلہ کیا - جب تک ایک چیز present اور introduce نہیں ہوئی - اس کے introduce ہونے سے پہلے کوئی نوٹس ہے ہی نہیں -

They have given notice for introduction.

اگر انہوں نے consideration کا نوٹس دیا بھی ہے -

Then no one could say whether it will be introduced or not.

یہ تو جناب ہو ہی نہیں سکتا -

مسٹر سپیکر - انہوں نے تو تینوں دے دیئے ہوئے ہیں -

Haji Muhammad Saifullah Khan : That is immature.

وزیر قانون - جناب والا - فاضل رکن نے رول ۱۶۲ کا حوالہ دیا ہے - رول ۱۶۲ جنرل رول آف پروسیجر کے Chnpter XV میں fall ہوتا ہے - جنرل رولز آف پروسیجر اس وقت apply ہوتا ہے جب کوئی سپیشل پرویژن نہ ہو - تو جناب - bills introduce کئے گئے ہیں - بل کے لئے Chapter X موجود ہے - جس میں رول ۷۵ بڑا واضح ہے - رول ۱۶۲ کسی صورت میں اس موشن پر apply نہیں ہو سکتا -

جناب والا - special provision کے تحت رول ۷۵ میں فاضل رکن یہ بات ثابت نہیں کر سکتے ہیں کہ نوٹس پہلے دیا جائے یا بعد میں دیا جائے -

نوٹس واضح دیا جانا بڑا ضروری ہے ۔ اس بل کا ۱۸ تاریخ کو نوٹس دیا جا چکا ہے ۔ جو آپ receive کر چکے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے جو ابھی ارشاد فرمایا ہے یہ رولز آپ کے point of view کو strengthen کرتے ہیں اب مزید اس پر بحث کی ضرورت نہیں ہے ۔ ۱۸ تاریخ کا نوٹس sufficient ہے ۔ آپ رولنگ فرما دیں اور اس کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع کی جائے ۔

Mr. Speaker : There is a substantial compliance with the rules.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ سے اتفاق نہیں کرتا اور میں بطور احتجاج واک آوٹ کرتا ہوں (قطع کلامیاں) ۔

میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ آپ نے روایت بنا لی ہے ۔ آپ نے اس ایوان کے اندر بڑے غلط رولنگ دیئے ہیں ۔ بڑی صاف بات ہے ۔ ۱۸ تاریخ کو اسمبلی کا کوئی اجلاس نہیں ہوا ۔ اس تاریخ کی موشن کوئی موشن نہ تھی ۔ (قطع کلامیاں) ۔

آوازیں ۔ آپ اپنے الفاظ واپس لیں ۔

Mr. Speaker : There is a notice. I have held that there is a notice.

مسودہ قانون

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حکم (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ ۱۹۷۳ء

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :-

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حکم (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ ۱۹۷۳ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے ۔

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حکم (اصلاحات)

انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ ۱۹۷۳ء فی الفور زیر غور لایا جائے۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ بل جس کی تحریک وزیر متعلقہ نے کی ہے . . . .

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ کیا بعد میں مجھے موقع دیا جائے گا کہ میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کر سکوں ؟ ۔

مسٹر سپیکر ۔ ضرور موقع دیا جائے گا ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ وزیر متعلقہ اپنے خیالات کا اظہار ایک دفعہ کر چکے ہیں اب ان کو دوبارہ اظہار کرنے کا حق نہیں ہے ۔ جن لوگوں نے مخالفت کی ہے ان کو بولنے کا موقع دیجئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے ابھی اپنے خیالات کا اظہار نہیں کیا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ ہمیں موقع دیجئے تا کہ ہم بتا سکیں ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ جب تحریک admit ہو گی تو بیانات ضرور آئیں گے ۔

Mr. Speaker : It is just moved that may be taken into consideration. The bill has not come under discussion.

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ اس وقت بول سکتے ہیں پہلے نہیں بول سکتے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ یہ قاعدہ ۷۶ کے تحت تحریک پیش کی گئی ہے ۔

Do not confuse the motion.

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ کیا پورے بل پر آج بحث نہیں ہو گی ۔

(قطع کلامیاں)

Haji Muhammad Saifullah Khan : The presumption is that when the motion is moved there will be discussion by the honourable Members opposing it. After that the Minister has a right to reply. This is the convention and this is the precedent.

Malik Ghulam Nabi : Rule 76 (b) reads :

> "That it be taken into consideration by the Assembly on a date to be fixed forthwith.

If we want to fix another date, we can do so and discuss it.

Then the House is to be adjourned. ـ حاجی محمد سیف اللہ خان

جناب والا ـ میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ یہ جو بل آج وزیر متعلقہ نے برائے غور اس ہاؤس میں پیش کیا ہے یہ دیکھنے میں تو بہت مختصر اور چھوٹا سا بل ہے اور اگر اس کی گہرائیوں میں نہ جایا جائے تو یہ سیدھا سا معاملہ ہے ـ

Begum Rehana Sarwar Shaheed : I draw your kind attention to Rule 83 Sir. :

> 83. (1) "If notice of a proposed amendment has not been given two clear days before the day on which the Bill, the relevant clause or the Schedule is to be considered, any member may object to the moving of the amendment and thereupon such objection shall prevail unless the Speaker suspends this sub-rule and allows the amendment to be moved".

Therefore, this amendment cannot be moved because two clear days occur on 30th and not on the 29th.

مسٹر سپیکر ـ آپ کا قاعدہ ۸۷ کو بھی ملاحظہ فرمائیں ـ

حاجی محمد سیف اللہ خان ـ جناب والا ـ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ دیکھنے میں تو یہ بل سیدھا سادہ ہے لیکن اگر اس کی گہرائیوں میں جایا جائے اور بنظر غائر دیکھیں تو اس کا اندازہ ہو گا کہ اس سے زیادہ بد ترین قانون سازی آج تک کسی صوبہ میں کسی ایوان میں نہیں ہوئی ـ آپ اس بل کو اٹھا کر دیکھیں اس میں وہ وہ پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں جن کی اجازت میں

سمجھتا ہوں کہ ہمارا آئین بھی نہیں دیتا ۔ اس میں شہریوں کے بنیادی حقوق کو متاثر کیا گیا ہے ۔ اور قدغن لگا دی گئی ہے ۔ اس بل کے اندر ایک آدمی کسی سوسائیٹی کا ایک موقعہ پر عہدیدار مقرر ہوتا ہے ۔ اور وہ دیانتداری سے کام کرتا ہے ۔ خوش اسلوبی سے کام کرے اور اس علاقے کے لوگ بھی اسے چاہیں کہ یہ دیانتدار ہے ، یہ نیک ہے ، ٹھیک کام کرتا ہے اور انجمن کے مفاد میں کام کرتا ہے ۔ اس لئے اسے دوبارہ منتخب ہونا چاہئے تو یہ قانون اس پر قدغن لگا دیتا ہے ۔ کہ نہیں ۔ جو ایک دفعہ آ چکا ہے وہ دو سال کے اندر پھر نہیں ہو سکتا ۔ اگر مثال کے طور پر nomination ہوتی اور اس میں اس قسم کی قدغن لگا دیتے کہ آپ ایک دفعہ nominate ہوئے ہیں تو دوسری دفعہ دو سال کے اندر نہیں ہو سکتے پھر تو ٹھیک تھا ۔ یہاں ایک طرف جمہوری اصول کو روا رکھتے ہیں کہ ان کا الیکشن جنرل باڈی کرے گی ۔ اور اس کا الیکشن اسی علاقے کی انجمن امداد باھمی کے ارکان کریں گے ۔ اور جس کو اچھا سمجھیں گے منتخب کر سکتے ہیں ۔ دوسری طرف ان پر یہ پابندی لگا دیتے ہیں ۔ کہ اگر ایک آدمی کو ساری سوسائیٹی چاہتی ہو اور اس کو بلا مقابلہ لانا چاہتے ہوں اور اس کی کارکردگی سے مکمل طور پر مطمن ہیں تو آپ کا قانون کہتا ہے کہ نہیں ۔ وہ دو سال تک باہر رہے ۔ ریسٹ کرے ۔ دو سال کا موقع دیا ہے کہ جو کام اچھے کر بھی چکے ہیں دو سال کے اندر ان کا ستیاناس ہو جائے ۔ یہ ایک غلط روایت قائم ہو گی ۔ اور ہمارا آئین اس چیز کی اجازت نہیں دیتا ۔ مجھے آپ سارے آئین میں ایک کلاز دکھا دیں کہ ایک دفعہ اگر کوئی منسٹر بن جائے تو اس کے اتنے عرصے بعد وہ منسٹر نہیں بن سکتا ۔ ایک دفعہ بی ۔ ڈی کا ممبر یا اسمبلی کا ممبر بن جائے تو وہ دوسری دفعہ کھڑا نہیں ہو سکتا ۔ بی ۔ ڈی یا یونین کونسل کے ممبران کے لئے ، اسمبلی کے ممبران کے لئے یا منسٹر کے لئے اور پریذیڈنٹ کی رکنیت کے لئے تو یہ شرط روا نہیں رکھی جاتی ۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر کون سی مصلحتیں کار فرما ہیں کہ یہ قدغن لگا دی جاتی ہے ۔ کہ دو سال کے لئے وہ آدمی نہیں آ سکتا ۔

سب سے اہم چیز قانون میں جو رکھی گئی ہے وہ یہ ہے ۔ کہ اگر اس سوسائیٹی کے ایک تہائی ارکان اس باڈی سے مستعفی ہو جائیں تو سوسائیٹی ختم کر دی جائے گی ۔

مثال کے طور کسی سوسائیٹی کے دس ممبر ہیں اور ان دس میں سے چار مستعفی ہو جاتے ہیں تو ان چار کے مستعفی ہونے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دس کے دس کو چھٹی، سوسائیٹی ختم اور اسکا ایڈمینسٹریٹر تعنیات کر دیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی کہیں بھی قانون سازی نہیں کی گئی ہوگی ۔ اگر اختیار دینا ہی یہ ضروری سمجھتے ہیں تو پہلے قومی اسمبلی میں یہ طے کرالیں ۔ اس کے بعد صوبائی اسمبلی میں اور اس کے بعد نیچے چلے جائیں ۔ یہ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ آخر اس قسم کی قانون سازی کرانے سے ان کا کیا مقصد ہے ۔ فائدہ کیا ہو گا ۔ ہزاروں لاکھوں روپے قانون سازی پر صرف کئے جائیں گے ۔ اس ہاؤس کو بلایا ہے تو کیا اس قسم کی قانون سازی کے لئے بلایا ہے کہ یہ پابندی لگا دیں ؟ ہم برسراقتدار طبقے اور چند مخصوص افراد کے خیالات کو پورے طور پر عملی جامہ پہنانے کے لئے یہ قانون بنا دیں ؟ ان پر ہم ایسی قدغن لگائیں کہ اس کے بعد کوئی شخص آمادہ ہی نہ ہو اور اس کے لئے یہ سوسائیٹیاں unattractive ہو جائیں ۔ اور پھر عوام کو ڈھونڈنا پڑے کہ کوئی آدمی جو صحیح کام کرتا ہے اس کو تو ignore کریں اور وہ دو سال گھر بیٹھے اور دوسرا اس کی بجائے آئے ۔

اگر آپ نے یہ اصول اختیار کر لیا جو اس قسم کے معمولی کام کے لئے اختیار کیا جا رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ ان لوگوں کو کیا جواب دیں گے جو یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم آئین میں شامل نہیں ہیں تو آئین نہیں بن سکتا ۔ چاہے آپ کی اکثریت ہے تو بھی نہیں بن سکتا ۔ وہی فارمولا آپ یہاں پر لگا رہے ہیں کہ اگر ایک تہائی سوسائیٹی مستعفی ہو جائے تو ساری سوسائیٹی رخصت ۔ اگر آپ نے اس اصول پر مہر ثبت کر دی اور یہ اصول آپ نے مان لیا تو پھر یاد رکھیں کہ ایسی قانون سازی چاہے وہ آئین کی ہو گی چاہے وہ قانون کی ہو گی چاہے کسی بھی چیز کی ہوگی پھر آپ کے پاس یہ جواز نہیں بچے گا کہ آخر اس کی وجہ کیا ہے ۔ اغراض و مقاصد میں کوئی ایسی چیز دکھائی نہیں دے گی کہ قانون سازی کسی قومی یا صوبائی مفاد کے تابع نہیں ہوتی ۔ اس میں یہ بھی لکھا گیا ہے آپ ملاحظہ فرما لیں کہ یہ ہماری قانون سازی ہے کہ فلاں کام جو ہم نے بارہ (۱۲) مہینوں کے اندر کرنا تھا چونکہ اس مدت میں

نہیں کر سکے لہذا اس کی سزا یہ دی جاتی ہے کہ اب اس کو ۲۴ مہینوں میں کرنا چاہئے ۔ آپ مجھے بتائیں کہ کیا یہی قانون سازی ہے ۔ اس کے ذریعے آپ اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں ۔ اگر آپ ایک کام وقت معینہ کے اندر پورا نہیں کر سکے تو یہ انفرادی قانون سازی تو کہلائی جا سکتی ہے ۔ جو چند مخصوص افراد کے لئے ہو ۔ اور ایسی مثالیں بھی موجود ہیں جو حکومت ختم ہوئی ہے وہ کن کارکردگیوں کی بنا پر ختم ہوئی ہے ۔ میرے پاس اس حکومت کی مثال ہے کہ اس نے بیٹھے بیٹھے دعوے کی میعاد جو ۳۰ جون ہوا کرتی تھی اس کو بڑھا کر ۹۰ دن کر دیا اور یہ ایک آرڈیننس کے ذریعے کیا گیا اور وہ دعویٰ دائر کرا کر اس کے دوسرے دن دوسرا آرڈیننس آ گیا کہ اس کی میعاد پھر ۳۰ دن کی جاتی ہے ۔ کیا اس قسم کی قانون سازی آپ بھی کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے اس معزز ایوان کا وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں اور قوم کی گاڑھے پسینے کی کمائی آپ اس قسم کی قانون سازی کے لئے صرف کرنا چاہتے ہیں ؟ لیجسلیشن لائیے ۔ عوامی بہبود کے لئے لائیے ۔ اپنے منشور کو عملی جامہ پہنانے کے لئے لائیے ۔ عوام کو مطمئن کرنے کے لئے لائیے ۔ تو ہم تعاون کریں گے اور جہاں پر آپ کوئی ایسا قانون بنائیں گے جس سے عوامی رائے پر قدغن لگے گا ۔ عوامی رائے متاثر ہو گی ۔ جس سے عوامی نمائندوں کے فرائض کی انجام دہی میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کی جائے گی تو ہم کبھی بھی ایسی قانون سازی پر ایسی لیجسلیشن پر اپنی مہر اور اپنی رائے ثبت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں آپ اندازہ لگائیں گے کہ یہ ایک معمولی سا بل آپ کے لئے کن کن پیچیدگیوں کا باعث بن جائے گا ۔ کہاں کہاں آپ جوابدہی کریں گے ۔ کہاں کہاں آپ جواب دیں گے ۔ کل کو اگر کسی اسمبلی میں یہ مطالبہ کیا جائے ۔ ایک بل اس اسمبلی میں لایا جائے کہ اگر ایوان کے ایک تہائی ممبر مستعفی ہو جائیں تو ساری اسمبلی dissolve ہو جائے گی تو کیا یہ ایک جمہوری انداز مانا جا سکتا ہے ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ یہ کر دیں تو یہ قابل قبول ہوگا ۔ میں کہتا ہوں کہ اس بارے میں سوچنا بھی غلطی ہے ۔ یہ جمہوری انداز کے خلاف ہے ۔ یہ جمہوری فکر کے خلاف ہے ۔ یہ جمہوریت کی خودکشی ہے ۔ اگر آپ اپنے Administrators سے کام چلانا چاہتے ہیں اگر آپ اپنی نوکر شاہی

کے حوالے سے یہ سب کچھ کرنا چاہتے ہیں تو سیدھی سادی لیجسلیشن لائیے - سیدھا سادہ آرڈیننس نافذ کریں کہ کسی سوسائیٹی میں کوئی منتخب ممبر ہو گا ہی نہیں اور اگر آپ شتر مرغ کی طرح ایک طرف جب وہ اڑنے لگے تو کہیں کہ یہ جانور ہے اور جب چلنے لگے تو کہیں کہ پرندہ ہے تو یہ چیز لیجسلیشن میں روا نہیں ہے - آپ مضبوط بنیاد پر قانون سازی کریں - اگر آپ یہ ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا منشور یہ ہے کہ عوام کی حاکمیت ہونی چاہئے عوام کا غلبہ ہونا چاہئے تو آپ ایسی قدغن کیوں لگاتے ہیں - آپ عوام کی رائے کے خلاف پابندی کے ستون کیوں کھڑے کر دیتے ہیں کہ اس کے اندر داخل نہیں ہونے دیا جا سکتا - اور پھر اس کو یہیں تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ جو لوگ جمہوری انداز سے اور جمہوری طرز سے آپ ہی کے بنائے ہوئے قانون اور آرڈیننسوں کے ذریعے سے منتخب ہو کر آ گئے ہیں ان کو بھی ختم - (حزب اختلاف کی جانب سے شیم شیم کی آوازیں) میں حیران ہوں کہ آپ کا مقصد کیا ہے اور آپ صاف طور پر واضح ہو کر سامنے کیوں نہیں آتے -

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

(نعرہ ہائے تحسین)

یہ دونوں چیزیں ایک ساتھ نہیں چلیں گی - یا تو آپ یہ واضح کر دیں کہ عوامی ادارہ کوئی رہے گا ہی نہیں - کوئی ایسا ادارہ ہم نہیں بنائیں گے جس میں عوام کے چنے ہوئے نمائندے آئیں اور اگر آپ اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں -

مسٹر منظور حسین جنجوعہ - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہ بار بار عوام - عوام اور عوام کی حکمرانی کی باتیں کر رہے ہیں - کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں کہ میری طرف جو فاضل ممبران بیٹھے ہوئے ہیں عوامی رائے وہ دے سکتے ہیں یا دوسری طرف بیٹھنے والوں کو ہی یہ حق پہنچتا ہے ؟

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے -

رانا پھول محمد خان - آپ تلوار کی رائے ہیں اور ہم عوام کی رائے ہیں -

مسٹر منظور حسین جنجوعہ ۔ ہم عوام کی رائے ہیں اور آپ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی رائے ہیں ۔

Mr. Speaker : Every member is elected by the electorates.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے تھوڑا سا آرام کا موقع دے دیا ہے ۔

رانا کے اے محمود خان ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آیا تقریر کے لئے کوئی وقت مقرر کیا جائے گا یا تمام دن وہی تقریریں کرتے رہیں گے ۔ کیونکہ آج ہاؤس کے سامنے بڑا اہم کام ہے ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جب آپ یہاں پر بل لائیں گے تو ہم اس پر بحث کریں گے اور اس پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جا سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں حیران ہوں کہ آخر اس قانون سازی کا مقصد کیا ہے ؟ قانون سازی کیسے ہوتی ہے ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ رولز کے تحت repetition کی اجازت نہیں ہے اور ان کی تقریر میں ایک ہی چیز کو دس (۱۰) دفعہ دہرایا گیا ہے ۔ اگر اس معزز ایوان کا وقت اسی طرح پر ضائع ہوتا رہا تو میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کی نمائندگی کے لئے ہم یہاں موجود ہیں ان کے ساتھ ہم انصاف نہیں کریں گے بلکہ ان کے ساتھ بے انصافی ہوگی ۔ اس لئے کہ قانون سازی کا کام ابھی ایجنڈے میں موجود ہے ۔ اگر آپ نے انہیں بولنے کی اجازت دی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ رولز کی خلاف ورزی کی جائے اور ایک ہی چیز کو بار بار دہرایا جاتا رہے ۔

(قطع کلامیاں)

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں جناب وزیر قانون سے کہ جب انہوں نے فرمایا ہے کہ الفاظ repeat کئے گئے ہیں ۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ کون سے الفاظ repeat کئے گئے ہیں ؟

Mr. Speaker : I hope that members would avoid repetition. It is for all the members present in the House.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کا وقت آپ ضائع کر رہے ہیں ۔ آپ نے لاکھوں روپیہ برباد کر دیا ہے ایک چھوٹے سے آرڈیننس کو جاری کر کے ۔ اگر آپ اس کو باقاعدگی سے لے آتے تو شائد یہ ایک گھنٹے کے اندر پاس ہو جاتا ۔

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ اس بل کو فی الفور consider کیا جائے ۔ کیا اس بل پر عام بحث شروع ہو چکی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ قاعدہ ۷۸ پڑھیں ۔ اس کے تحت بحث ہو رہی ہے ۔

مسٹر منظور حسین جنجوعہ ۔ جناب ۔ کیا تمام دن اس بل پر بحث ہوتی رہے گی ؟

Mr. Speaker : This I cann't tell.

مسٹر منظور حسین جنجوعہ ۔ جناب والا ۔ اس کے لئے وقت مقرر ہونا چاہئے ؟

مسٹر سپیکر ۔ میں زائچہ دیکھ کر بتانے والے لوگوں میں سے نہیں ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں ایک بار پھر نہایت ادب سے آپ کو درخواست کروں گا ۔ کہ وقت مقرر کر دیجئے کہ فاضل رکن اتنی دیر بولیں گے ۔ کافی بحث ہو چکی ہے ۔ اب اگر سب باتیں repeat ہوتی ہیں اس سے تو یہ بہتر ہے کہ منسٹر انچارج کو وقت دیجئے کہ وہ بھی کچھ فرمائیں ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ جناب وزیر قانون کی خدمت میں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں منسٹر کی اور لیڈر آف دی اپوزیشن کی ایک privilege ہوتی ہے ۔ جنرل سٹیٹمنٹ ہر آنرایبل رکن نہیں کر سکتا ۔ آپ کو تقریر کا موقعہ دیا جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کاش کہ ہم لیجسلیشن کرتے وقت صرف اس چیز کو مدنظر رکھیں کہ ہم قانون پاس کر سکتے ہیں ۔ صرف اپنے اختیارات کی حد تک ہم اپنی نگاہ نہ رکھیں ، بلکہ اصل چیز جو legislation کے

لئے لازمی ہے اور ضروری ہے وہ یہ ہے کہ وہ اس کے اثرات پر نظر رکھیں کہ جو قانون آپ نے ایک منٹ میں پاس کر دینا ہے وہ عوام کی زندگیوں تک چلنا ہے ۔ تو جب تک اس قانون کے اثرات کو ، اس کے after effects کو اس کی خوبیوں کو اور اس کی برائیوں کو اچھے طریقے سے اس ہاؤس میں نہ دیکھیں گے اس پہ سیر حاصل تبصرہ نہیں کریں گے ان پہ پوری نظر کے ساتھ آپ اپنی مہر ثبت نہیں کریں گے ۔

Mr. Speaker : You are in relevant. That stage has passed.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ یہ قانون پہلے سن ۷۲ء میں نافذ کیا گیا تھا ۔ یہ قدغن بہت حد تک اس میں لگائی گئی تھی ، جو رہی سہی کسر باقی تھی وہ ایک آرڈیننس کے ذریعے نافذ کر کے جس کو آج ہم بل کی شکل میں discuss کر رہے ہیں اس کو پورا کر دیا گیا ہے ۔ خدا را ان چیزوں سے احتراز کیجئے ، ان چیزوں سے احتراز کیجئے ، ان چیزوں سے بچئے بلکہ اس طرف ہماری توجہ زیادہ ہونی چاہئے کہ ان کواپریٹو سوسائٹیوں میں خرابیاں کیا ہیں ۔ کواپریٹو سوسائٹیوں میں کیا کیا چیزیں ہیں جو امنڈمنٹ کے ذریعے ہم لا سکتے ہیں ۔ جس سے کام بہتر طریقے سے چل سکتا ہے ۔ بلکہ میں عرض کروں گا کہ اس میں عوام کو زیادہ سے زیادہ نمائندگی حاصل ہو ، زیادہ سے زیادہ نمائندگی دینے کے ہم دن بدن اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور اس قسم کی لیجسلیشن کر رہے ہیں کہ جو تھوڑی بہت مراعات سابقہ قوانین کے تحت عوام کو حاصل ہیں وہ بھی ہم سلب کر رہے ہیں ۔ آپ یاد رکھیں کہ اس طریقے سے ہم صوبے کے عوام کی خدمت نہیں کریں گے ۔ اس طریقے سے ان کو ہم اعتماد میں نہیں لے سکیں گے ۔ اس طریقے سے کواپریٹو سوسائٹیوں کی برائیوں کو ہم ختم نہیں کر سکیں گے ۔ بلکہ مصیبت تو یہی ہے ، ایک رواج ہمارے ہاں چل پڑا ہے کہ اگر کسی مسجد کا امام غلط ہو تو ہم کوشش کرتے ہیں کہ مسجد کو ہی گرا دیا جائے ۔ بجائے اس کے کہ امام کو بدلیں ، امام کی اصلاح کریں ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ مسجد کو ہی گرا دو ۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری ۔ اس نظام کے تحت یہ لیجسلیشن کی جا رہی ہے ۔ ایک شخص میں خرابیاں ہوں ۔ ایک

شخص نے اپنی برائیوں کی وجہ سے سوسائٹی کا ستیاناس کیا ہے تو بجائے اس کے کہ قانون کے ذریعے اس آدمی کو کان سے پکڑ کر باہر نکالا جائے۔ اسے ننگا کریں کہ یہ عوام کا دشمن ہے۔ ہم یہ نئی پابندیاں لگاتے ہیں کہ عوامی نمائندے چنے ہی نہ جا سکیں۔ اگر یہ برے کے چننے کے لئے پابندی لگائی گئی ہے تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ برے آدمی کے چننے کے ساتھ ساتھ آپ نے اچھے آدمی کے چننے پر بھی پابندی لگا دی ہے۔ جو کہ انصاف کے اور قانون کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ یہ انسان کے fundamental rights ہیں یہ چیز آتی ہے اور اس کا حق ہے کہ جہاں بھی کوئی الیکشن ہو وہ اظہار رائے کر سکتا ہے اور دوسروں کی رائے اپنے ساتھ لینے کے لئے اس کا امیدوار بن سکتا ہے۔ تو ہم نے جو قدغن لگائی ہے اس سے ہم آئین کے تحت دی گئی شرائط جن کے تحت ایک مسلم شہری کہلایا جا سکتا ہے اور شہری کہلانے کے بعد ہر ایسے ادارے میں ان کا حق حاصل ہو جاتا ہے کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ میں آپ کی توجہ دلاؤں کہ یہ قانون آئین کے خلاف ہے آئین کے بنیادی فراض اور ابتدائی جو مراحل ہیں ان کے خلاف ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ fundamental rights کو violation کرتا ہے۔ آئین کے تحت کی گئی۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ پہلے بھی کہہ چکے ہیں۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں ان گزارشات کے ساتھ اپنی تقریر ختم کروں گا کہ اس قانون کو از راہ کرم اول تو واپس لے لیں اور اگر واپس لینے میں کوئی جھجک محسوس کی جائے تو پھر میں اس ہاؤس سے درخواست کروں گا کہ وہ عوام کی رائے پہ قدغن لگانے پر اپنی مہر ثبت نہ کریں اور اگر یہ مہر ثبت کر دی گئی تو وہ عوام کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا۔ میں اس قانون کا تھوڑا سا پس منظر بیان چاہتا ہوں کہ حکومت امداد باہمی کے نام پر ان ضروری اداروں پر قبضہ کرنے کے لیے اپنی پارٹی کے کارکنوں کا اس تسلط جانے کے لئے یہ قانون لائی ہے۔ اس سلسلے میں دوبارہ آرڈیننسز وغیرہ نافذ کئے گئے، ترمیمیں کی گئیں، الیکشن کے پروگرام بنے، nomination papers آئے۔ جب برسر اقتدار پارٹی

کو یقین ہو گیا کہ ہمارے آدمی ان اداروں پر قابض نہیں ہو سکتے تو انہوں نے پابندی لگا دی کہ دو دفعہ جو پہلے عہدیدار رہ چکے ہیں دوبارہ ان کے عہدیدار نہ بن سکیں ۔ دراصل یہ سب کچھ برسر اقتدار پارٹی نے اپنے آدمیوں کو مسلط کرنے کے لئے کیا ہے اور جب انہوں نے دیکھا کہ ان کے آدمی پھر بھی ان اداروں پر قابض نہیں ہو سکیں گے تو انہوں نے تھوڑا سا ایک اور نکتہ چھوڑ دیا کہ اگر اس ادارے کی ایک تہائی استعفا دے دے یا علیحدہ ہو جائے تو جو عہدیدار منتخب ہوں گے ان سب کو فارغ کر دیا جائے گا ۔ یہ سب کچھ اپنی پارٹی کو قابض کرانے کے لئے کیا جا رہا ہے ۔ اگر کچھ غلط لوگوں کو debar کرنا ضروری تھا جن کو روکنا ضروری تھا کہ وہ عہدیدار نہ بنیں تو ان کے لئے لیجسلیشن ہو سکتی تھی کہ وہ غلط لوگ ہیں ، انہوں نے گڑبڑ کی ہے ، انہوں نے سوسائٹیوں کو نقصان پہنچایا ہے ۔ ان کو سزا دی جا سکتی تھی ۔ اب تمام لوگوں پر یہ پابندی لگانی سراسر زیادتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس پورے ادارہ امداد باہمی کے ساتھ نا انصافی ہوگی اور اس کو بالکل سیاسی رنگ دیا جا رہا ہے تاکہ اپنی پارٹی اور اپنی پسند کے لوگ دھونس کے ذریعے اور ہر طریقے سے مسلط کئے جا سکیں ۔

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میں مختصراً عرض کروں گا اور اگر جناب نے اجازت دی تو میں تھوڑا سا کوآپریٹو موومنٹ کا بیک گراؤنڈ بھی آپ کے سامنے لاوں گا ۔

جناب والا ۔ یہ موومنٹ ہمارے ملک میں سب سے پہلے انگریز نے رائج کی اور اس نے ایسے طریقے سے رائج کی کہ جو عوامی آدمی ہوں ان کو کم سے کم اختیارات ہوں اور عملی طور پر اختیارات گورنمنٹ کے آفیسرز کے ہاتھ میں ہوں ۔ میرا یہ خیال تھا کہ اب یہ عوامی حکومت جو برسر اقتدار آئی ہے عوام کے اختیارات میں اضافہ کرے گی ۔ نہ کہ عوام کے اختیارات کو اس طرح کچلا جائے گا ۔ جس کی مثال اس سے پہلے نہ انگریز نے پیش کی تھی نہ کوئی فوجی حکومت دے سکتی ہے ۔

جناب والا ۔ مجھ سے پہلے حاجی سیف اللہ دو شقوں کے متعلق آپ کو عرض کر چکے ہیں ۔ میں ان کی تائید میں اتنا ضرور عرض کروں گا کہ یہ زیادہ بہتر

ہوتا کہ گورنمنٹ یہ قانون بنا دیتی یا بل اس قسم کے بنا دیتی کہ جو بھی پہلے کواپریٹر رہ چکا ہے اس کی اولاد اور اس کے پوتوں تک کو ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا جائے ، کیونکہ ممکن ہو سکتا ہے کہ اس الیکشن میں بھی پرانے رکن اور ان کے بیٹے آ جائیں اور پیپلز پارٹی والے الیکٹ ہو کے آ جائیں ۔

جناب والا ۔ بہر صورت یہ کمی رہ گئی ہے ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب تک یہ نہیں کیا جائے گا ممکن ہے کہ پھر بھی وہ کواپریٹرز آ جائیں ۔ ان کے بھائی ، ان کے عزیز ، ان کے کوئی اور آ جائیں تو میں کہوں گا کہ اس حصے کو ختم کریں اور بالکل کسی کو نہ آنے دیں ۔ کیونکہ جناب والا یہ بات ہمارے منسٹروں کو بھی معلوم نہیں کہ یہ سازش کہاں سے چلی ہے ۔ یہ سازش کہاں سے موومنٹ کے خلاف کون چلا رہا ہے ۔ وہ ایک سرمایہ دار طبقہ ہے جو دنیا میں بینکنگ کر رہا ہے اور وہ اس طریقے سے یہ چاہتا ہے کہ یہ موومنٹ ختم ہو جائے ۔

جناب والا ۔ میرے فاضل دوستوں نے ابھی یہ کہا ہے کہ آپ پچھلی باتوں کا ذکر نہ کریں جو کہ اس بل سے تعلق نہیں رکھتی ۔ لیکن میں ان کی یاداشت کے لئے تھوڑا سا ذکر کر دینا چاہتا ہوں کہ جس وقت پاکستان معرض وجود میں آیا اس وقت ہمارے ملک میں کوئی بینکنگ مسلمانوں کے پاس نہیں تھی سوائے حبیب بینک اور مسلم کمرشل بینک کے اور یہ سنٹرل کواپریٹو بینک اور پرانونشل کواپریٹو بینک ہر ڈسٹرکٹ میں موجود تھے ۔ جناب والا ۔ اس وقت ہندو چونکہ ہر ضلع کے خزانہ کے ٹھیکیدار تھے اور وہی اس کو چلاتے تھے اس وقت اگر یہ موومنٹ نہ ہوتی اور یہ تجارت کار لوگ نہ ہوتے جنہوں نے اس وقت موومنٹ کو سہارا دیا تو ملک کو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا اس وقت انہوں نے ہر ضلع کے جتنے خزانے تھے ان کا چارج لیا اور وہاں پر ہندو سرمایہ دار کی کمی کو کواپریٹو اور چھوٹے حصہ دار کی امداد سے اس کو چلایا اور اس ملک کو تکالیف سے بچایا ۔

حضور والا ۔ میں ایک اور بات بھی آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں اس وقت اربوں روپے کا سرمایہ اور اربوں روپے کی چیزیں جو لا وارث کی شکل میں

سٹوروں میں جمع تھیں ان کو بھی صرف اس موومنٹ نے سہارا دیا اور اربوں روپیہ اسی پاکستان گورنمنٹ کو اسی موومنٹ نے وصول کر کے دیا ۔

جناب والا ۔ میں ایک اور مثال دیتا ہوں کہ یہ موومنٹ ایسی تھی جس نے پہلی بار اس ملک کے اندر لوگوں کو fertilizer کا استعمال سکھایا ۔ اس وقت fertilizer لینے والا کوئی نہیں تھا ۔ پھر یہی موومنٹ تھی حضور والا جس نے کروڑوں روپے کا خسارہ برداشت کیا اور اسی نے تمام کا تمام fertilizer دیہاتوں میں پہنچایا اور زمینداروں نے اس کو فری تقسیم کیا ۔ ادھار میں تقسیم کیا اور بہت سا روپیہ اس کا ڈوب گیا ۔ لیکن آج یہ حالت ہے کہ آپ کی گندم کی پیداوار جو اس وقت پہلے سے چار گنا بڑھ گئی ہے اس کا credit بھی میں اسی موومنٹ کے ورکرز کو دیتا ہوں ۔ ان لوگوں کو دیتا ہوں جو لوگ اس وقت موومنٹ کے ساتھ تعلق رکھتے تھے ۔ میں جناب والا چاہتا ہوں کہ اس بل میں یہ شق ہوتی کہ جس نے اس موومنٹ کے اندر بد دیانتی کی ہے اس کو ہمیشہ کے لئے اس موومنٹ سے خارج کر دیا جائے ۔ مجھے کوئی تشویش نہیں ۔

جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ اس موومنٹ نے کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں اور کن چیزوں پر پابندی ہونی چاہئے ۔ جناب والا ۔ اگر وہ ڈائریکٹر ، وہ چیئرمین ، وہ آنریری سیکریٹری جنہوں نے بد دنیانتی نہیں کی اگر آپ ان کو ہمیشہ کے لئے نا اہل قرار دے دیتے تو مجھے کوئی افسوس نہ ہوتا ۔ جناب والا ہوا کیا ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ بغیر سوچے سمجھے یہ کہہ دیا گیا ہے کہ بھائی ہم آپ کو جبری ریٹائر کرتے ہیں ایک سال کے لئے ۔ مارشل لاء حکومت نے یہ کیا کہ ایک سال کے لئے ہم ریٹائر کرتے ہیں ۔ ان کا مقصد بھی تھا جو میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں ۔ مقصد ان کا یہ تھا کہ بڑے بڑے قرضے بڑے بڑے لوگوں نے دینا تھے ۔ اس کی وصولی کرنا ہے ۔ مارشل لاء والوں کو یہی بتایا گیا تھا ۔ ہمارا جو weak point ہے میں وہ عرض کر رہا ہوں ۔ یہ لوگ وصول نہیں کرنے دیتے تھے جو کہ بنیادی طور پر غلط تھا ۔ اصل میں یہ آفیسر کلاس خدا اس کو خوش رکھے یہ ہم میں سے ہیں ، ہمارے ہی بھائی ہیں ، یہ ان کے ساتھ ہوں یا ہمارے ساتھ ہوں ۔ لیکن ہمیشہ یہ ان کا شوق رہتا ہے کہ تمام اختیارات چاہے وہ سپیکر کے ہوں ، چاہے وہ منسٹر کے ہوں ، چاہے وہ کسی

ڈائریکٹر کے ہوں وہ یہ نہیں چاہتے کہ ان میں کچھ ان کا حصہ ہو - بہر صورت میں جناب کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ قانون بنوایا ہے ان لوگوں کے خلاف جو اس میں مقروض نہیں تھے - اس میں یہ آپ کے ایگزیکٹیو ڈائریکٹر مقروض نہیں تھے - جناب والا - وہ لوگ مقروض تھے - جن کو ڈائریکٹروں نے قرضہ نہیں دیا تھا بلکہ آفیشل مشینری نے دیا تھا - آپ کے منسٹروں اور اس وقت کے گورنروں نے دیا تھا - وہاں ہمارے نوٹس اب بھی موجود ہیں - جناب والا - میں چیلنج سے کہتا ہوں کہ آپ پراونشل کواپریٹو بنک کی فائلیں منگا لیں - ہم نے وہاں اعتراضات کئے تھے کہ یہ جو قرضہ ہے یہ ناجائز ہے - یہ جو قرضہ لے رہے ہیں یہ سوسائیٹی کے ممبر نہیں - لیکن جناب والا - میں آپ سے عرض کروں ہوا کیا - ہوا یہ کہ یہاں شوگر مل کی ایک بہت بڑی سوسائیٹی تھی - تو جو کماد اگانے والے تھے وہ اس کے ممبر تھے - لیکن جناب والا - ہوا یہ کہ یک لخت سوسائیٹی توڑ دی گئی اور سوسائیٹی کن کی بنائی ؟ سٹینڈرڈ گریڈ کے آدمیوں اور ایک دو آفیشل کے رشتہ داروں کی - میں ان میں سے کسی کا نام نہیں لوں گا - قرضہ وہ کھا گئے بدنام روکڑی ہو گیا -

جناب والا - میں اپنے فاضل منسٹر سے یہ کہتا ہوں کہ میرا یقین ہے کہ آپ میں کواپریٹر کا خون ہے - آپ کا باپ ایک بہترین کواپریٹر تھا اس کا شرم کریں آپ کواپریٹر کو جبراً ریٹائر نہ کریں - اب اگر عوام ان کو نہیں چاہتے تو نہ آنے دیں - میں بالکل نہیں چاہتا کہ جن کو عوام نہیں چاہتے ان کو ہمارے اوپر آنے دیں -

مسٹر سپیکر - آپ تفصیل میں نہ جائیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد - جناب والا - جو مخالفت کرتا ہے وہ تمام پہلو بیان کیا کرتا ہے -

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی - جناب والا - جو آپ کہیں گے میں وہی کروں گا - جناب والا - مارشل لا رجیم نے جب تمام سنٹرل کواپریٹو بنک اور پراونشل بنک کی کمیٹی کو توڑا تو ان کو یہ بتایا گیا کہ یہ خلا باقی رہ گیا ہے کہ بعض جگہوں پر سارے ڈائریکٹر چھ سال سے متواتر نمائندے آ رہے ہیں

تو آپ ایک ایسا لفظ لیں آئیں کہ اگر ایک تہائی ریٹائر ہو جائے تو ساری سوسائیٹی کو ریٹائر سمجھا جائے۔ لیکن اب یہ ہوا ہے کہ جناب والا۔ اگر ایک تہائی استعفا دے دیتی ہے اور وہ یہ نہیں چاہتی کہ مجارٹی کام کر سکے تو تمام مجارٹی جس کو عوام نے منتخب کیا ہے خود بخود بے اختیار ہو جائے گی۔ اور اس کی جگہ پر ایڈمنسٹریٹر مقرر ہو جائیں گے۔ جناب والا۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ اگر ۱۲ آدمی ہیں چار آدمی مالک ہوئے یا وہ آٹھ ہوئے۔ اگر چار آدمی چاہیں کہ یہ کمیٹی توڑ دی جائے تو ان پر اوپر سے اشارہ ہے کہ بھئی آپ استعفا دے دیں۔ تمھاری مرضی کے مطابق ایڈمنسٹریٹر لے آئے ہیں۔ آٹھ دیکھتے رہ جائیں گے اور عملی طور پر وہ ۴ مالک سمجھے جائیں گے۔ چار آدمیوں کے ہاتھ میں وہ بنک ہوگا جب تک وہ چاہیں گے چلے گا۔ جب تک وہ چاہیں گے نہیں چلے گا۔

جناب والا۔ اتنی گزارش ہے کہ اس میں سے ایسی ترامیم کو لایا جائے کہ اس میں عوام کے نمائندے زیادہ سے زیادہ ہوں۔ میں تو یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس موومنٹ کو خدا کے لئے چلایا جائے۔ اس موومنٹ میں آفیشل اور نان آفیشل ایسی سوسائٹیاں بنائیں اس کو ایسے طریقے سے چلائیں میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ایگزیکٹیو کے لوگ جو سوسائیٹی کے منتخب کردہ ہیں وہ کواپریٹو سوسائیٹی کے بطور ایڈوائز ہوں۔ اور کوئی بھی سکیم جو اس ملک میں بنائی جائے وہ ایڈوائزر کے مشورے کے ساتھ بنائی جائے۔ اس کے اندر یہ ہو گا کہ آفیشل اور نان آفیشل کا جو اختلاف ہے وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

رانا پھول محمد خان۔ (لاہور — ۱۵) جناب والا۔ میں اس مسودہ قانون کے بارے میں زیادہ وقت تو نہیں لینا چاہتا کیونکہ فاضل اراکین نے اس پر بڑی اچھی طرح روشنی ڈالی ہے لیکن میں کچھ باتیں عرض کرنی چاہتا ہوں اور وزیر انجمن ہائے امداد باہمی سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اس محکمہ کے لفظ کا پاس کرتے ہوئے میری مناسب باتوں سے اتفاق فرمائیں گے۔

جناب والا۔ یہ محکمہ ہی اتفاق کا ہے۔ اس لئے میں گزارش کروں گا کہ مسودہ قانون ایسے لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو بالکل ان پڑھ ہیں۔ جن کی

آمدنی بالکل کم ہے ۔ یہ لوگ دیہات میں رہتے ہیں ۔ انہوں نے اپنی سوسائٹیاں بنائی ہوئی ہیں ۔ جناب والا ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ اس قانون کو بناتے وقت انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اگر ایک چھوٹی سی بستی جس میں صرف ۳۰ آدمی رہتے ہیں وہاں ۱۹۶۲ ء میں سوسائٹی بنی ۔ اس کے عہدیدار بدل بدل کر چلے آ رہے ہیں ۔ وہ پانچ پانچ مرتبہ عہدیدار رہ چکے ہیں ۔ آپ نے اس میں سوسائٹی بنانے کا کسی کو حق نہیں دیا ۔ وہاں کوئی عہدیدار ہی نہیں بنے گا اس سوسائٹی ہی کو ختم کر دیا جائے گا ۔

جناب والا ۔ جیسے سوسائٹی ایک ادارہ ہے ۔ جمہوریت کے علمبردار وزیر صاحب کو چاہئے تھا کہ وہ ان جمہوری تقاضوں کو پورا کرتے ۔ جمہوریت کا خون نہ کرتے ۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ یا وزیر اعظم پر اگر عدم اعتماد کرنا ہو تو اس کے لئے دو تہائی اکثریت چاہئے لیکن اگر ایک سوسائٹی جس کو پیسے دے کر اپنا کام چلانے کے لئے غریبوں نے بنائی ہے اور انہیں کا ایک سنٹرل بینک بنا ہوا ہے اس کو ختم کرنے کے لئے ایک تہائی ممبران استعفا دے دیں تو وہ ختم ہو گئی ۔ میں جناب وزیر متعلقہ سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ ایسی تجاویز بھی پیش کریں گے کہ اگر اسمبلی کے ایک تہائی اراکین مستعفی ہو جائیں تو ساری اسمبلی ختم ہو جائے ۔

جناب والا ۔ میں مثال دے رہا ہوں کہ یہ ایک جمہوری ادارہ ہے جیسے سوسائٹی ایک جمہوری ادارہ ہے ۔ ہم اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے قانون بناتے ہیں ۔ اس قانون میں ایک اور چیز بھی رکھی گئی ہے جو میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس قدر ہمیں شرمندہ کرتی ہے کہ ہم منہ دکھانے کے قابل نہیں رہ سکتے ۔

جناب والا ۔ پہلے جناب صدر مملکت کے حکم سے ایک حکم دیا گیا کہ اکتوبر تک انتخابات مکمل کرائے جائیں گے اس کے بعد ایک ترمیمی حکم جاری کرایا گیا کہ ۲۸ فروری تک انتخابات کرایا جائے لیکن ان کی دفعہ ۳ میں انہوں نے اپنے حکم کی خود مٹی پلید کی ہے اور کو پڑھنے والے لوگ یہ کہیں گے کہ یہ کسی ان پڑھ وزیر کا بنایا ہوا قانون ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔ وزیر قانون صاحب تشریف رکھیں ۔

جناب والا ۔ میں سمجھتا ہوں وہ مجھے بھائی بنانا پسند کریں گے کیونکہ وہ امداد باھمی کے وزیر ہیں ۔ میں بالکل ان پڑھ ہوں ۔

جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ آپ دیکھیں کہ صدارتی حکم میں خود ترمیم کرتے ہیں کہ یکم دسمبر سے ۲۸ فروری تک انتخابات کرائے جائیں گے ۔ مثال کے طور پر میں ضلع لاہور کا ذکر کرتا ہوں ۔ ۲۴ جنوری کو ضلع لاہور کے سنٹرل کوآپریٹو بنک کے چیئر مین منتخب ہو گئے ۔ اب آپ یہ کہتے ہیں کہ اس پر عمل درآمد کرانے والے انتخاب کو کالعدم قرار دے دیا جائے گا ۔ یہ کس قدر ستم ظریفی ہے ۔ میں مثال دیتا ہوں کہ ایک آدمی فوت ہو گیا ۔ اس کی بیوی رونے لگی اور کہنے لگی کہ انہوں نے فلاں سے پانچ ہزار لینا تھا ۔ تو مجھ جیسے یا وزیر امداد باھمی جیسے کوئی صاحب تشریف رکھتے تھے ۔ اس نے کہا میں لے لوں گا ۔ پھر اس نے کہا فلاں سے اتنا پیسہ لینا ہے تو اس نے کہا وہ بھی میں لے لوں گا ۔ پھر اس نے کہا کہ پانچ سو فلاں سے لینا ہے تو اس شخص نے کہا کہ وہ بھی میں لے لوں گا اس طرح سارا پانچ ہزار روپیہ بنا ۔ مرنے والے کی بیوی نے کہا کہ پچاس ہزار روپیہ منو خان کو دینا ہے تو اس شخص نے کہا کہ اور بھی کوئی بھائی بولے اکیلا میں ہی رہ گیا ہوں ۔

جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ اس معزز ایوان کے ایک رکن چوھدری محمد یعقوب خان چیئر مین منتخب ہو چکے ہیں ۔ قانون کی رو سے اور ان کے حکم کی رو سے اور ترمیمی آرڈیننس کی رو سے وہ چیئرمین منتخب ہو چکے ہیں ۔ میں متعلقہ وزیر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ کیا وہ اس ترمیم سے متاثر ہوں گے ۔ اگر وہ متاثر ہوں گے تو کیا یہ نا انصافی نہیں ہو گی ۔

جناب والا ۔ میں لمبی چوڑی تقریر کرنے کا عادی نہیں ہوں ۔ لیکن میں صرف انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ۔ جمہوریت کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے یہ گزارش کروں گا کہ انجمنوں کو بھی اسمبلی جیسا درجہ حاصل

ہو ۔ ان کے گاؤں میں ۔ ان کے دیہات میں وہاں بھی جمہوریت کو مدنظر رکھیں ۔ پھر اکثریت رائے کو کبھی قتل کرنے کی کوشش نہ کی جائے ۔ اگر آپ یہ کریں گے تو آپ جمہوریت کے علمبردار نہیں ہیں بلکہ میں انہیں کہوں گا کہ آپ جمہوریت کے خون خوار ہیں ۔

سردار امجد حمید خاں دستی ۔ (مظفر گڑھ ۱) جناب سپیکر ۔ حالیہ انتخابات ہوئے ۔ میں مد مقابل بیٹھنے والے حضرات ۔ میرے یہ دوست ببانگ دہل ہر جگہ ہر پلیٹ فارم پر ہر جلسہ میں اور ہر ماحول میں منتخب ہونے کے لئے جو انہوں نے تقریریں کیں یا اپنے حق میں جو دلیلیں دیں وہاں انہوں نے یہ کہا کہ ہم عوام کے لئے ۔ ہم عوام کے فائدے کے لئے جمہوری اقدار کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے لئے سب کچھ کر رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ جب میں نے اسمبلی کے شروع ہونے پر آپ کے انتخاب کے موقع پر مبارک باد دی تو اس ضمن میں ذکر کیا تھا کہ یہ صاحبان بزور شمشیر منتخب ہوئے ہیں ۔ وہ آج بات بالکل واضح ہو گئی ہے کیونکہ ان کا تعلق شمشیر سے تھا ۔ اس لئے یہ اسی شمشیر کو جمہوری اقدار اور عوامی خواہشات کو پائمال کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں ۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ یہ بل جو ہمارے فاضل وزیر امداد باہمی کی طرف سے پیش ہو رہا ہے اس میں جمہوری اقدار کو پائمال کرنے کی بجائے اس بل میں یہ اہتمام کیا جاتا کہ اس کو زیادہ سے زیادہ جمہوری بنایا جائے ۔ اس میں زیادہ سے زیادہ عوام کے اپنے خیالات اور اپنے نظریات اور ایک عوامی تحریک کو چلانے کا بندوبست کیا جائے ۔ اس کا اہتمام کیا جائے میرا خیال تھا کہ ہمارے sportsman وزیر صاحب اپنے sportsman ہونے کی وجہ سے اپنے وسیع القلبی کی وجہ سے یہاں اس قسم کا بل پیش نہیں کریں گے ۔ لیکن میری حیرانگی کی انتہا نہیں رہی کہ انہوں نے اس بل میں ایسی شقیں پیش کی ہیں جو بالکل عوام کی خواہشات کے خلاف ہیں ۔ جمہوری اقدار کے خلاف ہیں ۔ اس بل کی دفعہ ۲ میں انہوں نے یہ قرار دیا ہے کہ کسی سوسائٹی کا اگر کوئی ڈائریکٹر ۶ سال کے لئے متواتر ممبر رہا ہو اس کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ دوبارہ دو سال کے لئے

منتخب ہو سکے - اس دلیل کو کئی با آپ کے سامنے پیش کیا گیا - کیا آپ یہ چاہیں گے کہ اس معزز ایوان کے ممبران اگر چھ سال متواتر منتخب ہوتے رہیں تو ان پر یہ قدغن لگا دی جائے کہ وہ آئندہ بالکل قطعی طور کے لئے منتخب نہیں ہو سکتے یا کچھ عرصہ کے لئے منتخب نہیں ہو سکتے - جب آپ نے کسی ادارے پر یہ قدغن نہیں لگائی تو ایک ایسے ادارے میں جس کا نام امداد باھمی ہے جو باھمی تعاون اور باھمی امداد سے پھلتا پھولتا ہے - میں نہیں سمجھتا کہ کیا وجہ ہے کہ اس میں ایسے لوگوں پر یہ قدغن لگائی گئی ہے - ان پر یہ پابندی لگائی گئی ہے - جن کا دامن صاف ہے جنہوں نے عرصہ دراز سے اس کی خدمت کی اور نہایت نیک نیتی سے خدمت کی -

جناب والا - میں یہ عرض کروں گا کہ ہماری مثال ہمارے ملک کا نصف حصہ کٹ جانے کے بعد ویسی ہی ہے جیسے کہ ہمارے ۹۰ ہزار قیدی ہندوستان کی قید میں پڑے ہوئے ہیں - وہاں کوئی تفریق نہیں ہے - شیعہ بھی ہیں سنی بھی لیکن ان میں کوئی تفریق نہیں ہے - جماعتی طور پر بھی کوئی تفریق نہیں مثال کے طور پر اگر کوئی جماعت اسلامی سے تعلق رکھتا ہو تو یہ نہیں کہ دوسری جماعت سے تعلق رکھنے والا اس سے باھمی تعاون نہ کرے بلکہ محبت ، تعاون اور یک جہتی بالکل ویسی ہی ہے جیسی کہ ہونی چاہئے جیسی کہ سگے بھائیوں میں ہونی چاہئے اور ہماری حالت بالکل وہی ہے - ہمیں اندرونی طور پر اس قدر متحد ہونا چاہئے کہ جو کچھ ہم گنوا بیٹھے ہیں اس سے مزید نہ گنوائیں اور ایسا کرنے سے گریز کریں - ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے قوانین کے اندر جمہوری اقدار کا خیال رکھیں اور جمہوری اقدار کے مطابق باھمی اتحاد اور اتفاق سے ایسے قوانین وضع کریں کہ عوام کو قطعاً کسی قسم کی پریشانی نہ ہو - لوگ یہ نہ سمجھیں کہ جمہوری اقدار پامال ہو رہے ہیں یا ان کو پامال کیا جا رہا ہے - آپ میں سے عمر کے لحاظ سے سب بالغ ہیں لیکن جو سیاسی طور پر بالغ ہیں اور دیگر بزرگان ان کو اس بات کا علم ہے کہ اس قسم کے ہتکنڈے جمہوریت کو پامال کرنے کے ہتکنڈے ہوتے ہیں اور ایک جماعت کو زیادہ اہمیت دینا کسی طور پر بھی مناسب نہیں ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے ہتکنڈے آپ کو قائم رکھنے میں ممد یا معاون ثابت ہوں گے -

ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے تعاون اور اتحاد سے تمام مسائل کو حل کریں اور وہ اصول اختیار کریں جو عوام کے فائدے میں ہو اور آپ ان کی خواہشات کو پامال نہ کریں ۔ آپ جمہوریت کی اقدار کا خیال رکھیں اور نوکر شاہی کو موقع نہ ملے کہ وہ ہم پر آ کر مسلط ہو جائے ۔ اس سے گریز کرنا ضروری ہے اگر صبح کا بھولا ہوا شام کو گھر واپس آ جائے تو اس کو بھولا ہوا نہیں کہتے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے خیالات سننے کے بعد فاضل sportsman وزیر ہم سے اتفاق فرمائیں گے اور اس طرح نوکر شاہی کے کہنے سے قدغن لگانا نہایت نامناسب اور اس ایوان کی شان اور grace کے خلاف ہے تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس قسم کے غیر جمہوری قانون کو واپس لیں اور ہمارے ساتھ تعاون اور امداد کی ایک اور مثال قائم کریں ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ جناب والا ۔ ٹھیک بارہ بج چکے ہیں اور ایوان میں چائے کے لئے وقفہ ہونا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی ضروری کام باقی ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب صدر ۔ میں آپ کی وساطت سے چند گزارشات ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ میرا یہ کامل یقین ہے کہ میرے وہ دوست اور صاحبان جنہوں نے اس لیجسلیشن کے اندر اپنا نقطہ نگاہ پیش کیا ہے وہ ان پر اثر انداز نہیں ہو سکیں گے ۔ لیکن میں اپنا فریضہ سمجھتا ہوں کہ میں کچھ عرض کروں ۔ سب سے پہلے یہ کہ عہد گزشتہ میں جتنی بھی حکومتیں آئیں انہوں نے اور انگریزوں نے بھی اس movement کو جمہوری انداز سے قائم رکھا ۔ ہر ضلع میں یہ چیز قائم رہی اور سب کا طریق کار جمہوری رہا ۔ اس میں آج تک کسی حکومت نے ردو بدل نہیں کیا ۔ مگر اب جو طریقہ موجودہ حکومت نے روا رکھا ہے اس سے اس کے عزائم ظاہر ہوتے ہیں کہ ہر محکمہ پر قبضہ کس انداز سے کیا جائے ۔ اس سے پیشتر بڑے بڑے ظالم اور غاصب حکمران آئے جنہوں نے ہر طریقہ کار اور زندگی کے ہر پہلو پر قبضہ کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ جمہوری انداز فکر کو رد کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ عام اصولوں پر بات کریں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں انہیں کے متعلق بات کر رہا ہوں ۔ میں اغراض و مقاصد کی بات کرنا) چاہتا ہوں ۔ جس بودے انداز سے یہ چیز یہاں پیش کی گئی ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ درست نہیں ہے ۔ یہاں ایک صدارتی آرڈیننس کا حوالہ دیا گیا ہے کہ خالی آسامیوں کو پر کرنے کا طریقہ انتخاب ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں ایک ابہام پیدا ہو گیا ہے کہ یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ آسامیوں کا مطلب خالی آسامیاں ہیں ۔ طریقہ انتخاب جو ظاہر کیا گیا ہے وہ درست نہیں ۔ یہاں جن دوستوں کے ہاتھوں یہ لیجسلیشن میز پر آئی ان کا خیال تھا کہ ۳۳ فیصدی سے زیادہ کامیابی نہیں ہوگی ۔ ایک تہائی کی assessment کی گئی اور اس ضمن میں کوشش کی گئی لیکن انہیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا ۔ تو جناب والا ۔ اس چیز کے پیش نظر یہ ترمیم وہ لائے ہیں کہ ایک ممبر اگر استعفا دے دے تو باقی تمام چیز کو کالعدم قرار دیا جا سکے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے جمہوریت کی نفی ہوتی ہے ۔ سابقہ حکومتوں کا انداز فکر بالکل دوسرا تھا ۔ سابقہ حکومتوں نے اس طریقہ انتخاب کو اس کے بے ضرر ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو سیاسی زندگی میں ملوث نہیں کیا تھا ۔ تو میں ایک استدعا کروں گا کہ اس قسم کے طرز فکر کو نہ اپنائیں اور اگر وہ اس کے اپنانے میں مصر ہوں تو میں سمجھوں گا کہ وہ اس بے ضرر قانون کو تباہ کرنا چاہتے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ کوئی بہتر طریقہ اختیار کرنا چاہئے قبضہ دینے اور لینے کا ۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ سابقہ حکومتوں میں سے کسی سے یہ چیز نظر انداز نہیں ہوئی ۔ انگریزوں کے وقت سے جمہوری اقدار کو بر قرار رکھا گیا اور میری یہ گزارش ہے کہ اس institution کو تباہ و برباد کرنے سے گریز کیا جائے ۔

جناب والا ۔ ضمن نمبر ۳ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو احکامات صدارتی آرڈیننس کے تحت یا اس سے قبل ہوئے انہیں غیر موثر قرار دینے کے لئے یہ بالکل غمازی ہو رہی ہے کہ اس پلیٹ فارم کو خالی کرانے کے لئے غیر جمہوری طریقہ اختیار کیا گیا ہے ۔ میں جناب والا ۔ آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے

نیک نیتی کی توقع رکھتا ہوں کہ وہ صحیح طریقہ کار کو روا رکھیں اور بہتر ہوگا کہ اس محکمہ کو محفوظ کر دیا جائے۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : Point of Order.

The House is not in quorm.

Mr. Speaker : Let there be a count .....

(count was taken)

The House is not in quorum. Let the bells rung.

(The bells were rung)

The House is in quorum.

سردار صغیر احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کیا سرکاری بینچز پر بیٹھنے والوں کو اظہار رائے کا حق ملے گا یا یہ سارا ہاؤس اپوزیشن کے لئے مخصوص ہو گیا ہے کہ وہ ہر بات پر اظہار رائے کرتے رہیں۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ بھی مخالفت کریں تو میں آپ کو بھی وقت دے دوں گا۔

It is in agreement with the Minister who has moved the Bill.

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ کوئی پرائیوٹ agreement اگر کسی کے درمیان ہے تو agreement کے ساتھ اس بل پر اعتراض نہیں کیا جائے گا۔ آج اس کے پیش کرنے پر کتنے اعتراضات ہوئے۔ کم از کم آدھ گھنٹہ ضائع ہوا۔

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ ایوان اس پر اعتراض نہیں کرے گا۔ یہ ہماری طرف سے اعتراض نہیں ہوگا۔ معاملہ یہ ہوا تھا کہ قاعدہ ۔۔۔ کو آپ معطل کرا لیں گے اور ہم اس کے لئے راضی ہیں اور قاعدہ ۔۔۔ suspend ہو گیا ہے۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کیا ہم یہ دریافت کر سکتے ہیں کہ اس وقت ہاؤس میں کتنے ارکان حاضر ہیں اور کورم کتنے ممبران کا ہوتا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ جب ممبران کی تعداد ۶۳ ہو گئی تھی تو ایوان کی کارروائی شروع ہو گئی تھی ۔

سید ثابش الوری ۔ (بہاول پور ۔ ۱) جناب سپیکر ۔ حزب اختلاف کی طرف سے جو تقاریر کی جا رہی ہیں اور اس پر جناب وزیر قانون اور بعض دوسرے حضرات بڑے مضطرب نظر آتے ہیں ۔ میں ان کی خدمات میں عرض کروں گا ۔

وہ مہر و وفا ہے جانے کتنے حادثے گزریں
دل نادان ابھی سے مائل فریاد ہوتا ہے

وزیر قانون ۔ Point of explanation Sir. ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن نے میرے متعلق کچھ فرمایا ہے ۔ تو میں آپ کی وساطت سے فاضل رکن سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں بالکل مضطرب نہیں ہوں ۔ آپ دیکھ سکتے ہیں ۔ اگر اضطراب کی حالت دیکھنی ہے تو اسمبلی کے باہر بات کریں ۔

سید ثابش الوری ۔ اندر ہو یا باہر آپ کا اضطراب اب ختم نہیں ہوگا ۔

جناب والا ۔ یہ مسودہ قانون پیش کرتے وقت جناب وزیر خوراک نے اسے نہایت معصومانہ اور سادہ قانون قرار دیا تھا ۔ لیکن حقیقت میں یہ سادہ کم ہے اور پرکار زیادہ ہے ۔ جناب والا ۔ یہ مسودہ قانون اپنی نوعیت مقصدیت اور انفرادیت کے اعتبار سے بھر پور غورو فکر کا مستحق ہے ۔ اور اس کے لئے کسی عجلت کی اس لئے اجازت نہیں دی جا سکتی کہ یہ بنیادی طور پر دستور ہی کے خلاف ہے ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ عبوری دستور کے آرٹیکل ۳۶ کا حوالہ دوں گا جس میں کہا گیا ہے ۔

Article 36 of the Interim Constitution.

> "The people of different areas and classes, through education, training, industrial development and other methods, should be enabled to participate fully in all forms of national activities, including employment in the service of Pakistan".

جناب والا ۔ یہ عبوری دستور ہم کو ضمانت دیتا ہے کہ جو آدمی اس ملک کا شہری ہے اس کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قومی زندگی کے تمام شعبوں

میں پوری صلاحیت اور مستعدی کے ساتھ حصہ لے ۔ لیکن جناب اس مسودہ قانون کے تحت . . . . .

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن مسودہ کو 'مسودہ' کہہ رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ آپ interruptions کا ٹائم نوٹ فرما لیں پھر آپ کہیں گے کہ آپ کا تقریر وقت ختم ہو گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ کس کو کہا ہے کہ وقت ختم ہو گیا ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب بڑی عنایت ۔

جناب والا ۔ میں گزارش کر رہا تھا کہ یہ مسودہ قانون غیر اخلاقی ۔ غیر قانونی ۔ غیر جمہوری اور غیر عوامی نوعیت کا حامل ہے ۔ اس لئے اس ایوان کا یہ حق ہے کہ اس کی پالیسی اس کے اغراض و مقاصد اور پروویژن پر نہایت تفصیلی غورو خوض کے بعد کوئی حتمی رائے قائم کرے ۔ جو مسودہ قانون اس وقت ایوان کے سامنے پیش کیا گیا ہے ۔ وہ حکومت کے متعلقہ شعبہ کو انتہائی ناقص پالیسی کا آئینہ دار ہے کیونکہ یہ مسودہ قانون پیش کرنے سے پہلے متعلقہ محکمہ کو غلط منصوبہ بندی کے باعث جناب گورنر کو نہایت مختصر سے عرصے میں دو آرڈیننس جاری کرنے پڑے تھے ۔ ان دو آرڈیننسوں سے بھی ان کے مقاصد کی تکمیل نہ ہو سکی چنانچہ اب تیسری مرتبہ یہ مسودہ قانون پیش کیا جا رہا ہے ۔ جناب والا ۔ یہ ناقص پالیسی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ہم نے صحیح وقت صحیح پالیسی اور صحیح توازن کے ساتھ فرائض کی انجام دہی سے خود کو محروم کر گیا ہے ۔ اس لئے یہ بات ضروری ہے کہ ہم قانون سازی کرتے وقت ان تمام جزئیات اور مقتضیات کو سامنے رکھیں جو دستور اور جمہوریت کا لازمہ ہیں ۔ تاکہ بنیادی نقص باقی نہ رہ سکیں ، یہی وہ اصول ہے جس کی بنیاد پر ہم مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہر مسودہ قانون کو متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا جانا چاہئے ۔ جناب والا ۔ اس مسودہ قانون کے ضمن ۲ کی تحتی ضمن ۲ کے تحت تمام پرانے تجربہ کار اور آزمودہ کار بینکرز کو قومی

خدمت کی خاطر انتخاب کے حق سے محروم کرنے کا حکم جاری کیا جا رہا ہے یہ اتنی بڑی نا انصافی ہے کہ پورے ایوان کو اس کے خلاف متحد ہو جانا چاہئے، ایسے پرانے لوگوں کو جنہوں نے بنکوں کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں اور بنکوں کی پالیسی مرتب کرنے اور انہیں ترقی دینے کے لئے اپنی بہترین صلاحیتوں کو دیانت و امانت کے ساتھ استعمال کیا صرف اس جرم پر بلا امتیاز حق انتخاب کے محروم کر دینا کہ وہ آزمودہ کار ہیں اور طویل عرصے سے بنکوں کی خدمت کر رہے ہیں کسی طرح منصفانہ قرار نہیں دیا جا سکتا ۔ میں اس بات کا خیر مقدم کرتا اگر وزیر متعلقہ نا اہلیت کی بنا پر کسی کو حق انتخاب سے محروم کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کی مراد وزیر امداد باہمی سے ہے وزیر خوراک سے نہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب ۔ چونکہ دونوں محکمے ایک ہی وزارت میں مشترک ہیں ۔ اس لئے تخاطب دونوں اعتبار سے صحیح ہے ہاں تو میں عرض کر رہا تھا اگر وزیر امداد باہمی یہ قرار دیتے کہ وہ لوگ جو نادہند ہیں وہ لوگ جو عوامی اعتماد سے محروم ہو چکے ہیں یا وہ لوگ جن کو کسی بد دیانتی کی وجہ سے چارج شیٹ کیا گیا ہے ۔ وہ انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے اور اس سے متعلق کوئی دفعہ ایزاد کی جاتی تو ہم اس کا خیر مقدم کرتے لیکن ان دفعات کی بجائے ایک ایسی دفعہ ایزاد کی جا رہی ہے جس کا مقصد ایک شہری کے بنیادی حقوق پر ڈاکہ ڈالنا ہے ۔ جس کو کسی طور بھی کسی قانون کسی انصاف یا سماجی اخلاق کے تحت اجازت نہیں دی جا سکتی جناب والا ۔ تجربے سے محروم نو آموز لوگ بنکوں کی انتظامیہ میں فائزالمرام ہوں گے تو میں بجا طور پر یہ خدشہ لاحق ہے کہ وہ کہیں اپنی نا اہلی اور نا واقفیت کی وجہ سے کواپریٹو بنکوں کو نقصان پہنچانے کا باعث نہ بن جائیں ۔ اس لئے ان تمام پرانے لوگوں کو یکسر نکال کر ان کی جگہ نئے لوگوں کو منتخب کرنا کسی مالیاتی پالیسی کے اعتبار سے جمہوری اعتبار سے یا اخلاقی اعتبار سے درست نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ بنک کا کاروبار خالصاً فنی نقطہ نظر اور انفرادی اہمیت کا حامل ہے اس لئے اس کے سلسلے میں اس قسم کی غیر منصفانہ دفعات کا اضافہ بنکوں کو

صریحاً نقصان پہنچانے کے مترادف ہے جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے وزیر امداد باھمی سے اس کی وضاحت چاھوں گا ۔ کہ وہ انہوں بارہ مہینوں کی میعاد چوبیس مہینوں تک کس لئے بڑھائی ہے ! کیا صرف اس لئے کہ وہ لوگ جو پہلے سے بنکوں کی خدمت پر مامور ہیں ۔ انہیں محروم کیا جا سکے ۔ اس طرح جناب والا ۔ میں آپ کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اس بل میں ایک دوسری اہم ضمن یہ ہے کہ اقلیت پوری اکثریت کو بلیک میل کر کے کارکردگی کو مفلوج کر سکے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کو دھرائیں نہیں یہ ہو گیا ہے کچھ اور کہیں ۔

سید تابش الوری صاحب ۔ جناب والا ۔ یہ ایک فسطائی طریقہ ہے جس سے اس ملک میں یک جماعتی یا یک گروھی فسطائی نظام مسلط کرنے کی راھیں ھموار کی جا رھی ہیں اور مختلف شعبوں میں مختلف پالیساں مرتب کرتے وقت ایسے طریقہ ایجاد کئے جا رھیں ہیں جن کے ذریعے ایک خاص قسم کے اقتصادی اور سیاسی مفاد کی ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ دوسرے مقررین نے اس پر اظہار رائے کر لیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں ان سے مختلف انداز میں یہ عرض کر رہا تھا کہ فسطائی طریقے ترک کر کے ھمیں عوامی جمہوری طریقے اپنانے ھوں گے تاکہ عملاً یہ ثابت کیا جا سکے کہ جو نعرے انہوں نے دیئے تھے اور جس منشور کے ذریعہ عوام کو اعتماد میں لے کر انہوں نے ووٹ حاصل کئے تھے اس کے مطابق یہاں ایسی قانون سازی کی جا رھی ہے جس کے خوش گوار اثرات براہ راست لوگوں پر مرتب ھوئے اور عوامی جمہوری اقدار فروغ پا سکیں گی ۔ زیر بحث قانون ایک خاص قسم کا آمرانہ نظام مسلط کرنے کی مذموم کوشش کی حیثیت رکھتا ہے جس کے تحت بنکوں پر ایک خاص قسم کی جماعت یا افراد مسلط کرنے سے نہ صرف ھماری معیشت بری طرح متاثر ھوگی بلکہ سیاسی مفاد پرستی کی نئی راھیں کشادہ ھوتی چلی جائیں گی ۔

وزیر امداد باھمی ۔ جناب والا ۔ سب سے پہلے تو میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ بتا دوں کہ کن chronological order کی وجوہات کی بنا پر Presidential Reform Order لایا گیا ان کی طرف اشارہ ضروری ہے پیشتر اس کے کہ اس ایوان کے معزز ارکان کسی فیصلہ پر پہنچ سکیں ۔ یہ کوئی امر پوشیدہ نہیں کہ جب Presidential Order نافذ کیا گیا اس وقت کواپریٹو سوسائیٹیوں کی ان طاقتوں کا استحصال اور قبضہ کرنا تھا جن کو جاگیردار اور سرمایہ دار کہتے تھے ۔ میں یہ مانتا ہوں جیسے کہ روکڑی صاحب نے فرمایا ہے کہ مجھے بھی cooperative movement کا پورا پورا علم ہے چونکہ میں بھی اسی فضا میں پلا ہوں ۔ ۱۹۰۵ء میں جب اس تحریک نافذ کیا گیا اس قانون سے انگریزوں کے مدنظر دو فائدے تھے ایک تو یہ کہ ہندو مارواڑی جو چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو قرضہ دے کر ان کی زمینوں پر قبضہ حاصل کرتا تھا ۔ اس سے زمینداروں کو نجات دلانا تھا ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس ملک میں چونکہ انہوں نے غذائی قلت کو دور کرنا تھا اور یہاں سے اپنے ملک میں خام مال لے جانا تھا تاکہ لنکا شائر کی انڈسٹری اور دوسرے علاقوں کی انڈسٹری کو فروغ دیا جا سکے اور چلایا جا سکے ۔ یہاں کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے انہوں نے ایسی تحریکیں چلائیں جس کی وجہ سے ان کو قرضے مل سکیں ۔ جناب والا ۔ روکڑی صاحب نے اس جگہ یک دم تاریخ کو بدل دیا اور ۱۹۴۷ء کا ورق پلٹا ۔ اور جو واقعات ہوئے وہ فرمائے ۔ پاکستان میں صرف دو بنک قائم تھے ۔ اس لئے کواپریٹو بنکوں کو کمرشل اور انڈسٹریل قرضے دینے کی اجازت دی گئی ۔ یہ بجا ہے کہ انہوں نے یہاں سے اتنی long jump ماری تو سیدھے ۱۹۷۲ء تک پہنچے ۔ انہوں نے ان لوگوں کی نشان دھی بالکل نہیں کی جن کے لئے Presidential Order نافذ کیا گیا ۔ میں اس کی نشان دھی کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب والا ۔ جب پاکستان بنا تو اس ملک میں متروکہ جائیداد (evacuee property) سے لے کر انڈسٹریز کے establish کرنے کے لئے ہر طرف تگ و دو تھی اور ایک محکمہ جو امداد باھمی کے اصولوں پر قائم ہوا تھا کہ چھوٹے چھوٹے کسانوں اور زمینداروں کی مدد کرے اس کے اثاثوں کو بھی بڑے بڑوں نے ھضم کرنا شروع کر دیا اور اس کی یہ حالت ہوئی کہ جب پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت برسر اقتدار آئی ہے تو چھ (۶) کروڑ روپیہ کا قرضہ زیادہ تر ان لوگوں نے دینا تھا جن لوگوں نے اس تحریک کو استحصال کے لئے وقف کر دیا تھا ۔

جناب والا ۔ وقت کی کمی کی وجہ سے مجھے میرے دوستوں کی طرف سے اختصار کا نوٹس مل چکا ہے اور مجھے بھی ایک چھوٹی سی jump لگانی پڑے گی ۔ اس لئے یہ عرض کرنا چاھتا ہوں کہ جو Presidential Order آ رہا ہے اس کے بنیادی اصول کیا ہیں ۔ پہلا یہ کہ جن لوگوں نے اس تحریک کا استحصال کیا ہے وہ وہ لوگ ہیں جو چھ (۶) سال کے عرصے سے زیادہ کمیٹیوں کے ممبر ہیں ۔ اس لئے پہلی اہم بات جو اس آرڈر میں ہے وہ یہ ہے کہ ان لوگوں کو ممبر شپ سے خارج کر دیا جائے ۔ جناب سیف اللہ صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بات کی ہے کہ اگر کمیٹیوں کو اس طرح بند کرنا ہے تو پھر اس اسمبلی کو بھی بند کر دیا جائے ۔ جناب ۔ یہ مثال یہاں لاگو نہیں ہوتی ۔ یہ تو یوں ہوا کہ اگر ایسے کہا جائے کہ اگر یہ کیبنٹ اپنے کام میں فیل ہو جائے تو سمہ صاحب اور دوسرے ممبران تو رہ جائیں اور خالق صاحب اور میں چلے جائیں ۔ یہ collective responsibility کی بات ہے ۔ جب کمیٹی فیل ہوتی ہے تو سب کو جانا پڑے گا ۔ (نعرہ ھائے تحسین) ۔ یہ مثال درست نہیں ۔ اگر آپ اسمبلی کے ممبروں کی مثال دیتے ہیں تو آپ مثال دیتے ہیں کمیٹی کے share-holders کی ۔ آپ share-holders ہیں ۔ مگر کیبنٹ کی بات دوسری ہے

جو لوگ کمیٹیوں کے نام پر بنکوں سے قرضے لے کر استحصال کر رہے تھے اور بڑی لمبی مدت سے کر رہے تھے ہم ان کو نکال باہر کریں گے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ جناب والا ۔ دوسری بات یہاں یہ کہی گئی ہے کہ جمہوریت ــ ــ ــ

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ذاتی نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ میری مثال جو مجھ سے منسوب کر کے جناب وزیر صاحب نے دھرائی ہے وہ بالکل برعکس ہے ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ ایک تہائی مستعفی ہو جانے سے ساری کمیٹی کو ختم نہیں کیا جا سکتا ۔ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اگر کیبنٹ فیل ہو جائے تو دو ممبر باقی نہیں رکھے جا سکتے یہ بالکل مختلف ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کی وضاحت مکمل ہو گئی ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ۔

وزیر امداد باہمی ۔ اب یہ کہتے ہیں کہ Principle of legislation عوام کے مفاد کے لئے ہوتا ہے ۔ تو عوام کا مفاد کس چیز میں تھا ؟ وہ اس چیز میں تھا کہ چند حضرات جو سالہا سال سے ان کمیٹیوں پر قابض تھے ان کو رکھا جائے یا نئے دور میں نئے انقلابی طریقے سے ان کو لایا جائے جو اب عوام کی نمائندگی کرتے ہیں ؟ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ جناب والا ۔ جو کچھ میں نے حزب اختلاف کی طرف سے سنا ہے اس کی میں ایک تعریف کر سکتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ میں نے استحصالی طاقتوں اور عناصر کی آواز ان کی طرف سے سنی ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker : Please, no remarks.

وزیر امداد باھمی ۔ میں ان کی اطلاع کے لئے ۔ ان کو پڑھانے کے لئے عرض کروں کہ انتخابات اس وقت مکمل ہوتے ہیں جب nomination کے بعد کاغذات withdraw ہو جائیں یا تھوڑے رہ جائیں ۔ اس کو دیکھ کر فیصلہ ہوتا ہے ۔ ابھی تک کوئی انتخابات نہیں ہوئے ۔ تو پہلی تو یہ چیز تھی ۔ دوسری چیز Reforms Order میں اہم یہ تھی کہ چونکہ ایک خاص مقصد کے لئے ــ ــ ــ ــ

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں یہ وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ۔ شاید میں اپنی تقریر کے دوران جناب وزیر متعلقہ کو اپنا مطلب نہیں سمجھا سکا ۔ اسے میری تعلیمی کمزوری سمجھ لیجئے ۔ میرا مقصد یہ تھا کہ اگر اس دوران میں کوئی چیئرمین منتخب ہو گیا ہے تو اس کے لئے آپ کا منشور کیا کہتا ہے ؟

Mr. Speaker : This is his point of personal explanation. He has worte his statement.

Minister for Co-operation : They have no such information.

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ محترم وزیر موصوف کو جو اطلاع دی گئی ہے وہ بالکل غلط ہے ــ ــ ــ

وزیر امداد باھمی ۔ یہ بعد میں بھی دیکھا جا سکتا ہے ۔ اب مجھے principles بیان کرنے دیجئے ــ ــ ــ

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ میرے ساتھ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ رجسٹرار صاحب کو کہیں گے کہ وہ اس کی elucidation کرنے کے بعد مجھے مطلع کرے مگر انہوں نے مجھے مطلع نہیں کیا ۔ اصل بات یہ ہے کہ جس بنک

میں انتخابات ہوئے ہیں وہاں سے ایک کروڑ پچاس لاکھ روپیہ غبن ہوا ہے اور بہت سے لوگ اس میں ملوث ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ابھی تک انتخابات نہیں ہوئے اور ان کی پارٹی کے ایک فاضل رکن فرماتے ہیں کہ انتخابات ہو چکے ہیں ۔ اس پر روشنی ڈالنی چاہئے کہ آیا جو انتخابات ہو چکے ہیں ۔ کیا وہ کالعدم ہوں گے یا ابھی انتخابات نہیں ہوئے ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ آپ جو نتیجہ بھی نکالنا چاہیں نکال سکتے ہیں ۔

مسٹر محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جن لوگوں نے nomination papers دیئے وہ منظور ہوئے ۔ that was final order اور محکمہ اپنی کمزوریاں چھپانے کے لئے وزیر موصوف کو غلط اطلاعات فراہم کر رہا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر موصوف ان کی بات سمجھتے ہیں یا نہیں ؟

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ Presidential Order میں اس لئے کمرشل اور انڈسٹریل قرضے بند کئے گئے ہیں ۔ اس کے بعد انفرادی طور پر بنکوں میں جو ممبر شپ تھی وہ بند کی گئی تاکہ کم از کم وقتی طور پر ان تمام استحصالی طاقتوں کو انتخابات سے باہر رکھا جائے ۔ اس کے بعد اس میں جو ایک اور اہم شق ہے وہ یہ ہے کہ ایسے اشخاص کو جو چھ (۶) سال سے زیادہ ممبر رہ چکے ہیں ان کو پورے ایک سال کے لئے کمیٹیوں کے انتخابات لڑنے کی اجازت نہ دی جائے ۔ چونکہ یہ عرصہ مارچ کی ۱۵ تاریخ کو ختم ہو رہا ہے ۔ اس لئے اس کی توسیع کے لئے اس بل میں provision کی جا رہی ہے ۔ ہم نہیں چاہتے کہ جن بنیادی وجوہات کی بنا پر Presidential Order کو سامنے لایا گیا ہے اور نافذ کیا گیا اس میں ان کو protect نہ کیا جائے ۔ اس لئے جب

پہلے انتخابات کی تاریخ کا اعلان کیا گیا تو ان میں جو تاریخیں تھیں وہ تھیں دسمبر ۱۹۷۲ ء سے فروری ۱۹۷۳ ء - جناب - اس محکمہ میں تبدیلیوں کی بنا پر اور کچھ ماہ رمضان کے مبارک مہینہ کی وجہ سے ممبران انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتے تھے - اس لئے اس میں توسیع کی جا رہی ہے -

اس کے علاوہ جو بھی ترامیم ہیں ان کا ذکر میں کر چکا ہوں - اس لئے اب اس بل میں ایک تو وضاحت دی ہے کہ جو ممبران ایک تہائی چھ سال سے زیادہ اس کے ممبر تھے وہ کمیٹیاں صرف منسوخ کن ہیں ، نشستوں کے لیے نہیں ہے ، ان کے لئے انتخابات نہیں ہوں گے جن کے ایک تہائی گئے تھے ، بلکہ تمام ممبرز کے لئے ہوں گے - ایک وضاحت تو یہ ہے - دوسری ترمیم یہ ہے کہ بجائے ۱۲ مہینے کی بندش کے ۲۴ مہینے کی بندش ان ممبروں کے لئے لگائی جائے جن کی کمیٹیوں کا ممبر بننے کے لئے کوالیفکیشن نہیں رہی - اس کے علاوہ آرٹیکل ۳ اور ۴ میں پہلے آرٹیکل ۳ میں یہ پروویژن کی گئی ہے - کہ جو بھی **proceedings** پہلے ہو چکی ہیں آرٹیکل نمبر ۲۰ اور ۲۷ سے پہلے وہ منسوخ ہیں اور ان کی **applicability** نہیں ہے اور چوتھا ہے ان آرڈیننسز کو **repeal** کرنے کا آرٹیکل جو اس بل کی منظوری سے پہلے لائے گئے تھے - جن کی تمام پروویژنز کو اس بل میں اب **cover** کیا جا رہا ہے -

دوسری بات جو میں واضح کرنی چاہتا تھا وہ یہ تھی کہ یہ کہا گیا ہے کہ اس بل کے آنے سے تجربہ کار اور آزمودہ کار بینکرز موجود نہ ہوں گے - اگر تجربہ کار اور آزمودہ کار بینکرز سے مراد ان گھاگھ استحصالیوں سے ہے تو شاید ٹھیک ہے (نعرہ ہائے تحسین) - لیکن جو نئے ممبران آئیں گے ان میں بھی خاصے ایسے لوگ ہوں گے جن کو بینکنگ کا تجربہ ہوگا - اور اس بل کو پیش کرتے ہوئے میں یہ سفارش کرتا ہوں کہ اس کو منظور فرمایا جائے -

مسٹر سپیکر ۔ اب سوال یہ ہے :

> کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حکم (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ ۱۹۷۳ء فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

(ضمن ۲)

مسٹر سپیکر ۔ اب بل کی کلاز ۲ زیر غور ہے ۔

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

> کہ ضمن ۲ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ضمن ۲ ہر پہلی ترمیم مسٹر احسان الحق پراچہ کی ہے ۔

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha : Sir, I beg to move :

> That in clause 2 of the Bill, Sub-clause(1) be deleted.

Minister for Co-operation : Opposed.

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب سپیکر ۔ پریذیڈنشل آرڈر کی آرٹیکل ۸ کی رو سے یہ پابندی لگائی گئی تھی کہ جو ڈائرکٹر صاحبان ۶ سال سے چلے آ رہے ہیں وہ تمام کے تمام ریٹائرڈ ہو جائیں گے اور اس میں ایک سال کا بریک

آئے گا ۔ پریذیڈنشل آرڈر میں یہ طے تھا کہ پہلی اگست سے ۳۱ اکتوبر تک تمام الیکشن دوبارہ کروائے جائیں لیکن جب حکومتی پارٹی نے دیکھا کہ ان الیکشنوں میں ان کی پارٹی ان بنکوں پہ قبضہ نہیں کر سکتی تو ماہ رمضان کا بہانہ بنا کر الیکشن دوبارہ ملتوی کر دئے اور دوبارہ تاریخ ۲۸ فروری تک مقرر کی ۔ اس عرصہ میں بنکوں کا ہزاروں روپیہ ایڈورٹائزمنٹ پر خرچ کیا گیا ۔ تیسری مرتبہ جب پھر حکومت نے دیکھا کہ اس کی پارٹی بنکوں پہ قبضہ نہیں کر سکتی تو دوبارہ بلکہ سہ بارہ الیکشن ملتوی کر کے ۳۰ اپریل کی تاریخ مقرر کی گئی اور ان لوگوں کو جو پہلے ڈائرکٹر تھے عرصہ سے cooperative movement میں حصہ لے رہے تھے ان کو بجائے بارہ مہینے کے debar کرنے کے اس نئے مسودہ قانون کے تحت ۲۴ مہینے کے لئے debar کیا جا رہا ہے ۔ یہ سراسر جمہوریت کے منافی ہے ۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کو نہ لانا چاہئیے تو ۱۵ مارچ سے پہلے پہلے الیکشن کروا سکتے ہیں اور اس سے وہ ڈائرکٹر صاحبان جو ۶ سال سے چلے آ رہے ہیں وہ نہ آ سکیں گے ۔ اس لئے میں استدعا کرتا ہوں کہ یہ دفعہ سراسر جمہوریت کے منافی ہے ۔ اس کو منظور نہ کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

"That, in clause 2 of the Bill, sub-clause (1) be deleted".

The motion was lost.

مسٹر سپیکر ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی تحتی ضمن (۲) کی سطر ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ خطوط وحدانی اور عدد

,, ضمن ھائے (۵) اور (۶) ،، کی بجائے الفاظ ،خطوط وحدانی اور عدد ,,ضمن (۶)،، ثبت کی جائے اور اس طرح ترمیم شدہ تحتی ضمن (۲) میں اصل حکم کے آرٹیکل ۵ کی مجوزہ ضمن (۵) حذف کر دی جائے۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۲ کی تحتی ضمن (۲) کی سطر ۲ میں وارد ہونے والے الفاظ خطوط وحدانی اور عدد ''ضمن ھائے (۵) اور (۶) ،، کی بجائے الفاظ خطوط وحدانی اور عدد ''ضمن (۶) ،، ثبت کی جائے اور اس طرح ترمیم شدہ تحتی ضمن (۲) میں اصل حکم کے آرٹیکل ۵ کی مجوزہ ضمن (۵) حذف کر دی جائے۔

وزیر امداد باھمی ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چوھدری امان اللہ لک آپ کچھ فرمانا چاھتے ہیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ! میں یہ عرض کرنا چاھتا ہوں کہ میں نے یہ ترمیم کیوں پیش کی ہے ۔ اسکی وجوھات یہ ہیں کہ اس ضمن ۲ کے کے لئے عرض یہ ہے کہ اس ضمن ۲ سے جو غیر قانونی اور غیر آئینی خدشات ظاھر ہوئے ہیں وہ حذف کرنے کے لئے میں نے ترمیم دی ہے ۔ اور اسکو صحیح لائن پر رکھنے کے لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ترمیم منظور کی جائے ۔ شرط جو لگائی گئی ہے کہ ایک تہائی اقلیت کو اپنی دو تہائی اکثریت پر یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنے غیر جمہوری عمل سے سازش کے تحت یا اس عمل سے جو غیر پسندیدہ بھی ہو سکتا ہے غیر جمہوری بھی ہو سکتا ہے جو غیر قانونی بھی ہو سکتا ہے اسے ختم کر سکے ۔ دو تہائی کو کالعدم قرار دینے کے لئے آج تک نہ کسی آئین میں نہ کسی جمہوری روایت میں نہ کسی اور اصول میں یہ بات واضح ہوئی

ہے - پی او نمبر ۹ آف ۱۹۷۲ء میں دیا ہے کہ خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے الیکشن اور انتخابات مجالس عوامل کرائیں گی - میرے خیال میں اس وقت تک حکومت کی بد نیتی اور نگاہ اتنی خطرناک نہیں تھی تو وہ خالی آسامیوں کے لئے یہ کر گئے - میرے خیال میں انہوں نے اب محسوس کیا کہ وہ آسامیاں جو وقتاً فوقتاً پر ہوں گی اور ان خالی جگہوں پر کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ہم صحیح طریقے پر قابض نہیں ہو سکیں گے تو اس کی اس ضمن کے تحت اور اس کو قتل کرنے کے مترادف اس ضمن کا اضافہ کیا گیا - تو میں یہ استدعا کروں گا کہ میری ترمیم کو بنظر غائر اگر دیکھا جائے تو اس سے حکومت کی منشا اور مقصد بھی پورا ہو جاتا ہے اور اس میں اس قتل و غارت کا کچھ نہ کچھ معیار کم ہو جائے گا - یقینی طور پر تو میں نہیں کہہ سکتا -

مسٹر سپیکر - آپ دوسرے معنوں میں قتل و غارت کے الفاظ استعمال کر رہے ہیں -

چوہدری امان اللہ لک - نہیں جناب میں قتل و غارت اور جمہوری اقدار کی جس کی بنا پر یہ دیا جا رہا ہے - انسان کا قتل جمہوری اقدار کے مقابلے میں میں سمجھتا ہوں - کوئی اہمیت نہیں رکھتا - انسان تو پھر پیدا ہو جاتے ہیں - لیکن جمہوری اقدار صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں - جمہوری اقدار کی زندگی کے لئے ہزاروں لوگ قربانیاں دیتے ہیں - اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی وضاحت کر دوں -

جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ ایڈمنسٹریٹر جو ہیں وہ فوری مقرر کرنے کے لئے جو طریقہ اس ضمن (۵) ۲ میں دیا گیا - ہے یہ محض سوسائٹیوں پر اور انجمن ہائے امداد باہمی پر افسران کی بالا دستی وقتی طور پر قائم کرنے کے لئے کیا گیا ہے - میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہی نظام ہے جو صدیوں سے چلا آ رہا ہے - جیسا کہ میرے فاضل دوست عبدالحفیظ کاردار نے فرمایا تھا کہ جس

آدمی نے جس حکومت نے جس ذہن نے یہ تخیل دیا تھا وہ ہمہ پہلو تھا ۔ اس میں ایک ایجوکیشن تھی جس نے جمہوری انداز فکر کو بہت حد تک اس وقت فائدہ مند کیا یا وہ نچلے مقام پر ہر آدمی کی participation تھی ۔ غریب اور امیر دیہاتی مقام پر اور گاؤں کی فضا میں مشترکہ کاروبار کا ایک نظام دیا گیا ۔ اس کے بعد سب سے بڑھ کر وہ طریقہ انتخاب تھا ۔ جو آج تک رائج رہا کہ ایک دیہات کی انجمن اپنے باضابطہ اور مسلمہ اصولوں کے تحت بغیر کسی قدغن کے ، بغیر کسی آہ وبقا کے ، بغیر کسی شور و شغف کے پرسکون طریقے سے آج تک انتخابات کراتی رہی ۔ اس کے بعد پھر سوسائٹی کا ایک نمائندہ مقرر کرتی ہے ۔

Mr. Speaker : This is not a general debate. The member has to be specific about his amendment. Please try to be more relevant.

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں جناب امنڈمنٹ کے متعلق عرض کر رہا ہوں ایک تہائی کو میں جناب کس انداز میں عرض کروں ۔

Mr. Speaker : But you started indulging in a general debate. I tried that you should be relevant. If wanted to restrain you I could have asked you to resume your seat. Will the member please be relevant ?

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا میں اس کا comparison نہیں کر سکتا ہوں کہ وہ طریقہ انتخاب جس کو اس ذیلی دفعہ کے تحت کالعدم کیا جا رہا ہے وہ غلط ہے ۔ وہ زیادہ احسن تھا یہ غلط طریقہ ہے ۔ جناب میں کونسی زبان اختیار کروں کس انداز سے ان دوستوں کو سمجھاؤں وہ مجھے فرما دیجئے ۔ کیا وہ طریقہ کار جو اب تک رائج تھا وہ میں اپنے دوستوں کے سامنے نہ رکھوں ۔ اور صرف یہ ان کے الفاظ میں کروں کہ ان الفاظ میں ترمیم کی جائے ۔ یہ بتانا

میں اپنا حق سمجھتا ہوں کہ وہ طریقہ کار جس کا متبادل یہ دیا جا رہا ہے ان روایات کو ختم کرنے کے لئے جن میں آج تک کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی کیا جا رہا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ نے اسے پڑھا نہیں یہ ایک آرڈر ہے۔ جس میں آپ ترمیم پیش کر رہے ہیں آپ اس کا ذکر نہیں کر رہے بلکہ آپ کسی اور قانون کا ذکر کر رہے ہیں جس کا اس میں ذکر نہیں ہے۔ اس لئے میں نے آپ کو کہا تھا کہ آپ relevant ہوں۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ میں بھی اس ترمیم کی تائید کرتے ہوئے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker : I will see when that stage comes. Mr. Amanullah Lak please do not indulge in general speech.

چودھری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ جو میں نے اب تک گزارش کی تھی وہ اس ضمن میں پوری طرح سے پڑھنے کے بعد کی تھی۔

Mr. Speaker : I said that it was irrelevant because you were talking about a law about which you have not moved any amendment. The amendment is in respect of the Presidential Order. You have not probably seen the amendment itself.

چودھری امان اللہ لک۔ میں نے جناب پڑھا ہے اس کو میں صحیح طریقے سے پڑھ کر اس کا صحیح انداز جو ہے وہ بیان کر رہا تھا۔

Mr. Speaker : It cannot be a general debate. There are certain rules which we have to follow. A generald debate has already taken place and you have participated in that.

چودھری امان اللہ لک۔ جناب والا۔ جو میں ترمیم کرانا چاہتا ہوں۔ کیا اس کے متعلق تفصیل میں ہاؤس میں عرض کر سکتا ہوں یا نہیں کر سکتا۔ اس کے متعلق آپ ارشاد فرما دیں۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے ترمیم ھی متعلق خیالات کا اظہار کرنا ہے ۔ مگر بل میں ترمیم یہ آئی ہے کہ پریذیڈنٹ کا ایک آرڈر ہے پی ۔ او نمبر ۹ آف ۱۹۷۲ء اس کی بجائے ۔

> "In the said Order, in its application to the Province of the Punjab, in Article 5, for the existing clause (5) and clause (6), the following shall respectively be substituted,....."

This is what this para says. You are moving an amendment to that Bill but you are referring to a law which has no relevancy.

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ جناب نے حکم فرمایا ہے وہ مجھے وضاحت سے فرما دیا جائے کہ میں کس حد تک اس پر بات کر سکتا ھوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس بل میں ترمیم کیوں چاھتے اور آپ کی ترمیم اس بارے میں کیا ہے ۔

You have to move in that sphere.

جنرل پالیسی کے متعلق جو بحث تھی وہ ھو چکی ہے ۔ اب جب بل کے اغراض و مقاصد کا مسئلہ آئے گا ۔

You will be entitled to this.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ جو آپ نے فرمایا ہے صحیح ہے کہ فاضل ممبر کو قانون کی حدود کے اندر رہ کر بات کرنی چاھئے لیکن آپ اس سے بھی اتفاق فرمائیں گے کہ بعض اوقات ترمیم پر کچھ گزارشات پیش کرنے کے لئے تھوڑی سی تمہید کی ضرورت ھوتی ہے کہ پرانے قانون میں یہ نقص تھا اب نئے قانون میں یہ نقص ہے جس کی وجہ سے میں یہ ترمیم پیش کرتا ھوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر اتنا ھو تو ٹھیک ہے ۔ مگر یہ تو ایسے قانون کا ذکر کر رہے ہیں جو یہاں زیر بحث نہیں ہے اور اس کی تعریف میں He has spent most of the time.

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جس ترمیم سے جو طبقے متاثر ھوتے ھوں ان کو اس میں زیر بحث لا سکتے ہیں ۔ اس پر روشنی ڈال سکتے ہیں کہ اس قانون سے یہ نقصان پہنچے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ٹھیک ہے کہ پہلے سے کیا نفع تھا اور اس میں کیا نقصان ہے لیکن یہ تو تیسرے قانون کی بات کر رہے ہیں کہ اس میں کیا نفع تھا ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ آپ نے جیسا کہ وضاحت فرما دی ہے ۔ میں اس کی تعمیل کرنا ضروری سمجھتا ہوں لیکن صدارتی حکم نمبر ۹ بابت ۱۹۷۲ کے آرٹیکل ۵ کے ضمن ہائے (۵) اور (۶) میں ترمیم کر دی گئی ہے ۔ ان کے متعلق میں عرض کر رہا تھا اس میں یہ واقعہ نہیں ہے کہ جو بھی انہوں نے پیش کیا ہے کہ ایک تہائی کا طریق کار اس میں مندرج نہیں تھا ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ اس کو اس سے بدل دیا جائے کہ جو خالی آسامیاں ہیں پر کی جائیں جیسا کہ اس آرٹیکل سے ظاہر تھا ۔

(قطع کلامیاں)

جناب والا ۔ اب تک جو میں نے گزارشات کی ہیں وہ کیا انہی حدود کے اندر نہیں تھیں ۔ کہ پرانا طریق کار جو تھا وہ جمہوری تھا صحیح تھا ۔ اسکے بعد پھر ایک آرٹیکل نافذ کیا گیا جس میں ان خالی آسامیوں کے طریقہ انتخاب کرنا سکے تحت کالعدم قرار دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ صدارتی حکم میں فرق کر دیا ہے وہ relevant ہے ۔ بلکہ relevant یہ ہے کہ صدارتی حکم کی صورت ۔ موجودہ بل کی صورت پھر آپکی ترمیم کی صورت ان تینوں میں اگر آپ کسی ایک کو prefer کرتے ہوئے پیش کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ۔

Minister for Co-operation : Sir, it is a deliberate waste of time.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں سمجھ نہیں سکا ۔

(قطع کلامیاں)

رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان ۔ جناب والا ۔ میرے فاضل دوست کیا لاء گریجوایٹ ہیں ؟ یہ تو ہمیں بتا دیا جائے ۔

Mr. Speaker: Please continue. No such controversy and no such personal remarks.

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں جناب والا رانا کو بتا دوں کہ میں لاء گریجوایٹ ہوں ۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے ۔ جو شک تھا وہ دور کر دیا ۔

جناب والا میں گزارش کر رہا تھا کہ جو پرانا طریقہ کار ہے ۔ اسکا میں نے حوالہ دیا ہے اور جناب نے مجھے ٹوک دیا اسکے بعد صدارتی حکم نمبر ۹ کا حوالہ دیا جو خالی آسامیاں پر کرنے کے لئے تھا ۔ اب جو آرٹیکل ہمیں دیا گیا اس میں باقی آسامیوں کو بھی کالعدم قرار دیا گیا ہے ۔ اسکی بجائے جو ترمیم میں نے دی ہے اگر میرے ان فاضل دوستوں کے ذہن میں آ جائے اور اسکو وہ سمجھ لیں تو اسکے بعد پھر وہ ووٹ دیں ۔ میں اپنے فاضل دوستوں کی خدمت میں استدعا کرونگا کہ وہ 'ھاں' کرنے سے پہلے میری اس ضمن کو پڑھ لیں اسکے بعد ووٹ دیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں کہنے کی مجھے بھی اجازت دیں ۔ امداد باھمی بہت اہم چیز ہے ۔ ایک منٹ دے دیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مرکزی اسمبلی کے Decisions of the chair کی ایک کتاب میرے پاس ہے ۔ اس میں ۱۹۵۲ء سے ۱۹۶۸ء تک کی رولنگز ہیں ۔ رولنگ نمبر ۷۴ میں یہ قرار دیا گیا ہے کہ جب کسی کلاز کی ترمیم زیر غور آئے تو سب سے پہلے اولیت اس کلاز کو دی جائے جو سالم کلاز کی negation کے لئے آتی ہے۔ کیونکہ وہ اگر carry on ہو جائے تو باقی کا مسئلہ بھی ختم ہو جاتا ہے وہ اگر carry on نہ ہو تو پھر in part بحث ہوتی ہے ۔ اب آپ ساری کلاز in part approve کرا لیں اور آگے میری negation کی کلاز ہے تو جب میں اسکو پیش کروں گا وہ infructuous ہو جائے گی ۔ اس لئے میں گزارش کرونگا کہ آپ اس کو پہلے لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو بہت دیر کے بعد یاد آیا ۔ آپ مجھے پہلے بتاتے میں اس پہلے لے لیتا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اسکی rectification ہو سکتی ہے جو سالم کلاز

کو حذف کرنے کی ترمیم ہو اسکو پہلے لینا چاہئیے - in part جو ہیں ان کو بعد میں لینا چاہئیے -

مسٹر سپیکر - آئندہ احتیاط کی جائے گی -

حاجی محمد سیف اللہ خان - بڑی مہربانی -

Mr. Speaker : Now the question before the House is :—
"That in clause 2 of the bill, in sub-clause (2), the words, brackets and figure "clause (5) and" occurring in lines 2—3 be deleted, and in sub-clause (2) as so amended, proposed clause (5) of Article 5 of the Principal Order, be deleted."

The motion was lost.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اب فیصلے کے مطابق میری کلاز آتی ہے -

مسٹر سپیکر - اب آپ کی کلاز آ نہیں سکتی - میں نے ابھی دیکھا ہے کہ پہلی ایک ہو جانے کے بعد سب کلاز delete نہیں ہوگی -

حاجی محمد سیف اللہ خان - نہیں جناب - اس میں کہیں نہیں لکھا ہے - سوال یہ ہے کہ انہوں نے part کو حذف کرنے کے لئے ترمیم دی ہے - میں کہتا ہوں کہ ساری کلاز ہی کو حذف کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - ایوان نے کہا ہے part حذف نہیں ہو سکتا - اگر part حذف نہیں ہو سکتا تو پھر پوری کلاز کیسے حذف ہوگی - آپ نے جو بات ابھی مجھے بتائی ہے یہی بات پانچ منٹ پہلے مجھے بتا سکتے تھے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - گزارش یہ ہے کہ یہ ایک

procedural matter ہے ۔ اس میں اگر غلطی ہو جائے تو اس میں جناب کو اختیار ہے کہ آپ اس کی rectification کر سکتے ہیں ۔ آپ میری پوری کلاز کو حذف کرنے کی ترمیم لے لیں اگر وہ carry ہو جائے تو سارا قصہ wash out ہو جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب میں کس طرح ایوان کے فیصلے کو redundant کر سکتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ آپ فیصلے کو redundant نہیں فرما رہے ہیں ۔

Mr. Speaker : The House has decided that sub-clause 1 should not be deleted.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب ۔ والا اسکا خمیازہ میں بھگتوں ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپکی اور بھی ترامیم ہیں اس میں کیا فرق پڑتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا۔ یہ بھی بہت اہم ہے ۔ آپ اتنی مہربانی فرمائیں کہ جب مسٹر احسان الحق پراچہ کے ساتھ میری ترامیم آئے گی تو اس پر مجھے اظہار خیال کا موقع دیا جائے ۔ اس سے مقصد حل ہو جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بہت اچھا ۔ ساری ترامیم تو آپکی ہیں اور مجھے اس میں افسوس زیادہ ہوا ہے ۔ آپ اگر مجھے بر وقت بتا دیتے۔ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ہم بولنا نہیں چاہتے بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ ان دوستوں کے دلوں میں انصاف کا خیال آئے اور یہ ہماری کسی ترمیم کو منظور کر لیں ۔

Mr. Ihsan-ul-Haq Piracha : Sir, I beg to move :

That in sub-clause (2) of clause 2 of the Bill, in the proposed clause (6) of Article 5 of the Principal Order, for the words "30th day of April" occurring in line 6, the words "31st day of March" be substituted.

Mr. Speaker : The motion before the House is :—

"That in sub-clause (2) of clause 2 of the Bill, in the proposed clause (6) of Article 5 of the Principal Order, for the words "30th day of April" occurring in line 6, the words "31st day of March" be substituted.

Minister for Cooperation : I oppose it Sir.

مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ جناب والا ۔ کافی روپیہ تین مرتبہ اس پر خرچ ہوا ۔ Administrators مقرر کئے گئے لیکن کارکردگی پر برا اثر پڑا اور یہ معطل ہو کر رہ گئے ہیں اور Administrators اپنی من مانی کر رہے ہیں ۔ تو میں اس ضمن میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ جو Administrators مقرر کئے گئے ان کو ختم کیا جائے اور جلدی انتخابات ۳۰ اپریل کی بجائے ۳۱ مارچ کو کرائے جائیں ۔ اگر ایسا کیا جائے تو بہتر ہوگا ۔

حاجی محمد سیف اللہ جان ۔ جناب والا ۔ میں صرف رول زنگ کا حوالہ دونگا ۔ یہ کلاز ۲ انتہائی اہم ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کی Negation کے بعد اس بل میں کچھ باقی نہیں رہتا ۔ ایک غیر جمہوری بات ہوگی ۔ قانوناً پراونشل گورنمنٹ کو اختیار نہیں ہے کہ وہ اس کی ترمیم کریں ۔ اس ضمن میں میں

جناب والا اصل آرڈر پیش کرتا ہوں صدر کا جس کی یہ ترمیم کر رہے ہیں۔ اس کے تحت اس کلاز میں میعاد بارہ مہینے کی دی ہوئی ہے جس کو یہ ۲۴ مہینے کر رہے ہیں اور پھر کہا ہے کہ ایک تہائی اگر مستعفی ہو جائیں تو باقی ماندہ تمام چیز کالعدم قرار دی جا سکے۔

I refer you to Section 14 of the President's Order 9 of 1972. Cooperative Societies (Reforms) Order, 1972.

> 14 "Removal of difficulties. If any difficulty arises in giving effect to any of the provisions of this Order, the Central Government may make such order, not inconsistent with the provisions of this order, as may appear to it to be necessary for the purpose of removing the difficulty : Provided that no such order shall be made after the expiration of one year from the commencement of this Order."

جناب والا اس آرڈر میں جو کلاز دی ہوئی ہے وہ اس طریق پر ہے جیسا کہ میں نے ابھی عرض کیا۔ یہ آرڈر ۱۷ مارچ ۱۹۷۲ء کو نافذ ہوا جس میں انہوں نے ۱۲ آدمیوں کی provision دی ہے مگر اس میں یہ پروویژن نہیں ہے کہ اگر ایک تہائی کام چھوڑ دیں تو باقی ماندہ کام بھی چھوڑ دیا جائے۔ جناب والا ۱۷ مارچ ۱۹۷۲ء کے بعد جو صوبائی حکومت کو اختیارات دئے گئے ہیں وہ ۱۳ کے تحت دئے گئے ہیں رولز بنانے کے لئے اختیارات اس طرح ہیں۔

Power to make rules :

> "The Provincial Government may by notification in the official Gazette make such rules as appear to it to be necessary or expedient for carrying out the purposes of this order.

تو وہ اس آرڈر کے احاطے کے اندر رہتے ہوئے رولز بنا سکتے ہیں لیکن جہاں تک اس آرڈر کے subject matter کا تعلق ہے اور جہاں تک اس کی کلازوں

کا تعلق ہے ان کی نسبت مرکزی حکومت نے بھی اپنے پر پابندی لگا لی ہے کہ وہ بھی ان میں ترمیم نہیں کر سکتے چہ جائیکہ صوبائی حکومت ان اختیارات کو استعمال کر رہی ہے ۔ میں جناب والا ۔ یہ گذارش کروں گا کہ کلاز ۲ صدارتی آرڈر سے inconsistent ہے اور جو اختیارات صوبائی حکومت کو حاصل نہیں ہیں وہ انہیں استعمال کر رہی ہے لہذا اس ہاؤس کو اس کلاز کے پیش کرنے کا اختیار نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Now the question before the House is. Please listen to me. Courts are the proper forum. This Assembly is meeting under the Interim Constitution and all such Presidential Orders are subject to Interim Constitution, and if the Cooperation is a provincial subject, the Provincial Assembly is entitled to make any law that it deems necessary.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ وہی آرڈر کے الفاظ ہیں جنہیں ترمیم کیا جا رہا ہے ۔

Mr. Speaker : This is not the matter. The Assembly is meeting under the Provisions of the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, and if that Constitution gives it authority to make law, it is vested with the power to make law, to change law and to amend laws.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ بڑا اہم پوائنٹ ہے مگر فیصلہ تو جناب ہی نے کرنا ہے کہ آیا یہ چیز صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے یا نہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ وزیر صاحب کی تحریک ایوان کے سامنے موجود ہے ۔ ضمن ۲ ہمارے سامنے ہے کہ اگر مجلس کے ایک تہائی ممبر مستعفی ہو جائیں تو باقی ماندہ تمام چیز کالعدم قرار دی جائے مگر میں ان کے موقف کی روشنی میں ایک ترمیم تجویز کرتا ہوں جسے شاید وہ قبول کر لیں ۔ ترمیم یہ ہے کہ مجلس کے کل ارکان ایک تہائی سے زیادہ ہوں ۔ یہ امداد باہمی کا قانون ہے جو کہ بہت اہم ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گو آپ کی ترمیم بڑی substantial ہے لیکن اگر آپ اس کو پرائیویٹ ممبرز ڈے پر لے آئیں تو بہتر ہوگا ۔

مسٹر عبدالحفیظ کاردار ۔ میں جناب والا ۔ اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Mr. Speaker : The question before the House is :

"That in sub-clause (2) of clause 2 of the Bill, in the proposed clause (6) of Article 5 of the Principal Order, for the words "30th day of April" occurring in line 6, the words "31st day of March" be subconstituted.

The motion was lost.

Mr. Speaker : I am sorry Haji Sahib, your amendment has become infructuous.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۲ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی) ۔

ضمن ۳

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ ضمن ۳ مسودہ قانون کا حصہ ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ضمن ۳ ایوان کے سامنے پیش ہے ۔ حاجی محمد سیف اللہ خان ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۳ حذف کر دی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۳ حذف کر دی جائے ۔

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس کلاز نمبر ۳ میں کلاز ۲ سے بھی زیادہ سنگین قانونی خلاف ورزیوں کی کوشش کی گئی ہے ۔ کلاز ۲ میں تو صرف غلط اختیارات کا حصول اور اس کا استعمال تھا ۔ کلاز ۳ میں جناب والا

ایک ایسے اقدام کی تحریک ہے کہ جو کام اس سے پہلے ہو چکا ہے اس کو بھی Valid قرار دیا جا رہا ہے ۔ جو حقوق اس شخص کو پریذیڈنشل آرڈر کے نفاذ کے باوجود اور اس نفاذ کے بعد حاصل ہو چکے ہیں وہ بھی ختم اور غصب کئے جا رہے ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف پریذیڈنٹ آرڈر ۱۹۷۲ء کی صریح خلاف ورزی ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ اختیارات سے تجاوز اور ان کے غلط استعمال کے بھی مترادف ہے ۔

جناب والا ۔ پریذیڈنشل آرڈر ۱۹۷۲ء میں واضح طور پر موجود ہے کہ پراونشل گورنمنٹ کو اس آرڈر میں ترمیم کرنے کا قطعاً قطعاً کوئی اختیار نہیں ہے ۔ یہ اختیارات جو کہ Legislative list کے تحت Constitution کی Concurrence یا صوبائی اسمبلی میں اس کے تحت ہم حاصل کرتے ہیں یا جن کو ہم intrepret کرتے ہیں ان کا ہمیں اختیار حاصل ہے اور وہ صرف اس وقت ہوتے ہیں جب Legislation میں کوئی clear provision موجود نہ ہو ۔ اگر ایک Legislation یا چیز اس میں ڈال دی جاتی ہے تو وہ واضح کر دیا جاتا ہے کہ اس چیز کا اختیار کسی اسمبلی کو یا کسی صوبائی گورنمنٹ کو نہیں ہوگا ۔ تو پھر وہ rights اس لسٹ میں اس subject کے آ جانے سے approve نہیں ہو جایا کرتے ۔ جناب والا ۔ جب اس میں ایک clear کلاز آ گئی ہے مثلاً کلاز ۱۴ اور اس میں واضح طور پر لکھ دیا گیا ہے کہ اس آرڈر کو حالانکہ سنٹرل گورنمنٹ نے نافذ کیا ہے اس کو بھی ایک سال تک اس میں ترمیم کرنے کا اختیار نہیں ہے ۔ یعنی ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء تک سنٹرل گورنمنٹ کو بھی یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اس میں ترمیم کر سکے ۔ اب جو باڈی Legislation کو بنا رہی ہے اور جو نافذ کر رہی ہے ۔ جس نے promulgate کیا ہے ۔ اس نے اپنی حدود پر بھی پابندی عائد کر دی ہے تو یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے کہ اس کا ہم کو اختیار ہے اور ایک ایسی legislation جو کہ prima facie دکھائی دے رہی ہے ۔ کہ ہمیں اس میں amendment کرنے کا اختیار اور حق ہی حاصل نہیں ہے ۔ ہم وہ اختیارات جو کہ آرڈر کے تحت تفویض ہو چکے ہیں ان کو واپس لینے کا ہمیں حق ہی نہیں ہے ۔ تو کیا ہم یہ ثابت کرنے کے

لئے اس ایوان میں آئے ہیں کہ ہم جو بات بھی چاہیں اکثریت کے بل بوتے پر پاس کرا سکتے ہیں چاہے اس کی Constitution اجازت نہ دیتا ہو ۔ چاہے اس کی Presidential Order اجازت نہ دیتا ہو ۔ تو میں نہایت مؤدبانہ الفاظ میں گذارش کرونگا کہ جب Presidential Order نے یہ پابندی لگا دی ہے تو ہمیں اختیار نہیں ہے ۔ اور اگر ہم نے یہ معاملہ کورٹ پر چھوڑنا ہے تو کورٹ پر ہم interpretation ہی چھوڑ سکتے ہیں ۔ کورٹ وہ معاملات چھوڑ سکتے ہیں جو یہاں سے ہمارے زیر غور نہ آئیں ۔ جن کو ہم اس قاعدہ میں ۔ قانون میں ۔ اس legislation میں پورے طریق پر واضح اور interpret نہ کر سکیں اور اس کی اصل روح اس subject matter میں موجود نہ ہو اس کا حق ہے کہ وہ اس بارے میں رائے زنی کریں ۔ اور جو چیز سامنے آئی ہوئی ہے وہ واضح ہے ۔ کہ ہمیں اختیار نہیں ہے اور اس کی legislation کرنا وقت کا ضیاع ہے ۔ پیسے کا ضیاع ہے اس کے ساتھ ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کے وقار کے منافی ہے کہ کل کو عدالتیں یہ فیصلہ دیں کہ اس ہاؤس کو اختیار نہیں تھا کہ وہ اس legislation کو پاس کر سکیں ۔ یا اصل آرڈر میں ترمیم کر سکیں ۔ اس سے پہلے کہ عدالتیں نا اہل قرار دیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے اور اس پر پہلے غور کر لیا جائے ۔ ہمیں اس میں اختیار قطعاً نہیں ہے کہ یہ کلاز ۳ حذف کر دیں ۔ آپ پر پوری پابندی ہے ۔ اس ۱۳ کے تحت اور پراونشل گورنمنٹ کے اس سارے آرڈر میں حالانکہ کئی legislation آئی ہیں ۔ ان میں کہیں تو پراونشل گورنمنٹ کو amend کرنے کا اختیار دے دیا جاتا ہے اور اگر amendment کا اختیار نہ بھی ہو تو اس current list یا Provincial Legislative list میں آ جانے سے بھی اختیار حاصل ہو جاتا ہے ۔ مگر ایک چیز کی ممانعت جب قانون کر دیتا ہے تو پھر ہمیں کوئی اختیار نہیں ہوتا ۔ میں یہ مؤدبانہ گزارش کرونگا کہ آپ اپنے Law Department کو اس بارے میں consult کر لیں ۔ یہ اہم ترین چیز ہے اگر آپ ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو تکلیف دیں ۔ وہ تشریف لائیں اور یہ واضح کریں کہ آیا یہ ہماری لسٹ میں آ سکتا ہے یا نہیں آ سکتا ۔ آیا جب اس آرڈر میں پابندی لگا دی گئی ہے کہ ایک سال تک اس میں کوئی ترمیم نہیں کر سکتا ۔ ہم اس میں ترمیم کر

سکتے ہیں یا نہیں کر سکتے ۔ اسی لئے ایڈووکیٹ جنرل کو اس ہاؤس کا ممبر بنا دیا گیا ہے کہ جب قانونی موشگافیاں پیدا ہوں ۔ جب قانونی complications پیدا ہو تو ایڈووکیٹ جنرل ہی اس ہاؤس کو guide کرے تاکہ legislation میں ہمارا مذاق نہ اڑے ۔ تاکہ یہ نہ کہا جا سکے کہ لیجسلیٹو اسمبلی کو پتا ہی نہیں تھا کہ ہمیں اختیار ہے یا نہیں اور

They legislative an important legislation.

تو میں عرض کرونگا کہ اس کو وقار کا مسئلہ نہ بنائیے بلکہ حقائق پر آتے ہوئے.....۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اس ہاؤس کو بتایا جائے کہ وزیر قانون نے جناب کے پاس آ کر کیا گزارش کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کو میں نے بلایا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں استدعا کرونگا کہ اس کلاز کو حذف کر دیا جائے ۔ اور اس بارے میں جو میں نے نکتہ اٹھایا ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل صاحب سے رائے لی جائے اور اس بارے میں اس ہاؤس کو آ کر بتائیں کہ قانونی پوزیشن کیا ہے ۔ پھر آپ اس کو پاس کر سکتے ہیں ۔ ہاؤس کا فیصلہ لیں اور اس سے پہلے فیصلہ نہ فرمائیں ۔

Mr. Speaker : The question is :
"That clause 3 of the bill, be deleted".
The motion was lost.

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۳ مسودہ قانون کا حصہ بنے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی ۳۰ جنوری ۱۹۷۳ء ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس ۳۰ جنوری ۱۹۷۳ء بروز منگل ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا) ۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم

منگل ۳۰ جنوری ۱۹۷۳ء

(سہ شنبہ - ۲۴ ذوالحج ۱۳۹۲ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔
مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔
تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ○ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ○ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ○

پ ۷ - س ۵ - ع ۱ - ایات ۸۳ تا ۸۵

◎

اور جب لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو آخری پیغمبر پر نازل ہوئی تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ انھوں نے حق بات پہچان لی اور وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے پس ہم کو ماننے والوں میں لکھ لے ○ اور ہم کو کیا ہوا ہے کہ ہم اللہ پر اور حق بات پر جو ہمارے پاس آئی ہے ایمان نہ لائیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہم کو اچھے و نیک بندوں کے ساتھ بہشت میں ضرور داخل کرے گا۔ پس اللہ نے ان کو اس کہنے کے عوض بہشت کے باغ عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہیں وہ ان میں رہیں گے اور یہی اچھے کام کرنے والوں کا صلہ ہے۔

وما علینا الا البلاغ

میاں خورشید انور ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ کورم پورا نہیں ہے اسی طرح روزانہ ایوان کا قیمتی وقت ضائع کیا جاتا ہے ۔ یہ لیڈر آف دی ہاؤس کا فرض ہے کہ وہ کم از کم ایوان کا کورم پورا کر لیا کریں ۔ اس وقت نہ قائد ایوان اور نہ ہی ڈپٹی قائد ایوان یہاں موجود ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان لیازی ۔ جناب والا ۔ ہم نے سمجھا تھا کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر قرآن شریف پر کر رہے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ مجھ میں اتنی جرات نہیں ہے ۔ اس کے لیے آپ جو ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کورم پورا نہیں ہے ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
(گھنٹیاں بجائی گئیں) ۔ ۔ ۔ ۔ ایوان میں کورم پورا ہو گیا ہے ۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے ۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تحصیل تونسہ میں نہروں کی تعمیر

*۴۶۹ - نوبزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ حکومت تحصیل تونسہ میں پہاڑی نالوں پر انحصار کو ختم کرنے کے لیے تیار کیے گئے اصل منصوبہ کے مطابق نہریں تعمیر کرنے کے لیے کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) - تحصیل تونسہ کو آبپاشی کے وسائل مہیا کرنے کے لیے چشمہ بیراج سے رائیٹ بنک کینال کھودنے کی سکیم واپڈا کے زیر تحت تیار ہو رہی ہے - اس سکیم کی منظوری کا انحصار مختلف صوبوں میں دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کا فیصلہ کرنے پر بھی ہے جو کہ مرکزی حکومت نے کرنا ہے -

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - جناب والا - حکومت سرحد آئے دن بیان دے رہی ہے کہ چشمہ بیراج رائیٹ بنک کینال سے ڈیرہ اسماعیل خان کے لئے رقبہ جات آباد کئے جائیں - کیا ہماری حکومت مہربانی کرکے اس بات کی ضمانت دے گی کہ چشمہ بیراج سے جو نہریں تحصیل تونسہ اور ضلع ڈیرہ غازی خان کو سیراب کرسکتی ہیں ان کو اتنی ہی Priority دی جائے گی جتنی کہ قانوناً دی جانی چاہئے ؟

وزیر آبپاشی - جب رائیٹ بنک کینال بنے گی تو اس میں صوبہ پنجاب کے حصے کا ۲۳۰۰ کیوسک پانی ہے اس سے صرف تحصیل تونسہ سیراب ہوگی -

میاں خورشید انور - دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کا فیصلہ کب تک ہو جائے گا ؟

وزیر آبپاشی - یہ سوال آپ مرکزی حکومت سے پوچھیں کیونکہ اس کا فیصلہ اسی نے کرنا ہے -

میاں خورشید انور - ہم اس سے براہ راست متاثر ہوتے ہیں - کیا اس سلسلے میں آپ نے مرکزی حکومت سے رابطہ قائم کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی - مرکزی حکومت پہلے ہی اس پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اور اس نے یقین دلایا ہے کہ جلد ہی اس کا فیصلہ ہوجائے گا -

میاں خورشید انور - کیا وزیر موصوف کو اس امر کا احساس ہے کہ اس جھگڑے کی وجہ سے پنجاب کو بہت زیادہ نقصان ہو رہا ہے ؟

وزیر آبپاشی - یہ بالکل غلط ہے - اس کا کوئی جھگڑا ابھی تک نہیں ہے اور نہ ہی کوئی نقصان ہو رہا ہے -

میاں خورشید انور - آپ نے فرمایا ہے کہ جلد ہی اس کا فیصلہ ہو جائے گا - اگر جھگڑا نہیں ہے تو فیصلہ کس بات کا ہونا ہے ؟

وزیر آبپاشی - یہ تو پانی کی تقسیم کی بات ہے - اس میں جھگڑے کی کوئی بات نہیں ہے - یہ جھگڑے سے بالکل مختلف چیز ہے - اس پر کوئی تنازعہ نہیں ہے -

میاں خورشید انور - اگر تنازعہ کوئی نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ اپنی ضروریات کے مطابق دریائے سندھ سے پانی حاصل کر سکتے ہیں ؟

وزیر آبپاشی - اگر آپ آئین پڑھیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ پانی کی بین الصوبائی تقسیم کا subject مرکزی حکومت کے پاس ہے - اس لیے اس کو جھگڑا نہیں کہا جا سکتا -

میاں خورشید انور - اس کی تقسیم کا فیصلہ کب تک ہو جائیگا کیونکہ اس کا اثر براہ راست ہم پر پڑ رہا ہے -

وزیر آبپاشی ۔ اس کا جواب آپ کو دیا جا چکا ہے کہ مرکزی حکومت نے اس کا فیصلہ کرنا ہے اور یہ جلد ہی ہوجائے گا۔

(اس مرحلہ پر مسٹر ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا ہماری حکومت صوبہ پنجاب کو اس کے حصہ کا پانی دلانے کی کوئی کوشش کر رہی ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ یہ مسئلہ ایسا ہے جس پر مرکزی حکومت نے فیصلہ کرنا ہے ۔ جہاں تک کوشش کا تعلق ہے تمام صوبوں نے اپنی ضروریات دے دی ہوئی ہیں ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ میں نے آپ سے اپنے صوبے کے متعلق دریافت کیا ہے ۔ کہ کیا صوبہ پنجاب کے حصے کے پانی کے سلسلے میں آپ نے کوئی کوشش کی ہے ؟ میں نے دوسرے صوبوں کے متعلق نہیں پوچھا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جب میں تمام صوبے کہتا ہوں تو آپ اپنے آپ کو پنجاب کے صوبے میں تصور کریں اور تمام صوبوں میں پنجاب بھی شامل ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ اب تک پنجاب کی حکومت نے اس معاملہ میں مرکزی حکومت کو یا مرکزی حکومت نے پنجاب کی حکومت کو کوئی تجاویز پیش کی ہیں اور آپ کو اعتماد میں لیا ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے۔ I am bound not to disclose those facts.

چوہدری امان اللہ لک ۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ نے وہ کونسا طریق کار اختیار کیا ہے جس سے یہ ہاؤس سمجھ سکے کہ مرکزی حکومت نے پنجاب کی حکومت کو پانی کی تقسیم کے سلسلے میں اعتماد میں لیا ہے اور کیا پنجاب کی حکومت اس طریقہ کار سے مطمئن ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ جب کسی کو وزیر رکھا جاتا ہے تو اس سے oath of allegiance لی جاتی ہے جس میں یہ کہا جاتا ہے کہ ہم خفیہ ریکارڈ کو disclose نہیں کریں گے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ اس میں کون سی خفیہ بات ہے ۔ اس میں کون سی صیغہ راز کی بات ہے کہ حکومت پنجاب نے مرکزی حکومت کو کونسا طریقہ کار دیا ہے اور کس طریقے سے اپنے حصہ کا پانی مانگا ہے ؟ یہ تو ایک سیدھی سادی بات ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جب یہ بات سید ھی سادی ہے تو آپ سوال کیوں کرتے ہیں ؟ یہ بات اتنی سیدھی نہیں ہے جتنی آپ سمجھ رہے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہ بات بالکل سیدھی سادی ہے جتنا پنجاب کا قابل کاشت رقبہ ہے اس کے مطابق اس کو پانی ملنا چاہئے ۔ آپ اس پر کیوں زور نہیں دیتے ۔ ایک لاکھ بہتر ہزار کیوسک پانی بحیرہ عرب میں ضائع ہوتا رہا ہے اور آپ نے پنجاب کو پانی سے محروم رکھا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ یہ بالکل غلط بات ہے ۔ پنجاب کے حصے کے پانی کا ایک قطرہ بھی کسی دوسرے صوبہ کو نہیں دیا گیا اور نہ آئندہ دیا جائیگا پنجاب کو اس کا جائز حق ملے گا ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جو پانی بحیرہ عرب میں ضائع جا رہا ہے وہ کس صوبے کا حصہ ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ بحیرہ عرب میں کوئی پانی ضائع نہیں جا رہا ۔ میرے فاضل دوست کو پتا ہی نہیں کہ سردیوں کے موسم میں پانی پورے استعمال کے لیے ہوتا ہی نہیں تو ضائع کس طرح جا رہا ہے ؟

(اس مرحلے پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں خورسید انور ۔ وہ پانی گرمیوں میں ضائع جاتا ہے ۔ کیا وزیر موصوف نے موقع پر جا کر دیکھا ہے کہ پانی ضائع نہیں ہوتا ۔

وزیر آبپاشی ۔ وزیر موصوف اندھا نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ صرف ضمنی سوال کا جواب دیجیے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر آب پاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ رائٹ بینک کینال کا بیشتر حصہ ڈیرہ اسماعیل خان کے ضلع میں تعمیر ہو چکا ہے جبکہ تونسہ تحصیل میں اس وقت تک کام شروع نہیں ہوا ۔ اس لیے خدشہ ہے کہ جبکہ لئے رقبے کے حقوق مساوی ہیں ۔ تونسہ تحصیل کے لوگوں کو اس میں سے ان کا حق وقت پر نہیں ملے گا ۔ کیا وزیر آب پاشی یہ بھی مطلع فرمائیں گے کہ یہ نہر جب بھی تعمیر ہوگی چونکہ وہاں ایک پل رود سانگھڑ کے اوپر تعمیر ہو رہا ہے ۔ اس کے ساتھ ایک aqueduct بھی شامل کیا جاوے گا ۔ تا کہ چشمہ رائٹ بینک نہر کے پانی سے سانگھڑ سے پار کی اراضیات کی سیرابی ہو سکے ۔ کیونکہ پل کے ساتھ اس پر خرچ اتنا نہیں آئے گا ۔ اس ایریا کو بھی آب پاش کرنا ضروری ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جب یہ نہر تعمیر ہوگی تو ایک سکیم ہے کہ وہاں ساٹھ فٹ لفٹ لگا کر اس علاقے کو اس سے سیراب کیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ نوابزادہ صاحب ۔ جب آپ سوال کر لیں اور وزیر موصوف جواب دے رہے ہوں تو آپ اپنی جگہ پر تشریف رکھا کریں ۔

راجہ سکندر خان ۔ میں وزیر موصوف سے اپنی تحصیل پنڈ دادن خان کی جلال پور کینال کے متعلق عرض کروں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ نیا سوال ہے انہیں لکھ کر دے دیں ۔

راجہ سکندر خان ۔ جناب والا میرے سوال کی باری دیر میں آئے گی ۔ اس وقت تک مجھے موقع نہیں دیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ ضمنی سوال متعلقہ سوال کے متعلق ہونا چاہیے ۔

راجہ سکندر خان ۔ کیا یہ یقین دہانی کرائی جا سکتی ہے کہ اس وقت ہمیں بھی موقع دیا جائے گا ، کیونکہ ہمارے سوال آخر میں رکھے گئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوالات تو اپنی ترتیب کے حساب سے ہی آئیں گے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا ان کی نظر سے یہ خبر گزری ہے کہ فاضل پانی کچھ بحیرہ عرب میں جا رہا ہے ۔ آج انہوں نے اس کی تردید فرمائی ہے اور اگر یہ غلط خبر اخبارات میں دی گئی تو کیا انہوں نے ان اخبارات کے خلاف کوئی ایکشن لینے کی کارروائی کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ کیا میرے فاضل دوست یہ بتا سکتے ہیں کہ وہ یہ بات کتنے مہینے کی کر رہے ہیں ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کر رہا تھا جس کا جواب انہوں نے نہیں دیا کہ وہ کون سا طریق کار اب تک پنجاب حکومت نے اختیار کیا ہے جس سے ہم مرکزی حکومت سے اپنے حصے کے پانی کا مطالبہ کر سکتے ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ اپنے حصے کے مطالبے کا جہاں تک تعلق ہے اس میں اپنے صوبے کے رقبے کو مد نظر رکھتے ہوئے اور دوسرے صوبوں کو بھی مد نظر رکھتے ہوئے جتنے پانی کی ضرورت ہے ، اس کے مطابق ہم نے سفارشات کی ہوئی ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ ابھی ابھی وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ وزرا صاحبان نے oath of allegiance اٹھائی ہوئی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ اس کا ضمنی سوال نہیں ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ clarification ہونی چاہیے ۔ یہ سوال اور جواب آپ کے آنے سے پہلے تھے ۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس کا جواب آنا ہے ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ ہم نے یہ حلف اٹھایا ہوا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ حلف میں وہ چیزیں نہیں بتائی جاتیں جن کے بتانے سے پبلک کو یا گورنمنٹ کو نقصان ہو ۔ جتنی سٹڈی آج تک اریگیشن نے کی ہے ، یا اس معاملے پر سفارشات کی ہیں ، وہ میں آپ کو بتانے کے لیے قطعاً تیار نہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں یہی چیز تو سمجھنا چاہتا تھا کہ وہ کون سی قسم تھی جو آپ نے اٹھائی ہوئی ہے اور جو آپ ہمیں بتانے سے قاصر ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ آپ ابھی اس قابل نہیں ہیں کہ آپ کو وہ بتائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آرڈر پلیز ۔ میں نے سردار صاحب کو جو بات کہی ہے ۔ اس کا اطلاق تمام ممبران پر ہوتا ہے ۔ سردار صاحب چونکہ سامنے تھے اس لیے میں نے ان کا ذکر کر دیا تھا ۔ جب سوال ہو جائے ، تو ممبر اپنی نشست پہ تشریف رکھیں ۔ اور جب وزیر متعلقہ جواب دے چکیں تو وہ بھی اپنی نشست پہ تشریف رکھیں ۔ تا کہ میں جان سکوں کہ یہ ایوان کی کارروائی ہو رہی ہے ، کوئی آپس میں مقابلہ نہیں ہو رہا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ اس ضمن میں وزرا صاحبان کو بھی یہ ہدایت فرما دی جائے ۔ ابھی ہمارا آدھا سوال ہوتا ہے وہ اپنی سیٹوں پر جمپ کرتے ہیں ۔ اس طرح بد نظمی کے اصل محرک تو وہ ہوتے ہیں ۔ ان کو بھی اس انداز میں تنبیہ فرما دیں ۔ ہم بھی اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں گے وہ ہمارا سوال

تو پورا پڑھ لیا کریں۔

وزیر آبپاشی : یہ ابھی پیپلز پارٹی کے بنیادی ممبر ہیں ، انہوں نے ابھی پیپلز پارٹی کی ممبر شپ سے استعفا نہیں دیا اور یہ صاف صاف حملے کر رہے ہیں۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کر رہا تھا کہ کیا وہ مطمئن ہیں کہ پانی کی تقسیم میں مرکزی حکومت نے ان کی سفارشات مان لی ہیں؟

وزیر آبپاشی ۔ جب مان لی جائیں گی تو آپ کو بھی بتا دی جائیں گی ۔ فکر نہ کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے اس امر کو دوبارہ نوٹ کیا ہے کہ چودھری امان اللہ کے سوال کے بعد ، وزیر متعلقہ جواب دینے کے لیے کھڑے ہو گئے اور امان اللہ لک نے تشریف نہیں رکھی ۔ جب جواب دینے کے بعد وزیر متعلقہ بیٹھ گئے تو اس کے بعد امان اللہ صاحب بیٹھے ہیں ۔

This is not fair and I cannot permit it. Decorum has to be observed.

میں نے آج صبح سے تین بار یہ بات دہرائی ہے لیکن اس طرف توجہ نہیں دی جا رہی ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں explanation کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker : No explanation is required.

علامہ رحمت ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ، جناب والا ۔ وزرا صاحبان کو ہدایت فرمائیں کہ ہمارے سوالوں کے جواب غیر مبہم اور واضح طور پر دیا کریں ، وہ جواب کو گول کرنے کی کوشش نہ کریں ۔ اب اس میں کون سی

secrecy ہے ، کون سی oath of allegiance کا معاملہ آتا ہے۔ مسئلہ بالکل سیدھا سادہ ہے کہ جو پنجاب کا زیر آب رقبہ ہے۔ اس کے مطابق پانی ملنا چاہیے ۔ اب اس میں کوئی secrecy کی بات نہیں ہے۔ پارلیمنٹ کی روایت ہے کہ جہاں جواب دینا مفاد عامہ کے خلاف ہو یا اس سے کسی نقصان کی توقع ہو تو اس کو explain کرنا پڑتا ہے کہ اس لیے ہم اس کا جواب نہیں دے رہے۔ میں پھر عرض کروں گا کہ سوال بالکل سیدھا سادہ تھا خواہ مخواہ اس سوال پر پندرہ منٹ خرچ ہو گئے۔ کیا پنجاب کو جتنا پانی آبپاشی کے لیے چاہیے اتنا پانی دریائے سندھ سے اسے مل رہا ہے یا نہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ علامہ صاحب یہ سوال اس سوال سے پیدا نہیں ہوتا۔ میں نے اس وقت بھی point out کیا تھا کہ ضمنی سوال بنیادی سوال کا ہونا چاہیے ۔ ضمنی سوال سے ضمنی سوال نہیں ہونا چاہیے اور سپلیمنٹری سوال بنیادی سوال سے متعلق ہونا چاہیے ۔ اب انڈس کا کتنا پانی کہاں جا کر بہتا ہے اس کی تقسیم کیا ہوتی ہے اس سوال کا بنیادی سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ آپ نے رولنگ ارشاد فرما دی ہے۔ لیکن وزیر موصوف کے جواب میں یہ چیز موجود ہے :

> "کہ تحصیل تونسہ کو آبپاشی کے وسائل مہیا کرنے کے لیے چشمہ بیراج سے رائٹ بینک کینال کھودنے کی سکیم واپڈا کے زیر تحت تیار ہو رہی ہے ۔ اس سکیم کی منظوری کا انحصار مختلف صوبوں میں دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کا فیصلہ کرنے پر بھی ہے جو کہ مرکزی حکومت نے کرنا ہے ۔"

واضح طور پر انہوں نے جو جواب دیا ہے اس سے یہ ضمنی سوال بالکل

متعلق ہے اور یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ دریائے سندھ کے پانی کے سلسلے میں حکومت پنجاب نے کیا کیا ہے۔

وزیر آبپاشی ۔ پوائنٹ آف ایکسپلینیشن ۔ "سکیم واپڈا کے زیر تحت" کا مطلب یہ ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔

It is being prepared by WAPDA, which is again a central subject and this Provincial Assembly has got no right to deal with central subjects. We cannot go into the question of validity of central subjects.

Mr. Speaker : Irrigation is a provincial subject and the House is interested in this supplementary.

Minister for Irrigation : Sir, again I would be allowed to explain that WAPDA is a central subject and not a provincial subject.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ اس کا ترجمہ "زیر تحت" نہیں زیر اہتمام ہوتا ہے۔

وزیر آبپاشی ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ترجمہ کرنے کے لیے ہو سکتا ہے کوئی اور بھی لفظ ہو لیکن یہ central subject ہے provincial subject نہیں ہے ۔ واپڈا کیونکہ یہ سکیم تیار کر رہا ہے ۔ اس لیے سکیم کی خوبیوں یا برائیوں میں میں نہیں جا سکتا اور نہ کوئی اور ہی جا سکتا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا اعتراض آپ نے نوٹ نہیں کیا وہ یہ تھا کہ اس کو "زیر تحت" نہیں "زیر اہتمام" کہتے ہیں۔

وزیر آبپاشی ۔ اگر "زیر تحت" کا ترجمہ وہ اردو میں کوئی اور بتانا چاہتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ یہ وزیر آبپاشی بھی ہیں اور وزیر برقیات بھی ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ میں وزیر آبپاشی ہوں ۔

I am a Minister for Revenue, Irrigation and Power. Power is something differsnt from WAPDA. Come to my Chamber I will explain it to you.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پاور کہاں سے آئی ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ وزیر موصوف کو یہ علم ہو گا کہ ملتانی کی ایک مثال ہے کہ "مار نہ کٹ ۔ اندر چا گھٹ"

(نعرہ ہائے تحسین)

مارپیٹ کرنے سے کسی کو قتل کرنے سے اگر کسی کو برباد کرنا ہے تو اس کو بھوکا مار دو ۔ اگر پانی کے سلسلے میں ہمیں اپنا حصہ نہ ملا اور آپ کی کوشش اور آپ کی گذارشات کے باوجود مسئلہ حل نہ ہوا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

وزیر آبپاشی ۔ اگر وہ خود برباد ہونا چاہتے ہیں تو خدا انہیں برباد کرے گا میں تو کچھ نہیں کر سکتا ۔

میاں مصطفےٰ ظفر ۔ کیا وزیر برقیات ہارس پاور ہیں ۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ ہم جاہلیں اور electricity پڑھے ہوئے لوگ نہیں ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ رائیٹ کینال بینک جس کا انہوں نے اپنے جواب میں حوالہ دیا ہے اس کی کب تک تکمیل ہو جائے گی ؟

وزیر آبپاشی ۔ اس کا جواب میں پہلے دے چکا ہوں کہ واپڈا اس پر غور کر رہا ہے ایک سکیم under consideration ہے ۔ سکیم کے کئی اور بھی مراحل ہوتے ہیں جو طے ہونے ہوتے ہیں ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ان کی نظر میں سے "پنجاب ایگریکلچر ایسوسی ایشن کی معروضات پانی کے متعلق خصوصاً "تونسا بیراج" اور چشمہ بیراج گذری ہیں ۔ اور اگر نہیں تو اس کا مطالبہ فرمائیں تاکہ اس پسماندہ علاقے کی حق رسی ہو سکے ؟

وزیر آبپاشی ۔ وہ موضات میری نظر سے نہیں گذریں اگر وہ مجھے فراہم فرما دیں تو میں ان کا مشکور ہوں گا ۔

ڈیرہ غازی خان میں سیم

*۵۷۳ ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں سیم کی وجہ سے زرعی زمینیں بنجر ہو رہی ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت وہاں نکاسی آب کے لئے نالیاں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) پنجاب کے دوسرے نہری آبپاش شدہ اضلاع کی طرح ضلع ڈیرہ غازی خان کے بعض حصے سیم سے متاثر ہوئے ہیں ۔ تاہم یہ مسئلہ اتنا سنگین نہیں جتنا کہ دوسرے ضلعوں میں ہے ۔

(ب) حکومت نے سابقہ لاکھ روپے کے خرچ سے مانکا سیم نالی مکمل

کر لی ہے ۔ تاکہ نہر ڈیرہ غازی خان سے سیم پانی کے بہاؤ کو روکا جا سکے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پنجاب میں سیم کی وجہ سے کافی زمین خراب ہو رہی ہے ۔ کیا سیم نالیوں کے علاوہ کوئی اور بھی علاج اس وقت زیر غور ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ سیم نالیاں ہیں اور تو کوئی علاج نہیں اس کے علاوہ اگر کوئی علاج ہو تو بتائیں ہم اس پر غور کریں گے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ میں آپ کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ سیم نالیوں کے علاوہ ٹیوب ویل لگائے جاتے ہیں جن کا پانی سیم نالیوں میں ڈالا جاتا ہے

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں کوئی water logging کی گرداوری ہوئی ہے ۔ آپ کا محکمہ وہاں موجود ہے سیم اور تھور کی گرداوری عام طور سے ربیع میں ہوتی ہے وہاں پر گرداوری کرائیں تاکہ صحیح صورت حال کا اندازہ ہوسکے ۔

وزیر آبپاشی ۔ وہاں پر کام ہو رہا ہے اگر کوئی ایسی بات ہو تو میرے نوٹس میں لائیں میں اس کا ازالہ ضرور کروں گا ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ انہوں نے کہا ہے کہ یہ مسئلہ اتنا سنگین نہیں ہے ۔ کیا وہ بتا سکیں گے کہ ڈیرہ غازی خان میں سیم سے کتنی زمین متاثر ہو چکی ہے ؟ ۔

وزیر آبپاشی ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دیں ۔ میں آپ کو تمام پنجاب کے اضلاع کے اعدادو شمار دے دوں گا ۔

سید تابش الوری ۔ صرف ڈیرہ غازی خان کے متعلق ارشاد فرمائیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ جب اعداد و شمار اکٹھے کئے جاتے ہیں تو تمام اضلاع کا مقابلہ کیا جاتا ہے اس لحاظ سے میں نے کہا ہے کہ دوسروں کی نسبت کم ہے ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ "سنگین" کا مطلب کیا ہے اور سنگینی کس حد سے شروع ہوتی ہے ۔ سیم ہونے کے بعد زمین میں کہاں سے سنگینی شروع ہوتی ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ جہاں سے ہماری حد ختم ہوتی ہے اور آپ کی شروع ہوتی ہے ۔

(قہقہہ)

Mr. Speaker : The question may please be answered. It is very much relevant.

Minister for Irrigation : It may be repeated Sir.

چوہدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اجازت ہو تو میں اپنا سوال دہرا دوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کا سوال یہ ہے کہ وہاں آپ نے فرمایا ہے کہ اتنی سنگینی نہیں ہے جتنی کہ دوسرے اضلاع میں ہے ۔ تو اس کا مقابلہ سمجھنا چاہتے ہیں کہ کتنی سنگینی ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ میں نے پہلے بھی گذارش کی ہے کہ سنگینی یا سنگین نوعیت اسے ہم کہتے ہیں جو بہت حد تک خراب ہو چکی ہو ۔ یہاں تو preliminary طور پر زمین خراب ہوئی ہے اس لیے اس کو ہم سنگینی نہیں کہتے اور پھر یہاں دوسرے اضلاع کی نسبت تناسب کم ہے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر موصوف کے علم میں ہے کہ اس سے پہلے جو ہزاروں ایکڑ زمین تھی اور پیداوار تونسہ نہر کے بعد اب بہت کم ہو گئی ہے ۔ اس کی وجہ سیم اور تھور ہے ؟ نیز میرے سوال (ب) کے ضمن وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ۔ لاکھ کے قریب شادن لنڈے جام پور تک ایک drainage سکیم

زیر غور ہے جناب والا۔ یہ سکیم ۱۹۵۸ء سے واپڈا کے کولڈ سٹوریج میں پڑی ہوئی ہے اور اس سال کے بجٹ میں اس میں ایک لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ صوبائی سے اگلے بجٹ میں اس سکیم کو چالو کریں تاکہ ضلع کی بڑھتی ہوئی سیم کو ختم کیا جائے۔

مسٹر سپیکر۔ یہ ضمنی سوال نہیں ہے یہ تو ایک تجویز ہے۔

وزیر آبپاشی۔ جناب والا۔ یہ سکیم سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی نے منظور نہیں کی۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری۔ کیا یہ کولڈ سٹوریج سے نکل گئی ہے۔ تو اس صورت میں آپ اس کو چالو کروائیں۔ اور اگلے سال کے بجٹ میں رقم مختص فرمائیں۔

وزیر آبپاشی۔ یہ کولڈ سٹوریج سے نکل گئی ہے۔

سید تابش الوری۔ جناب والا وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں بعض حصے سیم سے متاثر ہوئے ہیں۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ کون کون سے حصے متاثر ہوئے ہیں؟۔

وزیر آبپاشی۔ جناب والا اس کیلئے علیحدہ سوال چاہئے۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ یہ سوال بالکل متعلقہ ہے۔ سوال کے جواب کو avoid کیا جا رہا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ وزیر صاحب نے جو اعداد و شمار مہیا ہیں وہ اپنے ماتحت عملہ سے تیار کرائے ہوں گے۔ ان کو یہ معلوم نہیں کہ کون کون سے حصے متاثر ہوئے ہیں۔

مسٹر سپیکر۔ اس میں یہ ہو سکتا ہے کہ total irrigated area کا کتنا percentage اس میں آیا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ انہوں نے کہا ہے کہ بعض حصے سیم سے متاثر ہوئے ہیں ۔ ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ کون سے حصے ہیں جو سیم سے متاثر ہوئے ہیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ آج تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وزیر موصوف چاہتے ہی نہیں ہیں کہ ہمیں کچھ بتائیں یا یہ ہے کہ وہ تیار ہو کر نہیں آئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ غالباً ایسا نہیں ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ آپ کسی کی نیت کا اپنی طرح نہ اندازہ لگایا کریں ۔ میں اپنی نیت کو جانتا ہوں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا وزیر متعلقہ سے گذارش کروں گا کہ آپ آپے سے باہر نہ جائیں ۔ جو سوال ان سے دریافت کیا جائے مہربانی کرکے اس کا ہمیں جواب دیں ۔

Minister for Irrigation I would request the Chair that the member should not be permitted to be personal.

یہ میری ذات پر حملہ ہے ۔ کہ ان کی نیت یا اس کی نیت یہ نہیں ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وزیر متعلقہ کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔ میں نے ان کی نیت کے متعلق نہیں کہا ہے بلکہ میں نے تو یہ کہا ہے کہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ وہ تیار ہو کر نہیں آئے ہیں ۔ اگر اس پر ان کو برا محسوس ہوتا ہے تو میں پھر ان کو یہ کہوں گا اس ہاؤس میں ان کو ہماری باتیں سننی پڑیں گی ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ ڈیرہ غازی میں جام پور اور شاہ صدر دین کے علاقے سیم تھور سے متاثر ہوئے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ جو سوال زیر بحث ہے اس کے آخری حصے کو

اگرچہ وزیر موصوف نے خود نہیں پڑھا ہے لیکن اس میں کہا گیا ہے کہ شاہ صدر دین سے جام پور تک ایک اور سیم نالی کی سکیم زیر غور ہے -

مسٹر سپیکر - آپ سوال کس صورت میں پوچھنا چاہتے -

Don't read that and please put your supplementary.

سید تابش الوری - جناب والا - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے زبانی یہ فرمایا ہے کہ یہ سکیم سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی نے نامنظور کر دی ہے لیکن شائع شدہ جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ سکیم زیر غور ہے -

مسٹر سپیکر - یہاں کچھ نہیں کہا گیا ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - یہ official document ہے -

مسٹر سپیکر - یہ ٹھیک ہے لیکن انہوں نے اس کو پڑھا نہیں ہے -

The member need not read out that portion.

سید تابش الوری - جناب والا میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ سکیم زیر غور ہے یا نا منظور ہوگئی ہے -

مسٹر سپیکر - آپ اس طرح بڑے شوق سے پوچھئے مگر یہ نہیں کہ یہ حصہ آپ نے پڑھا نہیں ہے کیونکہ یہ اس کا جواب ہے -

سید تابش الوری - جناب والا- میرا سوال یہ ہے کہ سکیم نامنظور ہوگئی ہے یا زیر غور ہے -

وزیر آبپاشی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا- فاضل ممبر نے میرے خیال میں یہ نہیں سنا کہ اس سے پہلے اس پر ضمنی سوال ہوچکا ہے - میں نے کہا ہے کہ اس کو سنٹرل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی نے نامنظور کردیا ہے -

مسٹر تابش الوری - یہ غلط اطلاع کیسے فراہم کردی ہے -

Mr. Speaker. No wrong information has been supplied. The member can't refer to it.

سید تابش الوری ۔ جناب والا یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے ۔ یہ اور بات ہے کہ انہوں نے یہ جواب پڑھ کر نہیں سنایا ۔ ہمیں غلط اطلاع فراہم کی گئی ہے ۔

Mr. Speaker. He has given you the latest information.

Minister for Irrigation. Sir, I may be allowed to explain the position.

Mr. Speaker. There is no need to explain the position, Whatsoever statement the Minister has made in this answer to the question, that is the latest information.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا میں وزیر موصوف سے دریافت کروں گا کہ جواب کے حصہ "الف" میں پنجاب کے جو دوسرے اضلاع کے حوالہ جات دیئے ہیں اس سے کون سے اضلاع مراد ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جن سے آپ نے مقابلہ کیا ہے وہ کون کون سے اضلاع ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ اس میں مظفر گڑھ ہے ۔ کچھ حصہ گجرات کا ہے ۔ کچھ حصہ جھنگ کا ہے ۔ کچھ حصہ لائلپور کا ہے ۔ کچھ حصہ شیخوپورہ کا ہے ۔ اس میں کافی اضلاع ہیں۔ اس لیے میں نے گذارش کی تھی کہ اس کے لیے علیحدہ سوال کریں ۔

نوبزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر آبپاشی بیان فرمائیں گے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے تونسہ پراجیکٹ کے لیے ایک پائیلٹ پراجیکٹ منظور ہوا تھا اور ڈرینیج سکیم منظور ہوئی تھی ۔ اسی طرح ضلع مظفر گڑھ کے لیے ایک پائیلٹ پراجیکٹ اور ایک ڈرینیج سکیم منظور ہوئی تھی ۔ ضلع مظفر گڑھ میں دونوں پائیلٹ پراجیکٹ چلے گئے ہیں اور ڈرینیج سکیم بھی ہوگئی ہے لیکن ہمارا ضلع ابھی تک محرومی کا شکار ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سردار صاحب ، کیا اس سوال کا تعلق سیم سے ہے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا - میں پوچھ رہا تھا کہ ہائیڈل ٹیوب‌ویل پراجیکٹ سے پانی پمپ کیا جاتا ہے اور سیم کے انسداد میں مدد ملتی ہے ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان کو بھی دو نہیں تو ایک ہائیڈل پراجیکٹ ملنا چاہئے نیز ڈرینیج کی سکیم کب تک mature ہو گی ۔ ایک سال روپیہ پچھلے بجٹ میں رکھا گیا تھا ۔ ہمیں امید تھی کہ آئندہ سال اس ڈرینیج پراجیکٹ کے لئے گورنمنٹ زیادہ سے زیادہ رقم فراہم کرے گی کیونکہ یہ چیز ٹپدق کی طرح ہے اور اس سے تمام بہترین اراضیات خراب ہو رہی ہیں ۔ اس کی طرف توجہ کب تک فرمائیں گے ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا - ہائیڈل کا جہاں تک تعلق ہے وہ میرا محکمہ نہیں ہے جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے وہ واپڈا کے پاس ہے - اس لیے میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ڈیرہ غازی خان اور پنجاب کے دوسرے اضلاع میں سیم سے متاثر ہونے والی زمین کی اوسط کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال چاہیے ۔ زبانی میں نہیں بتا سکتا ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا - انہوں نے کہا ہے کہ "یہ مسئلہ سنگین نہیں ہے" یہ سوال بالکل متعلقہ ہے ۔ ایسی زمین کی اوسط کیا ہے جو سیم سے متاثر ہو رہی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں آپ کے سوال کو نہیں سمجھ سکا آپ اس کو زیادہ واضح کریں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا - میں نے یہ پوچھا ہے کہ ڈیرہ غازی خان اور پنجاب کے دوسرے اضلاع میں مجموعی طور پر جو زمین سیم سے متاثر ہو رہی ہے اس کی اوسط کیا ہے یعنی اس کی شرح کتنے فیصد ہے ۔

کرنل محمد اسلم خاں نیازی ۔ ۵ فیصد ہے ۔ ماپ لیں جا کر (قہقہہ)

مسٹر سپیکر ۔ کرنل صاحب میرا خیال تھا کہ جواب دینا صرف وزراء کا ہی فرض ہے لیکن مجھے آج پتا چلا ہے کہ آپ بھی جواب دے سکتے ہیں۔

کرنل محمد اسلم خاں نیازی ۔ جناب والا ۔ الٰہی وزیر صاحب کے محکمے کے متعلق جو مجلس قائمہ ہے اس میں میں بھی ممبر ہوں ۔ مجھے یہ معلومات ہیں اس لئے میں سید تابش الوری صاحب کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ۔ (قہقہہ)

سید تابش الوری ۔ کرنل صاحب ہی وزیر موصوف کے نعم البدل ہو سکتے ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ سوال صرف ڈیرہ غازی خان سے متعلق ہے اس لئے مجھے تمام پنجاب کے متعلق بتانے کے لئے علیحدہ سوال دیں ۔

میاں خان محمد ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ حکومت نے سیم اور تھور کو روکنے کے لئے جو انتظامات کئے ہیں ۔ کیا ان انتظامات کی وجہ سے سیم کم ہو رہی ہے یا بڑھ رہی ہے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ صرف ڈیرہ غازی خان کے متعلق پوچھ رہے ہیں یا سارے پنجاب کے متعلق پوچھ رہے ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ کم ہو رہی ہے ۔ اعداد و شمار لے کر ہی بتا سکتا ہوں ۔

راجہ سکندر خان ۔ جناب والا ۔ تحصیل پنڈ دادن خان میں سیم کی وجہ سے زمین خراب ہو رہی ہے ۔ کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسا مسئلہ ہے جس سے اس کو کنٹرول کیا جا سکے ؟

مسٹر سپیکر ۔ آپ سوال دوبارہ کریں ۔ آواز نہیں آئی ۔

راجہ سکندر خان ۔ جناب والا ۔ تحصیل پنڈ دادن خان میں چشموں کا پانی اوپر سے نیچے آتا ہے جب پانی پہاڑ کے نیچے کے حصہ میں آتا ہے تو وہ پانی نیچے آ کر تمام زمین کو سیم اور تھور کی شکل میں تبدیل کر دیتا ہے ۔ کیا حکومت کے زیر غور کوئی ایسی سکیم ہے کہ جب پانی کڑوے حصے میں داخل ہوتا ہے اس کو سیمنٹ کے نلوں سے یا کسی اور ذریعہ سے گزارا جائے تاکہ وہ پانی پینے کے بھی کام آ سکے اور آبپاشی کے بھی کام آ سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس مرحلہ پر اس کی کوئی relevancy نہیں ہے ۔ بہر حال وزیر موصوف کا اگر اس سے تعلق ہے تو وہ اس کی طرف توجہ کریں گے ۔

وزیر آبپاشی ۔ اگر زیادہ اصرار ہو تو میں جواب دینے کے لئے بھی تیار ہوں ۔

ضلع ڈیرہ غازی خان میں بارش کی قلت

*۷۷۴ ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا پاکستانی اور امریکن ماہرین کی رپورٹوں میں یہ اظہار رائے کیا گیا تھا کہ کیونکہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں بارش کم ہوتی ہے ۔ اس لئے ڈسٹری بیوٹروں سے پانی کا اخراج ۱۰ کیوسک فی ہزار ایکڑ سے کم نہیں ہونا چاہیے ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔ جی نہیں ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ جناب والا ۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ جب انہار شروع ہوئیں تو وہ ۱۰/ کیوسک فی ہزار ایکڑ کے حساب سے بنی تھیں پھر بعد میں رقبہ زیادہ بڑھانے کے لئے ۷ کیوسک فی ہزار ایکڑ پانی کا اخراج کر دیا گیا جس سے اب ٹیل پر اور اس کے ارد گرد پانی نہیں پہنچ رہا ہے ۔ یہ علاقے تو نہ پراجیکٹ سے پہلے سروپا تھے اور inundation

النہار سے ۱۵ کیوسک فی ہزار ایکڑ پانی ملتا تھا ۔ ان نہروں سے پانی نیچے لے جانے کے لئے وہاں کے علاقوں کو پانی پورا نہیں آ رہا ہے ۔ کوئی لاکھ ایکڑ زمین کشمور کے پاس ہے اس کو آباش کرنے کے لئے ان لوگوں کا کوئی کام نہیں بن رہا ہے ۔

جناب والا۔ کیا وزیر موصوف یہ تسلی دیں گے کہ جب تک تربیلا سے یا کوئی اور انتظام نہیں ہوتا اس وقت تک آگے پانی کو نہ چلایا جائے جب تک ٹیل والے کی ضروریات پوری نہ ہوں ۔

Minister for Irrigation : I have not been able to understand how many questions there are in this supplementary. The member may be asked to repeat his supplementary question once again.

Mr. Speaker : I think, the supplementary question was quite complex and complicated. Nawab Sahib, please repeat your supplementary question.

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ جو چینل بنائے تھے وہ ۱۰ کیوسک فی ہزار ایکڑ کے حساب سے بنائے تھے اب ان کو ۷ کیوسک فی ہزار ایکڑ گھٹا دیا گیا ہے جس سے ٹیل والے لوگ جن کو پہلے سروپا پانی ملتا تھا اب ان تک پانی نہیں پہنچ رہا ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ میں ممبر موصوف کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ ۱۹۵۵ میں ان کے لئے ۱۰ فیصد جو پانی تھا اس کی نسبت منصوبہ تھا اور ماہرین نے سوچا کہ ۱۰ کیوسک فی ہزار ایکڑ پانی بہت زیادہ ہے اس سے سیم بڑھ جائے گی اس چیز کے پیش نظر ۹ کیوسک فی ہزار ایکڑ کر دیا گیا لیکن جب اس چیز کا تجربہ کیا گیا ہے ۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ سیم بہت زیادہ ہو رہی ہے اور اب ہم نے ۷ کیوسک فی ہزار ایکڑ پانی کر دیا ہے تا کہ سیم پر کنٹرول کیا جا سکے ۔ جو وہاں دوسرے علاقے ہیں وہاں بھی پانی مہیا

کیا جا سکے اور اس طریق پر ۲ لاکھ ایکڑ زمین کو اور پانی دینے کے قابل ہو جائیں گے ۔ اس سے دوسرے اضلاع کو بھی فائدہ ہوگا ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا ہے تا کہ پنجاب کا پانی کم کر دیا جائے اور ہم سیم سے بچ جائیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ یہ غلط ہے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔کیا یہ درست ہے کہ inundation انہار کے دوران ۱۵ کیوسک فی ہزار ایکڑ دیا جاتا تھا ۔ اور اس مقدار میں نصف سے زیادہ کمی فصلوں کے لئے تباہ کن ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ میں نے یہ کبھی نہیں کہا ۔ بلکہ سوال نمبر ۴۷۷ کا جواب محض جی نہیں ہے ۔ اس سے زیادہ نہیں ۔

سید تابش الوری ۔ کیا انہوں نے شائع شدہ جواب واپس لے لیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ظاہر ہے کہ سوال کے جواب کو نہیں پڑھا ۔

میاں خان محمد ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جن علاقوں کا پانی کم کیا گیا کیا وہاں سیم تھی یا تھور ؟

وزیر آبپاشی ۔ میں نے گزارش کی ہے کہ سیم زیادہ ہو گئی تھی ۔ اس لئے وہاں پانی کم کر دیا گیا ۔ سیم اور تھور دونوں اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ پانی کی سطح زمین کے قریب آ جاتی ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے دریافت کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ پہلے انہوں نے فرمایا کہ پہلے ۱۰ کیوسک تھا پھر ۹ کیوسک کر دیا گیا اور پھر ۷ کیوسک کر دیا گیا ۔ کیا سابقہ حکومتوں نے اس ضمن میں

کوئی notes چھوڑے تھے کہ پانی کی مقدار کم دی جائے یا اس کو گھٹا دیا جائے۔

وزیر آبپاشی ۔ ایسی کوئی بات نہیں بلکہ محکمہ نے جس طرح ترجمہ مجھے کر کے بتایا ہے ویسے میں نے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ میرے پاس جو کاپی ہے اس میں مفصل جواب ہے۔

وزیر آبپاشی ۔ جو جواب دیا گیا ہے وہ وہی تھا۔ اس میں ہاں کہا گیا تھا۔

میاں خان محمد ۔ کیا سیم پانی کی زیادتی سے ہوتی ہے اور تھور پانی کی کمی کی وجہ سے۔

وزیر آبپاشی ۔ یہ غلط ہے۔ پانی کی مقدار کو سات کیوسک فی ہزار ایکڑ کیا گیا ہے تا کہ راجن پور میں یہ پانی استعمال کیا جا سکے۔

نوابزدہ سردار عطا محمد خان لغاری۔ڈیرہ غازی خان کے علاقہ جات میں بارش کی کمی کی وجہ سے ڈسٹری بیوٹروں سے پانی کا اخراج خاطر خواہ طریق پر ہونا چاہئے کیونکہ پانی کی کمی کی وجہ سے وہاں کے زمینداروں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور تمام ایریا کو پانی نہیں ملتا جس سے پیداوار پر اثر پڑتا ہے کیا اس ضمن میں کوئی ضروری اقدام کیا جائے گا؟

وزیر آبپاشی ۔ جہاں تک بارش کا تعلق ہے اس پر میرا کنٹرول نہیں ہے۔ پہلے ضرور پانی کم ملا کرتا تھا تقریباً ڈھائی فیصدی لیکن اب انہار کی وجہ سے سارے علاقے کو پانی دیا جاتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ حالت اب پہلے کی نسبت بہتر ہو گئی ہے۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا- میں وزیر موصوف سے دریافت کروں گا کہ راجن پور میں پانی کی کمی کی گئی تھی جیساکہ وزیر موصوف نے فرمایا کہ اب وہاں کے علاقے کو پانی دیا جا رہا ہے ۔ کیا وہ پانی راجن پور میں استعمال کیا گیا ہے اگر کیا گیا تو اس کا طریق کار کیا ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ طریقہ کار تو بہت لمبا ہوتا ہے ۔پچھلے سال ۷۵ ہزار ایکڑ زمین کی اس مقصد کے لئے بکنگ ہوئی تھی جس کو ہم نے سیراب کیا ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا بکنگ محض کاغذات پر ہی تو نہیں ہے یا یہ حقیقت ہے کہ واقعی پانی دیا جا رہا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ بکنگ تو کاغذات پر ہی ہوتی ہے اور پانی واقعی دیا جا رہا ہے ۔

نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری۔ پانی کی کمی بدستور محسوس ہوتی رہتی ہے پہلے inundation canals سے علاقے کی سیرابی ہوتی رہی ہے ۔ ون یونٹ ختم ہوا ۳ سال ہوئے ایسا طریقہ اختیار کیا گیا کہ ۸ دن کے لئے ڈیرہ غازی خان کو اور ۸ دن کے لئے مظفر گڑھ کو ان انہار سے پانی ملا ۔ ان حالات میں کاشتکاروں کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے خاص کر کپاس کی فصل بونے اور اگانے میں ۔ کیا وزیر موصوف اس طرف توجہ فرمائیں گے ۔

وزیر آبپاشی ۔ فاضل، ممبر بھول جاتے ہیں کہ تمام علاقوں کو کسی نسبت کے لحاظ سے پانی دیا جاتا ہے ۔ سندھ اور بلوچستان کا اپنا اپنا حصہ ہے ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ جب پانی زیادہ دریا میں آتا ہے تو پانی زیادہ دیدیا جاتا ہے اور کم آتا ہے تو ہم کم دیتے ہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ اس سال ہم پانی زیادہ دے رہے ہیں ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ۔

خدا جانے کہا کیا ڈوبنے والے نے موجوں سے
کہ موجیں آج تک سر مار کے آتی ہیں ساحل پہ

اس کا حضور مجھے جواب چاہئے ۔

وزیر آبپاشی ۔ اس کا میرے محکمے سے کوئی تعلق نہیں ۔

ایک آواز ۔ یہ سوال علامہ صاحب سے کیا جائے تو بہتر ہوگا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں ہر بات کا نوٹس لینا ضروری نہیں سمجھتا مجھ سے یہ توقع نہ کریں ۔

ڈیرہ غازی خان میں ایک ہزار ایکڑ کو ۹۶۳ کیوسک پانی کی سپلائی

*۴۷۸ ۔ نوابزادہ سردا عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا پانی کی فراہمی مقررہ ۱۰ کیوسک فی ہزار ایکڑ سے کم کر کے ۹۶۳ کیوسک فی ہزار ایکڑ کر دی گئی تھی تاکہ تحصیل راجن پور میں ایک لاکھ ایکڑ سرکاری اراضی کو زیر کاشت لایا جائے ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- پانی کی مقدار نو (۹) کیوسک فی ہزار ایکڑ سے کم کر کے سات (۷) کیوسک فی ہزار ایکڑ کیا گیا تھا ۔ تاکہ اس بچائے ہوئے پانی کو راجن پور کے نئے علاقہ میں استعمال کیا جا سکے ۔

راجن پور تحصیل میں زمین کو زیر کاشت لانا

*۴۷۹ ۔ نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں ۱۹۷۱ء کے بعد نہری آبپاشی کے نظام میں مکمل تعطل واقع ہونے اور مذکورہ ضلع کی نہروں میں کم از کم ۹۶۳ کیوسک کی فراہمی جاری رکھنے میں محکمہ انہار کی ناکامی کے پیش نظر کیا

حکومت ایسے وقت تک مزید چینل تعمیر کرنا بند کر دے گی جب تک کہ موجودہ نہروں سے سیراب ہونے والے علاقہ میں ڈسٹری بیوٹریوں کے اختتامی حصوں تک پانی کی فراہمی ۶۳ء کیوسک فی ہزار ایکڑ جاری نہ کر دی جائے ؟

وزیر آبپاشی ۔ (چودھری محمد انور سمہ) :- یہ درست نہیں ہے ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ اب حالت ایسی ہے کہ کاشت کو بڑھانا ہے ۔ اسمبلی میں وزیر موصوف یہ خیال رکھیں کہ کچھ محنت بھی کرنی ہے ۔ صرف یہ ضابطے کی کاروائی اور کورے کورے جواب سے تو کام نہیں چلے گا (نعرہ ہائے تحسین) میں ایمانداری سے کہتی ہوں کہ ملکی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ایک ایک ٹکڑے زمین پر کاشت کرنی ہے اور اسے کامیاب بنانا ہے اور اس کے لئے زیادہ سوچنے کی ضرورت ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ اگر بیگم صاحبہ ایمانداری سے نصیحت کرتی ہیں تو میں ضرور عمل کرونگا ۔

بیگم آباد احمد خان ۔ بہت مہربانی۔تمام وزراء صاحبان میری عزت کرتے ہیں یہ ان کی مہربانی ہے ۔ میں مزدور قسم کی انسان ہوں اور ان کی عزت کرتی ہوں ۔

سردار نصراللہ خان دریشک ۔ کیا وزیر موصوف میری اس گزارش سے اتفاق فرمائینگے کہ ڈیرہ غازی خان کینال اور مظفر گڑھ کینال کو باری باری پانی دیا جاتا ہے جب مظفر گڑھ کینال کی باری آتی ہے تو پانی ٹھیک چلتا ہے لیکن جب ڈیرہ غازی خان کینال کی باری آتی ہے تو ہمیں یہ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے کہ ہیڈ کا منہ silt up ہو گیا ہے ۔ اس لئے پانی نہیں دیا جاسکتا ؟

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا ۔

سردار نصراللہ خان دریشک ۔ کیا حکومت ۲۶ لاکھ روپیے خرچ کر کے

Silt ejector وہاں لگانے کی کوئی تجویز کر رہی ہے اور اس کیلئے بجٹ میں پیسے مہیا کئے گئے ہیں ؟

وزیر آبپاشی ۔ ڈیرہ غازی خان کینال میں پہلے ایک ejector لگا ہوا ہے جو کہ ناکافی ہے ۔ اسے لئے اس سال ۲۶ لاکھ روپے سے ایک ejector بننا شروع ہو جائیگا ۔ اس سے امید ہے کہ نہر کے پانی کی حالتِ خاص بہتر ہو جائیگی ۔

سردار نصراللہ خان دریشک ۔ اگر ہمیں پہلے سے پانی باقاعدگی سے دیا جا رہا ہے تو جسطرح وزیر موصوف نے میرے اعتراض سے اتفاق نہیں فرمایا کہ پانی ٹھیک طریقہ سے نہیں مل رہا تو ۲۶ لاکھ روپے خرچ کرکے silt ejector بنانے کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ہے کہ اگر silt ejector نہ بنایا جائے تو نہر کی جو ہیڈ سے نیچے سطح ہے وہ اونچی ہوتی جارہی ہے جس کے لئے ہمیں پانی کو head up کرنا پڑتا ہے اور وہ پانی head up کرنے کی وجہ سے ہمارے ڈیم کو خطرہ ہوتا ہے ۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ڈیم کو خطرے سے محفوظ رکھنے کے لئے اور پانی کی regular supply کے لئے اسے بنایا جائے ۔

نوابزدہ سردار عطا محمد خان لغاری ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ پچھلے دو سالوں میں کون سے مہینے سے پانی کا اجرا ہو رہا ہے ؟ جبکہ Inundition canal میں پانی کا آنا ۱۵ مئی سے لازمی ہو جایا کرتا تھا ۔ ہماری اطلاع ہے اور ہمیں پتا ہے کہ جون میں پانی شروع ہوا اور جولائی میں silt clearance کے لئے بندہ بھی ہو گیا اور ایسے وقت میں جب کہ لوگوں کو پانی کی بہت ضرورت تھی ۔ اسی صورت میں تو انہیں silt clearance کے لئے پانی ۱۵ جولائی کے بعد بند کرنا چاہیے تھا ۔ تاکہ زمیندار خریف کا فصل بیج لیتے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ ۲۴ مہینوں کا حساب میں زبانی نہیں دے سکتا ۔

فاضل رکن میرے چیمبرز میں تشریف لے آئیں تو میں مہینے مہینے کا حساب دیتا جاؤنگا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کیا میں وزیر موصوف سے دریافت کر سکتا ہوں کہ چوبیس مہینے کون سے سال کے ہوتے ہیں ۔ ؟

وزیر آبپاشی ۔ پہلے دو سالوں کے جوانہوں نے فرمائے ہیں ۔

سکارپ ۔ ۱ میں آبیانہ کی شرح

*۵۹۰ ۔ چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اضلاع شیخوپورہ اور لائل پور کی اراضی سکارپ ۔ ۱ میں شامل ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کاشتکاروں کے احتجاج اور ان کی خستہ مالی حالت کے پیش نظر سابق مارشل لاء حکام نے کاشتکاروں سے دگنا آبیانہ وصول کرنے کے احکام منسوخ کر دیئے تھے اور سکارپ ۔ ۱ کے علاقہ میں سابقہ شرح آبیانہ بحال کر دی تھی ۔

(ج) آیا حکومت سکارپ ۔ ۱ کے علاقہ میں مالکان اراضی اور کاشتکاروں سے دوبارہ دگنی شرح پر آبیانہ وصول کرنے پر غور کر رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں ۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سکارپ ۔ ۱ کے علاقہ میں ٹیوب ویلوں کے ذریعے آبپاشی کے لئے جو پانی مہیا کیا جا رہا ہے وہ کھاری ہے جس سے اس علاقہ کی زمین سیم زدہ اور بنجر ہو رہی ہے ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) ضلع شیخوپور اور لائل پور کے بعض علاقے سکارپ ۔ ۱ میں شامل ہیں ۔

(ب) یہ درست نہیں ہے ۔

(ج) سکارپ ۔ ۱ کے پراجیکٹ ایریا میں پہلے ہی دوگنا آبیانہ وصول کیا جا رہا ہے ۔

(د) یہ غلط ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ سکارپ نمبر ۱ میں بجلی کی فراہمی نہیں کی جاتی اور ان سے آبیانہ وصول کیا جاتا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ سوال کو repeat کیا جائے ۔ میں سمجھ نہیں سکا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ سکارپ ۔ ۱ میں بجلی کی فراہمی نہیں کی جا رہی ہے لیکن آبیانہ دوگنا وصول کیا جاتا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ بجلی کی فراہمی کے لئے میں پوری کوشش کرتا ہوں اور واپڈا کو لکھ دیتا ہوں کہ اگر کوئی نقص ہے تو اسے دور کیا جائے اور آئندہ بھی میں احتیاط کروں گا کہ ایسا کوئی نقص سامنے نہ آئے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائینگے کہ ایسے ٹیوب ویل جو بجلی کی کمی یا خرابی کی وجہ سے کھڑے رہے ہیں ان کا آبیانہ معاف فرمانے کے احکامات جاری کر دئیے گئے ہیں ؟

وزیر آبپاشی ۔ میرے فاضل دوست نے جو سوال کیا ہے اسے میں نہیں سمجھ سکا ۔ ٹیوب ویل کھڑے رہنے سے مراد ان کی یہ ہے کہ جو مستقل طور

پر کھڑے ہوگئے ہیں یا بطور interval کھڑے ہو گئے ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری مراد as interval سے بھی اور جو بالکل بے کار ہیں ان سے بھی ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے جو ٹیوب ویل کھڑے رہے ہیں ان میں محکمہ نہر کا یہ قانون ہے کہ ہم فصل دیکھتے ہیں پانی نہیں دیکھتے ۔ اگر تھوڑا پانی ملنے سے فصل خراب ہوگئی ہے تو اسے ہم خرابہ لکھ دیتے ہیں اور اس پر آبیانہ نہیں لیتے ۔

جناب والا ۔ جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے تو میں عرض کرون گا کہ جو ٹیوب ویل مستقل طور پر خراب ہو گئے ہیں اور آئندہ کام کرنے کے قابل نہیں ہیں ان کے متعلق میں نے اپنے محکمے کو حکم دیا ہوا ہے کہ ان کا سروے کرایا جائے اور ان لوگوں سے جو دوہرا آبیانہ لیا جاتا ہے وہ فوراً denotify ہو جائیگا جیسا کہ پہلے ۴۰ ہزار ایکڑ شیخوپورہ میں اور ۳۲ ہزار ایکڑ رقبہ گجرات کے ضلع میں تھا ان کا آبیانہ جو ۹ لاکھ روپے بنتا ہے اس لئے معاف کیا گیا ہے کہ وہاں ٹیوب ویل خراب ہوگئے ہیں یا لگے نہیں ہیں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ جناب والا ۔ کیا ان ٹیوب ویلوں کو درست کرنے کے لئے حکومت نے کوئی اقدامات کئے ہیں ؟

وزیر آبپاشی ۔ حکومت کوشش کر رہی ہے اور وہ جلد از جلد درست ہو جائینگے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائینگے کہ انہوں نے جو فرمایا ہے کہ ہم فصل کے خرابے کے پیش نظر آبیانہ لیتے ہیں تو خرابے سے مراد بھی ہے کہ محکمہ نہر کو اگر ۵۰ فیصد دے دیا جائے تو فصل خراب ہو جاتی ہے اور اگر نہ دیا جائے تو فصل ٹھیک ہوتی ہے (نعرہ ہاتحسین)

وزیر آبپاشی ۔ میرے خیال میں جو لوگ دیتے ہیں انہیں علم ہوگا ۔ میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

چودھری محمد یعقوب اعوان ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرونگا کہ وہ اپنے جواب کا حصہ (د) ملاحظہ فرمائیں کیا یہ درست نہیں ہے کہ ضلع لائلپور میں اکثر پانی کھارا ہے سوائے ان دیہات کے جن کے ٹیوب ویل دریا کے کنارے پر یا بڑی بڑی نہروں کے کنارے پر ہیں اور اسی وجہ سے وہاں سے ٹیوب ویل اکثر اکھاڑے گئے ہیں ۔ اور کئی ٹیوب ویلوں کا پانی سیم نالیوں میں ڈالا گیا ہے ضلع لائلپور میں سکارپ ۔ ۱ کے حصے کی بھی وہی حالت ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ یہ درست ہے ۔ جہاں کہیں بھی ٹیوب ویل کھارے پانی کے ہیں وہ بند کر دیئے گئے ہیں میں نے محکمہ کو کہا ہوا ہے کہ مجھے جلدی رپورٹ دیں ۔ چند دنوں میں رپورٹ مکمل ہوجائے گی اور ان علاقوں کو denotify کر دیا جائے گا

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ ٹیوب ویل لگانے کے بعد جب ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ پانی کھارا ہے تو کیا اس سے پہلے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا تھا تا کہ ہم خرچ سے بھی بچ جاتے ؟

وزیر آبپاشی ۔ یہ پہلی حکومتوں کی غلطیاں ہیں ۔ اب ہم یہ کرتے ہیں کہ پہلے ٹیسٹ کرتے ہیں اور بعد میں ٹیوب ویل لگاتے ہیں ۔

چودھری مان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف اس بات سے اتفاق کریں یا نہ کریں ۔ جیسا کہ چودھری محمد یعقوب صاحب نے فرمایا ہے ۔ میں اس کو چیلنج کرتا ہوں کہ یہ غلط ہے اور بالکل بے بنیاد ہے ۔ میں اس تجویز کے لئے عرض کر رہا تھا کہ کیا وہ سروے کرانے کی غرض سے ایک

کمیٹی بنانے کے لئے تیار ہیں اور اس ہاؤس میں رپورٹ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں کہ واقعی ٹیوب ویلوں کا پانی کھارا ہے آپ نے غلط جواب دیا ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ کیا آپ ان دونوں اضلاع کے ایم۔ پی۔ اے صاحبان کی ایک کمیٹی بنانے کے لئے تیار ہیں جو اس بارے میں رپورٹ بنائے۔

وزیر آبپاشی۔ غلط سوال کا غلط ہی جواب ہوگا۔ میرا جواب غلط نہیں تھا۔ کمیٹیاں چھ مہینے سے میں نے بنائی ہوئی ہیں اور وہ کام کر رہی ہیں۔ جوں جوں رپورٹ پہنچتی رہتی ہے میں باقاعدہ denotification کرتا رہتا ہوں۔

رائے عمر حیات خان۔ کیا یہ درست ہے کہ بجلی نہ ہونے یا بورنگ نہ ہونے کی وجہ سے جو ٹیوب ویل بند پڑے ہیں ان کو حکومت ہمیشہ کے لئے بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی۔ ابھی تک تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ کیا وزیر آبپاشی ہمیں بتائیں گے کہ ان کے زمانے میں کہاں کہاں ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں اور پہلے جو ٹیوب ویل لگائے گئے تھے کیا ان کا پانی test کیا گیا ہے اور اس کا نتیجہ کیا ہے؟

وزیر آبپاشی۔ ابھی تک کوئی ایسا ٹیوب ویل نہیں لگا۔ ابھی تو تجربات کر رہے ہیں جو پہلے تجربات ہوتے ہیں ان کو سامنے رکھ کر جو پہلی سکیمیں ہیں ان پر ہم عمل کر رہے۔ نئے ٹیوب ویل ابھی تک نہیں لگائے۔

راجہ سکندر خان۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بتائیں گے کہ راجباہ پر بھی ٹیوب ویل لگائیں گے کیونکہ مقامی لوگوں کا خیال ہے کہ وہ پانی فصلوں کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔ اور جو نہر کا پانی ملتا تھا وہ کم کر دیا گیا ہے اور آبیانہ دگنا وصول کیا جا رہا ہے۔ کیا وزیر صاحب یہ بھی

بتائیں گے کہ پہلے جو نہر کا اصل پانی ملتا تھا ان کو مل سکے گا چولکہ پانی کھارا ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ میں کھارے پانی کے متعلق دس مرتبہ عرض کر چکا ہوں کہ اس میں انکوائری کروں گا ۔ اگر واقعی کھارا پانی ہے تو ٹیوب ویل بند کر دئے جائیں گے اور ان سے دوھرا آبیانہ نہیں لیا جائے گا ۔ جہاں تک نہروں کے پانی کا تعلق ہے دریاؤں سے پانی جتنا ملتا ہے اس کی تناسب سے نہروں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے ۔

راجہ سکندر خان ۔ میری گذارش تھی کہ ٹیوب ویل لگانے کے بعد جس مقدار میں راجباہ میں پانی چھوڑا جاتا تھا محکمہ نے وہ پانی کی اتنی مقدار کم کر دی ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جہاں تک پانی کا تعلق ہے ہو سکتا ہے پہلی حکومتوں سے زیادہ پانی کرا لیا گیا ہو لیکن میں یہ ضرور گزارش کروں گا کہ جس کو جتنے پانی کا حق حاصل ہے اس کو اتنا پانی ضرور ملے گا ۔ اگر زیادہ لیتے ہیں تو اسے کاٹ لیا جائے گا اور کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ دریائے راوی ضلع شیخوپورہ اور ساھیوال کی حدود میں سے گزرتا ہے ۔ آج سے تین چار سال پہلے وھاں ٹیوب ویل نصب کرائے گئے تھے لیکن آج تک ان کو بجلی مہیا نہیں کی جا سکی ۔ اب وہ بھی ختم ہو گئے ہیں اس کے بارہ میں کیا خیال ہے ۔ آیا کوئی سکیم زیر غور ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ جہاں تک بجلی کی سپلائی کا تعلق ہے اس سال حکومت پنجاب نے واپڈا کو بجلی کی سپلائی کے لئے ساڑھے بارہ کروڑ روپے دیئے ہیں ۔ اس کے علاوہ محکمہ آبپاشی نے جو ٹیوب ویل لگائے ہیں ان کو چالو کرنے کے

لئے ہم کوشش کر رہے ہیں ۔ اور دوسرے مالی سال کے اختتام تک بے شمار ٹیوب ویل نصب ہو چکے ہوں گے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ کیا وزیر موصوف واپڈا کی کارگردگی سے خوش ہیں ؟

وزیر آبپاشی ۔ میرے خوش ہونے یا نہ ہونے کا کوئی تعلق نہیں ہے اگر عوام خوش ہیں اور ان کا کام صحیح طریقے پر ہو رہا ہے تو میں بھی خوش ہوں ۔ اگر عوام کا کام صحیح طریقے پر نہیں ہو رہا تو میں بھی خوش نہیں ہوں ۔ اسی وجہ سے زیادہ سے زیادہ کوشش کی جا رہی ہے کہ جلدی کام ہو سکے ۔

Mrs. Syeda Abida Hussain : Will the Hon'ble Minister be pleased to state whether the Scarp scheme is on target, on schedule and whether any survey is being made to look into its relevant efficiency and funetioning ?

Minister for Irrigation : So far the schedules are concerned, they are under study with the Central Government but regarding Scarps which are with the Provincial Government, their speed is quite satisfactory and their work is also satisfactory, and I assure the House that I will try my best to keep up the record.

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ سکارپ نمبر ۱ کا ایک مقصد سیم کو کم کرنا تھا اور آبپاشی اس کا دوسرا مقصد تھا ۔ اگر کھارے پانی کے ٹیوب ویل بند کئے جائیں تو ایسا بھی ہو سکتا ہے دوسرے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بند کرنے کی بجائے سیم نالوں میں ان کا پانی ڈال دیا جائے ۔

وزیر آبپاشی ۔ آپ کی تجویز پر غور کیا جائے گا ۔

چودھری محمد یعقوب اعوان ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا

ہوں کہ چند ماہ ہوئے یہ فیصلہ ہوا تھا کہ سکارپ ایریا میں ٹیوب ویل نیلام کر دیئے جائیں گے اور گورنمنٹ نے اس سلسلے میں ایک کمیٹی بھی بنائی تھی جس کا میں بھی رکن ہوں اس بارہ میں کیا قدم اٹھایا گیا ہے ؟

وزیر آبپاشی ۔ میں تو ابھی تک اس کمیٹی کی رپورٹ کا انتظار کر رہا ہوں جس کے فاضل ممبر رکن ہیں ۔ اگر انہوں نے کچھ کیا نہیں تو فاضل ممبر کو اس کا پتہ ہوگا ۔

چودھری محمد یعقوب اعوان ۔ جناب والا ۔ کنوینئر کو چاہئے کہ وہ میٹنگ بلائے ۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ کنوینئر کو ہدایت کریں کہ وہ میٹنگ بلائے ۔ اس نے آج تک میٹنگ نہیں بلائی ۔

مسٹر سپیکر ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے ۔

وزیر آبپاشی و مال ۔ جناب والا ۔ میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

پٹی اور جگو والا راجباہوں میں موگے

*۸۴۳ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پہلے میلسی کینال کے پٹی اور جگو والا راجباہوں میں پائپ لگے ہوئے تھے لیکن اب پائپ ہٹا کر پانی کی پختہ نالیاں تعمیر کی گئی ہیں -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پانی کی بعض نالیوں کی سطح اونچی رکھی گئی ہے اور بعض کی نیچی - جس کی وجہ سے اونچی سطح والی نالیوں کو نچلی سطح والی نالیوں کے مقابلے میں کم پانی ملتا ہے -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ تعمیر کے دوران ان موگوں کی سطح درست نہیں کی گئی تھی اور تمام موگوں کی سطح کو برابر کرنے کے لئے بعد میں بھی کوئی معائنہ نہیں کیا گیا -

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ پانی حاصل کرنے والے متعلقہ لوگوں کی درخواستوں پر بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی -

(ہ) اگر (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت لوگوں کی سہولت کے لئے اس معاملے میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) یہ درست ہے کہ ابتدا میں میلسی نہر کے پٹی مائنر اور جگو والا مائنر کے موگہ جات پائپ کے تھے جو کہ بعد ازاں نہروں کی ریمالڈنگ کے دوران پکی اینٹوں سے تعمیر کرائے گئے ۔ پٹی مائنر کو ۱۹۷۰-۷۱ء میں ریمالڈنگ کیا گیا اور جگو والہ کا ریمالڈنگ ۱۹۶۸ء میں کیا گیا تھا ۔

(ب) موگہ جات کا خاکہ (نمونہ) نہر کی سطح اور زمین جس کو سیراب کرنا ہوتا ہے کی سطح کو مدنظر رکھ کر تجویز کیا جاتا ہے ۔ چونکہ یہ امور مختلف موگہ جات کے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں لہذا ان کی سطح اور مائنر بھی مختلف ہوتے ہیں ۔

(ج) یہ حقیقت نہیں ہے ۔

موگہ جات بالکل صحیح سطح و سائز کے تعمیر کئے گئے تھے ۔

(د) مقامی افسران نے اطلاع دی ہے کہ علاقہ مذکورہ کے زمینداروں کی طرف سے موگہ جات مذکورہ کی سطح سے متعلق کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی لہذا اس ضمن میں کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے ۔

(ہ) موگہ جات ٹھیک کام کر رہے ہیں لہذا مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں ۔

سری کے عوام کو بجلی کی فراہمی

*۹۳۲ ۔ مسٹر محمد حنیف خان ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بجلی کم فراہم ہونے کی وجہ سے مری کے لوگ خود کو گرم رکھنے کے لئے زیادہ تر ایندھن جلاتے ہیں جس سے قیمتی عمارتی لکڑی کافی مقدار میں جلا کر ضائع کر دی جاتی ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مرکزی حکومت کو اس امر کی سفارش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ واپڈا کو ہدایت کی جائے کہ مری کے عوام کو گھریلو استعمال کے لئے فراخدلی سے بجلی کے کنکشن دیئے جائیں تا کہ اس وقت جو قیمتی عمارتی لکڑی ایندھن کے طور پر جلائی جا رہی ہے وہ بچ جائے۔ اگر حکومت ارادہ نہ رکھتی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) : بجلی کا فراہم کرنا واپڈا کا کام ہے۔ اس لئے صوبائی حکومت اصولی طور پر سوال مذکورہ سے غیر متعلقہ ہے۔

سابق ریاست بہاول پور کے عملہ کے لیے سیکرٹریٹ والا تنخواہ سکیل

*۹۸۰ - چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سابق ریاست بہاول پور میں محکمہ انہار کے ایسے عملہ کی تفصیلات کیا ہیں جن کو ون یونٹ کے قائم ہونے کے وقت کے سیکرٹریٹ کے تنخواہ سکیل دیئے گئے ایسے ملازمین کی تعداد کتنی ہے جنہیں نان سیکرٹریٹ تنخواہ سکیل دیئے گئے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ انہار کے بہت زیادہ ملازمین کو غیر قانونی طور پر سیکرٹریٹ تنخواہ سکیل دیئے گئے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ایس ای ہیڈ کوارٹرز بہاول پور نے اپنے مراسلہ نمبر ۱۹ - ۱۴/۶۹ مورخہ ۶۹ - ۱۲ - ۱ کے ذریعہ اس غیر قانونی اقدام کے بارے میں اعلیٰ حکام کو مطلع کر دیا تھا ۔

اگر ایسا ہے تو ابھی تک اس پر کیا کارروائی کی گئی اگر ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ بالا عملہ نے ۱۹۶۹ء میں ۱،۴۹،۶۴۰/۰۰ روپے کی رقم زائد وصول کی اگر ایسا ہے تو آج تک مذکورہ عملہ نے غیر قانونی طور پر کل کتنی رقم وصول کی اور قصور واروں کے خلاف کیا اقدامات کیے گئے یا کئے جانے کا ارادہ ہے اور کیا محکمہ مالیات سے مذکورہ فاضل رقم کے لیے منظوری حاصل کی گئی تھی ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔(الف) سابقہ ریاست بہاولپور محکمہ انہار کے ملازمین کی تعداد جنہیں سیکرٹریٹ کی تنخواہوں کے سکیل دیئے گئے ہیں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے ۔

سیکرٹریٹ کے کارکن	۴۸
غیر سیکرٹریٹ	۱۷۰
کل تعداد	۲۱۸

(ب) نہیں ۔ یہ درست نہیں ہے

(ج) ایک مراسلہ منجانب ۔ ایس ای (ہیڈ کوارٹر) بہاول پور جاری ہوا تھا مگر سابقہ مغربی پاکستان محکمہ آبپاشی و برقیات موصول نہ ہوا تھا البتہ اب اس کی نقل حاصل کی گئی ہے کہ مکمل تحقیقات کرکے محکمہ فنانس اور قانون کے مشورے کے بعد فیصلہ کیا جائے گا ۔

(د) جیسا پیرا (ب) میں بیان کیا گیا ہے کسی کو بے قاعدہ ادائیگی نہیں کی گئی ۔

موضع ہائے کٹھالہ شیخاں و پانڈو والی کے مالکان اراضی کو معاوضہ

*۱۰۰۱ ۔ چوہدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ موضع کٹھالہ شیخاں و پانڈو والی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں واقع ہیں اور ایک سیم نالہ کھودا گیا تھا جو ان دیہات میں سے گزرتا ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقع ہے کہ مذکورہ سیم نالہ کے لیے حاصل کردہ زمین کے متاثرہ مالکان کو ان کی زمینوں کا معاوضہ دینے کا وعدہ کیا گیا تھا ۔

(ج) آیا یہ امر واقع ہے کہ متعلقہ افسروں نے دو سال گزرنے کے باوجود ابھی تک مالکان کو وعدہ کے مطابق معاوضہ ادا نہیں کیا ہے تو مذکورہ اراضی کے مالکان کو ابھی تک معاوضہ ادا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں ۔

(د) کیا حکومت متعلقہ افسروں کو مذکورہ زمینداروں کو معاوضہ کی

ادائیگی کے احکامات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اندازاً کب تک یہ کام کیا جائے گا ؟

وزیر مال ۔ (چودھری محمد انور سمہ) :-

(الف) جی ہاں ۔ (ب) جی ہاں ۔

(ج) معاوضہ کی کل واجب الادا رقم مبلغ ۶,۰۹,۳۴۶ ۶۲ روپے میں سے مبلغ ۵,۲۸,۵۳۰ ۴۲ روپے متاثرہ زمینداروں کو پہلے ہی تقسیم کیے جا چکے ہیں بقایا رقم معاوضہ مبلغ ۸۰,۸۱۶ ۲۰ روپے سرکاری خزانہ پھالیہ میں جمع ہے جسے کہ متاثرہ زمینداروں کے طلب کرنے اور تنازعات کے طے پا جانے پر ادا کر دیا جائے گا ۔

(د) ماتحت افسران مال کو احکامات جاری کیے جا چکے ہیں کہ وہ بقایا معاوضہ کی فوری طور پر ادائیگی کریں ۔

تحصیل پھالیہ میں سیم نالہ کی کھدائی

۱۰۰۲ ۔ چوھدری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ موضعت سارنگ ، اگراوہ ، دھبولا اعمل ساھنپال ، مرید ، کوٹھا بھولہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں واقع ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقع ہے کہ متذکرۃ الصدر دیہات مذکورہ علاقہ میں رسول قادر لنک نہر کے کھودے جانے کی وجہ سے سیم کے باعث بری طرح متاثر ہوئے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہزاروں ایکڑ

اراضی بنجر ہو رہی ہے۔

(ج) کیا یہ امر واقع ہے کہ سابق حکومتوں نے زمین کو سیم کے برے اثرات سے بچانے کے لیے مذکورہ دیہاتوں میں سیم نالہ کھودنے کی سکیم بنائی تھی لیکن مذکورہ سکیم پر عمل درآمد نہ ہوا۔

(د) کیا حکومت مذکورہ دیہاتوں کا سروے کرکے سیم نالہ کھودنے کے امکان پر غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ایسا ہے تو کب تک یہ نالہ کھودا جائے گا اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمن) ۔ (الف) جی ہاں ۔ صحیح ہے کہ گاؤں سارنگ ، اگرارہ ، دھبولا ، اکمل ساھنپال ، مرید ، کوٹھا بھولا گجرات کی تحصیل پھالیہ میں واقع ہیں۔

(ب) جی ہاں رسول قادر آباد لنک نہر کے چلنے کے بعد متذکرہ علاقہ سیم زدہ ہوگیا اورکافی زرخیز علاقہ ناقابل زراعت ہوگیا ہے۔

(ج) جی ہاں ۔ چیف انجینئر لائل پور نے ایک سکیم رسول قادر آباد لنک کی ٹیل کے نزدیک سیم کے اثرات سے بچاؤ کے لیے ایک نالے کی تعمیر مبلغ ایک لاکھ پچیس ہزار روپے کے لیے منظور کی ہے لیکن یہ سکیم رقم کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے عمل میں نہ لائی جاسکی۔

(د) جی ہاں ۔ جونہی روپیہ فراہم ہوا سکیم پایہ تکمیل تک پہنچا دی جائے گی۔

مال پٹواریوں کی تنخواہوں کے سکیل اور بہتہ جات

۱۰۰۶ چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۲ء تک کے عرصہ کی بابت مال پٹواریوں کی تنخواہوں کے سکیل اور بہتہ جات کی سال وار تفاصیل کیا ہیں ۔

(ب) ۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۲ء تک کے عرصہ میں گرداروں کی تنخواہوں کے سکیل اور بہتہ جات سال وار کیا تھے ۔

(ج) آیا یہ امر واقع ہے کہ تنخواہ کے مروجہ سکیلوں کے مطابق پٹواری اور گرداور کی ماہانہ تنخواہ تقریباً یکساں ہے ۔

(د) آیا یہ امر واقع ہے کہ پٹواری بحیثیت گرداور ترقی حاصل کرنے کے لیے زیادہ کوشش اور محنت نہیں کرتے کیونکہ تقریباً یکساں سکیل ہونے کی وجہ سے ان کو اس عہدہ میں کوئی کشش نظر نہیں آتی ۔

(ہ) آیا حکومت گرداروں کو گریڈ نمبر ۸ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر رکھتی ہو تو اس کا فیصلہ کب تک کیا جائے گا ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :-

(الف) سکیل پٹواریاں—۱۹۶۲ء—۷۵/۸۵-۶ - ۱۱۵-۲ جمع ۸ روپیہ ماہوار بطور بستہ الاؤنس از یکم دسمبر ۱۹۶۲ء فی صدی پٹواریاں کو سیلیکشن گریڈ ۸۵-۲-۱۱۵ جمع ۸ روپے بستہ الاؤنس دیا جاتا تھا ۔

۱۹۶۳ء—۲۴۰-۴-۲۰۰ ۱۷۵-۵ جمع ۸ روپیہ ماہوار بطور بستہ الاؤنس ۔

۱۹۷۲ء— ۱۸۰-۶-۱۵۰ / ۲۲۰-۸ / ۲۸۰-۱۰ جمع ۸ روپیہ بطور بستہ

الاؤنس مورخہ یکم مارچ ۱۹۷۲ء سے (نیشنل پے سکیل نمبر ۵) ۔

(ب) سکیل قانون گوئیاں— ۱۹۶۲ء—۱۱۵-۵-۱۵ء جمع ۲۵ روپے بطور گھوڑا الاؤنس از یکم دسمبر ۱۹۶۲ء - ۵ فی صدی قانون گوئیاں کو سیلیکشن گریڈ ۱۲۵-۵-۱۹۵/۸-۲۷۵ بمع ۲۵ روپے ماہوار گھوڑا الاؤنس از یکم دسمبر ۱۹۶۲ء ۔

۱۹۷۲ء— ۱۵۰-۶-۱۸۰/۸-۲۲۰/۱۰-۲۸۰ بمعہ ۲۵ روپیہ بطور ماہوار گھوڑا الاؤنس (نیشنل پے سکیل نمبر ۵) ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) چونکہ قانون گوئیاں اور پٹواریوں کے سکیل قریب قریب برابر ہیں اس لیے پٹواری قانون گوئی کے عہدہ کی ترقی کے خواہاں ہیں یا نہیں ۔ اس بات کا علم مجھے نہیں ۔ پٹواریوں کو معلوم ہوگا ۔

(ھ) بورڈ آف ریونیو نے فنانس ڈپارٹمنٹ کو سفارش کی ہے کہ قانون گوئیاں کو سکیل نمبر ۶ (۱۶۵-۸-۲۰۵/۱۰-۲۰۵/۱۰-۳۱۵) دیا جائے ۔ ایسی ناہمواریوں کو رفع کرنے کے لیے گورنمنٹ نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک (Anomalies Committee) بنا دی ہے ۔ جس کو یہ معاملہ بھیج دیا گیا ہے ۔ اس بات کا فیصلہ مناسب وقت کے اندر اندر کیا جائے گا ۔

ہیڈ بلوکی کے سپرنٹنڈنگ انجینئر کی جانب سے غبن کئے گئے سرمائے کی تحقیقات

۱۰۵۳ ۔ راؤ مراتب علی خان ۔ آیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ہفت روزہ "عروج" لائل پور کے شیوع مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۷۲ میں "سٹیم کول—ریلوے لائن کا عجیب و

غریب فراڈ" کے عنوان سے ایک مضمون نے حکومت کی توجہ اس حقیقت کی طرف مبذول کروائی کہ ہیڈ بلوکی ضلع لاہور میں متعین سپرنٹنڈنگ انجینئر نے دیگر اہلکاروں کی چشم پوشی سے لاکھوں روپوں کی رقم غبن کرلی۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سپرنٹنڈنگ انجینئر نے دیگر اہلکاروں کی چشم پوشی سے سال ۱۹۵۲ء کے ریکارڈ کے اندراجات میں گڑ بڑ کی اور اس نے ۱۹۶۳ء میں ٹھیکیدار کو براہ راست دس ہزار روپے کی غیر قانونی ادائیگی کی جس کا حساب مذکورہ ادائیگی سے صرف تین چار روز پہلے ہی سٹیٹ بنک آف پاکستان میں کھلا تھا اور اس ادائیگی کے بعد بند ہوگیا۔

(ج) آیا یہ امر واقع ہے کہ اصل میں سٹیم کول ہندوستان سے درآمد کیا گیا تھا اور زر مبادلہ میں ۸۰ فیصد ادائیگی ڈائریکٹر آف سپلائز (کول اینڈ ڈویلپمنٹ ونگ) نے ہندوستان میں کر دی تھی اور محکمہ انہار اس امر کا مجاز نہیں تھا کہ وہ فرم کو براہ راست ادائیگی کرے اور حسابات کا تصفیہ بک ایڈجسٹمنٹ کے ذریعے ہونا تھا۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جناب فضل حق اوورسیئر نے محولہ بالا (الف) تا (ج) میں مندرج بوگس کارروائی کا انکشاف کیا تھا جس کی بناء پر انہیں ملازمت سے برخاست کردیا گیا ہے۔

(ھ) اگر محولہ بالا (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے اس سلسلے میں ۱۹۵۳ء سے لے کر اب تک کیا کارروائی کی ہے اور آیا حکومت اس کیس کی تحقیقات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔(الف) اس قسم کی خبر کے متعلق محکمہ آبپاشی و برقی کو کوئی علم نہیں ہے ۔

(ب) بل کی رقم اس وقت ادا کی تھی جبکہ وہ بل ایس ۔ ڈی ۔ او نے پاس کر دیا تھا ۔ اور ایکسین کے دفتر نے اس بل کا ۶۳-۱۹۰۹ کو آڈٹ کیا تھا ۔ اور یہ معلوم نہیں ہوا کہ ۳-۴ روز قبل ٹھیکیدار نے اپنا حساب سٹیٹ بنک میں کھولا تھا ۔ بہرحال یہ معاملہ زیر تفتیش ہے ۔

(ج) اس کا علم نہیں کہ وہ کوئلہ ہندوستان سے درآمد کیا گیا تھا کوئلہ کول کنٹرولر بادامی باغ نے فراہم کیا تھا ۔ معاملہ زیر تفتیش ہے ۔

(د) یہ درست نہیں ہے بلکہ وہ ایک اور معاملہ میں ماخذ تھا جس کی بناء پر اسے ملازمت سے برطرف کیا گیا تھا ۔ اس معاملہ سے کوئی تعلق نہیں ۔

(ہ) اس معاملہ میں انکوائری شروع کردی گئی ہے ۔

محکمہ آبپاشی کے ایچ ۔ وی ۔ سی اورہیڈ کلرکوں کی تنخواہ کے سکیل

۱۰۶۹ ۔ چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تنخواہ کے موجودہ سکیلوں کے رائج ہونے سے قبل محکمہ آبپاشی کے ایچ ۔ وی ۔ سی اور ہیڈ کلرکوں کی تنخواہوں کے سکیل یکساں تھے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اب ایچ ۔ وی ۔ سی کو تنخواہ کا سکیل نمبر ۸ دیا گیا ہے جبکہ ہیڈ کارک کو سکیل نمبر ۱۰ دیا گیا ہے اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجوہ ہیں ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ہیڈ کارک کا واسطہ صرف انتظامی معاملات سے ہوتا ہے جبکہ ایچ ۔ وی ۔ سی کو آبیانہ وارہ بندی جرمانہ عائد کرنے اور تشخیص وغیرہ جیسے اہم ذمہ دارانہ امور سے عہدہ برآ ہوتا ہے اگر ایسا ہے تو اسے تنخواہ کا سکیل نمبر ۱۰ نہ دینے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) ہاں یہ درست ہے۔نئے تنخواہوں کے سکیل محکمہ مالیات نے متعین کئے ہیں ۔ اور اب یہ معاملہ انامل کمیٹی (جو اس مقصد کے لیے تشکیل دی گئی ہے) کے زیر غور ہے ۔

(ج) ہیڈ کارک کے فرائض مینول آف ایڈمنسٹریشن میں درج ہیں اور ۳۳ حصوں پر مشتمل ہیں جن میں خط و کتابت کی برانچ ۔ خفیہ امور ۔ ڈرائینگ دفتر اور لائبریری ۔ ایسٹیبلشمنٹ کے معاملات ۔ سٹاک اور ٹی اینڈ پی رجسٹروں کی ذمہ داری ۔ امپرسٹ اکاؤنٹ کا تحفظ ۔ معاہدات پر عمل درآمد ۔ کتاب پیمائش کی حفاظت اور گوشوارہ جات بنانا وغیرہ شامل ہیں ہیڈ ورنیکلر کارکہ کے فرائض ۴ حصوں میں ہیں جن میں ورنیکلر خط و کتابت ان کیسوں میں مہتمم کی امداد ۔ تاوان ۔ وارہ بندی ۔ خرابہ معافی وغیرہ شامل ہیں دونوں کے فرائض مختلف ہیں اور ان میں موازنہ نہیں کیا جا سکتا بہر حال اس میں شک نہیں کہ ہیڈ کارک کی ذمہ داریاں زیادہ ہیں ۔

قلعہ سوبھا سنگھ میں واقع مکان سے محمد اشرف کی بیدخلی کی تحقیقات

۱۰۹۶ - شیخ عزیز احمد - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سید اعجاز حسین تحصیلدار پسرور نے مبینہ طور پر ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے احکام کے تحت ۱۸ مئی ۱۹۶۷ء کو مسمی محمد اشرف کو اس کے زیر قبضہ مکان واقع گاؤں قلعہ سوبھا سنگھ : تحصیل پسرور سے بے دخل کرریا اور روزنامچہ واقعاتی پٹواری حلقہ سوبھا سنگھ بابت سال ۶۸-۱۹۶۷ء کے الدراج کے مطابق مسمی یعقوب احمد کے حوالے کر دیا ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ محمد اشرف نے ۵-۳-۱۹۶۸ء کو درخواست نمبر ۶۹۱۳ کے ذریعے جزو (الف) بالا میں مذکورہ ڈپٹی کمشنر کے احکام کی ایک نقل حاصل کرنے کے لیے درخواست کی ۔ یہ درخواست مورخہ ۱۳-۳-۶۸ء کو اسے مندرجہ ذیل ریمارکس کے ساتھ واپس بھیج دی گئی ۔ "سرشتہ ہذا میں اس نوعیت کی کوئی مثل وغیرہ نہیں ہے ۔"

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ محمد اشرف کی مبینہ جبری بیدخلی کی تحقیقات کے لیے ایک مجسٹریٹ مقرر کیا گیا تھا ۔ اگر ایسا ہی ہے تو اس کے نتائج کیا ہیں ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) جی ہاں یہ کارروائی محمد یعقوب اصل الاٹی مکان مذکورہ کی درخواست پر عمل میں آئی ۔ محمد یعقوب نے یہ درخواست ڈپٹی کمشنر صاحب کو دی جنہوں نے سب ڈویژنل مجسٹریٹ صاحب کو بھیج دی ۔ اور انہوں نے تحصیلدار متعلقہ کو برائے مناسب کارروائی بھیج دی ۔

(ب) محمد اشرف کی اصل درخواست مورخہ ۳-۴-۶۸ کو سائل کو واپس کر دی اس لیے اس امر کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس درخواست پر کیا رپورٹ کی گئی تھی -

(ج) قبل اس کے کہ اس پر محکمانہ کارروائی مکمل ہوتی سائل نے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کر دی اس کا نتیجہ معلوم نہیں -

راجباہ ون - اے - ایل پر بجلی کی لفٹیں

*۱۱۳۴ سید کاظم علی شاہ کرمانی - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے نہر لوئر باری دوآب سے جو راجباہ ون - اے ایل نکلتا ہے اور تحصیل اوکاڑہ کی کچھ زمین کو سیراب کرتا ہے اس پر بجلی کی لفٹیں لگی ہوئی ہیں -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ بجلی دن میں کئی بار بند ہونے کی وجہ سے یہ لفٹیں کام نہیں کرتیں اور اس طرح پانی کی سپلائی بند ہو جاتی ہے - اگر ایسا ہے تو بجلی کو باقاعدہ جاری رکھنے کے سلسلے میں کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں

(ج) راجباہ ون اے ایل کی لفٹوں پر پچھلے چھ ماہ میں کتنی بار بجلی فیل ہوئی ہے -

(د) بجلی فیل ہونے کی وجہ سے جو زمینداروں کو پانی کی سپلائی کا نقصان ہوا ہے اس کے لئے زمینداروں کو فصل ربیع کے آبیانے میں کتنی چھوٹ دی گئی ہے ؟

وزیر آبپاشی - (چودھری محمد انور سمہ) : (الف) ہاں یہ درست ہے -

(ب) یہ صحیح ہے کہ بجلی کئی بار بند ہو جاتی ہے بجلی بند ہو جانے کی صورت میں راجباہ میں پانی کی سپلائی بند ہو جاتی ہے - بجلی کی بحالی و روانی محکمہ بجلی (واپڈا) کی ذمہ داری ہے جو کہ مرکزی حکومت کے ماتحت ہے - بہر حال واپڈا کو لکھ دیا گیا ہے کہ وہ بجلی کی سپلائی کو بہتر بنائیں -

(ج) گزشتہ چھ ماہ میں تقریباً ۹۰۰ مرتبہ (قلیل وقفہ کے لئے) بجلی فیل ہوئی -

(د) ۱۹۷۱-۷۲ء میں زمینداروں کو ربیع کے آبیانے میں بوجہ خرابہ ۵۸۳۵ روپے چھوٹ دی گئی تھی - نیز اس راجباہ کو سردیوں کی وارہ بندی سے مستثنیٰ رکھا جاتا ہے - تاکہ بجلی کے بند ہونے کی وجہ سے جو پانی کی کمی واقع ہوتی ہے - اس کو پورا کیا جا سکے -

---

سالانہ مالیہ کی آمدنی

* ۱۱۳۹ میاں لیاقت حسین مزل - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) صوبے سے کل کتنا سالانہ مالیہ حاصل ہوتا ہے -

(ب) مالیہ کی آمدنی کے لحاظ سے پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر کونسے اضلاع ہیں -

(ج) پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنیوالے اضلاع سے علیحدہ علیحدہ کتنا مالیہ حاصل کیا جاتا ہے اور وہ کل پنجاب کے

مالیہ کا کتنے فیصد ہوتا ہے ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) ۶،۶۷،۲۳،۹۳۶ روپے

(ب) لائل پور ساہیوال ملتان

(ج) ۱،۱۳،۲۶۲۱ روپے ۹۳،۴۸،۲۶۸ روپے ۵۶،۶۲،۵۳۱ روپے

۱۶ فیصد ۱۳ فیصد ۸ فیصد

آبیانہ کی صورت میں اوسطاً سالانہ آمدنی

*۱۵۰۔ میاں لیاقت حسین مڑل کیہ وزیر مالی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) صوبے میں آبیانہ کی صورت میں اوسطاً کتنی سالانہ آمدنی ۱۹۷۰-۷۱ء اور ۱۹۷۱-۷۱ء میں ہوئی ۔

(ب) مذکورہ سالوں میں آبیانہ کی آمدنی کے لحاظ سے پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر کونسے اضلاع ہیں ۔

(ج) مذکورہ مدت میں پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنیوالے اضلاع سے علیحدہ علیحدہ کتنا آبیانہ حاصل کیا گیا ہے ۔ اور وہ کل پنجاب کے آبیانہ کا کتنے فیصد ہے ؟

وزیر مال ۔ (چودھری محمد انور سمہ) :-

(الف) ۷۱-۱۹۷۰ء کل صوبے کا مطالبہ ۲۳،۲۶،۰۴،۸۳۷ روپے

کل صوبے کی وصولی ۲۱،۸۸،۱۹،۸۵۸ روپے

۷۲-۱۹۷۱ء کل صوبے کا مطالبہ ۲۳،۷۶،۵۳،۸۳۲ روپے

کل صوبے کی وصولی ۲۱،۲۹،۰۴،۱۹۶ روپے

	ساہیوال	لائل پور	(ب) ملتان
۳،۲۲،۳۸۳،۰۶ روپے		۳۵۸،۰۰،۶۳۸	(ج) ۷۱—۱۹۷۰ء مطالبہ
۲،۷۷،۸۸،۸۲۹			
۳،۱۶،۱۸،۸۲۰		۳،۵۵،۲۰،۲۸۷	وصولی
۳،۱۹،۸۱،۷۲۷		۴۵۰،۲۵۸۳۹	۷۲—۱۹۷۱ء مطالبہ
۲،۷۱،۶۱،۰۳۲			
۳،۱۲،۱۳،۶۷۱		۳۴۷۳۰۷۳۲	وصولی
۲،۷۰،۴۳،۸۴۰			

۷۱—۱۹۷۰ء صوبہ کا ۱۶ فیصد صوبہ کا ۱۴ فیصد
صوبہ کا ۱۳ فیصد

۷۲—۱۹۷۱ء صوبے کا ۱۶ فیصد صوبے کا ۱۴ فیصد
صوبے کا ۱۲ فیصد

چک نمبر ۸۴ ایم تحصیل شجاع آباد کی اراضی کی مستقل وارہ بندی منظور کر کے آبپاشی کا فوری انتظام کرنا

*۱۲۲۲—دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے جلال پور پیروالہ (ملتان ٹاؤن) کمیٹی کو برائے تیاری پبلک پارک چک نمبر ۸۴/ایم تحصیل شجاع آباد سے ۲۰ ایکڑ ۵ کنال ۱۰ مرلہ اراضی سیٹلمنٹ سکیم کے تحت عطا کی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ میلسی کینالز راجباہ پٹی مالنو موگہ ایل/۲۷۷۵۰ و ایل/۲۷۷۶۰ پر واقع ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹاؤن کمیٹی مذکور نے اراضی مذکور سب ڈویژنل آفیسر انہار لودھراں سب ڈویژن کو مستقل وارہ بندی کے لئے زیر دفعہ ۴۸ کینال ایکٹ درخواست ۵—۱—۷۲ء کو دی تھی مگر اب تک اس پر کوئی عملی کارروائی نہیں ہوئی ۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ آبپاشی کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے پبلک پارک کا مقصد تاہنوز تشنہ تکمیل ہے ۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کے لئے تیار ہو گی کہ محکمہ انہار سب ڈویژن لودھراں کو ہدایات جاری کرے کہ متذکرہ اراضی کی مستقل وارہ بندی منظور کر کے آبپاشی کا فوری انتظام کرے تاکہ حکومت کی پالیسی کا مقصد پورا ہو سکے ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) یہ درست ہے ۔

۲۷۷۶۰ ۲۷۷۵۰

(ب) رقبہ مذکور موگہ ——————اور موگہ ——————پٹی

L L

مائنر پر واقع ہے ۔

(ج) ان موگہ جات کی وارہ بندی مورخہ ۲۳-۹-۷۲ کو منظور ہو کر سنائی جا چکی ہے اور رقبہ مذکور کو اس وارہ بندی میں پانی دے دیا گیا ہے ۔

(د) یہ درست نہیں ۔ کیونکہ وارہ بندی منظور ہو چکی ہے ۔

(ہ) مزید کارروائی کی ضرورت نہیں ہے ۔

حلقہ جلال پور پیر والہ (ملتان) میں ایک ضلع دار نہر کا فوری تقرر

۱۲۲۳ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ جلال پور پیر والہ (ملتان) میں ایک ضلعدار نہر تعینات تھا جس کا عرصہ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے تبادلہ کر دیا گیا ہے مگر اس کی آسامی خالی پڑی ہے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ آج کل نہروں کی روانی کے ایام ہیں اس لئے علاقہ کی آبپاشی کی دیکھ بھال اور نگرانی کے لئے ضلعدار کا موجود رہنا ضروری ہے -

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جلال پور پیر والہ ضلعدار کا چارج ملحقہ ضلعدار قریشی والہ کو دے دیا گیا ہے مگر قریشی والہ کا ضلعدار دو حلقوں کا کام سر انجام نہیں دے سکتا اور اس طرح اول الذکر حلقہ بلا نگران ہے -

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت محکمہ انہار کے ستلج لودھران ڈویژن کی انتظامیہ کو ہدایات دے گی کہ وہ جلال پور پیر والہ کی خالی آسامی کو پر کرنے کے لئے ضلعدار کا فوری تقرر کرے تاکہ اس علاقہ کا انتظام آبپاشی متاثر نہ ہو سکے ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) - (الف) جی ہاں - ۲۱-۶-۱۹۷۲ تک جلال پور پیروالہ سیکشن میں ایک ہمہ وقتی ضلعدار تعین تھا - اس کے تبادلے کے بعد اس سیکشن کا دوسرا چارج ۲۰-۱۱-۱۹۷۲ تک

ضلعدار قریشی والہ سیکشن کے پاس رہا - ۲۱-۱-۱۹۷۲ سے جلال پور پیر والہ سیکشن کا ایک باقاعدہ بعد وقتی ضلعدار تعینات کر دیا گیا -

متدرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ اس عرصہ میں آسامی جلال پور پیر والہ سیکشن خالی نہیں رہی

لودھراں ڈویژن میں ایک ضلعدار کے ریٹائر ہونے سے جو آسامی خالی ہوئی تھی حکومت کی طرف سے نئی بھرتی اور ترقی پر عائد کردہ پابندی کی وجہ سے پر نہیں کی جاسکی - اس دوران میں ایک اور ضلعدار رخصت قبل از ریٹائر منٹ سے واپس بلا لیا گیا اور اسطرح بعد ازاں یہ آسامی پر ہو گئی -

(ب) جی ہاں - نہ صرف نہروں کی روانی کے ایام میں بلکہ سارا سال ہی حلقہ کی آبپاشی کی دیکھ بھال اور نگرانی کے لئے ضلعدار کا موجود رہنا ضروری ہے - لیکن بعض حالات میں دوھرے چارج کا بھی بندوبست کرنا ہوتا ہے - قوائد و ضوابط کی رو سے دوھرے چارج کی دونوں آسامیوں کے جملہ فرائض مکمل طور پر سر انجام دیتے ہوتے ہیں -

(ج) جیسا کہ جزو (الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے - جلال پور پیر والا سیکشن کا دوھرا چارج ضلعدار قریشی والا کے پاس ۳۱-۶-۱۹۷۲ سے ۲۱-۱-۱۹۷۲ تک رہا - اس دوران ضلعدار مذکور نے دونوں آسامیوں کے

فرائض سرانجام دئیے ۔ لہذا جلال پور پیر والا سیکشن کسی وقت بھی نگران کے بغیر نہیں رہا ۔

(د) جیسا کہ جزو ہائے بالا کے جواب میں بیان کیا گیا ہے ۔ جلال پور پیر والا سیکشن بغیر نگران نہیں رہا اور ۱۹۷۲-۱۱-۲ سے وہاں ایک باقاعدہ ہمہ وقتی ضلعدار تعینات کر دیا گیا ہے ۔

ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈز کے منظور شدہ تبادلہ پر سعید احمد پٹواری کی فوری تغیباتی

۱۲۲۸ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈز لاہور کی منظوری سے منشی سعید احمد پٹواری حلقہ پلیہ کالرو تحصیل و ضلع مظفر گڑھ و منشی نور محمد نائب پٹواری حلقہ خان بیلہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کا باہمی تبادلہ ہوا تھا ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ منشی نور محمد بصورت تبادلہ ضلع ملتان سے ضلع مظفر گڑھ جا کر ملازمت پٹوار پر حاضر ہوگیا تھا اور منشی سعید احمد نے ضلع مظفر گڑھ سے فارغ ہو کر ملتان دفتر صدر میں ۱۹۷۰ء-۶-۶ کو اپنی حاضری دی تھی ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ منشی سعید احمد کی سروس بک و اعمال نامہ بھی ضلع مظفر گڑھ سے ملتان دفتر صدر میں

منتقل ہو کر آ گیا ہے ۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ سعید احمد پٹواری کی حاضری رپورٹ دینے کے بعد دفتر صدر کا فرض تھا کہ وہ ضلع ملتان کی کسی تحصیل میں تقرر کے لئے تحصیلدار کو احکام بھیجتا جہاں وہ پٹواری تعینات کر دیا جاتا مگر آج تک اس کی تقرری کے لئے دفتر صدر ملتان نے کوئی اقدام نہیں کیا ہے اور ایام تعطل کی تنخواہ بھی پٹواری مذکور کو ادا نہیں ہوئی ۔

(ھ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت محکمہ مال کی انتظامیہ ملتان کو ھدایات دے گی کہ ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈز کے منظور شدہ تبادلہ پر سعید احمد پٹواری کو فوراً تعینات کرائے اور اب تک اسے دو سال تک ملازمت سے محروم رکھ کر پریشان کرنے کے جواز کی وضاحت کرے اور پٹواری مذکور کے ایام تعطل کی تنخواہ بھی اسے ادا کرے کیونکہ اسے بلا قصور فارغ رکھا گیا ہے ۔

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) درست نہیں ہے ۔ ہر دو امیدوار پٹواریوں کا باہمی تبادلہ اپنی مرضی سے بحکم بورڈ آف ریونیو مغربی پاکستان منظور ہوا تھا ۔

(ب) یہ درست ہے منشی نور محمد امیدوار پٹواری بصورت تبادلہ از ضلع ملتان حلقہ سیرپور تحصیل و ضلع مظفرگڑھ میں مورخہ پانچ جون ۱۹۷۰ء کو تعینات ہو گیا تھا ۔ لیکن منشی سعید احمد امیدوار پٹواری ضلع ملتان میں جا کر تعینات نہیں

ہو سکتا تھا کیونکہ junior most امیدوار پٹواری ضلع ملتان تھا۔ مزید براں منشی نور محمد جس کی بجائے منشی سعید احمد آیا تھا۔ یعنی ضلع ملتان میں بوقت تبادلہ جونیئر موسٹ امیدوار پٹواری ہونے کی وجہ سے فارغ ہی تھا۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی نہیں۔ junior most امیدوار پٹواری ہونے کی وجہ سے تعیناتی کا حقدار نہ تھا کیونکہ اس سے سینئر امیدوار پٹواری ابھی فارغ بیٹھے تھے۔ البتہ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۷۲ء سے اپنی باری پر تحصیل شجاع آباد میں تعینات کر دیا گیا ہے۔

(ہ) سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

موگہ نمبر ۱۴۴۱۲۶ آرسب ڈویژن لودھراں ضلع داری قریشی والا کی وارہ بندی

*۱۲۳۵۔ دیوان سید غلام عباس بخاری۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میلسی کینال کی برانچ راجباہ جلال پور پیر والہ (ملتان) موگہ نمبر ۱۴۴۱۲۶ آرسب ڈویژن لودھراں ضلع داری قریشی والہ کی وارہ بندی سال ۱۹۴۰ء میں ہوئی تھی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت اکثر رقبہ غیر مسلم کے نام درج تھا اور وارہ بندی میں بھی غیر مسلم مالکان کے نام درج ہوئے تھے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب غیر مسلم رقبے مہاجر مسلم افراد کو الاٹ ہو چکے ہیں مگر واہ بندی میں بدستور غیر مسلم مالکان کے نام ریکارڈ نہر میں چلے آ رہے ہیں اور پانی کی تقسیم بھی غیر مسلم مالکان کے نام ہوتی ہے۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ تقریباً ۲۵ سال گزرنے کے باوجود آج تک واہ بندی میں درستی کر کے مسلم مالکان کے نام درج نہیں کئے گئے جس سے تقسیم آب میں پریشانی ہوتی ہے۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت محکمہ انہار کے چیف انجینئر بہاولپور کو ہدایت دے گی کہ وہ متذکرہ موگہ کے غیر مسلم آبنوشان کے نام تبدیل کر کے موجودہ مالکان کے نام واہ بندی کی درستی کرا دیں؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) محکمہ کے کاغذات کے مطابق واہ بندی ۱۹۴۶ء میں بنائی گئی تھی۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ غیر مسلم رقبے مہاجر مسلم افراد کو الاٹ ہو چکے ہیں موگہ مذکور پر نسبتی لانگ اور موضع جلال پور کا رقبہ لگتا ہے نسبتی لانگ کی واہ بندہ میں ترمیم ہو چکی ہے مگر موضع جلال پور کی واہ بندی میں ابھی تک غیر مسلم کے نام چلے آ رہے ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ موضع جلال پور کی واہ بندی میں ابھی مسلم مالکان کے نام درج نہیں کئے گئے۔

(ہ) محکمہ از خود کارروائی وارہ بندی زیر دفعہ نمبر ۶۸ کینال ایکٹ کرنے یا اس میں مداخلت کرنے کا مجاز نہیں ہے وارہ بندی میں ترمیم ایکٹ کے تحت صرف اسی صورت میں کی جاتی ہے جبکہ کوئی حصہ دار وارہ بندی کے لئے درخواست حسب ضابطہ گزاریں ۔ اس لئے حصہ داران کو چاہئے کہ وہ درخواست دائر کر کے وارہ بندی میں موجود مالکان کے نام درج کروا لیں ۔

تحصیل لیاقت پور میں سیم زدہ اراضی پر مالیہ و آبیانہ کی شرح کی تخفیف

*۱۲۷۶ - حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے ۔

(الف) تحصیل لیاقت پور میں آخری بندوبست اراضی کب ہوا تھا ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل لیاقت پور کے مواضعات سدھو والی ترنڈہ محمد پناہ ۔ ٹانوری ۔ مراد پور ۔ سیال ۔ چودھری ۔ ترکڑی ۔ گولھ ماھی ۔ صادق پور ۔ متبلہ ۔ حیات لاڑ کنڈانی ۔ پکا لاڈاں ۔ امین آباد ۔ شمس آباد ۔ ھارون آباد ۔ رشید آباد ۔ بابنی والا اور جمعہ موھانہ سیم زدہ ہو چکے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا یہ درست ہے کہ ان مواضعات پر مالیہ و آبیانہ کی شرح حسب معمول عائد کی جا رہی ہے ۔

(د) اگر جزو (ب) و (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت سیم زدہ اراضی پر مالیہ و آبیانہ کی شرح میں تخفیف کرنے پر غور کرے گی اور کب تک ؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) ۔(i) صحت ریکارڈ ۳۲-۱۹۳۲ء

(ii) تشخیص مالیہ ۴۷-۱۹۴۶ء

(ب) یہ درست ہے کہ مواضعات میں سیم کا اثر ہوا تھا لیکن اب کوئی اثر نہیں رہا ہے ۔

(ج) چون کہ سیم کا اثر نہیں رہا ہے اس لئے مالیہ ، آبیانہ کی شرح حسب معمول عائد کی جا رہی ہے ۔

(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

مٹی اکھاڑنے والی مشینیں

*۱۲۸۵ ۔ سید کاظم علی شاہ کرمانی۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا لاہور۔ملتان روڈ پر بلوکی سلیمانکی لنک نہر کے پل کے ارد گرد مٹی اکھاڑنے والی تین چار بڑی بھاری مشینیں بے کار کھڑی ہیں ۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ۔

(الف) وہ مشینیں کس محکمہ نے خریدی تھیں اور ان کی قیمت کیا ہے ۔

(ب) اب وہ مشینیں کس مصرف کے لئے وہاں کھڑی ہیں ۔

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔ یہ مشینیں واپڈا کی ملکیت ہیں ۔ اس لئے صوبائی حکومت اصولی طور پر اس معاملہ میں غیر متعلقہ ہے ۔

تحصیل پنڈ دادن خان کی زمین کی اصلاح کے لئے سکیم

*۱۲۰۹ ۔ راجہ سکندر خان ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم کی زمین کھیوڑہ کی نمک کی کانوں سے زیادہ نمک نکالنے کی وجہ سے سیم سے متاثر ہو چکی ہے اور ناقابل کاشت ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت نے مذکورہ اراضی کی اصلاح کے لئے کوئی سکیم تیار کی ہے۔ اگر کوئی سکیم تیار کی گئی ہو تو اس کی تفاصیل کیا ہیں اور اس سکیم پر عمل درآمد کے لئے اندازاً کتنا وقت درکار ہوگا۔

(ج) کیا ضلع جہلم خصوصاً تحصیل پنڈ دادن خان میں نمک والے علاقوں سے نکل کر بہنے والے نمکین پانی کے نکاس کے لئے نالے وغیرہ تعمیر کرنے پر حکومت غور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر رکھتی ہے تو کب اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ):۔(الف) یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ پنڈ دادن خان ضلع جہلم کی زمین کھیوڑہ کی نمک کی کانوں سے زیادہ نمک نکالنے کی وجہ سے متاثر ہو کر ناقابل کاشت ہوگئی ہے۔اندرون کان سے نمک نکالنے کا کاشتہ زمین پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں بتایا گیا ہے کہ کانوں سے نمک نکالنے کا زیر کاشت اراضی پر کوئی اثر نہیں ہے بلکہ نمک کے پہاڑوں پر سے بہتا ہوا برساتی پانی زمینوں کو متاثر کرتا ہے۔ دریائے

جہلم کے دائیں جانب لئے رسول بیراج سے ایک نہر موسومہ جلال پور کی سکیم زیر تجویز ہے۔ اس منصوبہ کو دو مرحلوں میں مکمل کیا جائے گا۔ مرحلہ اول کا سروے مکمل ہو چکا ہے اس منصوبے کے تحت ایک ششماہی نہر ہوگی۔ جو تقریباً ۷۵ ہزار ایکڑ زمین کو آبپاشی کرے گی۔ اس نہر کی لمبائی ۳۲ میل ہے۔ اور اس منصوبہ کی کل لاگت تقریباً ۴۸۲ کروڑ ہے۔

(۲) مرحلہ دوئم کا سروے بمع سکیم انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔ منصوبہ حصہ دوم کی حد آبپاشی حدود نہر تھل تک ہے اس مرحلہ سے مزید ۸ ہزار ایکڑ اراضی زیر آبپاشی آ جائے گی۔

(۳) اس سکیم کے منصوبہ منظوری کے بعد اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا جا سکے گا۔ اس منصوبہ کے مکمل ہونے کے بعد تک کے متاثرہ اراضیات کافی حد تک قابل کاشت ہو جائیں گی۔

(ج) یہ علاقہ حدود آبپاشی کے باہر ہے۔ اس لئے محکمہ آبپاشی کے پاس فی الحال کوئی ایسی سکیم زیر غور نہیں ہے جس سے نمکین پانی کے نکاس کے لئے باقاعدہ طور پر نالے یا بند تعمیر کئے جا سکیں گے۔ بہر کیف نہر جلال پور کی کھدائی کے وقت جس کا ذکر جزو (ب) میں کیا گیا ہے۔ نمکین پانی کے لئے مناسب گذر گاہوں کا انتظام بذریعہ سائیفن کیا جائے گا۔ جس کے لئے ان نالوں کے دونوں جانب گائیڈ بند تعمیر کئے جائیں گے جو کہ کافی حد تک نمکین پانی کا پھیلاؤ روک کر مناسب گذر گاہ کا تعین کریں گے۔

ہیڈ ورنیکلر کلرک کو بطور درجہ (ب) تحصیل دار منتخب کرنا

*۱۳۲۸ - مسٹر عبدالرحمن جامی - کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قواعد برائے ملازمت تحصیل دار و نائب تحصیل دار مغربی پاکستان مجریہ ۱۹۶۲ء کے تحت درجہ (ب) تحصیل دار کے عہدوں پر ترقی کے لئے ہیڈ ورنیکلر کلرکوں کے لئے کوٹہ مقرر ہے۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۶۶ء سے پنجاب میں ایک بھی ہیڈ ورنیکلر کلرک کو بطور درجہ (ب) تحصیل دار منتخب نہیں کیا گیا اور ایسی تمام آسامیاں نائب تحصیل داروں کو ترقی دے کر پر کی گئی ہیں۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت بہتر کار کردگی اور ہیڈ ورنیکلر کلرکوں کو بہتر کام کی ترغیب دینے کے لئے کوئی پالیسی وضع کر رہی ہے؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :۔بمطابق قاعدہ نمبری (III) (ب) (II) (۱) ۵ متعلقہ قواعد برائے ملازمت تحصیلدار و نائب تحصیلدار مغربی پاکستان مجریہ ۱۹۶۶ء تحصیلداروں کی آسامیاں عملہ "سبارڈینیٹ سروس" جو بڑی ذمہ داری اٹھانے کے اہل ہوں سے بھی انتخاب سے پر کی جاتی ہیں "قاعدہ نمبری (ب) (۱۳) ۲ کے مطابق" "سبارڈینیٹ سروس" میں مندرجہ ذیل ارکان شامل ہیں۔

(الف) ڈائریکٹرز لینڈ ریکارڈ و ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے سپرنٹنڈنٹ

(ب) کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کے دفتر کے ہیڈ ورنیکلر کلرک

(ج) کالونی ہیڈ کلرک

(د) صدر قانونگو

(س) بورڈ آف ریونیو کے اہلکار (اسسٹنٹ)

(ھ) ڈائریکٹر لینڈ ریکارڈ کے دفتر کے اہلکار (اسسٹنٹ)

قاعدہ نمبری ۵ (۲) (ب) کے مطابق بقایا دو تہائی آسامیوں کا تین چوتھائی نائب تحصیلداروں کو دی جاتی ہیں بقایا ایک چوتھائی آسامیاں جو کل آسامیوں کا سترہ فی صد ہوتا ہے "سبارڈینیٹ سروس" کے اہلکاروں سے پر کی جاتی ہیں یہ آسامیاں صرف ہیڈ ورنیکلر کارکوں کے لئے مخصوص نہیں ۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) برائے راست تحصیلدار امیدواران اور "سبارڈینیٹ سروس" کے ارکان کے حصے آسامیوں کا تعین کیا جا رہا ہے جس کے بعد بورڈ آف ریونیو امیدواروں کا انتخاب کرے گا ۔

گھوڑی پال سکیم کے تحت آبادکاران کی بیوگان کو قانون وارثت کے تحت حصہ ترکہ دینے سے متعلق انتقالات

*۱۳۶۱ ۔ میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گھوڑی پال سکیم کے تحت آبادکاران کی بیوگان کو جو مشروط مالکان تھیں مغربی پاکستان مسلم شخصی قانون اطلاق شریعت مصدرہ ۱۹۶۲ء (مغربی پاکستان ایکٹ نمبر پانچ سال ۱۹۶۲ء) اور آبادکاری / سرکاری اراضیات (پنجاب) ترمیمی ایکٹ ۱۹۵۱ء (پنجاب ایکٹ نمبر تین سال ۱۹۵۱ء) کے نفاذ کے باوجود ضلع سرگودھا میں اسلامی شرعی قانون وراثت کے تحت حصہ ترکہ دینے سے متعلق انتقالات درج نہیں کئے گئے

ہیں اور کاغذات مال میں ان قوانین کے نفاذ سے قبل کے اندراجات نقل کئے جا رہے ہیں۔

(ب) اگر ضمن (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس بارے میں حکومت کیا اقدام کر رہی ہے۔

وزیر مال (چودھری محمد انور سمبہ): ۱۹۵۱ء کے ترمیمی ایکٹ کے نفاذ کے بعد ضلع سرگودھا میں تمام ایسے انتقالات شرعی قانون وراثت کے تحت درج کئے جا رہے ہیں۔ ۱۹۵۱ء سے قبل گھوڑی پال سکیم کے تحت تمام انتقالات میں بیوگان کو بطور گزارہ وار درج کیا گیا ہے۔ نہ کہ مشروط مالکان۔ اس لئے ۱۹۵۱ء کے ترمیمی ایکٹ کے نفاذ کے بعد ان انتقالات کی نظر ثانی کا کوئی قانونی جواز موجود نہیں ہے۔

ساہیوال لاہور اور لائل پور کے اضلاع کی سیم تھور اور شور زدہ اراضی کو بہتر بنانا

*۱۳۸۲۔ میاں غلام فرید چشتی۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ساہیوال لاہور اور لائل پور کے اضلاع کی کتنی زرعی اراضی کو یکم جنوری ۷۲ء سے ۱۵ اکتوبر ۷۲ء تک سیم زدہ قرار دے کر ناقابل کاشت قرار دیا گیا ہے۔

(ب) سیم تھور اور شور زدہ اراضی کو بہتر بنانے اور دوبارہ کاشت کے قابل بنانے کے لئے محکمہ زراعت نے کیا کیا اقدامات کئے ہیں یا متعلقہ محکموں سے کیا کیا سفارشات کی ہیں؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) متعلقہ اضلاع کے متعلق ایسے اعداد و شمار ۱۵ اپریل ۱۹۷۳ء کے بعد دیئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ تھور گرداوری ہر سال ماہ جنوری میں کی جاتی ہے۔ تاہم وہ رقبہ جات جو بوجہ سیم ۳۱ جنوری ۱۹۷۲ء تک ناقابل کاشت ہو چکے ہیں ان کی ضلع وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نام ضلع	کل رقبہ جو بوجہ سیم ناقابل کاشت قرار دیا گیا
لاہور	۶۷۶ ایکڑ
ساہیوال	۸۶۳۹ ایکڑ
لائل پور	۳۵۹۲ ایکڑ

(ب) تھور سیم زدہ رقبہ جات کی اصلاح کا کام محکمہ نہر شعبہ اصلاح اراضی کی ذمہ داری ہے۔ محکمہ زراعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ زمین کو بہتر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ لاہور کے علاوہ باقی دونوں ضلعوں ساہیوال اور لائلپور میں اصلاح اراضی کا فنی عملہ متعین ہے۔ جو ہر سال تھور زدہ رقبہ کا انتخاب کر کے اس کے لئے زائد پانی کا انتظام کرتا ہے۔ زائد پانی صرف وہاں دیا جاتا ہے۔ جہاں نہر میں زائد پانی چل سکے۔

۲۔ حکومت نے زمینداروں کی رہنمائی کے لئے مختلف مقامات پر تجرباتی اور مشاہداتی ریکلیمیشن فارم کھول رکھے ہیں جو ارد گرد کے علاقوں کے زمینداروں کو زمین کی درستی کے عملی طریقوں سے واقف کرنے کے لئے

مواقع فراہم کرتے ہیں ۔ صوبہ پنجاب میں ایسے فارموں کی تعداد ۹ ہے ۔

۳ ۔ لاہور میں حکومت نے ایک مرکزی مسائل لیبارٹری قائم کی ہوئی ہے ۔ جہاں کہ زمین کی مٹی اور ٹیوب ویل کے پانی کے نمونوں کا تجربہ کیا جاتا ہے ۔ اور ان کے نتائج کی روشنی میں مناسب رہنمائی کی جاتی ہے ۔

۴ ۔ ان اضلاع کے بعض علاقوں میں سیم نالیاں اور ٹیوب ویل بھی لگائے گئے ہیں ۔ جو کہ سیم دور کرنے کے ساتھ ساتھ وافر پانی بھی مہیا کرتے ہیں اور اس سے تھور دور کرنے میں بھی مدد ملتی ہے ۔

محمد شفیع پٹواری مال کا حلقہ طرف مبارک اول ملتان شہر سے تبادلہ

*۱۳۵۲ ۔ میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محمد شفیع پٹواری مال حلقہ طرف مبارک اول ملتان شہر کے خلاف اس حلقہ کے متعدد اشخاص کی طرف سے ایسی درخواستیں بورڈ آف ریونیو میں موصول ہو چکی ہیں جن میں اس پر رشوت خوری کا الزام ہے اور جن کی بناء پر مذکورہ پٹواری کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ مذکورہ پٹواری کو اس حلقہ میں تعینات ہوئے تقریباً دس سال کا عرصہ ہو گیا ہے اور ابھی تک اس حلقہ سے تبدیلی نہیں ہوئی جب کہ اسے ایک جگہ پر تین سال سے زائد نہیں رہنا چاہئے تھا ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کے جوابات اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس پٹواری کو مذکورہ حلقہ سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے ۔

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (د) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ ایسی کوئی ہدایت یا قانون نہیں ہے جس کے تحت ایک پٹواری کو تین سال کے بعد تبدیل کیا جاتا ہو ۔ پٹواری کا تبادلہ کلکٹر کے احکام سے ہوتا ہے اور وہ کام اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے پٹواری کا تبادلہ کرتے ہیں ۔

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

ڈیرہ غازی خان کی یک فصلہ نہروں میں فصل ربیع کے لئے پانی

*۱۵۱۰ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ڈیرہ غازی خان کی یک فصلہ نہروں میں ان کی میعاد گزر جانے کے بعد فصل ربیع کی کاشت کے لئے پانی چھوڑا ۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ پنجاب کے باقی اضلاع کی یک فصلہ نہروں میں اسی میعاد میں اس فصل کی کاشت کے لئے پانی مہیا نہیں کیا گیا ۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو صرف ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہی یہ سہولت دینے کی کیا وجوہات تھیں ۔

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) یہ درست نہیں ہے یہ نہریں یک فصلہ نہیں ہیں فصل ربیع میں بھی ان کا پانی کا حق ہے ۔

(ب) عام طور پر یک فصلہ نہروں کو ربیع کا پانی نہیں دیا جاتا ۔

(ج) جواب (الف) و (ب) کے پیش نظر سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

خانواہ برانچ المعروف گھارا کی مستقل بندی

*۱۶۰۹ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ خانواہ برانچ المعروف گھارا جو دیپالپور کینال سے موضع تانگڑیاں تحصیل چولیاں کے قریب سے نکلتی ہے عرصہ پانچ چھ سال سے مستقل طور پر بند کر دی گئی ہے ۔

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سندھو) : یہ درست نہیں ہے ۔

اس نہر کو پہلے پانی دیپالپور نہر سے ملتا تھا ۔ لیکن اب بلوکی سلیمانکی نہر سے ملتا ہے ۔

نہر لوئر جہلم پر کھادر سکیم کے تحت لگائے گئے ٹیوب ویل

*۱۶۳۸ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۱۹۶۹ء میں نہر لوئر جہلم نہر کھادر سکیم کے تحت ٹیوب ویل لگائے گئے تھے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ان ٹیوب ویلوں کا پانی ناقص ثابت ہوا اور اس وجہ سے کئی ٹیوب ویل بعد ازاں بند کئے گئے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو بند کئے جانے والے ٹیوب ویلوں کی کیا تعداد ہے اور کتنی زمین ان کے ناقص پانی کی وجہ سے خراب ہوئی۔

(د) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ٹیوب ویل بند کئے گئے تھے۔ ان کے نصب کرنے کا تمام خرچہ وہاں کے ان زمینداروں سے بھی وصول کیا رہا ہے جن کی زمینوں کو نقصان پہنچا تھا۔

(ہ) اگر جزو (د) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان زمینداروں سے خرچہ وصول کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور کیا حکومت اس پالیسی کو ترک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :۔ (الف) ہاں یہ درست ہے کہ کھادر سکیم کے ٹیوب ویل ۱۹۶۷ء میں نصب کئے گئے تھے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ کچھ ٹیوب ویلوں کا پانی ناقص نکلا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ ٹیوب ویل ماہ دسمبر ۱۹۶۸ء میں بند کر دئے گئے تھے۔

(ج) کل تینتیس (۳۳) ٹیوب ویلوں کا پانی ناقص تھا۔ جس کی وجہ سے وہ بند کر دئیے گئے۔ ان ٹیوب ویلوں کا پانی چوں کہ تھوڑے عرصے کے لئے نہری پانی سے ملا کر استعمال کیا گیا تھا اس لئے وہ رقبہ جس پر یہ پانی استعمال کیا گیا تھا۔ خراب نہیں ہوا۔

(د) چوں کہ جزو (ج) اور (د) کا جواب نفی میں ہے۔ اس لئے یہ

سوال پیدا ہی نہیں ہوتا ۔

حلقہ بھائی پھیرو کے ضلعدار کی اپنے سرکل میں رہائش

*۱۶۷۱ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قواعد کی رو سے ہر ضلع دار کے لئے اس حلقہ میں رہائش رکھنا ضروری ہے جہاں وہ متعین ہے ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جن ایام میں ضلع دار سرکل کے دورہ پر نہ ہو تو اس کے لئے دفتر میں حاضر رہنا ضروری ہے ۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حلقہ بھائی پھیرو کے ضلع دار اپنے حلقہ کی بجائے لاہور میں رہائش رکھتے ہیں جس کی وجہ سے زمینداروں اور کاشت کاروں کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ؟

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ ضلعدار کی اپنے سرکل میں رہائشی نہ رکھنے کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) جی ہاں درست ہے ۔

(ب) جی ہاں جن ایام میں ضلعدار سرکل کے دورہ پر نہ ہو تو اس کے لئے دفتر میں حاضر رہنا ضروری ہے ۔

(ج) جی نہیں متعلقہ چیف انجینئر کی رپورٹ کے مطابق حلقہ بھائی پھیرو کا ضلعدار اپنے ضلعداری ہیڈ کوارٹر میں رہائش رکھتا ہے ۔

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

راجباہ گلوکے میں غیر قانونی طور پر پانی کی بندش

*۱۶۷۹ - علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر آبپاشی، از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) فصل خریف ۱۹۷۲ء کے دوران راجباہ گلوکے رعیہ برانچ جو اپر چناب کینال سے نکلتا ہے کتنا عرصہ بند رہا -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اپر چناب رعیہ برانچ کا سائفن ٹوٹ جانے کی وجہ سے راجباہ گلوکے جولائی و اگست ۱۹۷۲ء میں مسلسل پندرہ دن تک بند رہا -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے امسال جولائی و اگست ۱۹۷۲ء میں بارشیں بالکل نہیں ہوئیں -

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مسلسل پندرہ دن کی اس بندش کے علاوہ کئی اور دن بھی مذکورہ نہر بند رہی -

(ہ) کیا حکومت کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ مذکورہ عرصے کے دوران راجباہ گلوکے رات کے وقت مسلل طور پر کاٹ لیا جاتا تھا اور ٹیل پر جو گاؤں واقع تھے مثلاً گلوکے ننگل بھچر وغیرہ ان کو رات کے وقت قطعاً پانی نہیں ملتا تھا -

(و) کیا محکمہ انہار کے افسران نے جزو (ہ) میں مندرج واقعات رجسٹر کرائے تھے - اگر رجسٹر نہیں کرائے تو اس کی کیا وجہ ہے -

(ز) اگر جزو ہائے بالا یا ان میں سے کسی جزو کا جواب اثبات میں ہے تو چوں کہ فصل کو کافی نقصان پہنچا ہے کیا راجباہ کے زمینداروں آبیانہ کی معافی دی گئی - اگر دی گئی ہے تو

کن کن زمینداروں کو اور نہیں دی گئی تو کیا وجوہات ہیں ۔

(ح) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ خشک سالی اور نہر کی بندش کی وجہ سے بہت ہی کم فصل کاشت ہونے کے باجود محکمہ انہار کے مقامی افسران کو ہدایت کی گئی ہیں کہ رقبہ کاشت زیادہ دکھاؤ ۔

(ط) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ رقبہ کاشت زیادہ دکھانے کے لئے اس اراضی کو بھی نہر سے آبپاش دکھایا جا رہا ہے جو کہ زمینداروں نے اپنے ٹیوب ویل سے سیراب کر کے کاشت کیا تھا ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمہ) :- (الف) چودہ یوم ۔

(ب) سائفن ٹوٹ جانے کی وجہ سے راجباہ مذکورہ سات یوم بند رہا ۔

(ج) یہ درست نہیں ۔

(د) نہیں ۔

(ہ) راجباہ گلوکی پر مورخہ ۱۸-۷۲ کو چند کٹ ہوئے ۔

(و) درج کرائے تھے ۔

(ز) آبیانہ کی معافی کے کوئی دعاوی نہیں تھے ۔ صرف ننگل بھچر میں سات ایکڑ معافی محکمہ ریکلیمیشن نے دی جو عام آبیانہ سے مختلف ہے ۔

(ح) نہیں ۔

(ط) نہیں ۔

صوبہ پنجاب میں ریکلیمیشن ڈویژن کی تعداد

*۱۷۱۸ - حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر آبپاشی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے ریکلیمیشن ڈویژن ہیں و ان کے نام کیا ہیں اور ہر ڈویژن کس کس چیف انجینئر کے انتظامی کنٹرول میں ہے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ماسوائے بہاول پور ریکلیمیشن ڈویژن کے تمام ڈویژن متعلقہ چیف انجینئروں کے انتظامی کنٹرول میں ہیں -

(ج) جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس امتیاز کی کیا وجہ ہے اور کیا حکومت اس ڈویژن کو بھی متعلقہ چیف انجینئر کے کنٹرول میں دینے کو تیار ہے - اگر ایسا ہے تو کب تک ؟

وزیر آبپاشی (چودھری محمد انور سمن) (الف) صوبہ پنجاب میں نو ریکلیمیشن ڈویژن ہیں ان میں سے کسی کا بھی انتظامی کنٹرول براہ راست کسی انجینئر کے پاس نہیں ہے۔ مندرجہ ذیل پانچ ریکلیمیشن ڈویژن کا انتظامی کنٹرول متعلقہ سپرنٹنڈنگ انجینئر کے پاس ہے - اور اس طرح بالواسطہ متعلقہ چیف انجینئروں کے انتظامی کنٹرول میں بھی -

(۱) اپر چناب کینال ریکلیمیشن ڈویژن لاہور -

(۲) لوئر چناب کینال ایسٹ ریکلیمیشن ڈویژن لائل پور -

(۳) لوئر چناب کینال ویسٹ ریکلیمیشن ڈویژن لائل پور -

(۴) حویلی کینال ریکلیمیشن ڈویژن ملتان ۔

(۵) لوئر باری دوآب کینال ریکلیمیشن ڈویژن ساہیوال ۔

مندرجہ ذیل چار ڈویژن ڈائریکٹر لینڈ ریکلیمیشن کے براہ راست انتظامی کنٹرول میں ہیں ۔ اور چونکہ ڈائریکٹر لینڈ ریکلیمیشن خود چیف انجینئر لاہور کے ماتحت ہے ۔ لہذا یہ چاروں ڈویژن بھی بالواسطہ چیف انجینئر لاہور کے انتظامی کنٹرول میں ہیں ۔

(۱) سینٹرل ڈویژن لاہور ۔

(۲) جنرل ڈویژن لاہور ۔

(۳) تھور اور سیم شماریات ڈویژن لاہور ۔

(۴) تھور اور سیم شماریات ڈویژن بہاول پور ۔

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں وضاحت کی گئی ہے ۔ پانچ ریکلیمیشن ڈویژن متعلقہ چیف انجینئروں کے بالواسطہ انتظامی کنٹرول میں ہیں ۔ باقی چار ڈویژن بشمول بہاول پور ریکلیمیشن ڈویژن براہ راست ڈائریکٹر لینڈ ریکلیمیشن کے انتظامی کنٹرول میں ہیں ۔ چونکہ ڈائریکٹر لینڈ ریکلیمیشن خود چیف انجینئر لاہور کے ماتحت ہیں ۔ لہذا یہ چاروں ڈویژن بھی بالواسطہ چیف انجینئر لاہور کے انتظامی کنٹرول میں ہیں ۔

(ج) بہاول پور ریجن میں ریکلیمیشن سپلائی کسی بھی ایک سرکل میں ریکلیمیشن ڈویژن کھولنے کے لیے کافی نہیں ۔ موجودہ ریکلیمیشن سپلائی تین نہری سرکلوں میں منقسم ہے ۔ لہذا ریکلیمیشن بہاول پور ڈویژن کا کسی ایک سپرنٹنڈنگ انجینئر کے انتظامی کنٹرول میں رکھنا ممکن نہیں اس لیے اس کو براہ راست ڈائریکٹر لینڈ ریکلیمیشن

کے انتظامی کنٹرول میں رکھا ہوا ہے ۔ جیسے جیسے متعلقہ سوکلوں میں ریکلیمیشن کے کام میں اضافہ ہوگا ۔ یہ ضرورت محسوس کی جائے گی کہ اس کا انتظامی کنٹرول کسی ایک سپرنٹنڈنگ انجینئر کو سونپ دیا جائے تو اس پر فوری طور پر عمل کیا جائے گا ۔ تاکہ مجوزہ لینڈ ریکلیمیشن ڈویژن متعلقہ سپرنٹنڈنگ انجینئر کی وساطت سے چیف انجینئر بہاول پور کے انتظامی کنٹرول میں چلا جائے ۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

دفعہ ۴۲ لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت انتقالات اراضی

۲۳ - حاجی محمد سیف اللہ خان۔ کیا وزیر مال از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء تا حال صوبہ میں کل کتنے انتقالات اراضی زیر دفعہ ۴۲ لینڈ ریونیو ایکٹ درج ہوئے ہیں اور ان میں سے اول کتنے انتقالات تاریخ اندراج سے تین ماہ کے اندر ریونیو افسران سے فیصلہ ہوئے۔ (دوم) کتنے تاریخ اندراج سے تین ماہ کے بعد فیصلہ ہوئے۔ (سوم) کتنے انتقالات تاریخ اندراج سے تین ماہ کے زائد عرصہ سے بقایا پڑے ہیں اور (چہارم) کتنے تاریخ سے تین ماہ سے کم عرصہ کے تصفیہ طلب پڑے ہیں۔ جملہ تفصیل تحصیل وار اور سال وار بتائی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ لینڈ ریونیو ایکٹ ۱۹۶۷ء کی دفعہ (۱۰) ۴۲ کے تحت جو انتقال تاریخ اندراج سے تین ماہ کے اندر فیصلہ نہ ہو سکے اس کی اطلاع معہ وجوہات تاخیر کلکٹر کو دینی ضروری ہے اور زیر دفعہ (۱۱) ۴۲ جو انتقال منظور یا فیصلہ ہو جائے اس کی اطلاع بائع کو دینی ضروری ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبہ میں ایسے کتنے انتقالات کی رپورٹ زیر دفعہ (۱۰) ۴۲ و (۱۱) ۴۲ کلکٹر صاحب و بائع کو بالترتیب دی گئی ہے۔ تفصیل تحصیل وار سال وار بیان فرمائی جائے؟

وزیر مال (چودھری محمد انور سمہ) :- مطلوبہ معلومات فراہم کرنے کے لیے پچھلے پانچ سال کے انتقالات جو صوبہ بھر کے مختلف اضلاع و تحصیلوں میں منظور ہوئے ، کے ریکارڈ کی پڑتال ضروری ہے - اس کے لیے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے - لیکن اس پر کافی وقت لگے گا - اور جونہی معلومات مکمل فراہم ہوگئیں ایوان میں پیش کردی جائیں گی -

اراکین اسمبلی کی رخصت

مسٹر فدا حسین

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ درخواست مسٹر فدا حسین ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

"I was unable to attend the meetings of Revenue Committee on 29-8-72 and 29-9-72. Please grant me leave for those mentioned dates."

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

شیخ محمد اصغر

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست شیخ محمد اصغر صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

"As I am going to attend the marriage ceremoney of my nephew in Sialkot. I will not be able to attend the Assembly Session on the 31st January, 1973. It is intimated in advance for treating me as on leave for that day."

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے ۔

(تحریک منظور کر لی گئی)

راؤ مراتب علی خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راؤ مراتب علی خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

"House is requested for leave exrention upto fourth February, 1973."

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے ۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

ڈاکٹر محمد صادق ملہی

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر محمد صادق ملہی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

"I am suffering from Hypertension. I would not be able to attend on 30-1-73 and 31-1-1973."

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

میاں ظہور احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست میاں ظہور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

"I could not attend the Assembly Session on 24th and 25th January, 1973 due to my illness. Kindly grant me leave for 24th and 25th instant and oblige."

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

رئیس شیر احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست رئیس شیر احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

"I wish to inform you that I will not be able to attend the Assembly Session commencing this month since I am here in Jeddah to perform Haj.

I shall feel highly obliged if you kindly excuse my absence from the proposed Session of the Assembly."

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

ملک محمد خالد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد خالد صاحب ممبر صوبائی

اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

میں بسب بیماری مجلس قائمہ برائے اطلاعات کی میٹنگ منعقدہ ۲۸ اگست - ۲۳ - ۲۵ اور ۲۷ ستمبر ۱۹۷۲ میں شریک نہ ہو سکا۔ مہربانی فرما کر رخصت منظور فرمائی جائے

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے۔

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر رب نواز خان کھتران

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر رب نواز خان کھتران صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔

میں ہاوس کمیٹی کی میٹنگ منعقدہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۲ میں شرکت کے لئے ۳۰ ستمبر ۷۲ کو لاہور پہنچ گیا تھا لیکن یہاں آکر بیمار ہو گیا اور ہسپتال میں داخل ہو گیا۔ چنانچہ ۱۳ اکتوبر کی میٹنگ میں شریک نہ ہو سکا۔ مہربانی فرما کر رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے:

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مرزا خالق حسین

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مرزا خالق حسین صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے ۔

میں بوجہ علالت ہاؤس کمیٹی کی میٹنگ منعقدہ ۵۰ء اور ۱۳ ستمبر ۷۲ کو شریک نہیں ہو سکا ۔

التماس ہے کہ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر ۔ چودھری محمد انور تارو کی طرف سے ایک تحریک استحقاق آئی ہوئی ہے ۔

پیلز ہاؤس سے کار کی چوری

مسٹر سپیکر ۔ چودھری محمد انور تارو نے یہ تحریک استحقاق پیش کی ہے کہ مورخہ ۱۹-۱۰-۱۹۷۳ کو میری کار (میکر ٹویٹا) نمبر ۵۱۱ ایل۔آر۔ای چوری ہوگئی تھی ۔ جبکہ میں نے اپنی کار مذکورہ نمبری اپنے کمرے ۶، بی پیلز ہاؤس

کے سامنے کھڑی کی ہوئی تھی جو کہ تا حال برآمد نہیں ہوسکی اور میرے حقوق پامال ہوئے ہیں ۔ اس لئے کار روائی اسمبلی ملتوی کر کے بحث کی اجازت دی جائے ۔

وزیر خزانہ (مسٹر محمد حنیف رامے) ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ یہ کل رات کا واقعہ ہے اور آج اگلی صبح ہے اس میں مقدمہ پی ی سی ۳۷۹ کے تحت درج کر لیا گیا ہے اور اس کا ایف آئی آر نمبر ۶۸۷۳ ہے کہ تمام تھانوں تمام پلوں اور تمام ناکوں پر اطلاع کر دی گئی ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد از جلد کار بازیاب ہوسکے کوئی زیادہ وقت نہیں گزرا کہ رات میں ہی اس کا پتہ لگ سکے ۔ تلاش کرنے کی تمام تر کوشش کی جا رہی ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ گذارش یہ ہے کہ وہاں اور بھی کاریں کھڑی ہوئی ہیں انکی حفاظت کے لئے کوئی مناسب انتظام ہونا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہاں چوکیدار ہوتے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جی ہاں ایک چوکیدار ہوتا ہے لیکن وہ جب چکر لگانے چلا جاتا ہے تو اسکی غیر موجودگی میں کار لے جانے میں کون سی دیر لگتی ہے ۔ اس کے لئے چوکیدار زیادہ کیے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں نے وزیراعلیٰ سے بات کی تھی بلکہ ان کی اپنی خواہش تھی کہ وہاں پولیس تعینات کر دی جائے ۔

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ جناب والا۔ میری گذارش ہے کہ وہاں پولیس تعینات کر دی جائے کیونکہ پولیس کے ڈر سے چوری کم ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیراعلیٰ کی خواہش تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کی موجودگی سے ممبروں کی آزادی میں فرق پڑے گا چونکہ پہلے ایسا واقعہ پیش نہیں آیا میرا یہ تاثر تھا کہ وہاں پولیس نہیں ہونی چاہئے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں کہ وہاں پولیس کے ہونے سے ایم ۔ پی ۔ اے حضرات کی آزادی میں فرق پڑے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ ورکڑی صاحب آپ تو اپنی کوٹھی میں رہتے ہیں ۔ اگر وہاں پولیس تعینات کر دی جائے تو ہماری آزادی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔ ہم وہاں کوئی گڑبڑ نہیں کرتے نہ وہاں کوئی برا کام کرتے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ ایک وقت میں ایک ممبر کو بولنا چاہئے ۔ اس وقت خان عبداللہ روکڑی صاحب کھڑے ہیں ان کو بولنے دیں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب والا۔ کیونکہ میری بات کو دوسرے دوست محسوس کرتے ہے اگر مجھے حکم ہوگا تو میں پھر بھی ان کا ساتھ دوں گا

لیکن یہ رائے کا مسئلہ ہے میں یہ نہیں جانتا کہ ان کی کاریں چوری ہوں اور وہاں کوئی انتظام نہ ہو۔ اگرچہ میں وہاں نہیں رہتا لیکن میری یہ رائے ہے کہ اگر پولیس وہاں ہوگی تو آزادی میں یقیناً فرق پڑے گا۔ میرے دوستوں کو شاید معلوم نہیں کہ پہلے ہی سفید کپڑوں میں پولیس وہاں رہتی ہے اگر باوردی پولیس آ گئی تو ان کو تکلیف ہوگی اور کل ان کو بھی یہی کہنا پڑے گا۔ لیکن اگر وہ مجھے حکم دیں تو میرا ووٹ ان کے ساتھ ہے۔ میں ان کی پارٹی کا آدمی ہوں۔

میاں خورشید انور۔ یہ ووٹ کی بات نہیں ہے۔ بات سیدھی سادی ہے کہ وہاں سفید کپڑوں میں سی۔ آئی۔ ڈی موجود ہوتی ہے۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی۔ جناب والا۔ میں درخواست کروں گا کہ پولیس کو تعینات کرنے سے کاریں چوری ہونا بند نہیں ہوں گی۔ اس کا حل یہ ہے کہ وہاں دو آدمی مقرر کئے جائیں اور ٹوکن سسٹم رائج کیا جائے مالک اور ڈرائیور ٹوکن حاصل کریں اور دروازہ پر انکی پڑتال ہو اگر پولیس والا وہاں کھڑا رہے کوئی دوسرا آدمی کسی کی کار لے جائے تو اس کو کیا پتہ چل سکتا ہے کہ یہ مالک ہے۔ آپ ٹوکن سسٹم جاری کریں اس طرح جو کار باہر جائے گی یا اندر آئیں گی تو ٹوکن نمبر سے اس کی پڑتال ہو جائے گی۔

میاں مصطفےٰ ظفر۔ جناب والا۔ یہ ٹوکن سسٹم کامیاب نہیں رہے گا کیونکہ وہاں دو دروازے ہیں اور کاریں ایک ہی طرف کھڑی نہیں ہوتیں بلکہ دونوں طرف کھڑی ہوتی ہیں۔ البتہ اس میں روکڑی صاحب کی یہ بات آ جاتی ہے کہ پولیس پیپلز ہاوس کے اندر نہ آئے بلکہ شام کے وقت گیٹ پر موجود رہے۔

مسٹر سپیکر۔ گیٹ کے باہر کھڑا پولیس کا سپاہی آپ کی کیا مدد کرے گا۔

میاں مصطفےٰ ظفر۔ وہ پوری مدد کر سکتا ہے کیونکہ کاریں تو گیٹ کے

علاوہ اور کہیں سے باہر نہیں جا سکتیں اگر ایک ممبر جا رہا ہے تو پولیس کا سپاہی جو باہر کھڑا ہے وہ کار کو چیک کر سکتا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ سپاہی بیچارے کی جرات نہیں ہوتی کہ وہ کار کو روکے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے تین چوکیدار ہیں انکی تعداد بڑھا کر چھ کر دی جائے اور سیشن کے دوران بھی چھ رہیں۔

(قطع کلامیاں)

میاں خوشید انور۔ آپ نے ان کی تعداد چھ کر دی ہے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

مسٹر سپیکر۔ یہ تجویز آئی ہے کہ پہلے وہاں تین چوکیدار ہیں لیکن سیشن کے دوران ان کی تعداد چھ کر دی جایا کرے تاکہ دونوں گیٹوں پر ایک ایک چوکیدار آٹھ آٹھ گھنٹے کے لئے موجود رہے۔

رانا کے۔ اے محمود خان۔ جناب سپیکر۔ چوکیداروں کی تعداد جتنی مرضی ہو کر دی جائے لیکن ان کو ہدایات کر دی جائے کہ وہ رات کو جاگتے رہیں اور واقعی وہاں موجود رہیں۔ اگر چھ چوکیدار بھی ہوں اور رات کو سوتے رہیں تو ان کا کیا فائدہ ہوگا۔

مسٹر سپیکر۔ میں اسکے لئے ایک کمیٹی بنا دوں گا جو اس بات کا اہتمام کریگی کہ یہ چوکیدار صرف چوکیداری کا کام کریں اور کوئی کام نہ کریں۔

رانا پھول محمد خان۔ یہ کمیٹی پہلے ناکام ہو چکی ہے۔ اس کے فیصلوں پر عمل نہیں ہوتا۔

مسٹر سپیکر۔ اب اس تحریک استحقاق کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا یہ

pending رہے گی ؟

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس پر کارروائی شروع کردی گئی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا۔ ابھی تک کار نہیں ملی ۔

وزیر خزانہ ۔ یہ تو ابھی گئی ہے واپس بھی آ جائیگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کو pending کر دیا جائے اور سات روز کے بعد یہ مسئلہ پھر زیر غور لایا جائے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ یہ مسئلہ معمولی مسئلہ نہیں ہے ۔ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ اس سے صوبے کے تمام لوگوں میں بے چینی پھیل جائے گی اور وہ کہیں گے کہ اگر پیپلز ہاؤس میں جہاں اس قوم کے منتخب نمائندے اور حکومت کے ستون رہتے ہیں ان کی کاریں ان کی جائیں اور ان کا سامان محفوظ نہیں تو پھر اس صوبے کے کسی بھی غریب آدمی کی کوئی چیز محفوظ نہیں ۔ عزت بھی محفوظ نہیں (قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے تھے ؟

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ اس معاملے میں ہمیں آج کے دن کیلئے کارروائی ملتوی کر دینی چاہئے ۔ ہمارا سر شرم سے جھک گیا ہے ہم صوبے کے عوام کی جان و مال کی حفاظت کیسے کر سکتے ہیں جب ہم خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتے ۔ جناب والا ۔ سواری خو اپنے سامان کی حفاظت کرے والا معاملہ ہے ۔ خدا نخواستہ کل کو اگر کوئی ایم ۔ پی ۔ اے قتل ہوگیا تو آپ کہہ دینگے کہ پرچہ تو ہوگیا ہے اب تحقیقات کریں گے ۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہاں پولیس گارد نہیں ہونی چاہئے میں سمجھتا ہوں کہ پھر گورنمنٹ ہاؤس اور پریذیڈنٹ ہاؤس میں بھی پبلک کے نمائندے رہتے ہیں ۔ کیا صدر پاکستان یا گورنر پنجاب یا دوسرے صوبوں کے گورنر اور وزرا

کی کوٹھیوں پر پولیس گارد نہیں ہوتی ۔ کیا وہ عوام کے نمائندے نہیں ہیں ؟ پیپلز ہاؤس کا وہ بہانہ بنا کر کہتے ہیں کہ وہاں پولیس کی ضرورت نہیں ہے ۔ ممکن ہے کہ وہاں کی کسی چیز کو نقصان پہنچے اس لئے وہاں پولیس گارد ضروری ہے ۔ آجکل چور مسلح ہوتے ہیں جب ایک غیر مسلح ایم پی اے اپنی کار تک پہنچنے کے لئے نکلتا ہے تو وہ کیا کرے گا ۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ وہاں پولیس گارد کا متعین ہونا نہایت ضروری ہے اس صوبے میں امن عامہ تباہ ہو چکا ہے ۔ برباد ہو چکا ہے اس لئے ہماری حفاظت کے لئے وہاں پولیس گارد مقرر کی جائے ورنہ ہمارا وہاں رہنا دشوار ہوجائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ رائے صاحب کیا آپ اس سلسلہ میں کچھ فرمانا چاہیں گے۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ آپ نے ہاؤس کو اس امر کی اطلاع دینی خود پسند فرمائی کہ جناب وزیر اعلیٰ نے اس بات کے لئے خود تجویز کیا تھا کہ ہم پیپلز ہاؤس میں پولیس گارد متعین کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ آپ نے اس تجویز کی اس بنا پر مخالفت کی تھی کہ شاید اس سے ایم پی اے حضرات کے استحقاق اورآزادی پر حرف آتا ہو اور پولیس کی موجودگی پیپلز ہاؤس کے دروازوں پر اور اس کے اندر مناسب معلوم نہ ہوتی ہو ۔ میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے ہم اس بات کے لئے بالکل تیار ہیں کہ اگر ہمارے دوست وہاں پولیس گارد متعین کرانا چاہتے ہیں تو بخوشی اس کا انتظام کر دیا جائے گا ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ جیسے کہ وزرا صاحبان اپنے موڈ کے پابند ہوتے ہیں کہ وہ کبھی تو بڑے اخلاق اور تحمل سے جوابات دیتے ہیں اور کبھی اس موڈ میں نہیں ہوتے کہ وہ ہمیں اچھی طرح جوابات دیں ۔ اسی طرح لاہور کے یا پنجاب کے چور بھی اس موڈ میں آئے ہوئے ہیں اور انہوں نے ایم پی اے صاحبان کی لسٹ بنائی ہوئی ہے ۔ وہ پیپلز ہاؤس میں بھی حملہ کرتے ہیں اور ایم پی اے کے بنگلوں پر بھی حملے کر رہے ہیں

میں بھی ایک victim ہوں ۔ تین دفعہ میرے گھر پر چوروں نے حملہ کیا اور میرے چوکیدار کو stab کرنے کی کوشش کی ہے ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جب چوروں کا موڈ یہ ہے کہ وہ عوامی نمائندوں پر حملے کریں پیپلز ہاؤس میں بھی اور ان کے گھروں پر بھی تو تمام ایم پی اے حضرات کیلئے یہ بندوبست کیا جائے ورنہ میں سمجھتا ہوں کہ آج اگر کاریں لے جا رہے ہیں تو کل ان کی جان بھی خطرے میں ہوگی ۔ حکومت اس طرف خاص توجہ دے ۔ ان حالات میں اس مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے

مسٹر سپیکر ۔ لا اینڈ آرڈر کے متعلق تو ایک دن بحث کیلئے آ ہی رہا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب سپیکر میں سمجھتی ہوں کہ پیپلز ہاؤس میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں کے معزز نمائندے رہتے ہیں اور ہمیں ان کی جان اور مال بڑے عزیز ہیں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

میں یہ سمجھتی ہوں کہ ان کی پوری پوری حفاظت کی جائے اور میرے خیال میں اگر پیپلز ہاؤس کے گیٹ پر تالے لگا دیئے جائیں اور کار چوری ہونے کے واقعے سے کچھ دیر پہلے یعنی ۹ بجے دروازے بند کر دے جائیں اور صبح چار بجے کھولے جائیں تو میرے خیال میں یہ زیادہ صحیح ہوگا ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر سپیکر ۔ آپ کی رائے یہ ہے کہ آپ کو جان اور مال دونوں عزیز ہیں ۔ رات کے نو بجے کے بعد تالے لگ جائیں اور صبح چوکیدار ہی دروازہ کھولے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جی ہاں چوکیدار ہی دروازہ کھولے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ بیگم صاحبہ کی تجویز جو میں نے سمجھی ہے وہ یہ ہے کہ پیپلز ہاؤس کو تالہ لگا دیا جائے اور جتنے ایم پی اے ہیں وہ شام کا کھانا بیگم صاحبہ کے ہاں کھائیں ، وہاں قیام کریں اور صبح وہاں سے

یہاں آ جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے کہ وہاں پولیس گارد کا انتظام کیا جائے ، اس کے متعلق وزیر خزانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ حکومت کی طرف سے اس کا انتظام ہو جائے گا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔جناب والا۔اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ عرض کروں میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کے چند ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی جائے جو شام تک ایک متفقہ تجویز دے دے کہ کس طرح ممبران کی جان اور مال کی حفاظت کی جا سکتی ہے ۔

بیگم بلقیس حبیب اللہ ۔ میرا خیال ہے رات کو پولیس تعینات کرنے میں دو قسم کی دقتیں پیش آئیں گی ، ایک پولیس کی اور ایک ممبران کی حفاظت کی ۔ اس لیے وہ جو ٹوکن والا معاملہ ہے۔ ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر ایوان اجازت دیتا ہے تو میں پانچ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل کردوں ۔

آوازیں ۔ ٹھیک ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ وہ کل صبح تک آپ کی خدمت میں تجویزیں پیش کر دے ۔

Mr. Speaker. Now we go on to the next item.

چودھری امان اللہ لک ۔ میں وزیر خزانہ سے استدعا کروں گا کہ وہ کار کی واپسی کی یقین دہانی کرائیں کہ وہ کب تک واپس ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا وزیر خزانہ کار کو لے گئے ہیں کہ وہ آپ کو بتائیں کہ کب تک واپس آئے گی ؟ چوری کی سزا کا قانون ہی اس لیے بتایا گیا ہے کہ چوری ہوئی ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں ایک بار پھر استدعا کروں گا کہ تیس چالیس ہزار کی کار چلی گئی ہے وزیر خزانہ اس کو مذاق میں نہ اڑائیں کہ مل جائے گی ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے مذاق نہیں اڑایا ۔ آپ ایسے الفاظ استعمال نہ کریں ۔ انہوں نے پوری سنجیدگی اور پوری ذمہ داری کے ساتھ اس ایوان میں ایک بیان دیا ہے آپ کی یہ جو observation ہے کہ وہ مذاق نہ اڑائیں مناسب نہیں ہے۔ آپ اپنے الفاظ واپس لے لیں۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں یہ الفاظ واپس لیتا ہوں لیکن پھر بھی میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے جس مزاحیہ انداز میں فرمایا ہے میرے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا۔ میں حیران ہوں کہ کون سی بات انہیں مزاحیہ لگی ۔ ابھی ان کے ایک ساتھی نے فرمایا تھا ، بلکہ طنز فرمائی تھی کہ جب وزرا کا موڈ ہوتا ہے تو وہ بڑی اچھی طرح جواب دیتے ہیں اور میرا خیال تھا کہ ان کا اشارہ میری طرف تھا کہ میں نے بڑی اچھی طرح جواب دیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ نہایت ہی سنگین معاملہ ہے ۔ پیپلز ہاؤس چاروں طرف سے محصور ہے ، اس کے باوجود بھی ممبروں کی کاریں چوری ہوتی ہیں ۔ عام آدمی اور ممبر میں فرق نہیں ہے ، چوری کس کی بھی ہو جائے لیکن جس جگہ ہم رہتے ہیں اس کو سامنے رکھتے ہوئے اندازہ فرمائیں کہ اگر وہاں سے کار چوری ہو جائے تو پھر ملک میں امن و امان اور چوری کے سلسلے میں کیا ہوگا ۔ یہ سنگین معاملہ ہے اور اس پر خاص توجہ دی جائے ۔ اگر یہ ہے کہ پرچہ دینا ہو ، اور پولیس دھیرے دھیرے تفتیش کرے ، اندھے کے پاؤں تلے بٹیر آ گیا تو کار واپس آ جائے گی ، اور

نہ آیا تو کار واپس نہیں آئے گی ۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ حکومت خاص طور پر توجہ دے ، پولیس پر دباؤ ڈالے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں آپ کی وساطت سے قائد حزب اختلاف اور پورے ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملے میں پوری پوری کوشش کی جا رہی ہے اور مزید جو ہو سکتا ہے اس میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی جائے گی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس ہاؤس کی یہ روایت رہی ہے اور یہ طریقہ مروج رہا ہے کہ جتنی تحاریک استحقاق اور تحریک ہائے التوا ہوتی ہیں ، ان کی کاپیاں پریس گیلری میں فراہم کی جاتی رہی ہیں لیکن اب کچھ عرصے سے یہ طریقہ ترک کر دیا گیا ہے جس کے نتیجے میں ہماری تحریک استحقاق کے متعلق ، اور تحریک ہائے التوا کے متعلق اکثر یہ ہونے لگا ہے کہ حامد کی پگڑی محمود کے سر باندھ دی جاتی ہے اخبار نویسوں کو پتا نہیں چلتا کہ تحریک کا اصل متن کیا ہے اور اس کو پیش کرنے والے کون لوگ ہیں ۔ اس لیے میری گزارش ہے کہ ان کی نقول کی فراہمی کا انتظام ہونا چاہئے ۔ تا کہ ہماری استحقاق اور التوائے کار کی تحریکوں کی صحیح رپورٹنگ ہو سکے ۔ اس سلسلے میں یہ دقت ضرور ہے کہ ایک گھنٹے پہلے اور بعض اوقات چند منٹ پہلے تحریکیں پیش کی جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں ہم یہ طریقہ اختیار کر سکتے ہیں کہ جن تحریکوں کو pending کر دیا جاتا ہے ان کی تو نقول انہیں فراہم کر دی جائیں اور عین وقت پر آئیں ان کی نقول ان کو admit کرنے کے بعد یا زیر غور لانے کے بعد فراہم کی جا سکتی ہیں تا کہ ان کی رپورٹنگ صحیح ہو سکے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں دیکھوں گا کہ پہلے طریقہ کیا رہا ہے ۔ کون سی

نقول دیتے رہے ہیں اور کون سی نہیں دیتے رہے ۔

سید تابش الوری ۔ پریس گیلری کے ارکان سے اس سلسلے میں مشورہ کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ ضرور کروں گا ۔

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر ۔ وزیر اعلیٰ آج موجود نہیں ہیں ۔ سید تابش الوری کی گنگا رام ہسپتال کے متعلق ایک تحریک ہے جس کے متعلق چیف منسٹر فرما گئے تھے کہ اس کو اب pending رکھ لیں ۔ آج صبح مجھے ان کا ٹیلیفون آیا تھا کہ ایک نہایت اہم ملکی کام کے لیے ، جو قومی مفاد میں ہے ، انہیں صدر پاکستان نے بلایا ہے ، وہ وہاں تشریف لے گئے ہیں ۔ اگر ان کا ٹیلیفون نہ آتا تو پھر اس کو میں dispose of کرنے کی کوشش کرتا ۔

اب میاں خورشید انور کی میاں چنوں کے متعلق ایک تحریک التوا ہے ۔ اس کی کیا پوزیشن ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کا جواب دوں گا ۔

عید کے موقع پر عیدگاہ میاں چنوں میں پانی کا چھوڑ دیا جانا

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ میاں چنوں ضلع ملتان کے مسلمانوں کو نماز عید کی سعادت سے محروم کرنے کے لیے عیدگاہ میں ایک فٹ گہرا پانی بھر دیا گیا جس سے مسلمانوں کو اس شرمناک حرکت سے بے حد تکلیف ہوئی ہے ۔ عوام کی طرف سے ملنے والی عرضداشت منسلک ہے ۔

اس پر چیف منسٹر نے فرمایا تھا کہ وہ پوری طرح دریافت کر کے ایوان کو اعتماد میں لیں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ یہ مسئلہ چونکہ سکول سے تعلق رکھتا ہے ۔ اس لیے انہوں نے یہ تحریک التوا میں سپرد کر دی تھی ۔ میرے پاس جو حقائق ہیں وہ میں آپ کی توجہ میں لاتا ہوں ۔

جناب والا ۔ جس جگہ کو عیدگاہ کہا گیا ہے وہ عیدگاہ نہیں ہے ۔ یہ ایک سکول کا پلاٹ ہے اور اس پلاٹ کے شرقاً غرباً سکول کے تدریس کمرے ہیں ۔ اس پلاٹ کو Morning Assembly کے لئے بھی وہ استعمال کرتے

ہیں ۔ اس میں باسکٹ بال کے پولز بھی نصب ہیں ۔ اس میں کبڈی بھی ہوتی ہے اور اس میں دیگر کھیل بھی کھیلے جاتے ہیں ۔ یہ اڑھائی کینال کا پلاٹ ہے ۔ معین الاسلام ہائی سکول ، جو پہلے پرائیویٹ سکول تھا ، اب قومی ملکیت میں لے لیا گیا ہے ۔ لیکن سابقہ انتظامیہ کے ایک صاحب جو یہ پلاٹ سکول کو نہیں دینا چاہتے ، یا دوسرے معاملوں میں حکومت کو دینا نہیں چاہتے ، وہ اس کو عیدگاہ کے نام پر سکول سے الگ رکھنا چاہتے ہیں ۔ انہوں نے سارا یہ سارا قصہ گھڑا ہے ۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سکول کھیتوں کے درمیان واقع ہے ۔ اس کے ارد گرد برکت اللہ صاحب کی زمین ہے اور اس زمین کو جو پانی دینے والا کھال ہے وہ سکول کے احاطہ کے درمیان سے گذرتا ہے ۔ چونکہ ہے وہ بالکل سکول کے گیٹ پر ہے تو اس دن یہ ہوا کہ برکت اللہ صاحب کی زمین سے کچھ پانی سکول میں آگیا ۔ ایک ایک فٹ نہیں بھرا بلکہ کچھ پانی آگیا ۔ چونکہ ہیڈ ماسٹر کو معلوم تھا کہ اس گراؤنڈ میں نماز بھی پڑھی جاتی ہے اگرچہ وہ باقاعدہ طور پر عید گاہ نہیں ہے ۔ لیکن بہت سی دوسری جگہوں کی طرح وہاں بھی نماز پڑھی جاتی ہے تو ہیڈ ماسٹر نے جو تھوڑا بہت پانی آگیا تھا اسے خشک کرایا اور وہاں باقاعدہ طور پر ۱۶ جنوری کو نماز عید ادا کی گئی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ مجھے اگر اجازت ہو تو اس سلسلے میں گذارش کروں ۔ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ وہ باقاعدہ طور پر عیدگاہ نہیں ہے ۔ میرے

پاس یہ محکمہ مال کے کاغذات موجود ہیں ۔ ان کی نقول بھی میرے پاس موجود ہیں خسرہ ۱۲۰ گرداوری میں ذکر ہے کہ یہ جگہ باقاعدہ طور پر عید گاہ ہے حقیقت یہ ہے کہ چونکہ انجمن اسلامیہ میاں چنوں اس جگہ کی حفاظت کرتی تھی جس کو یہ اتنا رقبہ ملا ہوا تھا۔ اور وہ اس سکول کو چلا رہی تھی اور اتفاق سے یہ رقبہ چونکہ سکول سے ملحقہ تھا اس لیے انجمن نے اجازت دے رکھی تھی کہ عید کے ایک دو دنوں کے علاوہ سکول کے بچے اس کو کھیل کے میدان کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں ۔ جب سکول گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لیا ۔ یہاں صاف طور پر کاغذوں میں لکھا گیا کہ اس رقبہ کو حسب سابق بطور گراؤنڈ استعمال کیا جاتا رہے تو کوئی اعتراض نہیں ہوگا ۔ لیکن یہ عیدگاہ رہے گی تو یہ رقبہ باقاعدہ طور پر عید گاہ کے نام پر ٹرانسفر ہو چکا ہے ۔ محکمہ مال کے کاغذات کی نقول میرے پاس ہیں ۔ جو آپ کو پیش کر سکتا ہوں ۔ موقعہ کے فوٹو بھی ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ مسئلہ زیر غور نہیں ہے جو مسئلہ زیر غور ہے وہ یہ ہے کہ آیا اس دن وہاں عید کی نماز ہوئی یا نہیں ہوئی ۔ یہ جھگڑا حکومت کا کسی انتظامیہ کا یا پرانی یا نئی انتظامیہ کا نہیں ۔

(قطع کلامیاں)

علامہ رحمت اللہ راشد ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف نے اس مسئلہ کو نمبر ۲

الجھایا ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ مسئلہ تو آپ الجھا رہے ہیں ۔ ملکیت کا تحریک التوا سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ گذارش یہ ہے کہ وہاں پانی کسی کی غلطی سے ٹوٹ کر نہیں آیا بلکہ باقاعدہ طور پر ہیڈ ماسٹر صاحب نے ٹیوب ویل کا کسی نواحی دیہات سے انتظام کرکے اس گراؤنڈ کو لگایا ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ٹیوب ویل کا پانی جان بوجھ کر لگایا گیا ہو ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ یہ ہوا ہے ایک ایک فٹ پانی بھر گیا اس گراؤنڈ میں ۔ اس کے بعد تمام شہر اکٹھا ہوا میرے پاس اس کی تصاویر موجود ہیں ۔ لوگوں نے مل کر تمام رات لگائی اور اس پانی کو نکالا پھر صبح نماز ہوئی ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز نے یہ سب گڑبڑ کرائی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ انہوں نے اعتراف کر لیا ہے کہ وہاں نماز ہوئی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز ملتان جو اتفاق سے فرقہ احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہاں نماز ہو اور وہ چاہتا تھا کہ وہاں خلفشار پیدا ہو اور وہاں مسلمان آپس میں لڑیں اور انہوں نے

نے ہیڈ ماسٹر سے مل کر یہ کیا ۔ جناب والا ۔ اس کی باقاعدہ رپورٹ پولیس نے متعلقہ حکام کو بھیجی ہے اور حکام کے پاس پولیس کی یہ رپورٹ آ چکی ہے ۔ ہیڈ ماسٹر نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت یہ کام کیا ہے ۔ جس میں انسپکٹر آف سکولز بھی ملوث ہے اور حکام کو بروقت اطلاع بھی دے دی گئی تھی اور اس کے بعد تمام شہری تمام رات اکٹھے ہو کر پانی نکالتے رہے ۔ میرے پاس تصاویر موجود ہیں میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں آپ ملاحظہ کر لیں ۔ رات کو پانی باہر نکالا گیا صبح کو نواحی دیہاتی لوگ اپنے کرایہ وغیرہ لے کر آئے اور انہوں نے گراؤنڈ کو صاف کیا پھر نماز ہوئی اور اس سلسلے میں میرے پاس documents موجود ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان کے بیان سے آپ کی تسلی نہیں ہوئی

میاں خورشید انور ۔ بالکل نہیں جناب ۔

Mr. Speaker. It is held in order.

جو اس کی تائید میں ہیں وہ اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوجائیں ۔ (گنتی کی گئی)

It falls short by 8 votes, so it is not admitted.

بلوچستان سے آنے والے ملازمین کی زبون حالی

مسٹر سپیکر ۔ اب علامہ رحمت اللہ ارشد صاحب یہ تحریک پیش کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے ۔ کہ بلوچستان میں پنجاب کے رہائشی ملازمین کو پنجاب میں واپسی پر ملازمتوں پر متعین نہیں کیا گیا اس وجہ سے ان کو تنخواہیں نہیں ملیں ۔ اس سے ہزاروں افراد اضطراب کا شکار ہیں ۔

چیف منسٹر نے کہا تھا کہ اسے pending رکھا جائے کیونکہ پورے کوائف اکٹھے کرنے کے بعد ہی کچھ عرض کیا جا سکتا ہے ۔

I have held in order.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میری بھی اسی ضمن میں ایک تحریک التوا ہے اس کا جواب بھی اگر اکٹھا ہی دے دیا جائے تو مناسب ہوگا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ بھی اپنی باری پر آجائے گی اور اس پر ضابطہ کے مطابق عمل کیا جائے گا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ کل تعداد جو بلوچستان سے سرکاری ملازمین کی پنجاب کو منتقل ہونا طے پائی تھی وہ ۳۷۲۵ تھی ۔ سٹاف نے جس تعداد میں پنجاب میں رپورٹ کیا ہے وہ ۳۲۶۳ ہے ان میں سے جو صحیح اعداد و شمار ہیں

وہ یہ ہیں کہ ۱۶۶۹ absorb ہو چکے ہیں اور ۱۵۹۳ abrorb ہونے سے رہ گئے ہیں ۔ جناب والا ۔ طریقہ کار یہ ہے کہ جس وقت کوئی ملازم بلوچستان سے منتقل ہوتا ہے وہ رپورٹ کر دیتا ہے تو اس وقت سے اس کی تنخواہ کی ذمہ داری پنجاب حکومت پر عائد ہوتی ہے اور محکمہ خزانہ نے اس سلسلے میں باقاعدہ ہدایات جاری کر رکھی ہیں ۔ اس وقت تک جتنے لوگ آئے ہیں اور جنہوں نے رپورٹ کیا ہے ان سب کو محکمہ تنخواہ دینے کے احکامات جاری کر چکا ہے اور جو تاریخ آخری رپورٹ کرنے کے لیے مقرر ہوئی تھی وہ ۳۱ دسمبر تھی۔ جناب والا ۳۱ دسمبر کو جن لوگوں نے رپورٹ کیا ہے ان کو تنخواہ یکم فروری یا اس کے لگ بھگ ملنی ہے ۔ اگر ان میں سے کچھ کو ابھی تنخواہ نہیں ملی تو ان کو تنخواہیں تبھی مل سکتی تھیں کہ انہوں نے ۳۱ دسمبر کو آ کر رپورٹ کیا ہو ۔ ان کو یکم فروری کو تنخواہ مل جائے گی ۔ ان میں سے تین سو آدمی ایسے ہیں جنہوں نے رپورٹ کیا لیکن ابھی ان کا ریکارڈ ہمارے پاس نہیں آیا ۔

جناب والا ۔ چاروں صوبوں کے درمیان ۵ اگست ۱۹۷۲ کو "نتھیا گلی" میں ایک میٹنگ ہوئی تھی اس میں یہ معاہدہ طے پا گیا تھا کہ وقت یونٹ سے پہلے جو لوگ بھرتی ہوئے ہیں اس کی ذمہ داری اس صوبے پر ہے جہاں وہ بھرتی ہوئے تھے خواہ ان کا ڈومی سائل کسی بھی صوبے کا ہو ۔ لیکن وقت یونٹ کے بعد جو لوگ بھرتی ہوئے ان کی ذمہ داری اس صوبے پر ہے جہاں کا ان کا ڈومی سائل ہے اور اپنے فارم میں اپنا ڈومی سائل ظاہر کیا ہے ۔ اس کے علاوہ جو لوگ

سکولتی صوبے میں بھرتی ہوئے تھے مثلاً پنجاب کے لوگ اگر بلوچستان میں بھرتی ہوگئے ہوں تو ان کے لیے یہ طے پایا تھا کہ وہ بھی پنجاب میں چلے جائیں۔ صرف درجہ چہارم کے ملازمین کے لیے تھا کہ وہ غریب لوگ ہیں وہ خواہ پنجاب میں آباد ہیں خواہ بلوچستان میں آباد ہیں خواہ وہ کہیں کے ڈومی سائل ہوں وہ ان جگہوں پر رہ سکتے ہیں۔ اب اس کے بعد ایک مجلس مشاورت بنا دی ہے جس میں ایک تعداد طے پائی ہے کہ اتنے ملازمین ہمیں بلوچستان سے ملے ہیں۔ چیف سیکرٹری پنجاب اور دوسرے صوبوں کے چیف سیکرٹری وقتاً فوقتاً ملتے رہتے ہیں جس میں یہ طے پا جاتا ہے کہ ان لوگوں کو کیسے absorb کیا جائے گا۔

جناب والا۔ یہ طے پایا ہوا ہے کہ تعلیم اور پولیس سے تعلق رکھنے والے ملازمین کو انہیں کے محکموں میں absorb کیا جائے گا ان کے علاوہ دوسرے جو محکمے ہیں ان کا جو ٹیکنیکل سٹاف ہے ان کو انہیں محکموں میں absorb کیا جائے گا کیونکہ ان کو اگر کسی اور محکمہ میں لیا جائے تو ان کی جو ٹیکنیکل کوالیفیکیشن ہے اس کا صحیح استعمال نہیں ہو سکتا لیکن جو باقی محکموں کا نان ٹیکنیکل سٹاف ہے تعلیم اور پولیس کے علاوہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ان کو دوسرے محکموں میں بھی absorb کر لیا جائے تا کہ وہ کسی صحیح کام پر لگ جائیں۔ اس سلسلے میں بعض افراد کی ڈیوٹی جو حال ہی میں سیالکوٹ ایریا میں بحالیات کا کام ہو رہا ہے لگی ہیں۔

جناب والا۔ اس میں جو بنیادی چیز ہے وہ یہ ہے کہ کوئی بھی شخص جس نے پنجاب میں آ کر ڈیوٹی کے لئے رپورٹ کیا ہے اس کی تنخواہ کا آرڈر ہو چکا ہے اور ایسے صرف تین سو آدمی باقی ہیں جو آ تو گئے ہیں اور رپورٹ

بھی کر دی ہے لیکن ان کا ریکارڈ ابھی تک موصول نہیں ہوا مثلاً Last Pay Certificate ہوتا ہے۔ ان کی سروس بک ہوتی ہے۔ یہ ریکارڈ جس لمحے صوبائی حکومت بلوچستان سے ہمارے پاس آ جائے گا ان کے بارے میں بھی کوئی دقت نہیں ہوگی کہ ان کو تنخواہ نہ ملے۔ جن لوگوں نے ۳۱ دسمبر کو رپورٹ کیا ہے ان کو یکم فروری سے پہلے تنخواہ نہیں مل سکتی اس لئے یہ کہنا کہ یہ ہزاروں لوگوں کا مسئلہ ہے اور بہت بے چینی ہے ٹھیک نہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ پر ہم پوری توجہ دے رہے ہیں۔ ہمیں احساس ہے کہ وہ لوگ جو بلوچستان سے آ رہے ہیں پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ یہاں ان کا domicile ہے۔ ان کے ساتھ اپنے صوبہ میں وہ سلوک نہیں ہونا چاہئے جس سلوک کے تحت وہ دوسرے صوبوں سے یہاں آ رہے ہیں۔

رانا پھول محمد خان۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا۔ ایوان میں کورم نہیں ہے۔

مسٹر سپیکر۔ ہاؤس کورم میں ہے۔ وزیر خزانہ۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ میں اپنی گزارشات مکمل کر چکا ہوں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب سپیکر۔ وزیر خزانہ کی اس تشریح کے بعد میں بڑی حد تک مطمئن ہو گیا ہوں لیکن میں ان کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ جو لوگ آ گئے ہیں اس وقت تک کسی جگہ پر ان کو متعین نہیں کیا گیا۔ ان کو اب تک تنخواہ نہیں ملی۔ ان کو چار چار پانچ مہینے کی تنخواہ نہیں ملی اور عید بھی ان کی اس بے سر و سامانی میں گزری ہے۔ آپ اس بات کا اہتمام فرما دیں کہ جلد از جلد ان کو تنخواہ مل جانی چاہئے۔ آپ ان کی تعیناتی کا حکم اپنے مناسب وقت پر اور مناسب جگہ پر کسی وقت بھی کر دیں یہ حکومت کا معاملہ ہے۔ لیکن کم از کم اتنا ہو جائے کہ ان کو تنخواہ مل جائے۔

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تحریک التوا کو press نہیں کرتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کو واپس لیتے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جی ہاں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ جو بھی کوئی ملازم بلوچستان سے پنجاب میں آ کر رپورٹ کر دیتا ہے ہم اس کی تنخواہ کے معاملہ میں ایک حکم جاری کر چکے ہیں کہ اس کو تنخواہ دے دی جائے لیکن اس کے علاہ اگر کوئی ایسا کیس ہے تو میں آپ کو اور اس ایوان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ ایسے تمام معاملات میں فوری طور پر کوشش کی جائے گی کہ ان کو تنخواہ جلد دے دی جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں نے آپ کی اجازت سے اپنی تحریک التوا واپس لے لی ہے لیکن اس کے بعد وزیر خزانہ نے کچھ وضاحت فرمائی ہے تو جناب میں یہ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے اکثر کو تنخواہ نہیں ملی۔ آپ اس چیز کو نوٹ فرما لیں ۔ Accountant General کے دفتر سے پوچھیں کہ ان کو تنخواہ کیوں نہیں دی ۔ اس کی تحقیقات فرما لیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں نے تمام تر تحقیقات کرنے کے بعد ہاؤس کو یہ اطلاع دی ہے کہ تین ہزار کتنے سو آدمیوں میں سے جنہوں نے رپورٹ کیا ہے ان میں سے صرف تین سو آدمی ہیں جن کو تنخواہ نہیں ملی اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ان کا Last Pay Certificate ان کی سروس بک اور دوسرا ریکارڈ وہاں سے نہیں آیا ہے ۔ جس لمحے ریکارڈ موصول ہو جائے گا ان کو بھی تنخواہ دے دی جائے گی خواہ ان کو کو کسی جگہ ہم absorb کر سکیں ۔ متعین کر سکیں یا نہ کر سکیں ۔

انتظامیہ اور عدلیہ کی آسامیوں پر وکلا کی براہ راست بھرتی

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک نے یہ تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کاروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ ستمبر ۔ اکتوبر ۱۹۷۲ کے پی سی ایس امتحان میں ۲۴۰ امیدواروں نے امتحان پاس کیا جس کا نتیجہ ۲۱ جنوری ۱۹۷۳ کو شائع ہوا ۔ حال ہی میں حکومت نے مغربی پاکستان سول سروس ریکروٹمنٹ رولز تبدیل کر دیئے ہیں جس سے دو سال تجربہ رکھنے والے وکلاء کو بھرتی کر کے انتظامی اور عدلیہ کی یہ آسامیاں براہ راست پر کی جا رہی ہیں اور پی سی ایس پاس شدہ امیدواروں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے ۔ اس واقعہ سے پنجاب کے عوام میں بے چینی پیدا ہو چکی ہے اور عوام خوف زدہ ہیں کہ حکومت پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کو بھرتی کر کے سروس رولز کو نظر انداز کر رہی ہے اس طرح ہزاروں عوام کے ذہنوں میں خوف و ہراس پیدا ہو چکا ہے۔ اس لئے اس واقعہ پر فوری طور پر بحث ضروری ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ اس سلسلے میں میں آپ کی وساطت سے گزارش کرتا ہوں کہ ۱۰۰ مجسٹریٹوں کی بھرتی کے لئے جو اقدام کیا جا رہا ہے اس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں عدالتوں میں برسوں سے مقدمات پڑے ہوئے ہیں اور انصاف کے حصول میں غریب لوگوں کو جو شدید مشکلات در پیش ہیں ان کے پیش نظر ان مجسٹریٹوں کو جلد از جلد کام دینا اور ان کو درجہ اول مجسٹریٹ کے اختیارات استعمال کرنے کے قابل بنانا

ہے ۔ جناب والا ۔ اگر پی سی ایس کیڈر جس کی بہت کمی ہے جس کے امتحانات ہوئے ہیں اور جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اگر وہاں سے ہم لوگ لیں تو پہلے درجہ سوئم کے اختیارات وہ استعمال کرتے ہیں پھر درجہ دوئم کے اختیارات کرتے ہیں اس کے بعد کہیں درجہ اول کے اختیارات ان کے پاس آتے ہیں اس میں سال سوا سال لگ جاتا ہے ۔ ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ ہم جلد از جلد کریمنل مقدمات کو طے کرنے کے لئے مجسٹریٹوں کی تعداد میں اضافہ کریں جیسا کہ تقریباً ۱۱۵ مجسٹریٹوں کی کمی ہے ۔ چونکہ یہ تجویز ہوئی کہ ۱۰۰ مجسٹریٹ نئے بھرتی کر لئے جائیں تو میں جناب والا آپ کی وساطت سے ہاؤس کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ پی سی ایس کیڈر کے لئے جو کوالیفیکیشن ہے وہ بی ۔ اے ہے اور جن لوگوں نے امتحان دیئے تھے وہ بھی بی ۔ اے ہیں ۔ ان کے منتخب ہونے کے بعد مجسٹریٹ کے اختیارات استعمال کرنے کے لئے ٹریننگ دی جاتی ہے اور اس کے علاوہ اس میں کچھ وقت لگ جاتا ہے ۔ یہ لوگ جو بھرتی کئے جا رہے ہیں وہ بی ۔ اے ہیں اور اس کے ساتھ ایل ایل بی بھی ہیں اور اس کے ساتھ انہیں کم از کم دو سال لیگل پریکٹس کا تجربہ بھی ہے ۔ اس لئے وہ فوری طور پر اس قابل ہوں گے کہ ان کو درجہ اول کے اختیارات دیے جائیں ۔ اس طرح جس لمحے مجسٹریٹوں کی بھرتی ہو جائے گی اسی لمحے سے کریمنل کیسز deal کرنا شروع کر دیں گے ۔ اس طرح ہم یہ توقع کر سکتے ہیں کہ لاکھوں مقدمات جو ملتوی پڑے ہوئے ہیں ان پر جلد از جلد کام ہو سکے گا ۔

جناب والا ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ اس کے ذریعہ سے پیپلز پارٹی کے لوگوں کو بھرتی کیا جائے گا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہ صرف ایک ایسی غلط اطلاع ہے بلکہ جب یہ بات واضح ہو گئی کہ یہ بھرتی پبلک سروس کمشن کے ذریعہ سے ہوگی تو اس کے بعد ایک طرح سے پبلک سروس

کمشن کی بھی توہین ہے۔ وہ ادارہ عدالت کی حیثیت رکھتا ہے جب یہ بھرتی اس ادارے کے ذریعے سے ہوگی جیسا کہ تمام سروسز کے لئے بھرتی ہوتی ہے تو اس ادارے کی حیثیت کو قبول نہ کرنا جناب والا عدم اعتماد کے مترادف ہے۔ نہ صرف پبلک سروس کمشن بلکہ ہم نے احتیاط کی ہے کہ اس میں ہائی کورٹ کے دو جج صاحبان اس کے پینل پر ہوں گے اور کوئی ایسی بات نہیں کی گئی جس سے لوگوں کو پریشانی ہو۔ میں حیران ہوں کہ اس بات کے لئے کیا پریشانی ہے۔ جناب والا آپ بھی جانتے ہیں کہ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں مقدمے ابھی عدالتوں میں معرض التوا میں پڑے ہوئے ہیں۔ کوئی مجسٹریٹ نہیں ہے کہ ان کا تصفیہ کرے۔ اور غریب لوگوں کو حصول انصاف میں تکلیف ہو رہی ہے۔ یہ کہنا کہ خوف و ہراس پیدا ہو گیا۔ میں حیران ہوں کہ میرے دوستوں نے ایک ننھا منا سا دل کہاں سے چرا لیا ہے کہ بات بات پر خوف و ہراس پیدا ہوتا ہے۔ ہم اس ضمن میں کسی ماہر نفسیات سے مشورہ کریں گے اور ان کے خوف و ہراس کو کم کرنے کا انتظام کیا جائے گا جناب والا یہ بھرتی پبلک سروس کمشن کے ذریعے سے ہوگی اور میں یقین دلاتا ہوں کہ اس پینل پر ہائی کورٹ کے دو جج صاحبان تشریف رکھیں گے۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ جناب وزیر خزانہ نے ہمیں دھمکی دی ہے اور ہم پر چوری کا الزام لگایا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ مجھے اندیشہ تھا کہ آپ اس پر ضرور اعتراض کریں گے لیکن میں نے خیال کیا کہ وہ ادیب ہیں اور چوری کے لفظ کو لغوی معنوں میں استعمال نہیں کریں گے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ میں جناب حنیف رامے صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہاؤس کے اس طرف بیٹھنے والے حضرات آپ کی تقریر کو اور دیگر اصحاب کی تقاریر کو بہت غور سے سنتے ہیں۔ انہوں نے بڑی زیادتی کی بات کی ہے۔ انہیں اس قاعدہ کا پتہ ہونا چاہئے کہ جب ایک تحریک التوا

پیش کی جاتی ہے تو اس کے متن میں لکھا جاتا ہے کہ خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ یہ ایک ٹیکنیکل سی چیز ہے اور اگر یہ نہ لکھا جائے تو بات نہیں بنتی اور یہ درست بھی نہیں تصور کی جاتی۔

جناب والا۔ وزیر خزانہ نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ لوگ پبلک سروس کمشن کے ذریعے سے آئیں گے اس میں ہائی کورٹ کے دو جج صاحبان بھی ہوں گے اس یقین دہانی کے بعد میں اپنے معزز دوست سے کہوں گا کہ وہ اپنی تحریک التوا کو واپس لے لیں کیونکہ ہم نے اس اسمبلی کی کارروائی کو معقول انداز میں چلانا ہے تا کہ بحث برائے بحث کا سد باب ہو سکے۔

وزیر خزانہ۔ جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ ہماری مدد کر رہے ہیں مگر ہاؤس کی کارروائی کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ بہت سے بل اس میں سے گزرنے ہیں اور جس طرح سے تحاریک التواء پر بحث ہوتی ہے ہمیں خدشہ ہے کہ ابھی بہت سا کام باقی ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ تعاون کی روح آئندہ کارروائی میں برقرار رہے اور ہماری طرف سے بھی جناب والا آپ کے ساتھ پوری پوری co-operation ہوگی۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ وزیر خزانہ نے جو اس وقت قائد ایوان بھی ہیں حزب اختلاف کو ننھے منے دل سے موسوم کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے لئے یہ کہنا موزوں نہ تھا۔

مسٹر سپیکر۔ ان کی یہ بات بڑی جامع تھی۔

سید تابش الوی۔ جناب والا۔ حزب اختلاف کے لوگ بڑے دل گردے کے مالک ہیں۔ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد۔ جناب والا۔ میں اتفاق کرتا ہوں کہ قانون سازی کی رفتار نہایت سست ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کی ذمہ داری کس پہ عائد ہوتی ہے۔ جناب نے جب صدر مملکت کو اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا تھا

اور انہوں نے از راہ کرم آپ کی دعوت کو قبول کیا تو انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ کی اسمبلی کب ملے گی - کب سیشن ہوگا تو ملک معراج خالد صاحب نے کہا کہ نومبر کے آخری ہفتہ میں - پھر جناب نے فرمایا کہ دسمبر کے وسط میں - میرا خدشہ یہ تھا کہ آرڈیننس بہت زیادہ ہیں اور بعض بل بھی ایسے ہیں کہ وہ تفصیل سے بحث طلب ہیں - ہم جناب والا عمداً کوئی رکاوٹ پیدا نہیں کر رہے لیکن قانون سازی میں بعض چیزیں ناگزیر ہوتی ہیں - مثلاً ہم محرم کے لئے ضرور اس ایوان کو ۵ روز کے لئے ملتوی کرنے کی درخواست کریں گے چاہے آپ کے ۳۴ دنوں میں آرڈیننس پاس نہ ہوں - یہ آپ کا فرض تھا کہ دسمبر کے پہلے ہفتے میں اسمبلی کو منعقد کرتے تاکہ آپ کے پاس قانون سازی کے لئے زیادہ وقت ہوتا کیونکہ قانون سازی کرنے کی ذمہ داری حکمران جماعت پر ہوتی ہے یہ ذمہ داری اپوزیشن پر عائد نہیں ہوتی - مگر یہ آخری وقت تک ٹالتے رہے تا آنکہ عید کے تین دن بھی ممبران کو اپنے گھر پر گزارنے نہ دیئے - ۱۶ تاریخ کو ممبران یہاں تھے - قانون سازی میں ہماری طرف سے کوئی تاخیر روا نہیں رکھی جا رہی نہ ہم اس کے راستے میں روڑے اٹکا رہے ہیں اور نہ کسی قسم کوئی ایسی بات کر رہے ہیں جس سے شک پیدا ہو کہ حزب اختلاف کام کرنے نہیں دیتی - ہم ممبران کے حقوق کے تحفظ کے لئے پوری پوری کوشش کریں گے اور جو جائز بات ہے وہی ہم کہتے ہیں کہ ممبر کی حیثیت سے ہمارے حقوق برقرار رہیں اور ان کے تحفظ کے لئے ہم پوری کوشش کریں گے -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں اپنے قائد کے حکم کے پیش نظر مجبور ہوں کہ اس تحریک التوا کو واپس لے لوں -

مسٹر سپیکر - میں آپ کو واپس لینے کے لئے مجبور تو نہیں کر رہا ہوں -

چوہدری امان اللہ لک - جناب والا - میں ایک نکتہ ہر حالت میں پیش کرنا چاہتا ہوں شاید وہ اس کا جواب فرما دیں - یہ ممبر پر منحصر ہے کہ وہ اسے واپس لیتا ہے -

Mr. Speaker: Then I will hold it in order.

اگر آپ اس کو واپس نہیں لے رہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ وہ اس کو واپس لے رہے ہیں لیکن اگر وہ کسی چیز کی وضاحت پیش کرنا چاہتے ہیں تو انہیں کرنے دیجئے ان کو دو منٹ اور دے دیجئے آپ ان کو تمہید نہ باندھنے دیں تاکہ وہ جلد موضوع پر آ جائیں ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اصل میں تحریک التوا کے دو حصے تھے ایک کے متعلق انہوں نے پوری یقین دھانی کرائی ہے اور جو صحیح خوف و خطر ہمارے ذھنوں میں تھا اس کا انہوں نے صحیح طریقے سے ازالہ کر دیا ہے کہ پہلا سروس کمشن میں ہائی کورٹ کے جج ہوں گے اور وہ اپنے طریقہ کار سے انتخاب کریں گے وہ جواب تسلی بخش ہے ۔ دوسرا حصہ یہ تھا کہ پبلک سروس کمشن میں جو ایگزیکٹو کا امتحان تھا جس کا ذکر میری تحریک میں آیا ہے ۔ یہ ایگزیکٹو پوسٹوں کے لئے کیا گیا تھا لیکن جو اس ضمن میں نوٹیفیکیشن ہے وہ میرے خیال میں وزیر موصوف نے نہیں پڑھا وہ نوٹیفیکیشن سروسز رولز کے متعلق ہے اس میں تبدیلی یہ پیدا کی گئی ہے کہ یہ ایگزیکٹو میں دو ماہ کے لئے پوسٹ کئے جائیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جو ۱۳۰ امیدوار ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ نہیں جناب جو براہ راست لئے جا رہے ہیں ان کو دو ماہ کے لئے ایگزیکٹو میں لیا جائے گا اور پھر جوڈیشری میں لگا دیا جائے گا ۔ تو اس عرصے میں وہ محروم ہو چکے ہوں گے جو پی سی ایس ایگزیکٹو کے لئے qualify کر چکے ہیں ۔ میں سمجھتا تھا کہ ان کو بھی براہ راست بھرتی کر دیا جائے بجائے اس کے کہ دو ماہ کی تاخیر کی جائے ۔ اس میں بے شمار لوگ overage ہو چکے ہوں گے یہ اس کی تکنیکی قسم کی باتیں ہیں ۔ ان سے لوگوں کو نقصان پہنچے گا اور اس ضمن میں میں وضاحت وزیر موصوف سے طلب

کرنا چاہتا تھا کہ اس کا کوئی جواز نہ تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ میں آپ سے ایک بات پوچھنی چاہتا ہوں کہ یہ جو ۱۳۰ امیدوار کامیاب ہوئے تھے کیا انہوں نے کسی متعینہ پوسٹوں کے لئے مقابلے کا امتحان دیا تھا یا یہ کہ ان پوسٹوں کی تعداد کوئی متعین نہیں تھی ۔

Is the member aware of the fact that when those applications were invited, were those applications meant for a specific number of posts ?

چوھدری امان اللہ لک ۔ وہ متعین پوسٹیں تھیں ان کی تعداد متعین تھی ۔

Mr. Speaker : Then they will get it. Don't worry about the others.

چودھری امان اللہ لک ۔ ۵۰ پوسٹیں جو تھیں ان کے لئے انہوں نے ایگزیکٹو کا امتحان دیا تھا مگر جن کو کوٹا نہیں دیا گیا میں ان کے متعلق عرض کر رہا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ گورنمنٹ نے کہہ دیا ہے کہ ۵۰ کو نہیں دیں گے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ وہ نوٹیفیکیشن جناب کے سامنے نہیں ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑی اہم چیز ہے آپ ان کو حکم فرمائیں کہ اس نوٹیفیکیشن میں غلطی ہے اس کو درست کر دیا جائے یہ پارٹی اور حکومت کے مفاد میں ہوگا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ آپ کی اجازت سے میں گزارش کروں گا کہ یہ قواعد ہمارے پاس ہیں اور میں نے انہیں دیکھا ہے ۔ یہ صورت حال جو میرے عزیز دوست بیان فرما رہے ہیں ۔ اس سے تو ان کو خدشہ نہیں ہونا چاہیے ۔ جن لوگوں نے qualify کیا ہے ان میں سے کچھ لوگوں کو ہم اس میں لے رہے ہیں ۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ عدلیہ نے لازمی انتظامیہ سے الگ ہو

جانا ہے اور دو مہینوں کے بعد ان کو ادھر کر دیا جائے گا ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا ۔ جہاں بہت سے مجسٹریٹ عدلیہ کی جانب منتقل ہوں گے وہاں نئے لوگ جو تعینات ہوں گے یہ بھی دو مہینے میں ادھر منتقل ہو جائیں گے اور سینکڑوں ۔ ہزاروں مقدمات کے فیصلے کر سکیں گے ۔ اس لئے اس بات کو خواہ مخواہ معرض التوا میں ڈالنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ہمیں یقین دلایا جا رہا ہے کہ ان لوگوں سے جو qualify کر چکے ہیں لیا جائے گا اور باقی پوزیشن تو انہوں نے فرما دی ہے ۔ میں اس یقین دھانی کے پیش نظر اپنی تحریک التوا کو واپس لے لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب اگلی تحریک التوا لی جاتی ہے جس کا نوٹس چودھری امان اللہ لک نے دیا ہوا ہے ۔ کل ایسی ہی تحریک التوا قائد حزب اختلاف کی طرف سے پیش ہوئی تھی جو لفظ بلفظ اس سے ملتی تھی ۔ وہ انہوں نے وزیر خزانہ کی یقین دھانی پر واپس لے لی ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ تحریک التوا ایک ہی ہے ۔ مقصد صرف یہ تھا کہ حکومت کو متوجہ کر دیا جائے اور انہوں نے تفصیل سے اس کا ذکر بھی کر دیا ہے ۔ تنخواہوں کے معاملے میں یقین دلا دیا ہے کہ وہ جو لوگ آئے ہیں ان کو تنخواہیں مل گئی ہیں ۔ صرف وہی آدمی رہتے ہیں جن کی سروس بکیں نہیں/آئی ہیں اور ان کو ابھی تنخواہ ملنا باقی ہے ۔ میں اپنے دوست سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنی تحریک التوا واپس لے لیں تاکہ لیجلیشن کے سلسلہ میں ہم کارروائی کر سکیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں اپنی تحریک التوا واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور کو تحریک التوا نمبر ۲۲۵ ہے ۔ یہ چیز تو آئین ساز اسمبلی کے دائرہ اختیار میں ہے ۔ صوبائی اسمبلی کے فرائض میں یہ شامل

نہیں ہے ۔ صوبائی اسمبلی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ اگر آپ کوئی ریزولوشن لانا چاہیں تو لے آئیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میں گزارش کروں گا کہ ہمارے ریزولوشن آ رہے ہیں ۔ لیکن اس وقت تک آئین بن جائے گا ۔ میری اس تحریک کے ساتھ آئین کا براہ راست تعلق ہے ۔ اس میں آئندہ مستقل صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں کا تعین کیا جا رہا ہے ۔ اس سلسلہ میں مقصد یہ ہے کہ باقی صوبوں کو جس نسبت سے نمائندگی دی جا رہی ہے آئندہ آئین میں پنجاب اسمبلی کو بھی اسی تناسب سے نمائندگی دی جائے ۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ۲۰ نشستوں والی اسمبلی کی سیٹیں ۴۰ ہو جائیں ۔ ۴۰ سیٹوں والی کی ۸۰ ہو جائیں ۔ اور ۶۰ والی کی ۱۰۰ ہو جائیں لیکن ہماری اسمبلی کی سیٹیں نہ بڑھائی جائیں ۔ پنجاب اسمبلی میں اس وقت ۱۸۶ ممبر ہیں ۔ میں نے سنا ہے کہ ان کی تعداد ۲۰۰ کر دی جائے گی ۔ ہمارا یہ متفقہ مطالبہ ہونا چاہئے کہ آئندہ مستقل آئین میں ہماری آبادی کے مطابق نشستیں مقرر کی جائیں اور کم از کم ۳۰۰ نشستیں صوبائی کی ہونی چاہئے ۔ یہ سب کا مشترکہ مسئلہ ہے ۔ اس ایوان کا مشترکہ مسئلہ ہے ۔ میں نے اس لئے جناب کے نوٹس میں یہ لانا ضروری سمجھا تھا کہ اگر اس پر بحث ہو جائے متفقہ طور پر مرکز سے سفارش کی جائے کہ آبادی کے تناسب سے ہماری سیٹیں مقرر کی جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ۔ آئندہ ملکی سیاست پر بھی اس کا اثر پڑنے والا ہے ۔ آپ جلد محسوس کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تحریک التوا کا موضوع نہیں بنتی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اخبارات میں آیا ہے ۔ ہمارے استحقاق کا مسئلہ بھی بنتا ہے اور صوبے کی نمائندگی کا مسئلہ بھی بنتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ان ممبران کا حق ہے جو آئین ساز اسمبلی کے ممبر ہیں کہ اس کا فیصلہ کریں ۔ ہم ان کی کسی کارروائی پر اس ایوان کی کارروائی کو ملتوی نہیں کر سکتے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ میرا مقصد ملتوی سے نہیں تھا بلکہ یہ تھا کہ چونکہ یہ چیز ہمارے متعلق ہے اس لئے ہم ان سے سفارش کر سکتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ہمارے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے جو دوسرے صوبوں کے ساتھ کیا جا رہا ہے ۔ سندھ میں اگر ۸۰ ہزار کی آبادی پر ایک سیٹ ہو تو پنجاب کی ڈیڑھ لاکھ کی آبادی پر ایسا نہیں ہونا چاہیے ۔ حق ہمارا بھی ہے کیونکہ ہم بھی پاکستان کے شہری ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ پہلے اس تحریک التوا کو پڑھیں تاکہ ایوان کو معلوم ہو جائے کہ وہ کیا تحریک التوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرا خیال ہے کہ آپ کا جو پیکٹ ہے تھوڑی سی اس میں گنجائش رکھیں ۔ کیا ہر چیز یہاں پڑھی جائے گی ؟

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میرا مطالبہ یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس طرف بیٹھنے والے کسی صاحب کو تحریک التوا پر اعتراض نہ ہو ۔

مسٹر سپیکر ۔ لیکن میرے فرائض میں شامل ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ آپ کے فرائض میں بہت کچھ شامل ہے ۔ آپ براہ کرم اس کو پڑھ دیں ۔

مستقل آئین میں پنجاب صوبائی اسمبلی کے ارکان کی تعداد

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے آج کے اخبار نوائے وقت میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ پاکستان کے آئندہ مستقل آئین میں پنجاب صوبائی اسمبلی کے ارکان کی تعداد میں دوسری صوبائی اسمبلیوں کی نسبت بہت کم اضافہ کیا جا رہا ہے جس سے صوبہ کے عوام کے ساتھ سخت ناانصافی ہوگی ۔

اس لئے اس اہم تر تین مسئلہ پر غور ضروری ہوگیا ہے تاکہ مرکزی حکومت سے بروقت مطالبہ کیا جائے کہ پنجاب کے ساتھ زیادتی نہ کی جائے اور آبادی کے تناسب سے دوسرے صوبوں کی طرح صوبائی اسمبلی پنجاب کی نشستوں میں اضافہ کیا جائے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں اس سلسلہ میں آپ کی توجہ قاعدہ 65(h) کی طرف مبذول کراتا ہوں جس میں واضح لکھا ہوا ہے ۔

> "The motion must not relate to matters which can only be remedied by legislation."

جناب والا ۔ اس کے متعلق قومی اسمبلی میں ہی کچھ ہو سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر وہ legislation کا ordinary concept ہے وہ اس پر حاوی نہیں ہوتا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اگر اجازت ہو تو یہ تحریک قرارداد کی صورت میں دے دیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ قائد حزب اقتدار اور قائد حزب اختلاف آپس میں مشورہ کر لیں اگر وہ مناسب سمجھیں تو کوئی متفقہ بات کر سکتے ہیں ۔ میں اس کی اجازت اس طرح نہیں دے سکتا ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ آپ کی اس تجویز کے بعد یہ بحث ملتوی ہو جانی چاہئے ۔ جناب قائد ایوان جب تشریف لائیں گے تو میں ان کی خدمت میں گزارش کر دوں گا کہ وہ قائد حزب اختلاف سے بات کر لیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ان سے کہنے کی بات نہیں ہے ۔

The motion is ruled out of order.

مسٹر سپیکر ۔ حاجی سیف اللہ صاحب آپ کی تحریک التوا پر وہ پرولیج موشن کے طرز پر آ گئی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ جناب والا ۔ جہاں تک کار کی چوری کے بارے میں پرولیج موشن کا تعلق ہے وہ ایک ممبر کے حقوق کا سوال تھا ۔ وہاں عوام کے حقوق کے سوال کو زیر بحث نہیں لایا گیا ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کار کی چوری کا معاملہ قانون کی نظر میں پرولیج موشن نہیں بنتا بلکہ یہ واضح تحریک التوا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ جمعہ کے دن discuss کریں گے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ جناب والا ۔ جمعہ کو لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوگی ۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے ۔ مگر یہ ایک خاص نوعیت کا معاملہ ہے اور عام نوعیت کا نہیں ۔ جب پیپلز ہاؤس جس کو amenity بھی حاصل ہے وہاں پر عوام کے عوامی نمائندوں کا مال محفوظ نہیں ہے تو اس سے باہر ان جگہوں اور ان مکانات پر جہاں کوئی amenity حاصل نہیں ہے عوام کی حالت کیا ہوگی ۔ یہ ایک

خصوصی مسئلہ ہے جو کہ عام نوعیت سے بالکل مختلف ہے اور عوام میں اس کا زیادہ نوٹس لیا جا رہا ہے ۔ شدید اضطراب اور بے چینی پائی جا رہی ہے ۔ میں گزارش کروں گا کہ یہ ایک clear adjournment motion ہے اور اسے تحریک التوا کے طور پر admit فرمایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ جمعہ کو جو law and order and political situation پر عام بحث ہونی ہے ۔ آپ کو اس دن خاص وقت دیا جائے گا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بہت اچھا جناب ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی کہ اس دن دو موضوع رکھے گئے ہیں یعنی سیاسی صورت حال اور نظم و نسق ۔

جناب والا ۔ میں اس کو قبول نہیں کرتا ۔ جب تک ہم سے مشورہ نہ کیا جائے میں اس سے انکار کرتا ہوں ۔ یہ کام صرف وزیر اعلیٰ کا نہیں ہے کہ وہ خود ہی ایک دن اس مقصد کے لئے مختص کر دیں ۔ پچھلے دنوں انہوں نے فوڈ پالیسی کے متعلق کہا تھا اور میں نے لاء اینڈ آرڈر کے لئے کہا تھا ۔ مسٹر عبدالحفیظ کاردار نے کہا کہ فوڈ کی حالت بہت اچھی ہے ۔ انہوں نے کہا فوڈ کی حالت بڑی خراب ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا کورم نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ گنتی کی جائے ۔ ۔ ۔ ۔ گنتی کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ایوان میں کورم نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ گھنٹیاں بجائی گئیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جب کورم ٹوٹ جائے تو قواعد کے مطابق لازمی ہے کہ ایوان کو پانچ منٹ کے لئے ملتوی کر دیا جائے اور گھنٹیاں بجنے کا آرڈر دیا جائے ۔ پانچ منٹ سے پہلے کارروائی ہونے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا ۔ میں یہ قانون کی بات کر رہا ہوں پانچ منٹ گزرنے کے بعد جب پھر ایوان کا کورم پورا ہوگا تو ہاؤس کی کارروائی شروع ہوگی ۔ اگر پھر بھی کورم پورا نہیں ہوتا تو پھر پندرہ منٹ کے لئے ایوان کی کاروائی ملتوی کرنا ہوگی ۔

Sir, Rule 177 of the Rules of Procedure says :-

> (1) If at any time during a sitting of the Assembly less than one third of the total number of members of the Assembly are present, the Speaker shall suspend the meeting and shall order the bells to be rung for a period of five minutes and if after the said period there is still no quorum, he shall adjourn the Assembly for fifteen minutes."

Sir, immediately at the time when you suspend the meeting you shall order that the bells be rung for five minutes and you shall check after five minutes if the quorum is in order or not. If the quorum is in order, the proceedings will start. If there is no quorum, you will then order for the suspension of the meeting for fifteens minute.

مسٹر سپیکر ۔ پانچ منٹ گزر گئے ہیں ۔ کورم پورا ہو گیا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ اب ٹھیک ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ابھی قائد حزب اختلاف نے یقین دھانی چاہی تھی کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ قانون سازی کے کام کی رفتار میں تیزی آنی چاہئے ۔ میں نے ابھی آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے سامنے مسئلہ رکھا تھا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ سوائے قائد حزب اختلاف کے حزب اختلاف کے دوسرے دوست باہر چلے جاتے ہیں جس کی وجہ سے بار بار کورم ٹوٹتا ہے ۔ پھر کورم کا اشارہ بھی وہی کرتے ہیں ۔ یہ بھی دیر کرنے کا ایک طریقہ ہے میں حربے کا لفظ تو استعمال نہیں کرتا لیکن اگر ایسا بار بار کیا جائے گا تو قانون سازی یقیناً معطل رہے گی ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا میں وزیر خزانہ کے اس اعتراض کو تسلیم کرتا ہوں لیکن اگر وہ گنتی کریں تو ہم سے زیادہ ان کی پارٹی کے ارکان غیر حاضر ہیں ۔ اگر ایسا نہیں تو ہم گناہ گار ہیں ورنہ آپ گناہ گار ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن۔ جناب والا ۔ جناب وزیر خزانہ نے اپنی پارٹی کی کوتاہیوں کا بوجھ ہم پر ڈال دیا ہے ۔ یہ روایت ہے کہ گورنمنٹ اسمبلی یا پارلیمنٹ کا کورم پورا کرے ۔ یہ گورنمنٹ کا فرض ہے اور بالخصوص ان حالات میں جب کہ اس ہاؤس میں گورنمنٹ پارٹی کی تعداد ۱۴۶ کے قریب ہے اور حزب اختلاف کے ممبران کی تعداد صرف ۴۰ ہے ۔ اب آپ بتائیں کیا ان حالات میں اگر حزب اختلاف کے ارکان سارے سارے باہر چلے جائیں تو بھی کورم ٹوٹ نہیں سکتا ۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حزب اقتدار کورم کو پورا نہیں کرنا چاہتے ۔ براہ کرم آپ اس بارے میں رولنگ فرمائیں کہ کورم پورا کرنا کس کا فرض ہے آیا حزب اقتدار کا یا حزب اختلاف کا ۔ اگر حزب اقتدار کا فرض ہے اور اس کے باوجود کورم ٹوٹتا ہے تو آئین سازی میں تاخیر حزب اقتدار والے کر رہے ہیں حزب اختلاف والے نہیں کر رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ آپ کا ذاتی نکتہ وضاحت ہے ۔ اس پر رولنگ کی ضرورت نہیں ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میرے عزیز دوست نے فرمایا ہے کہ حزب اقتدار کا ذمہ ہے کہ کورم کو پورا رکھے ۔ ٹھیک ہے میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی طرف سے کورم پورا کریں ۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ میں یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ حزب اختلاف کی ذمہ داری ہے کہ وہ کورم توڑ دیں ۔ ان کو بھی کورم پورا کرنے میں حصہ لینا چاہئے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ بڑی حد تک حاجی سیف اللہ صاحب نے اپنے ذاتی نکتہ وضاحت کی وضاحت فرما دی ہے ۔ آپ اس بات کے بہترین گواہ ہیں کہ جب آپ نے ہماری تحریک admit کر لی تو اس وقت صرف ہمارے ۲۲ ممبر بیٹھے ہوئے تھے اور وہ زیر بحث نہیں آ سکتی اگر پورے ممبر یعنی ۳۰ ہوئے تو زیر بحث آ سکتی تھی ۔ جناب والا ۔ جس پارٹی کے ۱۴۶ ممبر ہوں اور انہوں نے قانون سازی بھی کرانی ہو اور کرانی بھی ۴۲ دنوں میں ہو تو طبعی ۔ قدرتی ۔ اخلاقی اور سیاسی روایات کے طور پر ان کا فرض ہے کہ وہ کورم کو پورا رکھیں ۔ ہم ان کے ساتھ تعاون کریں گے اور دانستہ طور پر عدم تعاون نہیں کریں گے ۔ لیکن آپ نے خود دیکھ لیا کہ ہم ۲۲ آدمیوں سے زیادہ نہیں تھے ۔

پنجاب یونیورسٹی کے کنٹرولر امتحانات کے دفتر سے ڈگریوں کے سادہ فارم کی چوری

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ نوائے وقت ۲۷ جنوری ۱۹۷۳ء کے ادارتی نوٹ کے مطابق پنجاب یونیورسٹی کے کنٹرولر امتحانات کے دفتر سے اعلیٰ تعلیم کی ڈگریوں کے سادہ فارم تین سو بیس کی تعداد میں چوری ہو گئے ہیں ان میں یونیورسٹی پریس ریلیز کے مطابق بی کام کے ۵۹ بی ۔ ایڈ کے ۴۷ بی ۔ اے کے ۵۴ ایم ۔ اے کے ۲۴ بی ۔ ایس ۔ سی کے ۱۵ فارم شامل ہیں ۔ ڈگری کے فارموں کی چوری کے اس واقعہ سے تعلیم یافتہ طبقہ میں شدید اضطراب بے اعتمادی اور بے چینی پیدا ہو گئی ہے جس پر فوری طور پر اسمبلی میں بحث ضروری ہو گئی ہے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ مجھے اس پر اعتراض ہے کیونکہ قواعد انضباط کار کے قاعدہ ۶۵ کے تحت یہ اسمبلی کا سیشن شروع ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے یہ تحریک اسمبلی سیشن شروع ہوتے ہی آ جانی چاہئے تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ اکثر اوقات مسئلہ ایوان کے سامنے آتا ہے کہ یہ واقعات سیشن شروع ہونے سے پہلے کا ہے ۔ جو واقعات عام پبلک کے متعلق ہوں چاہے وہ کتنے ہی پرانے ہوں جب ممبران کو ان کا علم ہوگا اس وقت ایوان میں آئیں گے ۔ اس وقت اس ایوان کے سامنے یہ واقعہ پیش ہوا ہے چاہے یہ نومبر کا ہے عوام نے اطلاع ممبران کو اب دی ہے ۔ اس لئے یہ درست ہے ۔

۱

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ میں اس کا جواب دیتا ہوں ۔ واقعہ یہ ہے کہ اس سیکشن کے ٹائپسٹ نے جس کے پاس یہ سرٹیفکیٹ ہوتے ہیں ۳۰ نومبر کی صبح کو Controller of Examinations کو رپورٹ کی کہ اتنی ڈگریاں چوری ہوگئی ہیں ۔ اس نوٹس میں تعداد درست نہیں ہے ۔ بہرحال وہ اس سے ذرا مختلف ہے ۔ لیکن جونہی اس چوری کا علم Controller of Examinations اور وائس چانسلر کو ہوا انہوں نے فوراً تین ذمہ دار حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی کہ وہ اس کی انکوائری کرے ۔ اس میں ایک یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں ایک گورنمنٹ کالج کے ہیں اور ایک Assistant Controller (Conduct) ہیں جو اس کے انچارج ہیں ۔ اب ان حضرات نے ۲۹ جنوری کو رپورٹ دی ہے جس میں چار اشخاص کو ملوث پایا ہے ۔ ایک سینئر کلرک ۔ ایک سیلز ڈپو کے انچارج ۔ ایک ریکارڈ لفٹر اور ایک چوکیدار ہے ۔ جب یہ رپورٹ ہمارے پاس پہنچی ہم نے ڈی ۔ آئی ۔ جی کرائمز کو کہا کہ جن کے خلاف provisionally case ثابت ہوا ہے ۔ ان کے خلاف مزید انکوائری کریں ۔ یہ تو ہے کہ ہم نے اس بارے میں کیا کیا ہے ۔

جہاں تک پبلک کے اضطراب کا تعلق ہے کہ بہت سے خالی فارم چلے گئے ہیں اور لوگ ان پر اپنے نام لکھ کر استعمال کریں گے تو میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ اس کے لئے ہم نے نہ صرف پاکستان میں بلکہ پاکستان کے جتنے بھی سفارت خانے دنیا میں ہیں ان تمام کو ان ڈگریوں کے نمبروں کی اطلاع دے دی ہے کہ یہ خالی فارم یہاں سے چوری ہوگئے ہیں ۔ اس کے علاوہ جتنے بھی ایمپلائمنٹ ایکسچینج ہیں ۔ جتنے بھی ڈائرکٹر آف ایجوکیشن ہیں اور جتنے بھی Head of the Institutions ہیں ان کو اور تمام Principals کو یہ اطلاع دے دی گئی ہے کہ یہ چوری شدہ ڈگریاں ہیں ان کو قبول نہ کیا جائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس اطلاع کے بعد پبلک میں اضطراب کی کوئی وجہ نہیں رہنی چاہئے اور دوسرے یہ کہ جو لوگ اس کے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف بھی

مقدمہ چلانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ نے جس چیز کی وضاحت کی ہے وہ یہ ہے کہ چار آدمیوں کو ملوث پایا گیا ہے ۔ سوال یہ ہے کہ وہ کیا precautionary steps ہوتے ہیں کہ جس سے یہ دیکھا جائے کہ آئندہ چوری نہ ہو ۔

That will be more relevant.

وزیر تعلیم ۔ جی ہاں ۔ ایک کیس آج رجسٹر ہوگیا ہوگا یا ہو رہا ہوگا ۔ کیونکہ جب یہ رپورٹ میرے پاس آئی تو میں نے یہ کیس ڈی ۔ آئی ۔ جی کرائمز کے سپرد کر دیا ۔ اب آپ نے فرمایا ہے کہ آئندہ کے لئے کیا احتیاط کی جا رہی ہے ۔ اس میں double lock ہوتا ہے اور دو اشخاص کے پاس کی چابیاں ہوتی ہیں ۔ اسی لئے دو سے زیادہ اشخاص اس میں ملوث پائے گئے ہیں ۔ ان کے خلاف تحقیقات ہوگی اور ان کو قرار واقعی سزا ملے گی ۔

سید تابش الوری ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر موصوف نے جو کچھ فرمایا ہے میں اس سلسلہ میں گزارش کروں گا کہ یہ بہت ہی سنگین نوعیت کا مسئلہ ہے ۔کیونکہ یہ اعلیٰ ترین ڈگریاں ہیں جو اس صوبے کے طلبا کو دی جاتی ہیں اس بے روزگاری کے دور میں اگر اس قسم کی جعلی ڈگریاں عام ہو جائیں تو اصل ڈگری یافتہ لوگوں کے حقوق و مفادات بری طرح سے متاثر ہوں گے ۔ آپ نے بجا طور پر دریافت فرمایا ہے کہ حکومت نے اس کے لئے کیا precautionary measures اختیار کئے ہیں ۔ اس سلسلہ میں وزیر محترم پورے طور پر وضاحت نہیں کر سکے اور نہ ہی انہوں نے یہ بتایا ہے کہ اس میں جو چار آدمی ملوث تھے ان کے خلاف کیا محکمانہ کارروائی ہوئی ہے حالانکہ یہ کارروائی پولیس کی کارروائی سے علیحدہ ہو سکتی تھی ۔ نہیں یہ بتانا چاہئے تھا کہ محکمہ نے کیا تادیبی کارروائی کی ہے ؟ کیا یہ چاروں آدمی معطل کر دیئے گئے ہیں جو اتنی بڑی بد دیانتی اور بد عنوانی کے مرتکب ہوئے ہیں ۔ اس سلسلے میں انہیں یہ بھی بتانا چاہئے کہ سفارت خانوں

اور دوسرے محکموں کو اس جعل سازی کی اطلاع دینے کے علاوہ انہوں نے آئندہ کے لئے کیا انسدادی اقدامات کئے ہیں ۔

Mr. Speaker : I think both these things are very relevant.

وزیر قانون ۔ سید تابش الوری اگر وزیر تعلیم کی وضاحت سے مطمئن نہیں ہیں تو میں یہ گزارش کروں گا کہ اس تحریک التوا پر گنتی کرا لی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری اپنی تحریک کو اس اطلاع کے ملنے پر واپس لینا چاہتے ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جی ہاں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ وزیر قانون کا آپ کو متوجہ کرانے کا کوئی کام نہیں تھا کہ آپ اس تحریک التوا پر گنتی کرا لیں یہ دیکھتے ہوئے کہ تیس آدمی ہمارے پاس نہیں ۔ یہ کام آپ کا ہے اور آپ ہی اسے انجام دیں گے ۔ اگر انہوں نے اس طرح کی روش اختیار کی تو ہمارے پاس بہت سے مواقع ہیں ۔ ہم بھی بہت سے طریقے جانتے ہیں جن سے اس حکومت کے خلاف ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : No occasion for the threats, please.

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں دھمکیاں نہیں دے رہا ہوں ۔ میں باقاعدہ قائد حزب اختلاف کی حیثیت سے اعلان کر رہا ہوں کہ اگر ہمیں ضرورت ہوئی ۔ اگر آپ نے خود اپنی قانون سازی میں اسی طرح پر روڑے اٹکائے تو ہمارے پاس بہت سے ڈھنگ ہیں جن سے آپ کے سات آٹھ دن ضائع کئے جا سکتے ہیں ۔ اس حکومت کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ دے کر ہم اس پر دس دن بحث کر سکتے ہیں ۔ کسی سپیکر یا ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کا ووٹ دے کر اس پر بھی دس دن بحث کی جا سکتی ہے ۔ آپ کو پتہ ہونا چاہئے کہ ایسے طریقے بھی اختیار کئے جا سکتے ہیں ۔

وزیر قانون ۔ ذاتی نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ گورنمنٹ بینچز کی طرف سے جناب وزیر خزانہ نے بھی اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ جو تعاون قائد حزب اختلاف کی طرف سے حقیقتاً کیا گیا ہے پورا ہاؤس اس کا خیر مقدم کرتا ہے لیکن جب میں نے گنتی کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرائی تھی تو میرا مقصد یہ ہرگز نہیں تھا کہ یہ عدم تعاون کیا جا رہا ہے ۔ میں تو چاہتا تھا کہ یہ تعاون اور اچھے طریقے سے ہو ۔ ہاؤس کا وقت بچے اور ہم قانون سازی کے کام کی طرف توجہ دیں ۔ اگر قائد حزب اختلاف نے میری بات سے کوئی غلط مطلب لیا ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ انہوں نے ایسا کیوں سمجھا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اگر آپ کی تسلی ہو جائے تو یہ تحریک واپس لے لیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ جب تک وہ کچھ کہیں گے نہیں میں یہ فیصلہ کیسے کر سکتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈاکٹر صاحب آپ فرمائیں کہ مستقبل میں کیا احتیاط کی جائے گی اور جو شخص ملوث پائے گئے ہیں محکمہ نے ان کے خلاف کیا کیا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ گذشتہ دن یعنی ۲۹ جنوری کو مجھے یہاں آنے سے پہلے رپورٹ ملی ہے ۔ فی الحال تو میں کہہ آیا ہوں کہ یہ کیس ڈی ۔ آئی ۔ جی کرائمز کو دے دیں اور انہوں نے بالکل بجا فرمایا ہے ۔ ہم ان کو کب چھوڑنا چاہتے ہیں ۔ جس نے جرم کیا ہے ہم اس کے خلاف محکمانہ کارروائی بھی کریں گے اور اس کے علاوہ ڈی ۔ آئی ۔ جی کرائمز بھی اپنے طور پر کارروائی کر رہے ہیں ۔ ان کو دونوں قسم کی سزا ملے گی ۔ میں اس کا پورا یقین دلاتا ہوں ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ جناب وزیر قانون صاحب آپ انہیں کیوں نہیں کہہ دیتے کہ وہ صاف الفاظ میں یقین دلائیں کہ آئندہ اس قسم کے واقعات نہیں ہوں گے اور ہم ان کو پورے طور پر کنٹرول کرنے کی کوشش کریں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں آپ کی وساطت سے ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں کسی سے کوئی رو رعایت نہیں برتی جائے گی اور ان مجرموں کو انتہائی مثالی سزا دی جائے گی ۔ البتہ یہ کہنا کہ آئندہ ایسے واقعات نہ ہوں تو یہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ میں نے کوشش کا لفظ عرض کیا تھا کہ آپ یقین دلائیں کہ آئندہ حکومت یہ کوشش کرے گی کہ آئندہ ایسے واقعات نہیں ہوں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ دل و جان سے کوشش کریں گے ۔ بہت کوشش کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری اب آپ کی کیا رائے ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس یقین دہانی کے پیش نظر میں اس تحریک پر زور نہیں دیتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ ہمیں چائے کا وقفہ ملنا چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ بارہ بجے کے قریب ہوگا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ اسی لئے کورم ٹوٹتا ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آج وقفہ بارہ بجے کے قریب کریں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ڈیڑھ بجے تو ہم کھانا کھاتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ ڈیڑھ بجے کیوں کھائیں گے ۔ اڑھائی تین بجے کھانا کھائیے ۔ آج اس کو بارہ بجے رکھیں ۔ دس پونے دس بجے تو اجلاس شروع ہوتا ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ اگر آپ دس بارہ منٹ پہلے اجازت دے دیں تو کیا فرق پڑے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ بارہ بجنے میں پندرہ بیس منٹ باقی ہیں ۔ وزیر امداد باہمی ضمن ۴ پیش کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ قاعدہ ۴۶ کے تحت ہر منگل کے دن ایک گھنٹہ کسی سوال سے پیدا شدہ واقعہ کے متعلق وقت رکھا گیا ہے ۔ آج منگل کا دن ہے ۔ اصولی چیز یہ ہے کہ اگر کوئی نوٹس آپ کے پاس آئے ہیں اور ان میں سے اگر آپ نے کسی کو admit کیا ہے تو اس کی اطلاع بھی ہمیں Business of the Day کے ساتھ دینی چاہئے تھی کہ آج فلاں سوال admit ہوا ہے اور اس پر ایک گھنٹہ بحث ہوگی ۔ مگر نہ تو ہمیں اس وقت تک بتایا گیا ہے اور نہ ہمیں اس کا علم ہو سکا ہے ۔ میری بھی اس بارے میں ایک موشن ہے پتہ نہیں کسی اور معزز ممبر کی بھی ہوگی ۔ اس بارے میں آپ وضاحت فرما دیں کہ وہ بحث کا گھنٹہ آج ہے اور کس سوال پر بحث ہوگی ؟

مسٹر سپیکر ۔ شیخ عزیز احمد کی ایک ایٹم admitted ہے ۔ اس پر بحث کے لئے آج میں نے ساڑھے بارہ بجے سے ڈیڑھ بجے تک وقت رکھا تھا ۔ وزیر متعلقہ سے ابھی مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ وہ کچھ مجبوری کے باعث آج شاید نہیں آ سکیں گے ۔ انہوں نے ایوان سے یہ استدعا کی ہے کہ اگر ایوان اجازت دے تو یہ گھنٹہ کل تک کے لئے ملتوی کیا جائے ۔ رولز میں تو یہی لکھا ہے کہ آج ہوگا مگر سپیکر کے اور ایوان کے اختیارات میں ہے کہ یہ بحث کل کے لئے ملتوی کر سکتے ہیں ۔ ایوان اگر اس بات کی اجازت دے تو اس کو کل ساڑھے بارہ بجے تک لیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کوئی اعتراض نہیں ۔ اجازت ہے ۔

مسودہ قانون

مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حکم (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ ۱۹۷۳ء

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

"کہ ضمن ۴ کو مسودہ قانون کا حصہ بنایا جائے ۔"

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے :

"کہ ضمن ۴ کو مسودہ قانون کا حصہ بنایا جائے ۔"

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔ ضمن ۴ پر میری ترمیم ہے ۔ میں ایوان میں پیش کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۴ میں پیرا "(۱)" اور
"(۲)" پر دوبارہ نمبر لگا کر انہیں بالترتیب "(اول)"
اور "(دوم)" کر دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۴ میں پیرا "(۱)" اور
"(۲)" پر دوبارہ نمبر لگا کر انہیں بالترتیب "(اول)"
اور "(دوم)" کر دیا جائے ۔

وزیر امداد باہمی جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ اس کا جناب والا ، مقصد یہ ہے کو ضمن ۴ اس مقصد کے لئے دی گئی ہے کہ دی کواپریٹو سوسائٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب امنڈمنٹ) آرڈیننس ۱۹۷۲ء (پنجاب آرڈیننس نمبر آف ۱۹۷۲ء) اور دی کواپریٹو سوسائٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب امنڈمنٹ) آرڈیننس ۱۹۷۳ء (پنجاب آرڈیننس نمبر III آف ۱۹۷۳ء) کو منسوخ کر دیا جائے ۔ جہاں تک اس ضمن کی منسوخی کا تعلق ہے اور ان ہر دو آرڈیننسز کا تعلق ہے ، اس کی میں پر زور حمایت اور تائید کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے یہ ترمیم اس لئے دی ہے کہ ان دو آرڈیننسز کے بعد اسے منسوخ کر دیا جائے ۔ انہیں ضمن ۴ قرار دینے کی بجائے ضمن ۲ قرار دیا جائے ، تاکہ یہ ہو جائے کہ اتنا سنگین اور غیر جمہوری آرڈیننس منسوخ کیا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ ان آرڈیننسز کا جو متن ہے وہ پاس نہ ہو سکے ۔

امداد وزیر باہمی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ امنڈمنٹ صرف نمبروں کو بدلنے کی ہے اور یہ principles of the provisions یہاں کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کاش آپ نمبروں کے بدلنے کی وضاحت کو سمجھتے اگر ضمن ۴ کو ضمن ۲ قرار دیا جائے تو آپ کے ضمن ۲ اور ۳ ختم ہو جاتے ہیں ۔ ضمن ۲ اور ۳ وہ سنگین اور غیر جمہوری شقیں ہیں جن کے بارے میں میں یہ بتا دوں کہ یہ چھوٹا سا ، سیدھا سادا آرڈیننس ، نام نہاد آرڈیننس جسے ہم جناب کاردار کی طرح سادہ تو ضرور کہہ سکتے ہیں ، مگر یہ آرڈیننس ان کی طرح سیدھا نہیں ہے ۔ بہت پیچیدہ ہے ۔ یہ وہ آرڈیننس ہے جس نے صدیوں کے ایک پرانے اصول کو جس میں طے کیا گیا ہے کہ majority rules the minority ختم کر دیا ہے اور یہی وہ آرڈیننس ہے جس کی ان شقوں میں جو اس قانون میں درج ہیں ، انہیں یہ اختیار دے دیا ہے کہ minority will rule the majority. ۔

اس بحران پہ قابو پانے میں میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس طرح کامیاب ہوں گے۔ یہ ایک سنگین بحران ہے۔ جو ایک سوسائٹی کے اندر پیدا ہوگا۔ اگر ایک سوسائٹی کے اٹھارہ ممبر ہیں، ان میں سے سات ممبر اپنی مرضی مسلط کرنا چاہتے ہیں، اس سوسائٹی کو برباد کرنا چاہیں تو کیا اس قانون کی موجودگی میں ان گیارہ افراد کی یہ جرأت ہوگی کہ وہ ان سات افراد کی مرضی پہ نہ چلیں، ان کی مرضی کو غلبہ حاصل نہ ہو۔ کیونکہ انہوں نے بتایا ہے کہ اگر سات افراد استعفا دے دیں تو باقی پورے گیارہ نہیں رہیں گے۔ یہی وہ اصول ہے جو کہ اس قانون کے تحت نظر انداز کیا گیا ہے۔ بظاہر اسے معمولی سمجھ کر پیش کیا گیا ہے، مگر جو بحران اس کے پاس ہونے سے پیدا ہوگا، جو غلط کاریاں اس کے پاس ہونے سے پیدا ہوں گی اور جو اختیارات اس معمولی سی اکثریت کو، اس معمولی سی تعداد کو سوسائٹی پر غلبہ پانے کے لئے حاصل ہو جائیں گے۔ اس سوسائٹی پر من مانیاں عائد کرنے کے لئے حاصل ہو جائیں گے اور اس سوسائٹی کا سکون، نظم و ضبط، کارکردگی کو برباد کرنے کے لئے جو حالات پیدا ہوں گے، میں حیران ہوں کہ حزب اقتدار نے اس سے کس طرح آنکھیں موند لی ہیں۔ اس میں ایک اقلیت کو ایک تہائی کو یہ اختیارات دے دیئے ہیں کہ وہ ایک عرصہ تک دو تہائی پر اپنی حکمرانی مسلط کرے، رائے مسلط کریں، من مانیاں کریں۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed: The speech is not within the scope of the debate.

مسٹر سپیکر۔ منسٹر انچارج نے بھی نکتہ اعتراض اٹھایا ہے، محترمہ بیگم صاحبہ نے بھی یہ اعتراض کیا ہے کہ آپ نے جو ترمیم پیش کی ہے اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ جو پیرا (۱) ہے، اس کو Roman Notation میں (i) کر دیا جائے۔ اور پیرا (۲) کو Roman Notation میں (ii) کر دیا جائے۔

حاجی محمد سیف اللہ خان۔ نہیں جناب، میں نے یہ move کیا ہے . . . .

Mr. Speaker : Your amendment says—

> "That in clause 4 of the Bill, para "(1)" and "(2)" be re-numbered as paras "(i)" and "(ii)", respectively."

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ، آپ کے ایجنڈے میں ایسا ہی لکھا گیا ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ میری موشن یہ ہے کہ ضمن ۴ (۱) اور (۲) کی بجائے ۲ "(۱)" اور ۲ "(۲)" کر دیئے جائیں ۔

Minister for Food : The position made out in the amendment is quite clear. It only concerns putting brackets and numerical changes which are not acceptable to us, because there is uniformity in figures and brackets as indicated in the Bill.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میرا مقصد واضح ہے ، ۴ "(۱)" اور "(۲)" کی بجائے ۲ "(۱)" اور "(۲)" کیا جائے اور میں سمجھتا ہوں کہ میری اصل ترمیم جو میں نے دی ہے اس میں مجھے امید ہے کہ یہی لکھا ہوگا ۔ اور اگر یہ نہیں ہے ، تو اسے misprint سمجھا جائے ، اور اس کے ساتھ میں عرض کروں گا کہ ہر ممبر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ امنڈمنٹ پہ امنڈمنٹ دے سکتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اپنی امنڈمنٹ پہ امنڈمنٹ دے سکتا ہے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ بالکل جناب ، There is no discrimination that what sort of a member can amend the amendment. Any member can move an amendment to an amendment.

اول تو مجھے یقین ہے کہ میری اپنی امنڈمنٹ یہی ہے ۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ "قانون ہذا ضمن کی ۴ "(۱)" اور "(۲)" کو ۲ "(۱)" اور "(۲)" پڑھا جائے ۔

Mr. Speaker. Re-numbering is done by the Secretariat of the Assembly.

Haji Muhammad Saifullah Khan: Sir, re-numbering is an

amendment and any sort of amendment which a member likes to move, he has a right to move and there is a lot of purpose served in re-numbering. If it is altered, the whole of the bill is vanished.

Mr. Speaker : This amendment cannot be presented. Clause 2 is already there and the House had approved it yesterday. After that there cannot be any amendment, that cannot be permitted in view of the previous decision.

اب جس form میں ہے اس میں put کر دیتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ جس form میں میری ترمیم ہے ۔ اس میں put کریں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جس طرح ترمیم ہے اس طرح put کر دی جاتی ہے ۔ کیونکہ اس بل کی کلاز ۲ آپ نے پہلے منظور کر لی ہے ۔ پھر کسی اور کو ۲ نہیں کیا جا سکتا ۔

اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

That in clause 4 of the Bill, para "(1)" and para "(2)" be renumbered as para "(i)" and para "(ii)" respectively.

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے ۔

کہ ضمن ۴ کو مسودہ قانون کا حصہ بنایا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر امداد باہمی:۔ جناب ۔ والا میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ ضمن ۱ کو مسودہ قانون کا حصہ بنایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ ضمن ۱ کو قانون زیر بحث کا حصہ بنایا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Begum Rehana Swarwar Shaheed : Point of Order. Sir, this amendent in the short title is absolutely frivolous because either it repeals the principal order or it repeals the law itself which is under consideration. Therefore, this cannot be taken up. If Haji Sahib wants to have an amendent in the Central law then he has to move a new legislation because he cannot move an amendment in this respect. It is absolutely redundant, therefore it cannot be considered.

Mr. Speaker : What is being opposed or what is being discussed by the honourable member ?

Begum Rehana Sarowar Shaheed : The very amendment is opposed.

Mr. Speaker : It is only in the paper. You will have enough time to oppose this.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ قانون کی ضمن ۱ کی تحتی ضمن (۱) کی
بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے ۔ یعنی—
(۱) جائز ہے قانون کو قانون (تنسیخ) (ترمیم پنجاب)
حکم (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی بابت ۱۹۷۳
کے نام سے موسوم کیا جائے ۔

وزیر امداد باہمی ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے اپنی بات تو پوری کر

لیجئے دیجئے ۔ جناب والا ۔ میرا ترمیم دینے کا مقصد یہ تھا کہ میں اصل کلاز کو منسوخ کرانا چاہتا تھا اور چونکہ وہ اب پاس ہو گئیں ہیں لہذا اس ترمیم کی اب ضرورت نہیں رہتی ۔ میں اسے واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ ضمن ۱ کو مسودہ قانون کا حصہ بنایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ تمہید کو مسودہ قانون کا حصہ بنایا جائے

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ تمہید کو مسودہ کا حصہ بنایا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ مسودہ کی تمہید کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے یعنی ہرگاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ حکم (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ ۱۹۷۲) (صدارتی حکم نمبر ۹ بابت ۱۹۷۲) کو جہاں تک اس کا اطلاق صوبہ پنجاب پر ہوتا ہے منسوخ کر دیا جائے ۔

بنا برین مندرجہ ذیل احکام وضع کئے جاتے ہیں :—

جناب والا ۔ کیونکہ جس مقصد کے تحت یہ ترمیم دی گئی تھی اس مقصد کو پورا کرنے میں گورنمنٹ نے کوئی شنوائی نہیں کی اور حقائق پر مبنی واضح دلائل کو پیش نظر نہ رکھتے ہوئے محض اپنی اکثریت کے بل

بوتے پر یہ ضمن منظور کر لی ہے ۔ اس لیے میری یہ ترمیم خود بخود ختم ہو ہے اور میں اسے واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ تمہید کو مسودہ قانون کا حصہ بنایا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ طویل عنوان کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ طویل عنوان کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خاں ۔ جناب والا ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ میں ترمیم پیش کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ پہلے اپنی ترمیم تو پیش کر لیں ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ وہ ترمیم پیش کرنے کے بعد اسے واپس لے لیں گے ۔

(قہقہہ)

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون کے طویل عنوان کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت ثبت کی جائے یعنی ــــ

مسودہ قانون

مراد اس کے حکم (اصلاحات) انجمن ہائے امداد باھمی مصدرہ ۱۹۷۲ (صدارتی حکم نمر ۹ بابت ۱۹۷۲) کو جہاں تک اس کا اطلاق صوبہ پنجاب پر ہوتا ہے منسوخ کر دیا جائے

جناب والا ۔ میں اپنی پہلی گزارشات کے پیش نظر یہ عرض کروں گا کہ یہ عنوان بہر حال اس بل کو زیب نہیں دیتا ۔ یہ بل اصلاحات کے لئے نہیں ہے بلکہ میں کہوں گا کہ اگر اسے انتشار امداد باھمی کے نام کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ ایسے بل کے پاس ہونے سے ۔ ایسے ایکٹ کے نافذ ہونے سے ایسے قانون کے اجراء ہونے سے آپ دیکھ لیں گے کہ انجمن امداد باھمی جو کہ اصلاح عامہ کے لئے ہے ۔ جن لوگوں کے مفاد کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے ۔ جس سے عام دیہاتی اور غریب طبقے کے مفادات وابستہ ہیں ۔ اس میں آج آپ ایک ایسے انتشار کی جڑ ڈال رہے ہیں ۔ آج آپ ایسے انتشار کا بیج بو رہے ہیں ۔ جو آپ کے قابو میں نہیں رہے گا اور اسکے بعد دوسرا حربہ اس کے سوا اور کوئی نہیں رہے گا کہ انجمن امداد باھمی کی سکیم کو سرے سے ہی ختم کر دیا جائے کیونکہ یہ اب کنٹرول سے باہر ہو چکا ہے ۔ میں اس ہاؤس کے ۔ ایوان کے درو دیوار کو خطاب کر کے کہہ رہا ہوں کہ یہ ہاؤس ہوگا اگر آپ کی اور ہماری زندگیاں رہیں تو اس قانون کے نفاذ کے بعد ، اس کے اجرا کے بعد ، اس پر عمل درآمد کے بعد آپ کو جو مشکلات ہوں گی ۔ جو تکلیف ہوں گی جو ان سوسائٹیوں میں گڑ بڑ پیدا ہوگی ۔ جو ان میں خیانت کے انبار لگیں گے ۔ جو غبن ہوں گے جو تباہیاں پیدا ہوں گی اس کو آپ دیکھیں گے پھر آپ کے پاس اس کی اصلاح کا کوئی ذریعہ نہیں ہوگا آج آپ ایک ایسا بیج انجمن امداد باھمی ھی میں نہیں بوئیں گے ۔ بلکہ اس اصول کو زندگی کے ہر شعبہ میں رائج کرنا ہوگا اور اگر یہ اصول رائج ہو گیا تو پھر آپ کے معاشرہ کی تنظیم آپکے صوبہ کا امن و امان آپ کے صوبے کی وحدانیت آپ کے صوبے کا انتظام

و انصرام اس ایک کلاز سے ختم ہو جائے گا جہاں بھی اکثریت جو کچھ چاہیے وہ بزور زعم ۔ بزور بازو بزور قانون کروا سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اپنی تقریر اپنی ترمیم تک محدود رکھیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں ان کا شوق پورا کر رہا تھا ورنہ میں تو حسب عادت واپس لیے ہی رہا ہوں ۔

(قہقہہ)

جناب والا ۔ میں ان گزارشات کے بعد اپنی اس ترمیم کو غیر موثر سمجھتے ہوئے واپس لیتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ طویل عنوان کو مسودہ قانون کا جزو قرار دیا جائے

(گنتی کے بعد تحریک منظور کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ اب ایوان کی کارروائی کو ملتوی کیا جاتا ہے اور ۱۲ بجکر ۳۰ منٹ پر دوبارہ ایوان کی کاروائی شروع ہو گی ۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کاروائی ۱۲ بجکر ۳۰ منٹ تک کے لئے ملتوی ہو گئی)

(التوا کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر ۔ وزیر امداد باہمی ۔

وزیر امداد باہمی ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں ۔

کہ دی کوآپریٹوسوسائیٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب امنڈمنٹ) بل آف ۱۹۷۳ منظور کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے ۔

کہ دی کوآپریٹو سوسائیٹیز (ریفارمز) آرڈر (پنجاب امنڈمنٹ) بل آف ۱۹۷۳ منظور کیا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

جناب والا ۔ اس ضمن میں میں سمجھتا ہوں کہ اب مزید روشنی ڈالنے کی ضرورت نہیں رہی ۔ اس بل کو حزب اقتدار نے اور بالخصوص میں نہایت ہی واجب الاحترام دوست وزیر امداد باہمی نے اپنے وقار کا مسئلہ بنا لیا ہے ۔ بار بار کہا گیا ہے کہ یہ بل مفاد عامہ کے تابع نہیں ہے ۔ اس بل کا اصلاح انجمن امداد باہمی سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ یہ بل سوسائیٹیوں کی اصلاح کرنے کی بجائے ان میں برائیوں کا باعث بنے گا ۔ جہاں تک حقوق کا تعلق ہے ان پر توجہ نہ کی جاتی کیونکہ ان حقوق کا اظہار اور ان موشگافیوں کا اظہار حزب اختلاف کی طرف سے ہوا تھا ۔ کم از کم قانون کا تو احترام کر لیا جاتا ۔ میں نے واضح طور پر قانونی دلائل دئے تھے اور یہ ثابت کر دیا تھا کہ Presidential Order No. 9 of 1972 یہ پابندی لگا رہا ہے اور کی شق ۱۳ کے تحت اس قانون کو خود جاری کرنے والا ادارہ ۔ خود مرکزی حکومت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب آپ نے کل بھی یہی نکتہ اٹھایا تھا اور میں نے کل اس کے متعلق کچھ کہا تھا ۔ میں نے دوبارہ اس کو دیکھا ہے عبوری آئین کا آرٹیکل ۲۸۰ بڑا واضح ہے کہ جو بھی تھوڑی بہت exceptions دی گئی ہیں وہ صرف اسی میں دی گئی ہیں کسی اور کو نہ exempt کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی قانون کو کوئی خاص status دیا گیا ہے ۔ جو کچھ save کیا گیا ہے وہ عبوری آئین کے آرٹیکل ۲۸۰ میں نہیں آتا ۔ امداد باہمی عبوری آئین کے شیڈول ۳ لسٹ ۱۱ آئٹم نمبر ۳۱ آف پروانشل لیجسلیٹو لسٹ میں ہے جس کو صوبائی مقننہ پاس کر سکتی ہے ۔ جو اس طرح سے ہے ۔

31 "The incorporation, regulation, and winding up of corporation, not being corporations specified in List 1 or universities; unincorporated trading, literary, scientific, religous and other societies and associations; co-operative societies."

میں اس کے متعلق کل کہہ چکا ہوں ۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کے متعلق مزید نہ کہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے اعتراف ہے کہ کواپریٹو سوسائٹیوں کے بارے میں اس ادارے کو ، اس ایوان کو مکمل اختیارات حاصل ہیں اور اس کے لیے جس قسم کی بھی مفاد عامہ کے تحت چاہیں قانون سازی کر سکتے ہیں ۔ اس میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ میرے اس نکتے کو اگر غور سے سن لیا جاتا تو یہ چیز واضح ہو جاتی ۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اس قسم کا قانون نہیں بن سکتا ، بلکہ انہیں تو اس سے بدتر قانون بنانے کا بھی اختیار حاصل ہے کیونکہ یہ ان کی competency میں آتا ہے ۔ ان کی لیجسلیشن لسٹ میں آ جاتا ہے کہ جس طرح چاہیں وہ ان عوامی اداروں کو برباد کریں ، ان کے امن کو تہ و بالا کریں ، ان کے نظام کو خراب کریں ان کا ستیاناس کریں ، میں مانتا ہوں کہ اس کا انہیں اختیار حاصل ہے ، مگر جو چیز میں نے کہی تھی وہ یہ تھی کہ جو کچھ انہوں نے اس پریذیڈنشل آرڈر کے تحت ترمیم کی شکل میں لا کر اس ایوان میں پیش کیا ہے اس کا اختیار ان کو حاصل نہیں ہے ۔ اس کو اگر وہ علیحدہ بل کی شکل میں لا کر اس ایوان سے منظور کراتے تو انہیں اختیار تھا کیونکہ اصل کواپریٹو سوسائٹیز ایکٹ ، اس ہاوس کی competency میں آتا ہے ۔ جہاں تک پریذیڈنشل آرڈر کا تعلق ہے ، اس آئین کے آرٹیکل ۲۸۰ جس کا جناب والا نے حوالہ دیا ہے اس کے تحت اس کو enforce رکھا گیا ہے ، یہ برقرار ہے ، اس کو repeal کیا گیا اور یہی

پریذیڈنشل آرڈر ۱۹۷۲ء اپنی کلازم ۴ میں پابندی عائد کرتا ہے ، کہ کسی شخص کو ، کسی حکومت کو حتی کہ سنٹرل گورنمنٹ جو اس پریذیڈنشل آرڈر کی بانی ہے ، اور اس وقت وہ سنٹرل گورنمنٹ نیشنل اسمبلی کو substitute کرتی تھی ، کیونکہ اس وقت اسمبلیاں نہیں تھیں ، اس پر بھی یہ پابندی لگا دی گئی ہے ۔ سنٹرل گورنمنٹ کو بھی اس حد تک ترمیم کا کوئی اختیار نہیں ہے ۔ وہ سال ، ۱۵ مارچ ۱۹۷۲ء سے شروع ہوتا ہے اور ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ کو ختم ہوتا ہے ۔ جناب والا حیرانی کی بات یہ ہے ۔ کہ یہ قانون خود کہہ رہا ہے کہ اس سال میرے اندر کوئی ترمیم نہیں کر سکتا اور میرے اندر کوئی ترمیم واقع نہیں ہو سکتی ، اس قانون میں یہ نہیں ہے کہ اس قسم کی دوسری لیجسلیشن نہیں بنائی جا سکتی میں کہتا ہوں کہ لیجسلیشن کی جا سکتی ہے لیکن الگ بل کی شکل میں ، الگ اس کو آپ فارم دیں گے ۔ اپنا بل پیش کریں اور اس میں یہ غیر جمہوری اقدام نہ کریں۔ اس پریذیڈنشل آرڈر کو تو بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں جس میں پھر بھی ایک حد تک جمہوریت روا رکھی گئی ہے ، جس میں پھر بھی ۱۲ مہینے کی مدت رکھی گئی ہے ۔ وہ بھی ختم ہو گئی ہے اور جن پہ پابندی عاید ہوئی تھی وہ آزاد ہو چکے ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ اس پریذیڈنشل آرڈر کی تقدیس کو مجروح نہ کیا جائے ۔ اس بل میں ایک قانونی دفعہ رکھی گئی تھی کہ ۱/۳ اکثریت اگرناراض ہو جائے ، تو وہ اپنے ساتھ ۲/۳ کو بھی بہا کے لے جائے ۔ جو ترمیمیں آپ دے رہے ہیں ۔ وہ اس پریذیڈنشل آرڈر میں دے رہے ہیں ، جو پریذیڈنشل آرڈر اپنے بنانے والے کو بھی اختیار نہیں دیتا کہ اس میں کسی قسم کی ترمیم کر سکے ۔ چہ جائیکہ اس بل میں ہم ترمیم لا رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ پھر میں نے گزارش کی تھی کہ یہ ایک نہایت اہم قانونی سوال ہے ۔ اس ادارے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ جس قسم کا قانون چاہے دے دے ۔ اور عوام کو عدالتوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دے ۔ وہ کروڑوں اور لاکھوں روپیہ صرف litigation پہ صرف

کر دیں اور یہ ثابت کرنے میں لگ جائیں کہ آیا اس میں ترمیم کرنے کا اختیار تھا یا نہیں ۔ ایک سوال پیدا ہوا تھا اور جمہوری تقاضا یہ ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل کو بلایا جائے ۔ جناب والا ۔ اس لیے ایڈووکیٹ جنرل کو اس ہاؤس کا ممبر بنایا گیا ہے کہ جب کوئی اس قسم کا complicated question ہاؤس کے اندر اٹھایا جائے ، کہ اس کے جواز کو چیلنج کر دیا جائے تو ہمیشہ سے یہ ایک روایت رہی ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل کو بلایا جاتا ہے کہ آ کر اب بارے میں مشورہ دیں کہ کہیں یہ عدالتوں میں incompetent لیجسلیشن نہ بن جائے کہیں عدالتیں حق تنسیخ نہ استعمال کر دیں ۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہم اپنی اکثریت کے زعم میں اس حد تک بہہ گئے ہیں کہ ہم نے قانون تک کو بھی بالائے طاق رکھ دیا ہے ۔ اور ایک جائز چیز جو کہ قانون کے احترام ، قانون کے جواز ، قانون کو صحیح معنوں میں اپنا حاکم تصور کرنے کے لیے رکھی گئی تھی اس کو بھی درخور اعتنا نہیں سمجھا اور اسے بھی جناب منسٹر نے اپنے وقار کا مسئلہ بنا لیا ہے کہ نہیں ، ہم بنا سکتے ہیں ، ہمیں اختیار ہے ۔ ہم کر سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ اب بھی موقع ہے ، اب بھی وقت ہے ، ابھی تک اس بل پر ، اس غیر جمہوری بل پر ، اس جمہوریت کش بل پر ہم نے اپنی پر مکمل ثبت نہیں کی ۔ اب بھی میں یہ کہوں گا ، گزارش کروں گا ، استدعا کروں گا کہ قانون کے احترام ، قانون کی بالا دستی کو تسلیم کرتے ہوئے ہم اپنی لیجسلیشن کو اس حد تک روک دیں ۔ آخری شق ہے اور اس شق کے پاس ہو جانے کے بعد پھر ہم سوائے اس کے کہ کوئی دوسری لیجسلیشن لائیں اس کو withdraw نہیں کر سکتے ۔ میں پھر یہ گزارش کروں گا کہ ایڈووکیٹ جنرل کو بلائیں ۔ ان سے اس باری میں وضاحت طلب کریں ، جناب والا ، اس ہاؤس کے بھی precedents ہیں ۔ میں نے اخلاقیات پر ایک معمولی سا بل دیا جس میں معاشرے کی اصلاح کا ذکر تھا ۔ وہ تو ایڈووکیٹ جنرل کے پاس بھیج دیا گیا

کہ بتاؤ ، اس میں اس ہاؤس کو competency ہے یا نہیں ؟ اس وقت ایک اہم ترین قانون سازی ہو رہی ہے ، اس میں اہم ترین سوال پیدا ہو چکا ہے ایک واضح دفعہ اس ایوان میں پڑھ کے سنا دی گئی ہے ، اور استدعا کی گئی ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل کو بلائیں ، مگر اس طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی - ارباب اقتدار قطعاً اس طرف آتے ہی نہیں کہ قانون کے مطابق لیجسلیشن ہو ، قانون کی بالادستی ہو ، قانون کے مطابق کام چلے - ہمارے پاس اس لسٹ میں بہت سے اختیارات ہیں ، بہت سی لیجسلیشن ہم کر سکتے ہیں ، مگر وہ لیجسلیشن ہم نے جنگل کے لیے نہیں کرنی ہے ، وہاں law of the jungle prevail نہیں کرنا ہے ، وہ انسانوں کے لیے لیجسلیشن کرنی ہے ، انسانوں کی فلاح و بہبود کے لیے لیجسلیشن کرنی ہے ، وہ لیجسلیشن جس کے لیے عوام اپنے گاڑھے پسینے کا لاکھوں روپیہ آپ پر صرف کر رہے ہیں ، صرف اس لیے کہ آپ ان کی بھلائی - ان کی بہتری اور ان کی عزت ان کے تقدس کو سامنے رکھتے ہوئے لیجسلیشن کریں مگر میں حیران ہوں کہ اس طرف کوئی دھیان نہیں دیتا ، کوئی دیکھتا نہیں - بار بار کہہ رہا ہوں ، جواب نہیں ملتا ، جواب نہیں آتا کہ جب اٹھارہ آدمیوں پہ آپ نے چھ آدمیوں کو مسلط کر دیا ہے ، یہ بحران نہیں ہوگا تو اور کیا ہو گا ؟

وزیر قانون - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا ، رولز کے مطابق ایک بات کو بار بار repeat کیا جانا میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی اقدار کے خلاف ہے -

Mr. Speaker : I agree with this objection,

وزیر قانون - ایک بات کو صبح سے اب تک دس دفعہ repeat کر چکے ہیں اس repetition کی رولز اجازت نہیں دیتے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - یہ پہلا موقع نہیں ہے ، بلکہ لیجسلیشن کے ہمیں اس سے پہلے بھی مواقع میسر آ چکے ہیں - کاش میرے وزیر

قانون یہ سمجھ سکتے کہ جب ایک کلاز پیش ہوتی ہے تو قانون کی ہر ہر کلاز پہ ہر ہر دفعہ یہ بحث ہوگی ، ہر ہر دفعہ پر حق حاصل ہوگا کہ اس کا جائزہ لیں ۔

وزیر قانون ۔ فاضل رکن نے ایک جملے میں دس دفعہ "ہر ہر" کا لفظ استعمال کیا ہے ہر بات کی repetition کرتے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ، میں نہایت ادب سے گزارش کروں گا کہ خدارا اس اہم ترین لیجسلیشن کی طرف آپ توجہ دیں اور میری اس گزارش کو پھر آپ زیر غور لائیں کہ اس بل کی اس کلاز کے متعلق اصل آرڈر کی دفعہ ۱۴ کی وضاحت کے لیے ایڈووکیٹ جنرل کو بلایا جائے کہ آیا ہمیں اختیار ہے یا نہیں ہے ۔ کیونکہ اس پر جو بار بار بیان اعتراض و وجوہ دیا گیا ہے اس میں صرف یہی بتایا گیا ہے کہ ہم نے محکمہ قانون کو move کیا اور محکمہ قانون نے ہمیں مشورہ دیا کہ آپ اس قسم کی لیجسلیشن کر دیں ۔ آپ اسے دیکھ لیں اس لیجسلیشن کا motive آپ کو یہاں اعتراض و وجوہ میں مل جائے گا جو صحیح نہیں ہے ۔ محکمہ قانون کو بتایا گیا ہے کہ کوئی ایسا طریقہ ڈھونڈ کے دو ۔ کوئی ایسا طریقہ وضع کر کے دو جس طریقے سے ہم یہ عوامی ادارے ، یہ سوسائٹیاں ختم کرکے ان پر ایڈمنسٹریٹر مستقل طور پر مسلط کر دیں ۔ ان کی رہنمائی لا ڈیپارٹمنٹ نے کی تو ان کے کام آئے تو سہی مگر قانون کے مطابق وہ اپنی رائے دیتے وقت یہ بھول گئے کہ یہ قانون تو خود قانون بنانے والوں کو بھی ترمیم کا اختیار نہیں دیتا ۔ آپ کو کیسے اختیار مل گیا کہ آپ پریذیڈینشل آرڈر ۱۹۷۲ میں ترمیم کر دیں ۔ میں آخر میں پھر گزارش کروں گا کہ جناب ایڈووکیٹ جنرل کو طلب فرمائیں ان کی رائے لیں اور رائے لینے کے بعد اس کلاز پر آخری مہر ثبت کریں ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔ ذاتی نکتہ وضاحت ۔ جناب والا فاضل رکن نے لا ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں کچھ فرمایا ہے ۔ چونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ میرے پاس ہے

تو میں اپنا یہ فرض سمجھتا ہوں کہ معزز ارکان کی خدمت میں یہ بات واضح کر دوں کہ یہ نہ صرف صوبائی محکمہ قانون سے مشورہ کیا گیا تھا بلکہ جب یہ آرڈیننس ڈرافٹ کیا گیا تو مرکز سے بھی کہا گیا اور وہاں پر عبوری آئین کے تمام آرٹیکلز کو سامنے رکھ کر ان کی رائے حاصل کرنے کے بعد صوبائی محکمہ قانون نے اسے vet کیا ہے۔

مسٹر سپیکر۔ حاجی صاحب آپ نے دو سیٹیں قابو کی ہوئی ہیں۔ ایک آپ نے اور دوسری آپ کے کوٹ نے۔

(قہقہہ)

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ میں اس بحث میں نہیں الجھنا چاہتا کیونکہ ہم یہاں باہمی اتحاد سے کام کر رہے ہیں اور یہ قانون بھی امداد باہمی سے متعلق ہے اس لیے میں گزارش کروں گا کہ اس میں کون سا آسمان ٹوٹ پڑے گا اگر آج کی بجائے ہم اس کی منظوری کل دے دیں اور اصولی بات ہے کہ اس معزز ایوان کے وقار کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایڈووکیٹ جنرل کو یہاں بلایا جائے اور ان کی رائے لی جائے۔ ہمیں اس ہاؤس کے وقار کا خیال رکھنا چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ ہم کوئی ایسا قانون بنا دیں جو کل کو کسی عدالت میں چیلینج ہو جائے اور ہماری نا اہلی کا ثبوت قرار پائے۔ ہماری قوم روئے کہ ہائے ہم نے کیا کیا۔

(قہقہہ)

مسٹر سپیکر۔ رانا پھول محمد آپ تشریف رکھیں۔ میں نے کل بھی کہا تھا میں نے اس کی بڑی اچھی طرح سے study کی ہے۔ اس مسئلے پر آئین بڑا واضح ہے۔ کوئی emibiguity نہیں ہے۔ اس میں کسی قسم کا کوئی confusion اور کوئی complex problem نہیں ہے۔ میں نے اسی لئے عبوری آئین کے آرٹیکل (۱) ۸۰ کا حوالہ دیا تھا کہ۔

"Except as provided by this Article, all existing laws shall, subject to this Consti-

tution continue in force, so far as applicable and with necessary adaptations, until altered, repealed or amended by the appropriate legislature."

کسی قانون کو اس آئین کے علاوہ یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ مرکزی اسمبلی جو آئین ساز اسمبلی ہے یہ صوبائی اسمبلی پہ کوئی پابندی لگا سکتی ہے کہ جو اختیارات اس کو ہیں ان اختیارات کو کلیۃً" یا جزوی طور پر وہ استعمال نہیں کر سکتے ۔ میں نے آپ کو شیڈول ۴ کی نمبر ۳۱ بتائی ہے کہ کوآپریٹیو سوسائٹیاں صوبائی اسمبلی کے احاطہ اختیار میں ہیں ۔ اگر صوبائی اسمبلی کو آئین حق دینا ہو تو وہ قانون جو اس آئین کے تابع ہے اس ایوان کے اختیارات پر جو اس کو آئین نے دیئے ہیں ۔ پابندی نہیں لگا سکتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ ایڈووکیٹ جنرل جو اس ہاؤس کا رکن قرار دیا گیا ہے کسی مشورے کے لیے اس سے کیوں نہ فائدہ اٹھایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کسی اور موقعہ پر ضرور فائدہ اٹھائیں گے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میرے دوست بار بار ہمیں آداب محفل اور اس ہاؤس کے آداب سکھاتے رہتے ہیں لیکن میں حیران ہوں کہ جب جناب سپیکر نے ایک مسئلے پر اتنی واضح رولنگ دے دی ہے تو اس کے بعد ایک رکن کا یہ فرمانا کہ ایڈووکیٹ جنرل صاحب کو ضرور بلوایا جائے ۔ اس کو بلانے سے مراد تو یہ ہو سکتی ہے کہ وہ جناب سپیکر کی رولنگ کو over rule کرنے کا اختیار رکھتا ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ آپ جناب سپیکر مخاطب سے ہو کر بات کریں ۔

وزیر خزانہ ۔ میں جناب سپیکر سے مخاطب ہو کر بات کر رہا ہوں اور میں وہ غلطی نہیں کر رہا جو میرے عزیز دوست رانا پھول محمد خان بار بار کرنے کی

کوشش کرتے ہیں ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی اجازت سے چند چیزوں کی طرف جناب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہاتھی گزر جاتا ہے اس کی دم رہ جاتی ہے اور پھر یہ اس کو پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں ۔ اس کو سوائے اس کے کہ تاخیری حربوں کا نام دیا جائے اور کچھ نہیں ۔ میں اس بات پر مجبور ہوں یہ احساس کرتے ہوئے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے قانون سازی کو ہر قیمت پر روکنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ لیکن یہ بات بار بار کہی جاتی ہے کہ قانون غلط نہ بن جائے ۔ کچھ بننے تو دیجئے ۔ معلوم یوں ہوتا ہے کہ آپ یہ ٹھان کر آئے ہیں کہ یہاں کوئی قانون نہ بنے ۔ میرے خیال کے مطابق اس ہاؤس میں جو اکثریت ہے ۔ اس ہاؤس میں جو گفتگو ہوئی اس کی ایک ایک شق پر بحث ہوئی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر . . . .

وزیر خزانہ ۔ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وہ اپنی سیٹ پر نہیں ہیں اس لیے وہ تقریر نہیں کر سکتے ۔

وزیر خزانہ ۔ میں تو تقریر کر ہی نہیں سکتا ۔ اس لیے کہ تقریر تو صرف حاجی محمد سیف اللہ خان ہی کر سکتے ہیں ۔ جو ہر بار یہ کہتے ہیں کہ آپ کے ذوق کی تشفی کے لیے کہتا ہوں واپس تو میں لے ہی لیتا ہوں ۔ جناب والا ۔ اس طرح ہمارے ذوق کی ہرگز تسکین نہیں ہوتی ۔ رانا صاحب آپ تشریف رکھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ یہ سپیکر صاحب مجھے فرما سکتے ہیں آپ سپیکر نہیں ہیں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ان سے گزارش کی جائے کہ یہ اس ہاؤس کے آداب کو ملحوظ رکھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ میں آپ سے زیادہ ہاؤس کے آداب جانتا ہوں ۔

وزیر خزانہ ۔ آپ زیادہ جانتے ہیں لیکن آپ جو کچھ جانتے ہیں اس علم کو استعمال کرنا نہیں جانتے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ وہ آپ سے سیکھ لوں گا ۔

وزیر خزانہ ۔ سیکھنے سے کوئی حرج نہیں بیوقوفوں سے بھی عقل سیکھ لی جاتی ہے ۔ جناب والا ۔ میں اس معزز ہاؤس سے آپ کی وساطت سے اور خاص طور سے حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے دوستوں سے درخواست کروں گا کہ ٹھیک ہے کہ ان ایوان میں سٹیم بھی نکالی جاتی ہے ان میں غصہ بھی نکالا جاتا ہے لیکن کیا محض اس لیے گفتگو کی جائے اور اس لیے تقریر کی جائے کہ چند ممبران ہاؤس میں اپنی آواز کو انتہا پر پہنچا کر کوٹ اتار کر گفتگو کریں ۔ اس کی بجائے آرام سے دلائل کے ساتھ بات کر سکتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ کوٹ اتارنے پر اعتراض نہیں ہو سکتا ۔

وزیر خزانہ ۔ آج کوٹ اتار دیا ہے اس کے بعد پتہ نہیں کیا اتار دیں ۔

(قہقہہ)

بہر حال یہ ساری چیزیں ہیں لیکن قانون سازی کی رفتار کو خدا کے لیے تیز کرنا چاہیے یہاں ہم دوست بار بار کہتے ہیں شاید کوئی غلط بات نہ بن جائے کہ لوگ کہیں کہ دیکھو صاحب انہوں نے کیا کر دیا ۔ میں آپ کی وساطت سے کہتا ہوں کہ قوم یہ بھی پوچھے گی کہ آپ نے چالیس دن میں اس ہاؤس پر لاکھوں روپے خرچ کئے تاکہ قانون سازی کی جائے ۔ اس دلیل کا اور اس محاسبے کا بھی کوئی جواز آپ کے پاس ہونا چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ مسودہ قانون (ترمیم پنجاب) حکم (اصلاحات)

انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ ۱۹۷۳ منظور کیا جائے۔

(گنتی کے بعد تحریک منظور کی گئی)

سید تابش الوری ۔ نکتہ ذاتی وضاحت ۔ جناب والا ۔ ابھی ہمیں وزیر خزانہ نے طعنہ دیا ہے کہ حزب اختلاف کے اراکین کوٹ اتار دیتے ہیں ۔ میں انہیں یاد دلاتا ہوں کہ کوٹ اتارنے کا طریقہ محترم "قائد عوام" نے رائج کیا ہے ۔ کل بھی انہوں نے یہی کیا تھا ۔

وزیر خزانہ ۔ اسمبلی میں نہیں ۔

مسودہ قانون منڈی عمارتی لکڑی (ملتان) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء

مسودہ قانون نمبر ۸ بابت ۱۹۷۳

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی پنجاب (ملتان) ٹمبر مارکیٹ بل آف ۱۹۷۳ فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودہ قانون منڈی عمارتی لکڑی (ملتان) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ فی الفور زیر غور لایا جائے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اسکی مخالفت کرتا ہوں ۔

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ! جو مسودہ قانون اس وقت ہمارے سامنے ہے یہ بنیادی طور پر عبوری دستور کی متعدد دفعات کے صریحاً خلاف ہے ۔ جناب والا ۔ اس سے پہلے کہ میں جناب کی خدمت میں یہ اہم نکتہ

اعتراض پیش کروں میں آپکی توجہ اس مسودہ قانون کی تمہید کی طرف دلانا چاہتا ہوں جس میں کہا گیا ہے کہ ۔

"A Bill to make provisions for Timber Market Multan and to validate actions taken under Martial Law Order No. 111 issued by the Martial Law Administrator Zone 'C'.

Whereas Martial Law Order No. 111 was issued by the Martial Law Administrator Zone 'C' on 19th March, 1971, prohibting the business of wood or timber including sawing thereof, within the municipal limits of the city of Multan except the Timper Market, Multan established for the purpose by the Multan Improvement Trust."

اس کے ساتھ میں جناب والا ۔ میں آپکی توجہ اسی بل کی ضمن ۹ کی طرف مبذول کرواتا ہوں جس میں کہا گیا ہے ۔

"9. (1) Notwithstanding the repeal of Martial Law Order No. 111 issued by the Martial Law Administrator, Zone 'C' and the Punjab (Multan) Timber Market Ordinance, 1972, anything done, orders made, proceedings taken, possession taken or delivered, ejectment made, removal of any wood, timber, machine or any other thing effected, allotment made, terms and conditions settled or direction given by Government, the Commissioner, Multan, the Deputy Commissioner, Multan, the Chairman, Improvement Trust, Multan, or any other officer or authority in exercise of the powers derived from the said Martial Law Order shall be deemed to be and to always have been validly done, made, taken, delivered, effected, settled and given under this Act and shall not be called in question in any court."

جناب والا ۔ یہ دفعات جو میں نے آپکے سامنے پڑھی ہیں ان کے تحت مارشل لاء ریگولیشن نمبر ۱۱۱ کے اقدامات ، امکانات کو valid کرنے کے لیے یہ مسودہ قانون پیش کیا جا رہا ہے ۔ صرف یہی نہیں ہے کہ مارشل لاء ریگولیشن نمبر

۱۱۱ کے تحت جو اقدامات کئے گئے ہیں ۔ ان کو validate کیا جا رہا ہے بلکہ ابھی آئندہ جو کیا جاتا ہے ۔ مسودہ قانون کی متعلقہ ضمن کے تحت اسے بھی valid قرار دیا جا رہا ہے ۔ اب میں آپکی توجہ عبوری دستور کے آرٹیکل ۱۳۷ کی طرف مبذول کراونگا ۔

Article 137 of the Interim Constitution :

> "Subject to the provisions of this Constitution, the Federal Legislature may make laws (including laws having extra-territorial operation) for the whole or any part of Pakistan, and a Provincial Legislature may make laws for the Province or for any part thereof".

جناب والا ۔ اس آرٹیکل کے تحت صوبائی اسمبلی کو صرف وہ قانون مرتب کرنے اور منظور کرنے کا اختیار ہے جن کا اس دستور کے تحت اسے اختیار دیا گیا ہو ۔ جناب والا ۔ یہ مارشل لاء آرڈر نمبر ۱۱۱ اس دستور کے آرٹیکل ۲۸۰ کی سب کلاز ۳ کے تحت repeal کر دیا گیا ہے ۔ یہ کلاز کہتی ہے ۔

Articile 280 (3) of the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan -

> "All Martial Law Regulations and Martial Law Orders, except Martial Law Regulations and the Martial Law Orders specified in the Seventh Schedule, are repealed with effect as from the commencing day, and on that day each Martial Law Regulation and the Martial Law Orders so specified shall be deemed to have become an Act of the approprate Legislature and shall, with the necessary adaptations, have effect as such".

جناب والا ۔ اس آرٹیکل کے تحت اس مسودہ قانون میں جو بنیادی مارشل لاء آرڈر ہے اسکو repeal کر دیا گیا ہے ۔ اب میں آرٹیکل ۲۸۱ کی طرف آتا ہوں جس کے تحت عبوری دستور نے اختیار دیا ہے اگرچہ کوئی آرڈر یا کوئی مارشل لاء کا ضابطہ repeal کر دیا گیا ہو تاہم اسکے تحت جو اقدامات کئے گئے ہوں ان کو validate کرنے کا اختیار آرٹیکل ۲۸۱ کی سب کلاز ۲ کے تحت دیا گیا ہے ۔ یہ کلاز کہتی ہے ۔

Article 281 (2) of the Interim Constitution says :

> "All orders made, proceedings taken and acts done by any authority, or by any person, which were made, taken or done, or purported to have been made, taken or done, on or after the twenty-fifth day of March, 1969, in exercise of the powers derived from any President's Orders, Martial Law Regulations, Martial Law Orders, enactments, notifications, rules, orders or bye-laws, or in execution of any orders made or sentences passed by any authority in the exercise or purported exercise of powers as aforesaid, shall be deemed to be and always to have been validly made, taken or done."

جناب والا ۔ میرا استدلال یہ ہے کہ اس عبوری آئین کی دفعات کے تحت ہمیں یہ تو اختیار حاصل ہے کہ جو اقدامات مارشل لاء آرڈر یا ریگولیشن کے تحت دستور کے commencing day سے پہلے کے ہوں یا commencing day تک کئے گئے ہیں ان کو validate کیا جا سکتا ہے ایسی معمولی validation دستور نے ہمیں پہلے ہی فراہم بھی کر دی ہے ۔ لیکن جناب والا ۔ آج جو مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے اس میں نہ صرف اس تاریخ تک بلکہ اس تاریخ کے بعد

جو اقدامات ہوئے ہیں یا ہونے ہیں ان کو بھی valid کر دیا گیا ہے۔

اس طرح وہ آمرانہ اختیارات جن کو دستور نے خود سلب کر لیا ہے۔ پراونشل گورنمنٹ یہ اختیارات اس مسودہ قانون کے ذریعے خود لے رہی ہے جو دستور کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ اس کے علاوہ جناب والا میں آپ کی توجہ بنیادی حقوق کی دفعہ ۱۵ کی طرف مبذول کراؤں گا۔ اس میں کہا گیا ہے . . .

Artici 15 of the Interim Constitution of Islamic Republic of Pakistan :

> "Every citizen, possessing such qualifications, if any, as may be prescribed by law in relation to his profession or occupation, shall have the right to enter upon any lawfull profession or occupation, and to conduct any lawful trade or business."

جناب والا۔ اس مسودہ قانون کے تحت کسی بھی آدمی کو حکماً کسی بھی پیشہ کو اختیار کرنے سے روک دیا گیا ہے اور مسودہ قانون کی ضمن ۳ میں یہ ہے کہ۔

> "No person shall carry on business and operate or work hand-saw machines within the municipal limits of Multan Municipal Committee, except in the Timber Market."

تو جناب والا بنیادی حقوق کے تحت موجودہ مسودہ قانون کی کلاز ۳ باطل ہو جاتی ہے۔

مسٹر سپیکر۔ آپ اس کی وضاحت دوبارہ کردیں۔

سید تابش الوری۔ جناب والا: میں نے ابھی بنیادی حقوق کا جو آرٹیکل ۱۵ پڑھا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ہر شہری کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ قانونی طور

پر جو بھی پیشہ اختیار کرنا چاہیے ، وہ کرسکتا ہے ۔ عبوری آئین کے آرٹیکل ۱۵ میں کہا گیا ہے کہ ۔

"Every citizen, possessing such qualifications, if any, as may be prescribed by law in relation to his profession or occupation, shall have the right to enter upon any lawful profession or occupation, and to conduct any lawful trade or business :

مسٹر سپیکر ۔ اس آرٹیکل کی Proviso کو بھی پڑھیں ۔ اس پر تاریخی رولنگ ہے ۔ Proviso میں کہا گیا ہے کہ :

"Provided that nothing in this Article shall prevent—

(*a*) the regulation of any trade or profession by a licensing system ;

(*b*) the regulation of trade, commerce or industry in the interest of free competition therein ; or

(*c*) the carrying on, by the Federal or a Provincial Government, or by a corporation controlled by any Government, of any trade, business, industry or service, to the exclusion, complete or partial, of other persons.

سید تابش الوری ۔ ان میں سے کسی کو بھی تحفظ فراہم نہیں کیا گیا ہے ۱۵ (الف) میں کہا گیا ہے ۔

"the regulation of any trade or profession by a licensing system ;

اس میں لائسنسنگ سسٹم نہیں ہے ممبر مارکیٹ پر لائسنس جاری کرنے

کی ضرورت ہے اسی طرح دوسری Proviso ۱۵ (ب) ہے۔

15(*b*) the regulation of trade, commerce or industry in the interest of free competition therein ;

تو اس میں free competition کے لیے کوئی گنجائش موجود نہیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ اس بل میں کوئی گنجائش رکھی گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو شرائط اور لوازمات ہیں ان میں سے ایک کی بھی یہ مسودہ قانون کی تکمیل نہیں کرتا۔

مسٹر سپیکر۔ آپ اس کے principles کو دیکھ لیں۔ عبوری آئین کا آرٹیکل ۱۵ بالکل واضح ہے۔ اس میں کہا گیا ہے :

Every citizen, possessing such qualifications, if any, as may be prescribed by law in relation to his profession or occupation, shall have the right to enter upon any lawful profession or occupation, and to conduct any lawfuf trade or business ;

اس میں یہ کہاں گارنٹی ہے کہ کسی خاص مقام پر کسی کو حق ہوگا۔ کہ وہ اس مقام پر ٹریڈ کرے گا۔

سید تابش الوری۔ مسودہ قانون کی کلاز ۳ میں اگر exception دے دی جائے تو کیا یہ بہتر نہ ہوگا۔

Mr. Speaker : Where is it that a particular individual derives a right to carry on a trade in a particular locality.

سید تابش الوری۔ یہ چیز اس میں نہیں ہے۔

Mr. Speaker. This is silent about it.

It is not silent Sir. حاجی محمد سیف اللہ خان۔

میں اپنے جواب میں اس مسئلہ کی وضاحت کردوں گا۔ جب تابش صاحب اس کو ختم کریں گے تو میں مطمئن کر دوں گا۔

سید تابش الوری۔ جناب والا۔ میری گزارش اس سلسلے میں یہ ہے کہ عبوری آئین میں یہ نہیں کہا گیا کہ تحفظات حاصل ہوں گے بلکہ اس میں کہا گیا ہے کہ

"No person shall carry on business and operate or work."

Mr. Speaker : This is a particular place. This provision of law relates to a particular place. Article 15 of the Interim Constitution does not touch the point of place on the face of it. That is why I am pointing out to him,

سید تابش الوری۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ جناب والا بنیادی حقوق کے سلسلے میں بھی کہا گیا ہے . . . .

وزیر قانون۔ پوائنٹ آف آرڈر . . . .

سید تابش الوری۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں کر سکتے۔

وزیر قانون۔ پہلے یہ وضاحت کر دی جائے کہ وہ بل کی مخالفت پر بول رہے ہیں یا پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہے ہیں۔

سید تابش الوری۔ میں یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بول رہا ہوں۔

Mr. Speaker : He has raised a point of order.

وزیر قانون۔ یہ الگ بات ہے۔

سید تابش الوری۔ میں دستور کے آرٹیکل ۲۲ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا جو اس طرح پر ہے۔

Article 22 of the Interim Constitution say :

(1) All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.

(2) There shall be no discrimination on the basis of sex alone.

اس سلسلے میں جناب والا میں یہ کہوں گا کہ قانون کی نظر میں تمام شہری مساوی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہے ۔

Mr. Speaker : Law would be equally applicable to every one :

سید تابش الوری ۔ اب مسودہ قانون کی ضمن دفعہ ۷ پر نظر ڈالیں جس میں یہ کہا گیا ہے ۔

"The Commissioner, Multan may, for such period and subject to such conditions as he may determine, exempt any person from the operation of all or any of the provisions of this Act."

جناب والا ۔ یہ ایسی ہولناک دفعہ ہے جس کے تحت قانون کا اصل مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے ۔

وزیر مال ۔ جناب والا آرٹیکل ۲۲ میں بڑا واضح طور پر دیا گیا ہے ۔

Mr. Speaker : I am equally trying to understand his objection. That is why he is elaborating.

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس مسودہ قانون کے تحت تمام افراد کے لئے یہ لازم قرار دے دیا گیا ہے کہ وہ ممبر مارکیٹ کا کام ممبر مارکیٹ میں ہی کریں اور ایک فرد واحد یعنی کمشنر کو اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ جس کو چاہے اور جس وقت چاہے اس سے مستثنیٰ قرار دے دے اس طرح یہ قانون سب کے لیے

یکساں نہیں ہے۔ چند افراد کو ایک مخصوص جگہ کے کاروبار کے لیے مجبور کرنا اور کچھ کو مستثنیٰ کردینے کا اختیار بنیادی حقوق کی نفی ہے۔ میں اس سلسلے میں آپ کی توجہ ایک اور چیز کی طرف مبذول کراؤں گا۔

مسٹر سپیکر۔ اب ایوان کی کارروائی ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء ساڑھے آٹھ بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء بروز بدھ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہوگیا)۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوئم

بدھ ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء

(چہار شنبہ ۔ ۲۵ ذوالحج ۱۳۹۲ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ○ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ○ وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ○ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ ۖ فَمَحَوْنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ وَكُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ تَفْصِيلًا ○

پ ۱۵ ۔ س ۱۷ ۔ ع ۱ و ۲ ۔ ایات ۹ تا ۱۲

بلاشبہ یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو اچھے کام کرتے ہیں خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لئے اجر عظیم ہے۔ اور یہ بھی بتاتا ہے کہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور انسان جس طرح جلدی سے بھلائی مانگتا ہے اسی طرح برائی طلب کرتا ہے اور انسان تو بڑا جلد باز ہے۔ اور ہم نے دن اور رات کو دو نشانیاں بنایا ہے رات کی نشانی کو تاریک بنایا اور دن کی نشانی کو روشن تاکہ تم اپنے پروردگار کا فضل (یعنی روزی) تلاش کرو اور برسوں کا شمار اور حساب جان سکو۔ اور ہم نے تو ہر چیز کو پوری تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔

وما علینا الا البلاغ

○

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

بہاولپور ڈویژن کے لیے علیحدہ تعلیمی ریجن

*۳۶۷ حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے بہاولپور ڈویژن کے لیے علیحدہ ریجن کی منظوری دے دی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو اندازاً کس تاریخ تک یہ قائم کر دیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم ۔ (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ اگر مالی مشکلات حائل نہ ہوں تو پنجاب میں ایک نئے تعلیمی ریجن کا قیام جس میں بہاولپور ڈویژن شامل ہوگا اس سال کے دوران عمل میں آ جائے گا ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ سوال میں بہاولپور ڈویژن کے لیے علیحدہ ریجن کے متعلق پوچھا گیا تھا ۔

وزیر تعلیم۔ جناب والا ۔ حکومت پنجاب کا پانچ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر اور پانچ ڈائریکٹوریٹ قائم کرنے کا ارادہ ہے ۔ اگلے مالی سال کے خرچ میں اس کا حساب کیا جائے گا اگر کوئی مالی مشکلات نہ ہوئیں تو ڈائریکٹوریٹ قائم ہو جائے گا ۔ اس وقت صرف دو ڈائریکٹوریٹ ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے ابھی یہ فرمایا ہے کہ ایک نئے تعلیمی ریجن کا قیام جس میں بہاولپور ڈویژن شامل ہوگا اس سال کے دوران عمل میں آ جائے گا ۔ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ بجٹ سے پہلے مالی جائزہ لیا گیا تھا ۔ اگر لیا گیا تھا تو اس میں یہ شامل تھا یا نہیں کہ بہاولپور میں ایک ڈائریکٹوریٹ قائم ہوگا ؟

وزیر تعلیم ۔ یہ جائزہ میں شامل تھا لیکن جب بجٹ finclise کیا گیا تو اس میں اس مقصد کے لیے رقم کی گنجائش نہیں تھی ۔

میاں مصطفےٰ ظفر - جناب والا - کیا اس میں ملتان ڈویژن شامل ہے ؟

وزیر تعلیم - میں عرض کر چکا ہوں کہ ملتان ڈویژن خود ایک ڈویژن ہے اور اس میں ہم ڈائریکٹوریٹ قائم کرنا چاہتے ہیں -

---

۱۹۷۱-۷۲ء کے دوران فرضی اداروں کے نام پر گرانٹوں کی وصولی

*۴۲۰ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بفرض اشخاص نے ۱۹۷۱-۷۲ء کے دوران محکمہ تعلیم سے فرضی اداروں کے نام پر گرانٹیں وصول کی ہیں - مگر ایسے اشخاص کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی ؟

وزیر تعلیم - (ڈاکٹر عبدالخالق) : جی نہیں -

سرکاری سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو بطور ڈرائنگ اور ڈسپرسنگ افسروں کا کام کرنے کا اختیار دینا

*۴۲۷ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سرکاری مدارس کے ہیڈ ماسٹروں کو ڈرائینگ اور ڈسپرسنگ افسروں کے اختیارات نہیں دیے گئے ہیں جس کے نتیجے میں ان کے ماتحت کام کرنے والے اساتذہ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ انہیں اپنی ماہانہ تنخواہ کی وصولی کے سلسلے میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے دفتر جانا پڑتا ہے -

(ب) اگر (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت سرکاری

سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو بطور ڈرائنگ و ڈسپرسنگ افسروں کا کام کرنے کے اختیارات دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم - ڈاکٹر (عبدالخالق) : (الف) گورنمنٹ ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹریسوں کو ڈرائینگ اور ڈسپرسنگ کے اختیارات حاصل ہیں ۔ لیکن یہ اختیارات مڈل سکولوں کے سربراہوں کو تفویض نہیں کئے گئے ہیں ۔

(ب) مڈل سکولوں کے سربراہوں کو یہ اختیارات دینے کا مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ یہ اختیارات مڈل سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو کب تک دے دئے جائیں گے کیونکہ اساتذہ بڑے پریشان ہیں ؟

وزیر تعلیم- جناب والا - اس کے متعلق وقت کا تعین کرنا مشکل ہے کیونکہ ان گزیٹیڈ ملازمین ہیں اور اس کا تعلق صرف محکمہ تعلیم سے ہی نہیں بلکہ تمام محکموں سے ہے کہ کس عہدہ کے افسروں کو ڈرائینگ و ڈسپرسنگ آفیسر کے اختیارات دیں - یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے اور اس کا فیصلہ بہت دور رس ہوگا اس لیے اس کے متعلق وقت کا تعین نہیں کیا جا سکتا ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا - ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹریسوں کو payment کرنے کا آرڈر کیوں نہیں ؟

وزیر تعلیم - ایسا درست نہیں ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا - بغیر وقت ضائع کئے مڈل سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں اور ہیڈ مسٹریسوں کو ادائیگی کے اختیارات کیوں نہیں دیئے جاتے - کیا وہ غیر ذمہ دار ہیں ۔ اس میں کون سی رکاوٹ ہے ۔

وزیر تعلیم - جناب والا - میں نے عرض کیا تھا کہ نان گزیٹڈ ملازمین

کے بارے میں حکومت پاکستان اور حکومت پنجاب کی ایک پالیسی ہے کہ کس سطح کے ملازم کو کتنی زیادہ ذمہ داری دی جا سکتی ہے ۔ یعنی کتنے پیسے وہ خرچ کرنے کی منظوری دے سکتا ہے ۔ میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لیے عرض کرتا ہوں کہ حقیقت میں تمام مڈل سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو جانا نہیں پڑتا بلکہ اس قسم کا بندوبست ہے کہ ایک کنونشنل سکول سنٹر کہلاتا ہے اس سنٹر کا ہیڈ ماسٹر سب کے بل اکھٹے کرکے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے دفتر میں لے جاتا ہے ۔ اس قسم کا بندوبست پہلے سے موجود ہے ۔ اس سلسلے میں کافی سہولت موجود ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا یہ ضرورت نہیں ہے کہ استاذوں کو تنخواہ لینے کے لیے ڈسٹرکٹ انسپکٹروں کے دفاتر کے درجنوں چکر لگانے پڑتے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ یہ ممکن ہو سکتا ہے ۔ اگر کسی کے بل میں کوئی نقص ہو تو اکاؤنٹس کا محکمہ چھان بین کرکے اس کو واپس کرتا ہے ۔ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ اسی مشکل کو دور کرنے کے لیے میں نے کہا ہے کہ سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو بھی ڈرائنگ اور ڈیپرسنگ افسروں کے اختیارات دیئے جائیں ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ جناب والا ۔ ہمیں کل / پیپلز ہاؤس میں سوالات کی کاپیاں مہیا نہیں کی گئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو دفتر سے متعلقہ بات ہے ۔ یہ آپ کا استحقاق ہے کہ تمام کاغذات آپ کو پہنچنے چاہئیں ۔ یہ بات آپ میرے علم میں لاتے تو میں دفتر سے تحقیق کرا لیتا کہ ایسا کیوں ہوا ہے ۔

آوازیں ۔ ہمیں پہنچی ہیں ۔

سٹر سپیکر - اگر کسی ایک ممبر کو نہیں ملی تو ایسا بھی نہیں ہونا چاہئے -

چودھری امان اللہ لک - میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ مسئلہ حکومت کے زیر غور ہے - کیا محکمہ تعلیم نے اس سلسلے میں کوئی سفارش کی ہے ؟ اگر کی ہے تو کس محکمہ کے زیر غور ہے ؟

وزیر تعلیم - میں نے عرض کی ہے کہ اس کا اطلاق صرف محکمہ تعلیم پر ہی نہیں ہوگا بلکہ حکومت کے ایک خاص سطح تک کے افیسروں پر اس کا اطلاق ہوگا لیکن چونکہ ہمیں بھی اس مسئلہ پر شکایات موصول ہوئی ہیں - اس لیے ہم غور کر رہے ہیں کہ انہیں بھی ڈرائنگ اور ڈسبرسنگ افسروں کے اختیارات دیئے جائیں -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا - میں نے پوچھا ہے کہ کیا آپ نے تحریری طور پر کوئی سفارش بھیجی ہے تاکہ پتہ چل سکے کہ وہ سفارش کس محکمہ کے زیر غور ہے ؟ حکومت تو بے شمار محکموں پر مشتمل ہے -

وزیر تعلیم - میں خود کیبنٹ کا ممبر ہوں اس میں یہ بات ہو چکی ہے - یہ مسئلہ بڑا لمبا اور پیچیدہ ہے اور حکومت کے زیر غور ہے -

---

اساتذہ کی تنخواہوں کے تاخیری بلوں کی منظوری

*۴۲۸ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا حکومت یہ احکامات جاری کرنے کو تیار ہے کہ تاخیری بے بلوں کو بھی پاس کر دیا جائے کیونکہ اساتذہ کسی تاخیر کے ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ تاخیر صدر دفتروں کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ کہ تاخیری

بلوں کے لیے پری آڈٹنگ اتھارٹی (Pre-auditing authority) اے جی کی بجائے ڈسٹرکٹ ٹریژری آفیسر کو قرار دیا جائے۔ تاکہ اساتذہ بلاوجہ سے دوچار نہ ہوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ ٹریژریز کی تنظیم نو کے تحت یہ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفیسر میں تبدیل ہو جائے گی اور پری آڈٹ کی اتھارٹی اکاؤنٹنٹ جنرل کی بجائے ان دفاتر کو مل جائے گی۔ اس تبدیلی کے باوصف یہ مشکل بہت حد تک دور ہو جائے گی۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر۔ نیشنلائزڈ سکولوں کے درجہ چہارم کے ملازمین کو ابھی تک تنخواہیں نہیں ملیں۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر تعلیم۔ اس کا اصل سوال کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر ملک غلام نبی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

چودھری امان اللہ لک۔ وزیر موصوف نے میرے سوال کے ایک حصے کا جواب تو دیا ہے کہ آئندہ کے لیے ٹریژریز کے متعلق مشکلات کا ازالہ ہو جائے گا لیکن انہوں نے میرے سوال کے دوسرے حصہ کا جواب نہیں دیا جو بل ابھی تک پری آڈٹ میں پڑے ہیں ان کو dispose of کرنے کے لیے حکومت تیار ہے یا ان پر غور کر رہی ہے ؟

وزیر تعلیم۔ جناب والا۔ فاضل رکن نے خود سوال اچھی طرح سے نہیں پڑھا۔ انہوں نے کسی خاص بل کے متعلق نہیں کہا بلکہ ایک عام بات کی ہے کہ جو بل لیٹ ہو جاتے ہیں ان کے متعلق کیا طریق کار ہے۔ صاف ظاہر ہے ان کو نمٹانے کے لیے ایک خاص طریقہ کار موجود ہے۔ فاضل رکن مسٹر عبدالقیوم نے پہلے سوال میں پوچھا ہے کہ آئندہ اس تکلیف کو دور کرنے کے لیے کیا طریق کار ہونا چاہئے تو میں یہ عرض کروں گا کہ گوجرانوالہ۔ گجرات اور راولپنڈی میں ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس افسروں نے کام شروع کر دیا ہے۔

ملک محمد اعظم - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جو افسران payment کی تاخیر کے ذمہ دار ہوتے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے ؟

وزیر تعلیم - وہ میرے محکمہ کے افسران نہیں ہوتے وہ محکمہ مالیات سے تعلق رکھتے ہیں - لیکن عام طور جب تاخیر ہوتی ہے تو بل میں کوئی نہ کوئی نقص یا غلطی رہ جاتی ہے - میں جب سینئر کلاس ون افسر تھا تو میرے بھی بل رک جاتے تھے کیونکہ ان میں کوئی نہ کوئی نقص ہوتا تھا - تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں لیکن اگر بغیر نقص کے بل روکا جائے تو اس کی شکایت وزیر خزانہ سے کی جا سکتی ہے -

چودھری امان اللہ لک - کیا حکومت ایسے احکام جاری کرنے کے لیے تیار ہے کہ تاخیری Pay Bills کو بھی پاس کر دیا جائے - یا جو ابھی تک پاس نہیں ہو سکے یا ٹائم بارڈ ہو چکے ہیں ان کو بھی پاس کر دیا جائے ؟ یہ میں آئندہ کے لیے عرض کر رہا ہوں -

مسٹر چیئرمین - یہ ضمنی سوال نہیں ہے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میرے ایک ضمنی سوال کے جواب میں وزیر موصوف نے فرمایا تھا کہ وہ اس کو سمجھے نہیں اور انہوں نے اس کا جواب نہیں دیا اور فرمایا تھا کہ سوال غلط ہے میں اس کی وضاحت کر رہا ہوں -

مسٹر چیئرمین - اگر سوال ہی غلط ہو تو آپ اس کی کیا وضاحت کریں گے - اگر آپ کا سوال درست ہوتا تو اس کا جواب بھی درست ہوتا - وہ سوال درست کرنے کے لیے تو نہیں کھڑے ہیں -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میرا سوال بالکل درست ہے -

ایجوکیشن کمیٹیاں یا ڈویژنل ریکروٹمنٹ بورڈز

*۴۲۹ ۔ مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا حکومت مدرس کی آسامی کے امیدواروں سے انٹرویو لینے کا طریقہ ختم کرنے پر غور کر رہی ہے خصوصاً جب کہ وہ پہلے ہی سی ۔ ٹی ۔ اور بی ۔ ایڈ کے امتحانات پاس کر چکے ہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبے کی نئی تشکیل شدہ ایجوکیشن کمیٹیاں کسی طرح بھی ڈویژنل ریکروٹمنٹ بورڈوں سے مختلف نہیں ہیں اگر ایسا ہے تو کیا حکومت ان دونوں میں سے کسی ایک (کمیٹیاں یا بورڈ) کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ محکمہ تعلیم میں بے قاعدگیوں کے مواقع کم سے کم ہو جائیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔ نئی تشکیل شدہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن کمیٹیاں ڈویژنل ریکروٹمنٹ بورڈوں سے مختلف ہیں ۔ اور یہ کمیٹیاں جہاں تک محکمہ تعلیم میں نان گزیٹڈ آسامیوں کی ریکروٹمنٹ کا تعلق ہے بورڈ کی جگہ لے لیں گی ۔

میاں مصطفےٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ جو جواب ہمیں دیا گیا ہے وہ درست نہیں ہے ۔ صوبہ میں کسی ایجوکیشن کمیٹی کا وجود نہیں ہے ۔

Mr. Chairman : He has said it from the minutes supplied by the Office.

میاں مصطفےٰ ظفر ۔ جو جوابات دئے جاتے ہیں وہ درست ہونے چاہئیں ۔

Mr. Chairman : The House is concerned with what he says on this Floor.

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا - یہ جو ریکروٹمنٹ بورڈ ہیں - کیا یہ یونیورسٹی کی کھلی ہوئی توہین نہیں ہے - ایک آدمی بی - ایڈ پاس کرتا ہے - اس کی نمبروں کی بنیاد پر تقرری کرنے کی بجائے اس کا انٹرویو لیا جاتا ہے اور زیادہ نمبر لینے والا پیچھے رہ جاتا ہے اور تھوڑے نمبروں والا پہلے لگایا جاتا ہے -

Mr. Chairman : This does not arise.

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا - جب بی - ایڈ کا داخلہ ہوتا ہے تو ان کا فزیکل ٹیسٹ ہوتا ہے اس کے بعد پورے سال میں ان کے ہر قسم کے امتحانات ہوتے ہیں اور ان کی قابلیت کا ٹیسٹ لیا جاتا ہے - اس کے بعد جب فائینل امتحان ہوتا ہے تو کیوں نہ اس میں حاصل کردہ نمبروں کے مطابق ان کی تقرری کی جائے - بورڈ کا انٹرویو سسٹم صرف اپنوں کو آگے کرنے اور مستحق لوگوں کو پیچھے کرنے کے مترادف ہوتا ہے -

مسٹر چیئرمین - کیا آپ کوئی ایسی مثال پیش کر سکتے ہیں جس میں ایسی irresposibility آپ کے علم میں آئی ہو ؟

مسٹر عبدالقیوم بٹ - میں مختصر بات کرتا ہوں - میں کہتا ہوں کہ جب داخل ہوتے ہیں اسی وقت ساری صلاحیتوں کا ٹسٹ ہوتا ہے اور جو کوئی بھی ٹریننگ کے دوران یا اس کے بعد unfit ہو جائے تو اسے نکال دیا جاتا ہے - جب اس کو حکومت یہ کہتی ہے کہ The man is fit to teach اور اس کو بی - ایڈ کی ڈگری مل جاتی ہے - اس کے بعد انٹرویو کا کیا جواز ہے ؟

مسٹر چیئرمین - جب بھی نئی تقرریاں کرنی ہوتی ہیں تو انٹرویو لینا پڑتا ہے -

یہ ضروری بات نہیں ہے کہ اگر آپ بی ۔ اے کرلیں یا ایل ایل بی کرلیں تو آپ بھی یہ کہیں کہ مجھے فلاں جگہ لگا دیا جائے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اگر ایک آدمی fit نہیں ہے تو اسے داخل ہی نہ کیا جائے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ یہ آپ خود سوچ لیں ۔

وزیر تعلیم ۔ اس بات کو تو سمجھنے کے لیے بہت تھوڑی سی عقل کی ضرورت ہے ۔ تمام دنیا میں کسی بھی پوسٹ کے لیے جب آدمی چنے جاتے ہیں تو جب آسامیوں سے زیادہ امیدوار ہوتے ہیں ۔ اگر دو آسامیاں ہوں اور دو سو امیدوار ہوں تو صاف ظاہر ہے کہ ان میں سے بہترین آدمی لینے چاہئیں ۔ اس میں صرف نمبر ہی شمار نہیں ہوتے ۔ فاضل رکن کو معلوم ہوگا کہ نمبر تو لوگ بہت سے اور طریقوں سے بھی حاصل کر لیتے ہیں ۔ لیکن انٹرویو میں اور بہت سی صلاحیتیں جانچی جاتی ہیں ۔ فاضل رکن کو جو اندیشہ ہے کہ انٹرویو گڑبڑ کرنے کے لیے جاتے ہیں تو یہ بالکل غلط ہے ۔ انٹرویو کی بنیاد پر بہترین لوگ چنے جاتے ہیں اور ان میں مقابلہ ہوتا ہے ۔ باقی اگر میرے فاضل دوست کو کوئی شکایت ہو تو وہ متعلقہ جگہ اس کی شکایت کر سکتے ہیں ۔ اس پر یقیناً ایکشن لیا جائے گا ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ راولپنڈی ڈویژن میں ایسے لوگ بھی بھرتی کئے گئے لیکن جن کے پاس بی ۔ ایڈ کی ڈگری تھی ان کو نااہل قرار دیا گیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک قسم کی یونیورسٹی کی توہین ہے کہ ایک طرف تو ان کو ٹریننگ کے بعد ڈگری دی جاتی ہے اور دوسری طرف ہمارا ریکروٹنگ بورڈ ان کو نااہل قرار دیتا ہے ۔ میں اس کو بے انصافی سمجھتا ہوں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ جن مثالوں کا آپ ذکر کر رہے ہیں ان کو آپ علیحدہ سوال کی شکل میں دے دیں ۔ ان پر وزیر موصوف پوری توجہ فرمائیں گے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ جناب والا ۔ کیا ایجوکیشن کمیٹیوں میں عوامی نمائندوں کو بھی شامل کیا گیا ہے ؟ اگر کیا گیا ہے تو لائل پور سے ایجوکیشن کمیٹی کے ممبروں کے نام بتائیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے ، اس کا جواب ''ہاں'' ہے ۔ عوامی نمائندوں کو شامل کیا گیا ہے ۔ لیکن نام جاننے کے لیے انہیں الگ سوال کرنا چاہیے ۔

رائے عمر حیات خان ۔ کیا ضلعی ایجوکیشن کمیٹی میں اپوزیشن کے نمائندے لئے گئے ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ جی ، بالکل ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ جناب وزیر تعلیم سے ایک نہایت ہی موزوں سوال کیا گیا تھا کہ جو لوگ داخلہ کے لیے اہل قرار دیے جاتے ہیں ، انہیں ملازمت میں کیوں نااہل قرار دیا جاتا ہے ؟ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ پڑھانے کے لیے نااہل ہیں تو کیا وزیر تعلیم از راہ کرم کوئی ایسا طریق کار وضع فرمائیں گے کہ داخلے کے وقت نااہل آدمیوں کو داخلہ نہ دیا جائے ۔ تاکہ ان کا ایک سال نہ ضائع ہو ، اور وہ نوکری سے بھی محروم نہ ہوں ۔

وزیر تعلیم ۔ میں پھر عرض کروں گا کہ یہ بڑی سیدھی بات ہے ۔ میں ایک مثال دیتا ہوں کہ ایک ہی ممبر کے بہت سے امیدوار موجود ہیں ، بی ۔ ایڈ پاس ہیں ۔ آپ نے ایک امیدوار کو ملازم رکھنا ہے جبکہ دو سو امیدواروں کی درخواستیں ہیں ۔ تو آپ کس طرح ان دو سو میں سے ایک امیدوار کو چنیں گے ؟

سردار امجد حمید خان دستی ۔ اگر مجھے اجازت ہو تو میں عرض کروں ، ان کا اعتراض یہ ہے کہ بعض اوقات زیادہ نمبر والوں کو الگ کر دیا جاتا ہے اور کم نمبر والوں کو لے لیا جاتا ہے جو ان کے منظور نظر ہوتے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ اگر اس قسم کی کوئی شکایت ہے تو ڈویژنل ریکروٹمنٹ بورڈ کا میں انچارج نہیں ہوں ۔ اگر گڑبڑ ہوئی ہے تو اس کے خلاف شکایت کریں ۔ مختلف سطح پر اس کا خاص طریقہ ہے ۔ اگر کوئی ایسی مثال موجود ہے تو میں ڈویژنل ریکروٹمنٹ بورڈ کی کارکردگی کا ذمہ دار نہیں ہوں ۔

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر ۔ ڈویژنل ریکروٹمنٹ بورڈ جن امیدواروں کو سلیکٹ کر لیتا ہے اور ان کی جو لسٹیں مرتب ہو جاتی ہیں ، کیا ان کے مطابق تعیناتی کی جاتی ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ اصولاً اس کا جواب "جی ہاں" ہے ۔

رائے عمر حیات خان ۔ کیا ضلعی ایجوکیشن کمیٹیوں کو ٹرانسفرز کے معاملات بھی دیے جائیں گے ؟

وزیر تعلیم ۔ ان کا نام ہی ریکروٹمنٹ کمیٹیاں ہے ۔

میاں مصطفےٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ ایجوکیشن کمیٹیاں ، جو انٹرویو لیں گی ، کیا ان کے ممبران پڑھے لکھے ہیں ۔ اگر ہیں تو ان کا معیار تعلیم کیا رکھا گیا ہے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

طلبا اور طالبات کے سکول جو بند پڑے ہیں

*۴۳۶ ۔ مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا وہ صوبے کے تمام ڈی ۔ ای ۔ او ایس کو یہ ہدایت کرنے کو تیار ہیں

کہ وہ رپورٹ پیش کریں کہ ان کے اپنے اپنے ضلع میں طلبہ اور طالبات کے کتنے سکول بند پڑے ہیں نیز ان کے بند رہنے کی وجوہ بھی بیان کریں ؟

وزیر تعلیم : (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ ان سکولوں کے ضلع وار فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو بند پڑے ہیں ۔ ان کے بند رہنے کی وجوہات ہر ضلع کے مقابل درج ہیں ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Hon'ble Minister for Education be please to state what steps the Government proposes to take to re-open such institutions ?

Minister for Education : For the information of Hon'ble Member I state that whatever the causes are, we are trying to eradicaie them. For example, the causes are ; firstly, the lady-teachers some time do not want to go to far-flung areas where there are not much facilities. So we are trying to introduce these facilities there. Then secondly, the recruitment, which was done on Divisional basis, ignored people from back-ward areas. Now with this new system of District Education Committee ; we hope, when the representatives from all tehsils and back-ward areas will be in the Interview Board, they will naturally prefer and select the candidates who will be willing to go to such areas. Then, at some places, there are no building facilities or at some places there is only one teacher, and if he goes or is transferred, then the school is automatically closed. Such are the causes that we are trying to eradicate and in the near future, with the co-operation of all the Members of this House through the District Education Committees, we hope to re-open all such schools and infact increase the number of schools in back-wards areas.

سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جب نئے سکول کھولے جاتے ہیں ۔ اس کے لیے ضلع کے سکولوں کی

---

* براہ مہربانی گوشوارہ I کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

انتظامیہ سے مشورہ کیا جاتا ہے ؟ مجھے اس ضمن میں ایک شکایت موصول ہوئی ہے اور میں عرض کرتا ہوں کہ اس پر وزیر تعلیم غور کر کے اس کا ازالہ فرمائیں۔ مظفر گڑھ ضلع میں بے شمار لڑکیوں کے ایسے سکول کھولے گئے ہیں جہاں دو ٹیچرس ہیں اور دو ہی طالبات ، یا ایک طالبہ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ضمن میں یہ ضروری ہے کہ ڈسٹرکٹ انسپکٹرس سے دریافت کیا جائے کہ کون سی جگہ موزوں ہے ۔ جہاں طالبات مل سکتی ہیں اور جہاں انہیں پڑھائی کا شوق ہوگا یا وہ آ سکتی ہیں تاکہ قوم اور محکمے کا جو پیسہ ضائع ہو رہا ہے وہ ضائع نہ ہو ۔ موزونیت کے لیے یہ لازمی ہے کہ ان سے دریافت کیا جائے ۔ کیا اس ضمن میں فاضل وزیر تعلیم از راہ کرم اپنی پالیسی پر نظرثانی کریں گے ؟

Mr Chairman : I suggest that the Hon'ble Member may please see the Minister in his Chamber.

Mrs. Syeda Abida Hussain : Sir, in some areas some schools remain closed unofficially. In fact, they do not function and when reports are lodged with District Inspector of Schools or the Divisional Inspector of Schools, it is stated by them that since they do not have transport facilities at their disposal it is very difficult for them to check up these cases in those far-flung areas. Would the Hon'ble Minister be pleased to inform the House as to what steps are being taken in this regard ?

Minister for Education : Yes, Mr. Speaker, the Hon'ble Member has pointed out things which we are already considering. In Sind, the Government has arranged to supply them some transport in the next Budget and we might also provide it. As colossal expenditure is involved, I cannot give an undertaking but certainly it is under our consideration.

Colonel Mohammad Aslam Khan Niazi : Will the Minister for Education throw light on the facilities given to the teachers of far-flung areas and... ..

مسٹر چیئرمین ۔ کرنل صاحب ، ایوان تو آپ کی اردو سننے کے لیے بے تاب ہے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ چونکہ ایوان میں انگریزی چل پڑی تھی ۔ اس لیے ہم بھی اسی train پہ چل پڑے ہیں ۔

بہرحال میں عرض کر رہا تھا کہ جو پسماندہ ، دور دراز ، دور افتادہ علاقے ہیں وہاں وزیر تعلیم نے فرمایا ہے کہ یہ ان اہلکاروں کو خاص مراعات دے رہے ہیں ۔ تو کیا وہ اس پہ فرمائیں گے تاکہ ہم ان لوگوں کو بتا سکیں کہ ہمارے پسماندہ علاقے میانوالی عیسلے خیل میں مراعات ہیں ۔ تاکہ وہ لوگ بڑی خوشی سے وہاں آ سکیں ؟

جناب والا ۔ میرے سوال کا دوسرا حصہ یہ ہے ٹرانس‌انڈس یعنی انڈس کے پار کا ایک الاؤنس ہوتا تھا اور جو بھی محکمہ جات انڈس کے پار تعینات ہوتے تھے ان کو ٹرانس انڈس (ایک قسم کا فنڈ) ملتا تھا ۔ کیا عیسلے خیل اور ڈیرہ غازی خان جو کہ دریائے سندھ کے پار ہیں ۔ ان کو اب بھی ٹرانس انڈس (الاؤنس) مل سکے گا ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ پہلے حصہ کے جواب میں میں نے خاص مراعات نہیں کہی تھیں ۔ بلکہ میں نے تو کہا تھا کہ بعض وجوہات ہیں ۔ ہم ان کو دور کریں گے ۔ دور کرنے کا میں نے طریقہ بتایا ہے ۔ دوسرے وہ جو کہتے ہیں انڈس پار یا سمندر پار الاؤنس یہ پہلے کبھی تجویز نہیں آئی ۔ اگر اس تجویز کی کوئی بنیاد ہو تو حکومت اس کو زیرغور کرے گی ۔

راجہ سکندر خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پسماندہ اضلاع جن میں میری تحصیل بھی شامل ہے اس میں ڈگری کالج نہیں ہے ۔ کیا اس بات کا امکان ہے کہ وہاں ڈگری کالج بنایا جائے گا ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں کہ وہاں کوئی کالج ہے

یا نہیں ہے ۔ میں اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتا ۔ لیکن آئندہ مالی سال میں اس پر غور کیا جا سکتا ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ طالبات کے جتنے سکول بند پڑے ہیں ان میں سے ۹۹ فیصدی اس وجہ سے بند ہیں کہ دورودراز علاقوں میں لڑکیاں پڑھنے کے لیے نہیں جاتیں ؟

وزیر تعلیم ۔ اس کا جواب میں نے انگریزی میں پہلے ہی دے دیا ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ اگر یہ درست ہے تو کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ وہاں کی مقامی تھرڈ ڈویژن میٹرک پاس لڑکیوں کو پی ٹی سی میں داخلہ دیتے اور یہ سارے مسائل حل ہو جاتے ؟

وزیر تعلیم ۔ فاضل رکن نے دل کی بات کہہ دی ہے ۔ ہر علاقے میں بے تحاشہ اب بھی سیکنڈ اور فرسٹ کلاس میٹریکولیٹ موجود ہیں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ جناب والا ۔ اگر پسماندہ علاقوں میں فرسٹ اور سیکنڈ ڈویژن لڑکیاں ہوتیں تو وہ وہاں استانیاں بنتیں اور وہ وہاں ضرور پڑھاتیں شہروں اور ایڈوانس علاقے کی لڑکیاں فرسٹ اور سیکنڈ کلاس ہوتی ہیں ۔ اگر فرسٹ اور سیکنڈ ڈویژن وہاں نہ ہوں تو تھرڈ کلاس کو وہاں داخلہ دینا چاہیے تھا ۔

وزیر تعلیم ۔ یہ گاؤں والوں کی توہین ہے ۔ میں خود گاؤں میں پیدا ہوا وہیں پڑھا اور میں نے کسی شہر والے کو اپنے سے آگے نہیں نکلنے دیا ۔ گاؤں میں بہت ہونہار اور ذہین بچے ہوتے ہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شہروں میں distraction زیادہ ہے ۔ بچوں کو تعلیم سے دور رکھنے کے لیے ۔ ٹیلیویژن سب سے بڑی مصیبت ہے اور بہت سی چیزیں ہیں ۔ گاؤں کے بچے زیادہ محنت کرتے ہیں اور وہاں استاد بچے کا باپ اور بچے کا relation ہوتا ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا - یہ کہہ کر جان نہ چھڑائیں - میں نے یہ کہا ہے کہ اگر فرسٹ اور سیکنڈ ڈویژن وہاں نہ ہوں تو کیوں نہ تھرڈ ڈویژن کو داخلہ دیا جاتا -

Mr. Chairman : It is your hypothetical consideration. How can you say that there are no Ist Class and 2nd Class students ; Ist Class 2nd Class students are available there. I don't entertain this statement.

مسٹر عبدالقیوم بٹ - میں خود پسماندہ علاقے سے تعلق رکھتا ہوں اور ہم چیختے چلاتے رہتے ہیں - ہمارے سکول بند پڑے ہیں کسی تھرڈ ڈویژن کو داخلہ دیا جائے لیکن انھوں نے نہیں دیا -

Mr. Chairman : That is your demand. But Ist and Second Class students are available there.

مسٹر عبدالقیوم بٹ - بالکل نہیں ہیں - وہاں سکول ہیں ہی نہیں جو ہیں وہ بند پڑے ہیں آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس سٹوڈنٹس ہیں -

Mr Chairman : I don't entertain your statement.

مسٹر عبدالقیوم بٹ - آپ اس کے متعلق پسماندہ علاقوں سے تصدیق کرالیں -

مسٹر چیئرمین - ٹھیک ہے کرالیں گے -

سردار امجد حمید خان دستی - عبدالقیوم بٹ صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ داخلے کے لیے جو طریقہ اختیار کیا گیا ہے یا جو طریقہ وضع کیا گیا ہے اس کے تحت آئندہ امتحانات میں masses کی حالت میں تھرڈ ڈویژن نکلیں گے -

مسٹر چیئرمین - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے -

رائے عمر حیات خان - جو سکول بند پڑے ہیں ان کو کھولنے کے لیے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے ؟

وزیر تعلیم - جناب والا - انگریزی میں جب ایک سوال کا جواب دے رہا تھا تو اس کے متعلق عرض کیا تھا کہ بہت سی وجوہات ہیں اور ہم ان وجوہات کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں -

ملک ثنا اللہ خان - کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ اب مڈل سکول کھولنے کا کیا معیار ہے -

وزیر تعلیم - یہ اس سوال سے متعلق نہیں ہے لیکن پھر بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ اس چیز کو دیکھا جائے کہ طالب علموں کی تعداد کیا ہے اور عام طور سے یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ دس پندرہ میل کے ایریا میں کوئی ہائی سکول ضرور موجود ہو -

قاضی محمد اسماعیل جاوید - جناب والا - جس طرح میرے دوست عبدالقیوم بٹ صاحب نے فرمایا ہے پسماندہ علاقوں میں تھرڈ ڈویژن لڑکیاں ہوتی ہیں - میں اس کی مثال دیتا ہوں - میں نے اپنے کوٹہ میں سے تین لڑکیاں بھیجیں جو تھرڈ ڈویژن تھیں اور تینوں کو ہی واپس کر دیا گیا - یہ سچ کہہ رہے ہیں - لہذا ایسی کوئی خصوصی اجازت دی جائے کہ پسماندہ علاقوں کی تھرڈ ڈویژن لڑکیاں تعینات ہوں اور انہیں پی - ٹی - سی میں داخلہ مل سکے -

Mr. Chairman : I would request the Minister to pay attention to this question,

کرنل محمد اسلم خان نیازی - جناب والا - قاضی صاحب نے تو میرا سوال پیش کر دیا ہے - میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ پسماندہ ایریا میں ضرور اس قسم کی restriction waive کرنی چاہئے تاکہ تھرڈ ڈویژن کو ضرور

موقع دیا جائے۔ جناب میں نے اپنے کوٹے میں سے دس نام P.T.C. کے لیے بھیجے ہیں اور دس کی دس ماشاء اللہ تھرڈ ڈویژن تھیں۔

(قہقہہ)

اور مجھے فرسٹ ڈویژن ملی ہی کوئی نہیں تو میں وزیر صاحب کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ مہربانی کرکے انہیں موقع دیا جائے۔

مسٹر چیئرمین۔ نیازی صاحب بڑے افسوس کی بات ہے جہاں آپ جیسے فرسٹ کلاس موجود ہوں وہاں تھرڈ ڈویژن پیدا ہوں۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی۔ تو جناب والا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ یہ نہ ہو کہ:

بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے
وہ بستہ سنبھال کر گھر ہی نہ چلی جائیں۔

مڈل سکول چک نمبر ۵ تحصیل کبیر والہ کے مڈل سکول کو ترقی دینا

*۵۳۶۔ حافظ علی اسد اللہ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا مڈل سکول چک نمبر ۵ تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان کو ہائی سکول کا درجہ دینے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اندازاً کتنے عرصہ تک مذکورہ سکیم منظور کر لی جائے گی؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) : (الف) جی نہیں ۔

(ب) گورنمنٹ مڈل سکول چک نمبر ۵ تحصیل کبیر والا کو ہائی کا درجہ دینے کے بارے میں مالی سال ۷۴-۱۹۷۳ء کے دوران استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا ۔

Begum Rehana Sarwar Sheed : Will the Hon'ble Minister be pleased to state the number of high schools in the concerned area and whether they are sufficient to accommodate the students ?

Minister for Education : It requires a separate question.

میاں منظور احمد موہل ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے (ب) جزو کے جواب میں جو فرمایا ہے کہ "استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا" ۔ اس پر روشنی ڈالیں گے کہ وہ کون سے امور ہوتے ہیں جو استحقاق کی بنیاد پر دیکھے جاتے ہیں ۔

وزیر تعلیم ۔ یہ میں ابھی پچھلے سوال پر ایک ضمنی سوال کے جواب میں بتا چکا ہوں ۔

ملک ثناء اللہ خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ڈسٹرکٹ سیالکوٹ میں مڈل سکول بناتے وقت لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد کو مدنظر رکھا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جی ہاں ۔

پاکپتن کے لیے مڈل سکول

*۵۴۴ ۔ حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ پاکپتن ضلع ساہیوال میں مڈل سکول کھولنے کی کوئی تجویز

حکومت کے زیر غور ہے۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اس سکیم پر عمل درآمد ہوگا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - جی نہیں - پھر بھی میونسپل کمیٹی پاک پتن کو اپنے پرائمری سکولوں میں سے کسی ایک سکول کو دوران سال ۷۳-۱۹۷۲ء مڈل سکول کا درجہ دینے کے لیے کہا جا رہا ہے -

رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ جب نئے سکولوں کا اجرا ہوتا ہے تو اس میں یہ بات بھی زیر غور رکھی جاتی ہے کہ وہ علاقے جہاں سو سال سے انگریزی سامراج نے دیدہ دانستہ کوئی ادارہ قائم نہیں کیا کیونکہ انہوں نے ان کی دشمنی کی تھی ان کی مخالفت کی تھی اس کے بعد ۲۵ سال سے بھی اس طرف کوئی نظر نہیں کی گئی تو کیا نئے سکولوں کے اجرا کے وقت ان کو بھی کوئی وزن دیا جائے گا -

وزیر تعلیم - جناب والا - یقیناً پہلے تو انگریز سامراج کے اثرات ختم کرنے کے لیے یہ مقدس وطن قائم کیا گیا ہے اور اب اس مقدس وطن میں ان تمام علاقوں کو اولیت دی جا رہی ہے - اس سلسلے میں نئی اسکیمیں بنائی گئی ہیں نان میونسپل ایریاز سکول میں کھولے جا رہے ہیں -

رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ایسے کون سے علاقے ہیں - جنہوں نے انگریز سامراج کے خلاف ٹکر لی اور وہ پسماندہ رہ گئے ؟

مسٹر چیئرمین - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے جس کا بنیادی سوال سے تعلق ہو -

کرنل محمد اسلم خان نیازی - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ چونکہ مقدس پاک پتن شریف کی میونسپل کمیٹی بہت کمزور ہے - کیا اسے گرانٹ دیں گے ؟

وزیر تعلیم - یہ لوکل باڈیز کا سوال ہے۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی - ہم نے سکول کے لئے عیسلے خیل میں گورنمنٹ سے امداد لی ہوئی ہے - تو میں اس لیے عرض کرتا ہوں کہ اس میں بھی ضرور امداد کریں۔

مسٹر چیئرمین - پھر تو یہاں ایسے کئی مقدس مقامات ہیں اور سب اس کا اظہار کریں گے۔

رائے میاں خان کھرل - کیا یہ درست نہیں ہے کہ گوگیرا جو ضلع ساہیوال سے پہلے ۱۸۷۷ء میں صدر مقام تھا وہ تعلیمی لحاظ سے پسماندہ ہے؟ وزیر تعلیم نے اس بارے میں ویسے رسمی ہاں میں ہاں ملائی ہے - لیکن وہ اس کو ایڈوانس کرنے میں کوئی عملی قدم نہیں اٹھا رہے۔

وزیر تعلیم - جناب والا - جہاں تک گوگیرا کا تعلق ہے فاضل رکن کو الگ سوال پوچھنا ہوگا - لیکن میں یہ ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ نئے سکولوں کے معاملوں میں دیہاتی علاقوں میں خاص طور سے پسماندہ علاقوں کو ترجیح دی جا رہی ہے - آپ میرے پاس تشریف لائیں اور تجاویز دیں اور جس خاص علاقے کی طرف آپ چاہتے ہیں ہماری توجہ دلائیں۔

تحصیل شجاع آباد کے قصبہ غازی پور کے لیے ہائی سکول

*۸۳۴ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) آیا یہ امر واقع ہے کہ قصبہ غازی پور تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان میں ایک گورنمنٹ مڈل سکول نہایت کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ قصبہ کے اردگرد کے علاقے گنجان آباد ہیں جن کے باشندے غریب کاشت کار ہیں اور وہ اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے بھاری اخراجات برداشت نہیں کر سکتے ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ دیہی علاقے کے باشندوں نے ہائی سکول کے اجراء کے لیے کئی بار درخواست کی ہے جس کے لیے انھوں نے کلاس روم تعمیر کرانے اور زمین کا عطیہ دینے کی بھی پیشکش کی ہے لیکن ابھی تک ہائی سکول کی منظوری نہیں دی گئی ۔

(د) اگر اجزا (الف) تا (ج) بالا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت غازی پور کے موجودہ مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ اس علاقے کے غریب دیہاتیوں کے بچے تعلیم حاصل کر سکیں ۔ اگر ایسا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی نہیں ۔ تاہم گورنمنٹ مڈل سکول غازی پور کو ہائی کا درجہ دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔

(د) اگر فنڈز دستیاب ہوئے تو اس سکول کو ہائی کا درجہ دینے کے سوال پر استحقاق کی بنیاد پر اگلے مالی سال کے دوران غور کیا جائے گا بشرطیکہ باشندگان علاقہ نے اس مقصد کے لیے مفت زمین مہیا کی ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری - جناب سپیکر - میں آپ کی وساطت سے وزیر تعلیم کی خدمت میں یہ وضاحت کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کے لیے وہاں کے عوام کی آٹھ دس سال سے کوشش جاری ہے - وہاں کے ایک زمیندار حاجی محمد رمضان صاحب نے لکھ کر دیا ہے کہ سکول کے لیے جتنے رقبے کی ضرورت ہوگی وہ دینے کے لیے تیار ہیں اور جتنے کمرے چاہئیں وہ بھی بنا کر دینے کو تیار ہیں -

وزیر قانون - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - وضاحت کرنا ضمنی سوال میں نہیں آتا ہے - اگر یہ ذاتی وضاحت کرنا چاہتے ہیں تو ان کو حق حاصل ہے -

Mr. Chairman : I don't think there is any harm if the member explains the sense of the supplementary.

دیوان سید غلام عباس بخاری - جناب والا - وزیر قانون کو شاید اپنے پسماندہ علاقے سے زیادی ہمدردی ہوگئی ہے - میں یہ عرض کر رہا تھا کہ یہ علاقہ ہماری تمام تحصیل میں سب سے زیادہ گنجان آباد ہے - میں نے دیکھا ہے کہ سب زیادہ اس سکول کے طالب علم دوسری جگہوں پر پڑھنے کے لیے جاتے ہیں - اس لیے اسے ہائی سکول بنا دیا جائے کیونکہ یہاں آبادی زیادہ ہے اور اس کے قریب پرائمری سکول بھی ہیں اور مڈل سکول بھی قریب واقع ہیں - دس بارہ سال سے اس کو نظر انداز کیا جا رہا ہے - میں گذارش کروں گا کہ اس کو ترجیح دی جائے اور اس سال کے بجٹ میں اس کو ہائی سکول کا درجہ دیا جائے - میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کے لیے رقبہ - فنڈز اور کمرے بنا کر دینے کے لیے تیار ہیں - جو حکومت کے مطالبات ہیں وہ بھی پورے کرنے کو تیار ہیں -

وزیر تعلیم - جناب والا - جس طرح فاضل رکن نے فرمایا ہے کہ وہ زمین اور کمرے بنا کر دینے کو تیار ہیں اور وہ پچھلے پندرہ سال سے تیار ہیں -

اگر وہ کمرے بنا دیتے اور ہمارے پاس آ کر کہہ دیتے کہ کمرے موجود ہیں ۔ سب کچھ موجود ہے ، اس کا اجراء کیا جائے تو کام بہت آسان تھا ۔ آپ کمرے بنا دیں انشاء اللہ ہم غور کریں گے کہ وہاں ہائی سکول کا اجرا کیا جائے ۔

Mr. Chairman : I think you should sit together and discuss it.

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب سپیکر ۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ہمیں تحریری طور پر اگر حکم دیا جائے اور مطالبہ کیا جائے کہ وہاں ہائی سکول بنا دیا جائے گا تو ہم یقیناً کمرے بنا دیں گے ۔ رقبہ بھی دیں گے لیکن اس کی وضاحت ہونی چاہئے کہ اس لیے کے کتنا رقبہ چاہئے ۔ کتنے کمرے چاہئیں ۔ ہم اس کا بندوبست کر دیں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ یہ انسپکٹر آف سکولز سے متوجہ ہوں اور وہاں سے کوائف طلب کریں کہ کتنا رقبہ چاہئے ۔ کتنے کمرے چاہئیں ۔ میں ابھی زبانی جواب نہیں دے سکتا ۔

(اس مرحلے پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

رائے مہاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف یقین دہانی فرمائیں گے کہ تحصیل اوکاڑہ میں ۱۵۱/۳-آر - ۴۳/جی-ڈی ۲ ۔ سنگھ اور جندرا کہ چار ایسے مقام ہیں جہاں گورنمنٹ کے تمام اخراجات عوام برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ عمارت کے لیے اور زمین کے لیے اخراجات دیں گے ۔ کیا ان سکولوں کو ہائی سکول کا درجہ بڑھانے کے لیے کوئی اقدامات اٹھائے جائیں گے ۔

وزیر تعلیم ۔ یہ بالکل الگ سوال ہے ۔

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Sir, in reference to the honourable Member, Syed Ghulam Abbas Bokhari's question the Minister has advised that a reference should be made to

the Inspector of Schools. Will the Minister please state in the House that in view of the offer made for the building and the provision of adequate land, as required by the Department, the Department would guarantee to open the school and incur recurring cost ?

Minister for Education : The Member says that for the last 15 years he has been trying to offer. Let him offer it. He has waited too long for the construction of this building. As to the recurring expenditure, I would submit that another department is involved and if an application is made that at such and such a place a building is available and the area, being backward, needs the school, naturally we will consider it.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood ; This is why I put this question.

Mr. Speaker : Is an assurance being extended ?

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : The Minister has said that building should be constructed, land should be made available, and after that they would consider the opening of the school. Will not that be waste of time, money and energy and cause frustration among the people if the recurring expenditure is not made available by the Finance Department ?

Minister for Education : I think, there should be no such apprehension that any school will remain lying idle. I can assure you that if you provide us the school building we will, as soon as possible, start the school there.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : If the Member puts in an application giving assurance about the availability of land and the provision of funds for the construction of the necessary building, will the Minister, during the present session, give a commitment that the school will be opened and recurring expenditure approved ?

Minister for Education : Yes Sir, in next year's budget : Not in this year's budget, because the budget for this year has already been allocated. As the Member, who is a very experienced parliamentarian, knows, budget expenditure is to be utilized by the 30th of June. So, it has all been released during the last few months, but during the next year I can offer you a gentleman's assurance.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Is the Minister aware of the fact that there is always supplementary provision and there is always a supplementary budget ?

Minister for Education : Yes, there is such provision provided it deserves that much attention.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Does the Minister think that the offer of land, the offer of funds and the provision of building, the cost of which is borne by public is not an incentive for the government ?

Minister for Education : I have a tremendous number of such offers. People have actually constructed whereas the Member here is thinking for the last 15 years to construct a building. As I said others have actually constructed, yet the government cannot immediately agree to a *fait accompli* and and give some recurrent expenditure. Government, no doubt, has its financial resources but it has to allocate them as they are needed.

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Will the Minister please appreciate the fact that this offer, for the last fifteen years, has been made and not been fulfilled because of lack of commitment on the part of Education Department ?

Mr. Speaker : Now, the Education Minister has made a commitment that in about five months' time.....

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : No, Sir. There is another supplementary question.

Does the Minister know that allocations are not fully used by the 30th of June and that only 80 to 90 percent of the budget allocation is spent by the Department ?

Minister for Education : I cannot answer for what has been happening in the past. The Member can certainly ask me in fututre, if such a thing happens.

قاضی محمد اسمٰعیل جاوید ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کس معیار سے پرائمری کو مڈل اور مڈل کو ہائی کا درجہ دیا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ عام طور پر یہ ڈیمانڈز ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے دفتر سے آتی ہیں ۔ اس کے علاوہ اس سال عوامی نمائندگان ۔ فاضل اراکین اسمبلی جو یہاں موجود ہیں ان سے بھی پوچھا گیا تھا کہ کس کس علاقے میں اس کی ضرورت ہے اور وہ انسپکٹر آف سکولز کو اطلاع دیں ۔ ممکن ہے کسی طور پر رپورٹ مکمل نہ ہوئی ہو ۔ میں فاضل اراکین سے عرض کرنی چاہتا ہوں کہ بہت سے ایسے سکول ہیں جن کے متعلق فاضل اراکین نے فرمایا ہے کہ یہ سکولز زیادہ مستحق ہے ۔ ان سب چیزوں کا خیال رکھا گیا ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ میں وزیر موصوف سے وضاحت چاہتا ہوں کہ کسی ادارے کو اپ گریڈ کرنے کا کیا طریقہ کار ہے اور اس ادارے کے ممبروں کے نام کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم ۔ جناب والا ۔ جو ممبران یہاں تشریف لائے اور جو اپنے اپنے علاقوں کے مسائل میں دلچسپی لے رہے تھے ۔ میں نے ان کی بات سنی اور جو مناسب جواب دینا تھا وہ دیا جا چکا ہے ۔

سردار نصر اللہ خان دریشک - کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اگر بلڈنگ دو سال پہلے بن چکی ہے اور اس میں سائنس لیبارٹری کا سامان بھی موجود ہے تو اس میں وہ سٹاف کے بھیجنے کا کب تک ارادہ رکھتے ہیں ؟

وزیر تعلیم - ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس کے لیے Recurring Expenditure allocate کریں -

سردار نصر اللہ خان دریشک - جناب والا - مسئلہ سکول کے take over کرنے کا نہیں بلکہ حکومت نے خود عمارت بنوائی ہے اور لیبارٹری کا سامان بھی میسر کیا - یہ بات گورنمنٹ ہائی سکول داجل کی ہے - حکومت کا لاکھوں روپیہ اس عمارت پر خرچ ہوا ہے مگر سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے سکول کی عمارت ویران پڑی ہے اور لوگ اس میں غلاظت پھیلا رہے ہیں -

وزیر تعلیم - جناب والا - میں نے گورنمنٹ کے take over کے متعلق کہا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سوال کا جواب دے دیا گیا ہے -

---

سرائے عالمگیر کے لیے تعلیمی ادارہ

*۹۰۷ - چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ راجہ محمد افضل خان رکن صوبائی اسمبلی نے ایک تعلیمی ادارہ تعمیر کرنے کی غرض سے ڈسٹرکٹ کونسل گجرات کے نام پر سرائے عالمگیر تحصیل کھاریاں میں ۳۵،۰۰۰ روپے کی مالیت کی زمین خریدی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ زمین پر مذکورہ ادارہ کی تعمیر شروع ہوچکی ہے - جس کے اخراجات راجہ محمد افضل رکن صوبائی اسمبلی برداشت کر رہے ہیں -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ یہ تعلیمی ادارہ اس لیے تعمیر کیا جا رہا ہے کہ حکومت کی طرف سے چودہ سو طلبا کے لیے ایک ٹیکنیکل انٹرمیڈیٹ کالج قائم کرنے کی راہ ہموار کی جائے -

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس معاملے میں محکمہ تعلیم کے کسی افسر نے کوئی دلچسپی نہیں لی اور متعلقہ رکن صوبائی اسمبلی سے اس سلسلے میں ایک دفعہ بھی رابطہ قائم نہیں کیا -

(ہ) اگر جزو (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت تقریباً کب تک اس تعلیمی ادارے کو اپنی تحویل میں لینے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ارادہ نہ رکھتی ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) راجہ محمد افضل خان صاحب نے سکول کی عمارت تعمیر کرنے کے لیے زمین کی قیمت مبلغ ۳۳،۹۸۷ء۵۰ روپے ادا کی تھی -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی نہیں -

(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(ہ) ایسی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں -

راجہ محمد افضل خان - کیا حکومت ایک پسماندہ علاقے کے ۱۴۰۰ طالب علموں کو تعلیمی سہولتیں دینے کے لیے میرے اس اقدام سے نالاں ہے ؟ یہ جواب سوال کے اس حصے کا ہے جس میں محکمہ تعلیم کے کسی افسر نے کوئی دلچسپی نہیں لی اور متعلقہ رکن صوبائی اسمبلی سے اس سلسلہ میں ایک دفعہ بھی رابطہ قائم نہیں کیا - میں سمجھتا ہوں کہ جس طریق سے سوال کا جواب دیا گیا ہے اس سے محض ٹال دیا گیا ہے۔

وزیر تعلیم - جناب والا - جواب بہت واضح ہے - جب حکومت یہ ادارہ تعمیر کرنا چاہتی ہے تو اس سلسلے میں پہلے طالب علموں کی ضروریات دیکھی جاتی ہیں اور پھر یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ ضروریات کے مطابق کتنے ٹیکنیکل آدمی رکھے جانے مقصود ہیں اور ہم کتنے آدمی داخل کر سکتے ہیں یا کرنے چاہئیں -

مسٹر سپیکر - اس پر تقریر نہیں ہونی چاہئے -

وزیر خوراک - اس سے پیشتر کہ سوالات کئے جائیں - میں جناب کی توجہ ضابطہ نمبر ۴۵ کی طرف دلاتا ہوں -

مسٹر سپیکر - میری توجہ اسی طرف ہی جا رہی ہے -

چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ اس تعلیمی ادارہ کو فوری طور پر حکومت کی تحویل میں لینے سے متعلق کیا قباحتیں ہیں خصوصاً جب کہ حکومت کی طرف سے ۱۴۰۰ طلباء کے لیے ایک ٹیکنیکل انٹرمیڈیٹ کالج قائم کرنے کی راہ ہموار ہو رہی ہے -

وزیر تعلیم - فاضل ممبر بھی سمجھ سکتے ہیں کہ کون کہہ سکتا ہے کہ کہ ۱۵۰۰ یا ۱۴۰۰ آدمی اس تعلیمی ادارے میں داخل کئے جائیں گے - جب اس سلسلے میں ڈیمانڈ ہوگی تو حکومت سوچے گی - اس میں شک نہیں کہ راجہ صاحب سکول کی بلڈنگ بنوانا چاہتے ہیں لیکن یہ ہمیں dictation دینے

ہیں کہ اس میں ۱۴۰۰ آدمی داخل کر دئے جائیں جو کہ مناسب نہیں ۔ آپ بلڈنگ ہمیں دے دیں اس کے بعد ہم اس علاقے کی ضروریات کے مطابق کام کریں گے ۔

راجہ محمد افضل خان ۔ میں آپ کو کسی طور پر بھی مجبور نہیں کر رہا کہ آپ ایسا کریں یا ایسا نہ کریں لیکن مجھے یہ امید ضرور تھی کہ آپ رابطہ قائم کریں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ راجہ صاحب آپ مخصوص سوال کیا کریں ۔ آپ کا سوال specific nature کا ہونا چاہئے اس لیے Is rule this out of order ۔

صوبہ میں کمپری ہنسیو ہائی سکول اور ابتدائی اساتذہ کے لیے کالج

*۹۲۳ ۔ چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں کمپری ہنسیو ہائی سکولوں کی تعداد کیا ہے ۔

(ب) صوبہ میں ابتدائی اساتذہ کے لیے کالجوں کی تعداد کیا ہے ۔

(ج) صوبہ میں کمپری ہنسیو ہائی سکولوں اور ابتدائی اساتذہ کے لیے کالجوں میں جریدی اور غیر جریدی عملہ کی تعداد کیا ہے ۔

(د) کمپری ہنسیو ہائی سکولوں اور ابتدائی اساتذہ کے کالجوں میں گزیٹڈ آسامیوں پر تعیناتی کا طریق کار کیا ہے ۔ نیز متعلقہ قواعد تقرری کی ایک نقل ایوان کی میز پر رکھی جائے ۔

(ہ) کمپری ہنسیو ہائی سکول کیڈر کے کتنے افسر عام سکول کیڈر کے لیے مخصوص اسامیوں پر کام کر رہے ہیں ۔

(و) عام سکول کیڈر کے کتنے افسر کمپری ہنسیو ہائی سکول کیڈر کے لیے مخصوص آسامیوں پر کام کر رہے ہیں ۔

(ز) جنرل سکول کیڈر کے لیے درجہ اول اور درجہ دوم کی کتنی آسامیاں منظور کی گئی ہیں ۔

(ح) کمپری ہنسیو ہائی سکول کیڈر کے لیے درجہ اول اور درجہ دوم کی کتنی آسامیاں منظور کی گئی ہیں ۔

(ط) کیا ایک کیڈر کے افسر دوسرے کیڈر میں کام کر رہے ہیں ۔ اگر ایسا ہی ہو تو کمپری ہنسیو ہائی سکولوں اور ابتدائی اساتذہ کے کالجوں کے لیے علیحدہ کیڈر تشکیل کرنے کی کیا وجوہ ہیں ۔

(ی) جنرل کیڈر کے اساتذہ اور آفیسروں کو کمپری ہنسیو ہائی سکول اور ابتدائی طلباء کے کالجوں میں ترقی کے حق سے محروم کرنے کی کیا وجوہ ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ۔ ۲۳

(ب) ۔ ۳

(ج) ۔ گزیٹڈ ۔ ۱۲۴

نان گزیٹڈ ۔ ۳۶۳

ابتدائی کالج گزیٹڈ ۔ ۷۶

(د) بھرتی کے متعلق طریق کار ایجوکیشن سروس (گزیٹڈ) کمپری ہنسیو ہائی سکول برانچ رولز ۱۹۷۰ء میں درج ہے جس کی ایک نقل

*براہ مہربانی گوشوارہ آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ابتدائی کالجوں کے بارہ میں قواعد و ضوابط ابھی مرتب نہیں کئے جا سکے۔ لیکن توقع ہے کہ قواعد کثیرالمقاصد مدارس کے قواعد کے مطابق ہی ہوں گے۔

(ہ) - ۱۰

(و) - ۶۵

(ز) - درجہ اول - ۲۳

درجہ دوم - ۳۷۹

(ح) درجہ اول - ۲۳

درجہ دوم - ۲۰۲۰

(ط) قابل اساتذہ کی کمی کے باعث سکیم کے ابتدائی دور میں یہ ممکن نہ تھا کہ مطلوبہ قابلیت کے درجہ اول اور درجہ دوم کے افسران کو ان کثیرالمقاصد مدارس میں بطور پرنسپل اور ماہر مضمون (سبجیکٹ سپیشلسٹ) مقرر کیا جا سکے لہذا یہ ضروری تھا کہ اس کمی کو مطلوبہ قابلیت رکھنے والے عمومی کاڈر کے مستند اساتذہ سے پورا کیا جائے۔

تیسرے پنج سالہ منصوبہ میں جہاں سکولوں میں تعلیم کو عام کرنے کی ضرورت کی نشاندہی کی گئی۔ وہاں ساتھ ہی اس کے معیار کو بلند کرنے اور طریق کار میں اصلاح پر بھی زور دیا گیا ہے۔ دراصل ان کثیرالمقاصد مدارس کی سکیم کا نفاذ پنج سالہ منصوبہ کے انہی مقاصد کے حصول کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ لہذا یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ ریاضی۔ سائنس۔ صنعتی فنون۔ زراعت۔ تجارت اور گھریلو معاشیات کی تعلیم پر زیادہ زور دیا جائے۔ تاکہ موجودہ علمی اور فنی تعلیم میں توازن برقرار رکھا جائے۔ یہاں یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ

اس سکیم کے مطابق پی - ای - ایس درجہ دوم کے افسران ان کثیرالمقاصد مدارس میں بطور استاد مقرر کئے گئے ہیں - ان اساتذہ کو ماہرین مضامین (سبجیکٹ سپیشلسٹ) کہا جاتا ہے - چونکہ عام سکولوں میں اس قسم کی فنی تعلیم کا انتظام مشکل تھا - اس لیے کثیرالمقاصد مدارس کی سکیم نافذ کی گئی - عمومی کاڈر کے استادوں کو ترقی سے محروم رکھنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - کیونکہ ان کے اپنے کاڈر میں انہیں ترقی کے مواقع حاصل ہیں -

گورنمنٹ نے اب کمپری ہنسیو سکول کیڈر میں مزید بھرتی بند کر دی ہے -

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Hon'ble Minister for Education be pleased to state whether it is not a fact that the number of comprehensive school for girls is not in proportion to the female population in Punjab ? What meassures the Government intends to take to solve this problem, and give full justice ?

Minister for Education : Sir, I think the Hon'ble Member is quite right. The arrangements for female education in this country in all fields do not equate with the arrangements for the male. Therefore, we will in future consider it as more and more girls are sent to schools. I must inform the Hon'ble Member that the girls are not sent to schools in adequate numbers as yet. I think now with this new change of the Government, new mood of the people and new change in thoughts towards education particularly in female education, we think more girls will be coming up and we will in future meet the Hon'ble Members demands.

Mr. Speaker : The question hour is over.

Minister for Education : I place the rest of the answers on the table of the House.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ کی توجہ ایک دفعہ پہلے بھی دلائی گئی تھی اور یہ معمول بن گیا ہے کہ تمام سوالات کے جتنے بھی نوٹس آئے ہوئے ہوتے ہیں وہ ایک ہی کاپی میں شائع کرکے رکھ دیے جاتے ۔ اور ان پر سپلیمنٹری سوالات کرنے کا موقع نہیں ملتا ۔ اس طرح سے یہ ہماری حق تلفی ہو رہی ہے ۔ کیا یہ مناسب نہیں ہے کہ ان کو مختلف اقساط میں یہاں پیش کیا جائے ۔ ابھی اجلاس کافی دن ہونا ہے محکمہ تعلیم کے جتنے سوالات بھی تھے وہ ایوان کی میز پر رکھ دئیے گئے ہیں ۔ ان پر ضمنی سوالات نہیں ہوئے اور ان میں سے اکثر سوالوں پر یہ لکھ دیا جاتا ہے کہ ان کے جوابات موصول نہیں ہوئے یا جواب کا انتظار ہے ۔ اس طرح ان پر سوالات کرنے کے جتنے بھی مقاصد ہوتے ہیں وہ ضائع جاتے ہیں ۔ میں نے پہلے بھی التجا کی تھی اور جناب نے حکم بھی دیا تھا لیکن ابھی تک عمل نہیں ہوسکا ۔ پوری ایک کتاب بنا کر میز پر رکھ دی جاتی ہے ۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ۔ اتنے ہی سوالات شامل کئے جائیں جن کا آسانی سے جواب دیا جا سکے اور ان پر سپلیمنٹری ہو سکیں اور ان سوالات کرنے کا مقصد پورا ہو سکے ۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ ارکان اسمبلی وقفہ سوالات میں اپنے علاقے اور صوبے کے دیگر مسائل کے متعلق کھل کر بات کر سکیں ۔ لیکن یہ پریکٹس ابھی تک جاری ہے ۔ میں پھر التجا کرتا ہوں کہ اس طریق کار کو بدلا جائے ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : I second Mian Sahib. I would also like to know from the concerned Department whether these last pages are fixed for my questions.

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ منسٹر صاحبان جان چھوڑانے کی کوشش کرتے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ کتنے سوالات آتے ہیں ۔ اتنے سوالات آ گئے ہیں کہ اگر سیشن تین مہینے تک چلے تو ہر روز سوالات کی اتنی ہی کتاب چھپے گی ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ اس میں ۱۵ یا ۲۰ سے زیادہ سوالات نہیں آنے چاہئیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کو یہ discretion دینا چاہتے ہیں کہ اگر اس سیشن میں دو ہزار سوالات آئے ہیں تو ان میں سے صرف سو سوالات ہی پیش کئے جائیں اور ایک ہزار نو سو سوالات کے جواباب محکموں سے نہ پوچھے جائیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ اگر منسٹر صاحبان پندرہ یا بیس سوالوں کا جواب دیں تو دو مہینے کے اجلاس میں ایک منسٹر کی کم از کم پانچ یا چھ دفعہ باری آ سکتی ہے ۔

سپیکر مسٹر ۔ ایک مہینے میں زیادہ سے زیادہ دو مرتبہ باری آتی ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ کیا یہ مناسب نہیں رہے گا کہ اگر کسی محکمہ کے سوالات سو ہوں تو ان کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے ؟ کسی کے سو سے زیادہ سوالات نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ کتنے سوالات اور آ رہے ہیں ۔ اور ہر سوال کا جواب ایک خاص میعاد کے اندر اندر ہمیں موصول ہو جانا چاہیے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ہمارے سوال کرنے کا اور حکومت کا پرنٹنگ کا خرچ بھی ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایک طریقہ تو یہ ہو سکتا ہے کہ ممبران خود یہ فیصلہ

کرلیں کہ وہ کتنے کتنے سوالات پوچھیں گے ورنہ ۱۸۵ یا ۱۸۶ ممبران ہیں اگر دس دس یا بارہ بارہ سوالات ایک معزز ممبر نے پوچھے ہوں تو یہ دو اڑھائی ہزار سے زیادہ سوالات ہو جاتے ہیں دوسرے وہ سوالات جو اس سیشن میں نہیں آئیں گے ان کے متعلق سیشن ختم ہونے کے فوراً بعد renewal کا نوٹس آ جاتا ہے۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ گزارش یہ ہے کہ وہ سوالات مختلف محکموں سے متعلق ہوتے ہیں اور وزیر صاحبان کی ایک پوری فوج ہے۔

مسٹر سپیکر ۔ اگلا روز جب تعلیم کا آئے گا اس دن اگر ایک یا دو سوالات ہوں پھر تو آپ کی یہ شکایت بالکل بجا ہوگی کہ اس دن پچاس سوالات اکٹھے کیوں کر دیے گئے ہیں ۔ لیکن اگلے دن بھی اگر پچاس سوالات ہوتے ہیں اور اس سے اگلی turn پر بھی پچاس سوالات ہوتے ہیں تو ہم ان کا چناؤ نہیں کر سکتے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ حکومت کے لیے اس سے آسان بات کوئی نہیں ہو سکتی کہ سوالات کم ہوں ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سوالات کا ایک بنیادی مقصد ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ جب اراکین سوالات کرتے ہیں تو محکموں میں ایک ہل چل ہوتی ہے اور تمام محکمہ اپنا محاسبہ کر سکتا ہے کیونکہ سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے اور ایک طرح سے جس چیز کو ہمارے صدر محترم نے accountability کہا ہے ۔ اس کی وہ accountability پیدا ہوتی ہے ۔ وہ سوال ایک فائل میں جاتا ہے اس کا جواب وزیر تک آتا ہے ۔ وزیر کہتا ہے کہ کیا بات ہے ۔ اس کے بعد بات چلتی ہے ۔ محکمہ کے اندر مستعدی ۔ efficiency اور احساس ذمہ داری پیدا ہوتا ہے ۔ اگر اپوزیشن یہ سمجھتی ہے کہ اس کو صرف اتنے ہی سوالات کرنے ہیں جتنے ہاؤس میں آ چکے ہیں تو ہمیں اس سے کیا ہے ۔ ہمارا کام بہت کم ہو جاتا ہے ۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے ۔ جناب والا ۔ اگر آپ نے اس طریقہ کو

اختیار کرنا ہے تو پھر آپ ایک مختصر کمیٹی بنا دیں - جو سوالات میں سے چند سوالات چن کر جو تقریباً ایک گھنٹے میں آ سکیں گے ان پر اتنے ضمنی سوالات ہو سکیں گے - اس کے بعد کے سوالات جو باقی ہوں kill کر دیں - لیکن باوجود اس کے کہ اس میں ہمیں آسانی ہے - حکومت کو آسانی ہے - میں حزب مخالف دوستوں سے درخواست کروں گا کہ چونکہ ان کا اور ہمارا اسمبلی کی کارروائی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ محکموں میں مستعدی بڑھے اور زیادہ accountable ہوں - اس لیے یہ طریقہ کار جاری رہے تو کوئی حرج نہیں ہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ وزیر موصوف کو وقفہ سوالات کی افادیت کا زیادہ احساس تو ہے - لیکن جب متعلقہ محکموں کو یہ احساس ہوگیا - یہ پتا چل گیا کہ وہاں سوالات دو یا تین پیش ہوتے ہیں اور باقی ایوان کی میز پر رکھ دیئے جاتے ہیں تو وہ لاپروائی کریں گے اور وہ صحیح جواب نہیں دیں گے اور ہمارا مقصد پورا نہیں ہو سکے گا - اس لیے میں گذارش کر رہا تھا کہ محکموں میں سوالات دینے کے بعد جو ہل چل پیدا ہوتی ہے - اس کا کوئی فائدہ بھی تو ہو - تو فائدہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ ان کے جوابات باقاعدہ ایوان میں پیش کئے جائیں - میز پر جواب رکھنے سے وہ بھی سست پڑ جائیں گے - ان کو پتا چل جائے گا کہ ان جوابات پر بحث نہیں ہوگی -

مسٹر سپیکر - ان کو کوئی اندازہ نہیں ہوتا کہ میز پر کوئی سوال رکھا جائے گا یا نہیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - جیسے وزیر خزانہ نے فرمایا ہے کہ واقعی سوالات قوم کے لیے - عوام کے لیے اور وزراء کے لیے مفید ہوتے ہیں کیونکہ انہیں اپنے محکموں کے متعلق معلومات حاصل ہوتی رہتی ہیں - لیکن میں گزارش کروں گا کہ سوالات تھوڑے ہونے چاہییں - جو سوالات باقی بچ

جائیں گے وہ اگلے اجلاس میں آ جائیں گے اور اس کا ایک طریقہ کار اور بھی ہے جو جناب کے اختیار میں ہے وہ یہ کہ ضمنی سوالات کرنے کی سارے ہاؤس کو اجازت نہ دیں بلکہ جب آپ یہ محسوس کریں کہ اس سوال پر کافی سے زیادہ ضمنی سوالات ہو چکے ہیں اور آپ یہ محسوس کرلیں کہ جواب معقول آ چکا ہے اس کے بعد آپ اگلے سوال کو شروع کر دیں - پہلے بھی یہ طریقہ کار رہا ہے کہ سپیکر صاحب خود ہی جب محسوس کرتے تھے کہ جوابات کافی آ گئے ہیں تو اگلے سوال کو شروع کر دیتے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ سوالات زیر غور آ سکیں - اور جیسا کہ محمد حنیف صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک کمیٹی بنا دی جائے جو دیکھے کہ کون سے سوالات اچھے ہیں اور باقی سوالات kill کر دیے جائیں - جناب والا - سوالات kill کرنے سے ارکان اسمبلی کے حقوق غصب ہوں گے -

مسٹر سپیکر - انھوں نے یہ تجویز پیش نہیں کی بلکہ انھوں نے اس چیز کی مخالفت کی ہے کہ کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہیے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - سوالات صرف اپوزیشن کے نہیں ہوتے بلکہ دونوں فریقوں کے مشترکہ ہوتے ہیں -

Makhdoomzada Syed Hassan Mahmood : Mr. Speaker, Sir, may I make a suggestion, if the House agrees. The essence of a question lies in the subsequent supplementary questions because the information supplied by the department is often inadequate. Its authenticity and correctness is expressed or comes out through supplementaries. Now, the answers laid on the table of the House contain inadequate information, I would suggest that in their respect the condition of notice should be waived. Supposing there were inadequate number of questions for a particular department, as the other day the Law Minister had only three questions to answer and the question hour was over because there was no question left. During our days, every

minister could be asked a question every day, but if it has been regulated as such that on one particular date one Minister answers, then I would suggest that the members should give the option on the floor of the House in regard to the answers laid on the table of the House that these automatically stand revived. If on the next date on which the Minister proposed to answer, he has no other question to answer, he must be given one which are laid on the table of the House.

مسٹر سپیکر ۔ میں رولز کو study کروں گا کہ ان میں رہتے ہوئے کیا ہو سکتا ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اس ضمن میں گزارش کروں گا کہ رولز چلے سے موجود ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ رولز کے منافی ہے ۔ اس لیے از راہ کرم وضاحت فرما دیں کہ سوالات کے جو ایوان کی میز پر رکھ دیے جاتے ہیں اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ جوابات دے دیے گئے ہیں ۔ اگر فاضل ممبران کا یہ اعتراض ہے کہ جواب غلط ہے تو وہ اس کے متعلق تحریک استحقاق پیش کر سکتے ہیں ۔

جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ قاعدہ ۴۱ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔

> Rule 41. Within five days from the date rules, or he may, in his discretion, amend its form.

جناب والا ۔ ہمیں جواب ایک مہینے کے بعد آتا ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ہاؤس میں پیش ہو جاتا ہے لیکن جواب نہیں ملتا ۔ اس لیے براہ کرم قواعد ۴۱ کی پابندی فرمائی جائے تاکہ ہمارے حقوق مجروح نہ ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میں تو بہت کوشش کرتا ہوں اور تین چار گھنٹے روزانہ سوالات کو دیتا ہوں ۔ سیشن کے دوران رفتار کم ہو جاتی ہے ۔ آئندہ مزید وقت دیا کروں گا ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ میں سمجھتی ہوں کہ سوالات پر تفصیل سے بحث ہو چکی ہے اور سوالات کا وقت بھی ختم ہو گیا ہے ۔ اس لیے اسمبلی کی کارروائی باقاعدہ طور پر شروع کی جائے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ اسمبلی کے عملے کو اور اخبارات کے نمائندوں کو میرے نام کے متعلق غلط فہمی ہے کیونکہ تقاریر میں میرا نام غلط لکھا جاتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ایسا تو میرے ساتھ بھی ہوتا ہے ۔

سردار امجد حمید خان دستی ۔ جناب والا ۔ صحیح نام سے اسمبلی سیکریٹریٹ کو مطلع کر دیں ۔ تاکہ آئندہ وہ خیال رکھیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آئندہ خیال رکھا جائے گا ۔ آپ کا نام جو لسٹ میں لکھا ہے وہی لکھا جایا کرے گا ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب سپیکر ۔ اس ضمن میں میں بھی کچھ عرض کرنی چاہتا ہوں کہ سوالات کی یہ جو بھرمار اور اتنا بڑا کتابچہ ہم کو دے دیا جاتا ہے اس کا چوتھائی حصہ بھی یہاں ختم نہیں ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں وہاں اس پر غور کریں گے اور اس کے متعلق سیر حاصل بحث کرلیں گے ۔

کرنل محمد اسلم خان نیازی ۔ جناب والا ۔ صرف میرا مقصد ایک شعر میں ہی بیان ہو جائے گا ۔

تیری بزم کے چراغوں کا عجب ہی رنگ دیکھا
کوئی مطمئن ہیں جل کے کوئی مشتعل ہیں بجھکے

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے

گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد کے لیے اقامت گاہ کا اہتمام

*۹۴۹ - چوہدری علی بہادر خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد ضلع ملتان میں دور دراز دیہاتوں سے تعلیم حاصل کرنے کے لیے آنے والے طلباء کے لیے اقامت گاہ مہیا کرنے کے لیے کوئی انتظامات کئے جا رہے ہیں - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد ضلع ملتان کے لیے بورڈنگ ہاؤس مہیا کرنے کے معاملے پر استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا - بشرطیکہ فنڈز دستیاب ہوئے -

---

محکمہ تعلیم میں رجسٹرار محکمہ جاتی امتحانات کی آسامی

*۹۷۷ - رانا پھول محمد خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حصول آزادی سے قبل محکمہ تعلیم میں رجسٹرار محکمانہ امتحانات کی ایک آسامی موجود تھی -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ آسامی ہمیشہ تدریسی شعبہ کے کسی افسر سے پر کی جاتی تھی -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اب مذکورہ آسامی دفتری شعبہ کے کسی افسر سے پر کی جاتی ہے -

(د) اگر جزو (ب) اور (ج) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :- (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی نہیں ۔

(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

اساتذہ کی تنخواہوں کے اسکیلوں پر نظر ثانی کے قواعد

*۹۷۸ ۔ رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ اساتذہ کی تنخواہ کے اسکیلوں پر نظر ثانی کے قواعد ۱۹۷۰ء میں نافذ کئے گئے تھے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جس نوٹیفیکیشن کے ساتھ مذکورہ قواعد شائع کئے گئے تھے اس میں اساتذہ اور دیگر مساوی الدرجہ آسامیوں کے مختلف زمروں کا کوئی ذکر نہ تھا ۔

(ج) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مئی ۱۹۷۲ء میں جاری کردہ ترمیم شدہ نوٹیفیکیشن میں منجملہ دیگر آسامیوں کے رجسٹرار محکمانہ امتحانات اور افسر انچارج وظائف کی آسامیوں کا کوئی ذکر نہیں ۔

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جب سے رجسٹرار محکمانہ امتحانات اور آفیسر انچارج وظائف کی آسامیاں وضع کی گئی ہیں مذکورہ آسامیاں محکمہ میں سے تربیت یافتہ اور تجربہ کار اشخاص سے ہی پر کی جاتی ہیں -

(د) مذکورہ آسامیوں پر تقرری کے لیے فی الوقت کیا اہلیت مقرر ہے -

(و) اگر اجزا (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ آسامیوں کو متذکرہ نوٹیفیکیشن میں شامل کرنے کے لیے کیا اقدمات کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں -

(د) جی ہاں -

(ہ) اس وقت یہ آسامیاں پی - ای - ایس درجہ دوم کے افسران میں سے پر کی جاتی ہیں -

(و) ان آسامیوں کو پی - ای - ایس درجہ دوم کے کیڈر میں شامل کرنے کے لیے اور انہیں تدریسی آسامیاں قرار دینے کے لیے پنجاب گورنمنٹ کے محکمہ مالیات سے دوبارہ درخواست کی گئی ہے - ۱

اساتذہ ، ہیڈ ماسٹروں اور دیگر مساوی الدرجہ آسامیوں کی تنخواہوں کے سکیلوں پر نظرثانی کے قواعد

*۹۷۹ - رانا پھول محمد خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تنخواہ کے اسکیلوں پر نظر ثانی کے قواعد کی بابت اصل نوٹیفیکیشن میں ہائی اور نارمل سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کو ۵۰ روپے ماہانہ بطور چارج الاؤنس وصولہ کرنے کا حقدار قرار دیا گیا تھا -

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مئی ۱۹۷۲ء میں جاری کردہ ترمیم شدہ نوٹیفیکیشن کے ذریعے مذکورہ چارج الاؤنس جزوی طور پر واپس لے لیا گیا تھا چنانچہ بعض اشخاص اسے متواتر وصول کر رہے ہیں اور بعض اس سے محروم کر دیئے گئے ہیں -

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو اس تفاوت کو دور کرنے کے لیے کیا اقدام کئے گئے ہیں ؟ نیز اس تفاوت کو کب تک ختم کر دیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :- (الف) جی نہیں - یہ رعایت صرف ہائی سکولوں کے ہیڈ ماسٹروں کے لیے تھی -

(ب) جی ہاں -

(ج) ہائی اور نارمل سکولوں کے تمام ہیڈ ماسٹروں کا چارج الاؤنس محکمہ مالیات نے منظور کر دیا ہے - احکام جاری ہو رہے ہیں -

گورنمنٹ مڈل سکول بستی ناؤ ضلع ملتان کے لیے عمارت

*۹۸۲ - دیوان شید غلام عباس بخاری - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ مڈل سکول بستی ناؤ تحصیل و ضلع ملتان کو ۱۹۷۰ء میں مڈل سکول کا درجہ دیا گیا تھا -

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرہ سکول کے لیے ابھی تک عمارت فراہم نہیں کی گئی حالانکہ ۱۹۷۰ء میں جو سکول جہاں کہیں جاری کئے گئے تھے ان کو عمارات مہیا کر دی گئی ہیں -

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ متذکرہ بالا سکول کے طلباء کو مجبوراً کھلے آسمان کے نیچے بیٹھنا پڑتا ہے - اگر ایسا ہے تو کیا حکومت اس بارے میں کوئی انتظامات کر رہی ہے تاکہ ان طلباء کو موسم کی شدت سے بچایا جا سکے -

(د) متذکرہ سکول کو موزوں عمارت کو مہیا کرنے کے لیے کتنا وقت درکار ہوگا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :— (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں - مذکورہ سکول میں پڑھائی کا کام شروع ہو چکا ہے -

(ج) جی ہاں - فی الحال لڑکوں کو موسم کی شدت سے بچانے کے لیے گرمیوں میں کلاسز سایہ دار درختوں کے نیچے اور سردیوں میں دھوپ میں بٹھائی جاتی ہیں -

(د) کوشش کی جا رہی ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت موجودہ مالی سال کے دوران تعمیر کر دی جائے بشرطیکہ رقم مہیا ہو سکے۔

مڈل سکول قادر آباد کی ترقی

*۱۰۰۳ - چودھری امان اللہ لک - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قصبہ قادر آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں ۱۹۲۷ء میں ایک مڈل سکول کھولا گیا تھا۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول میں طلباء کی تعداد تقریباً آٹھ سو نو ہے۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ دیہہ کے ۱۲ سے ۱۴ میل کے علاقہ کے اندر اندر کوئی ہائی سکول نہیں ہے۔

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قادر آباد ٹاؤن کے باشندوں نے تین ایکڑ زمین بطور عطیہ دی اور کچھ کمرے بھی تعمیر کر دیئے تاکہ موجودہ مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دیا جا سکے۔

(ہ) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ محکمہ تعلیم کی لاپروائی کی وجہ سے مذکورہ سکول کو ابھی تک ہائی سکول کا درجہ نہیں دیا گیا۔

(و) کیا حکومت مذکورہ مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ایسا ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :- (الف) جی ہاں - لوئر مڈل سکول ۱۹۲۷ء میں قائم کیا گیا اور ۱۹۴۴ء میں اس کو مڈل سکول کا درجہ دیا گیا -

(ب) اس سکول میں طلباء کی تعداد ۵۷۷ ہے -

(ج) جی نہیں -

(د) جی ہاں -

(ہ) جی نہیں -

(و) اس سکول کو موجودہ مالی سال میں ہائی کا درجہ نہیں دیا جا سکا - البتہ مالی سال ۷۴ - ۱۹۷۳ء میں استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا -

---

چک نمبر ۱۳۸/۶-آر تحصیل فورٹ عباس کا سکول

*۱۰۵۷ - راؤ مراتب علی خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چک نمبر ۱۳۸/۶-آر تحصیل فورٹ عباس ضلع بہاول نگر کے پرائمری سکول کو جو ۱۹۵۲ء سے چل رہا ہے ، ۱۹۶۸ء میں آزمائشی طور پر مڈل سکول کا درجہ دے دیا گیا تھا - وہاں خاصی بڑی تعداد میں طلبہ زیر تعلیم ہیں - اور مقامی باشندوں نے اپنی مدد آپ کے اصول پر سکول کے لیے عمارت بھی مہیا کی ہے - اور یہ کہ پانچ ایکڑ زمین بھی مذکورہ سکول کے پاس ہے -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ملحقہ گاؤں چک نمبر ۱۳۹/۶-آر میں پرائمری سکول کھولا گیا تھا مگر وہ مواصلات کی سہولتوں سے محروم ہے۔ اور آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ چک نمبر ۱۳۹/۶-آر کے مذکورہ پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دے دیا گیا۔ اور سال ۷۱-۱۹۷۰ء میں اس کے لیے گرانٹ بھی منظور کر دی گئی۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو چک نمبر ۱۳۸/۶-آر کے پرانے سکول کو نظرانداز کرنے اور چک نمبر ۱۳۹/۶-آر میں سکول کھولنے کی وجوہات کیا ہیں اور کون سے اشخاص اس بے انصافی کے ذمہ دار ہیں؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :-

(الف) جی نہیں۔ گورنمنٹ کے پاس کبھی کوئی ایسی سکیم نہیں رہی جس کے تحت کسی پرائمری سکول کو آزمائشی طور پر مڈل سکول کا درجہ دیا جا سکتا ہو۔ مذکورہ سکول میں مڈل کلاسز کا اجراء مقامی انتظامات کے تحت عمل میں لایا گیا ہے۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) چک نمبر ۱۳۸/۶-آر کے پرائمری سکول کو اس بناء پر مڈل سکول کا درجہ نہیں دیا گیا۔ کیونکہ مقامی آبادی نے سکول کا درجہ بڑھانے سے متعلق بعض بنیادی شرائط کی تکمیل سے انکار کر دیا تھا۔ جب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس بہاول نگر سے پرائمری سکول چک نمبر ۱۳۹/۶-آر کا درجہ بڑھانے کی سفارش کی تو ۱۳۸/۶-آر کے اہالیان نے مطلوبہ شرائط کی تکمیل کی پیشکش کی۔ لیکن یہ بعد از وقت تھا۔ با ایں ہمہ گورنمنٹ پرائمری سکول

چک نمبر ۱۳۸/ ۶-آر کو مالی سال ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران مڈل سکول کا درجہ دینے کے لیے غور کیا جائے گا بشرطیکہ فنڈز مہیا ہو سکے ۔

قصبہ کھڈیاں میں لڑکیوں کا ہائی سکول

*۱۱۰۰ ۔ ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قصبہ کھڈیاں تحصیل قصور میں لڑکیوں کا کوئی بھی ہائی سکول نہیں ہے ۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس قصبہ میں لڑکیوں کے لیے صرف ایک مڈل سکول ہے ۔

(ج) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس قصبہ کی آبادی تقریباً ۱۴/۱۲ ہزار افراد کے لگ بھگ ہے ۔

(د) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت قصبہ کھڈیاں میں لڑکیوں کا ہائی سکول قائم کرنے یا مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) امید ہے کہ آئندہ سال ترقیاتی پروگرام کے تحت گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کھڈیاں کو دوسرے سکولوں کے ساتھ ہائی کا درجہ دینے پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا ۔

علاقہ تھانہ شاہپور ضلع ساہیوال میں پرائمری ، مڈل اور ہائی سکول

*۱۱۳۵ ۔ سید کاظم علی شاہ کرمانی ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) علاقہ تھانہ شاہپور ضلع ساہیوال میں کتنے پرائمری مڈل اور ہائی سکول ہیں ۔

(ب) اگر اس علاقہ میں ایک ہی ہائی سکول ہے ۔ تو کیا تعلیم کو فروغ دینے کے لیے وہاں امسال مزید ہائی سکول کھولے جائیں گے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) :۔ (الف) علاقہ تھانہ شاہپور ضلع ساہیوال میں مندرجہ ذیل سکول موجود ہیں :۔

ہائی سکول		مڈل سکول		پرائمری سکول	
مردانہ	زنانہ	مردانہ	زنانہ	مردانہ	زنانہ
۳	—	۵	۱	۷۰	۱۸

(ب) جی نہیں ۔ اس علاقے میں تین ہائی سکول موجود ہیں ۔ فی الحال مزید کسی ہائی سکول قائم کرنے کی تجویز زیر غور نہیں ہے ۔

خالد حیات خان سابق سیکشن آفیسر محکمہ صحت کی بحیثیت پروفیسر تقرری

*۱۱۴۳ ۔ مسٹر احسان الحق پراچہ ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ خالد حیات خان سابق سیکشن آفیسر محکمہ صحت گیارہ برس تک پنجاب یونیورسٹی میں مستعارالخدمت رہے اور ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء کو سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہو جانے کے بعد انہیں پنجاب یونیورسٹی میں بحیثیت پروفیسر لے لیا گیا ہے اور اب صرف دو تین ماہ کے بعد انہیں بحیثیت پروفیسر مستقل کیا جا رہا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو وہ کیا خصوصی حالات تھے جن کی بناء پر جناب خالد حیات خان کو ۱۱ برس تک مستعارالخدمت رکھنا پڑا ۔ اور گیارہ برس تک ان کی مستعارالخدمتی کے دوران پنجاب یونیورسٹی کو کل کتنی رقم ادا کرنا پڑی ۔

(ج) متذکرہ بالا آسامی پر تقرر کے لیے تعلیمی استعداد شرائط کیا ہیں اور آیا جناب خالد حیات خان ان شرائط پر پورے اترتے ہیں اور کیا متذکرہ بالا پروفیسر کی آسامی کو پر کرنے کے لیے ان سے زیادہ تعلیم یافتہ صاحب میسر نہیں تھے ۔

(د) کیا ایسے قواعد و ضوابط موجود ہیں جن کی رو سے ایسے افراد کو کسی عوامی ادارے میں لگا کر مستقل کر دیا جائے جو پہلے ہی سول پنشن کی فہرست پر ہوں ۔ اگر ایسا نہ ہو تو یونیورسٹی کے انتخابی بورڈ کے ایجنڈے میں جناب خالد حیات خان کے مستقل کئے جانے کے کیس کو شامل کرنے کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔ جہاں تک مسٹر خالد حیات خان کے بحیثیت پروفیسر مستقل ہونے کا سوال ہے ۔ اس کا فیصلہ انتخابی بورڈ اور چانسلر کمیٹی کرے گی ۔

(ب) فروری ۱۹۵۹ء میں Social Science Research Centre کے لیے Associate Director کی آسامی مشتہر کی گئی جس کی تنخواہ کا گریڈ ۹۶۰-۳۰-۶۰۰ رکھا گیا لیکن اس کے جواب میں جن امیدواروں نے عرضیاں دیں انہی آسامی کے لیے اہل نہ پایا گیا ۔ پھر جون ۱۹۵۹ء میں دوبارہ یہ آسامی مشتہر کی گئی اور یہ کہا گیا کہ جو امیدوار منتخب ہوگا اسے ۹۶۰ روپے ماہانہ تنخواہ دی جائے گی ڈاکٹر ڈی ۔ ایم ۔ قریشی جو اس وقت محکمہ زراعت میں چیف افسر شماریات تھے اس آسامی کے لیے منتخب ہوئے لیکن ان کے محکمے نے انہیں نہ چھوڑا ۔ مسٹر خالد حیات خان جو اس وقت محکمہ صحت میں بطور سینئر افسر شماریات کام کر رہے تھے اور جنہوں نے اس آسامی کے لیے عرضی دی ہوئی تھی کو منتخب کیا گیا ۔ مسٹر خالد حیات خان کو ۱۲-۱-۱۹۶۰ء سے لے کر ۳۱-۳-۱۹۷۲ء تک جب تک کہ وہ مستعارالخدمت رہے یونیورسٹی نے ۲،۸۱،۸۴۴ روپے اور پچاس پیسے ادا کئے ۔ جس میں ان کی ماہانہ تنخواہ اور Leave Salary اور Pension Conter شامل ہے ۔

(ج) پروفیسر شماریات کے لیے مندرجہ ذیل تعلیمی استعداد اور شرائط ہیں ۔

(الف) مضمون میں اعلیٰ تعلیمی استعداد و تحقیقی و تدریسی تجربہ ۔

(ب) تعلیمی انتظام کا تجربہ اور تحقیقی کاموں میں طلبا کی رہنمائی ۔

(ج) مضمون میں جدید ترین تحقیق سے واقفیت -

(د) پڑھانے کا دس سالہ تجربہ جو ایم - اے جماعتوں سے متعلق ہو - مسٹر خالد حیات خان ان شرائط پر پورے اترتے تھے اور اس آسامی کے لیے ان کی تقرری قواعد کے مطابق Foreign Expert کی سفارشات پر کی گئی جنھوں نے انہیں دوسرے نمبر پر رکھا تھا جب کہ ڈاکٹر علی محمد راجپوت پہلے نمبر پر تھے - اور انہوں نے اس آسامی پر کام کرنے کے لیے دلچسپی کا اظہار نہیں کیا - اس لیے مسٹر خالد حیات خان جو اس وقت زیادہ اہل پائے گئے - ان کی تقرری اس آسامی پر کر دی گئی -

(د) جی ہاں - یونیورسٹی سنڈیکیٹ کو یہ اختیار ہے کہ وہ سیلیکشن بورڈ کی سفارش پر اساتذہ کی تقرری کرے اور سول پینشن یافتہ لوگوں کو یونیورسٹی میں دوبارہ ملازم رکھ لے - ستمبر کو خالد حیات خان جن کی تاریخ پیدائش ۷ ستمبر ۱۹۱۸ء ہے ۲۵ سال کی خدمت (ملازمت) مکمل کرنے کے بعد سرکاری ملازمت سے ۳۱-۳-۱۹۷۲ء کو ریٹائر ہو گئے جب کہ ان کی عمر ۵۵ سال سے کم تھی - یونیورسٹی میں ریٹائر ہونے کی عمر اساتذہ کے لیے ۶۰ سال ہے - مسٹر خالد حیات خان کو ۱-۵-۱۹۵۹ء کو پروفیسر مقرر کیا گیا اور دو سال کے probation پر رکھا گیا لیکن مستقل کرنے کے لیے یہ ضروری تھا کہ وہ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہوجائیں اب چونکہ وہ ریٹائر ہوچکے ہیں - اس لیے بحیثیت پروفیسر مستقل کرنے کا سوال زیر غور ہے -

سالانہ اور سپلیمنٹری امتحانات میں ناجائز ذرائع استعمال کرنے والے طلباء

*۱۱۴۷ - میاں لیاقت حسین مڑل - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان کے سیکنڈری سکول اور انٹرمیڈیٹ کے ۱۹۷۰ء اور ۱۹۷۱ء کے سالانہ اور سپلیمنٹری امتحانات میں ناجائز ذرائع استعمال کرنے والے طلباء کی تعداد کتنی ہے -

(ب) کیا مذکورہ بالا تمام طلباء کے کیسوں کا فیصلہ ہوگیا ہے - اگر نہیں تو تاخیر کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) مطلوبہ تعداد درج ذیل ہے :-

سال	امتحان	سالانہ سپلیمنٹری	مندرجہ کیسز	فیصلہ شدہ کیسز	فیصلہ طلب کیسز
۱۹۷۰ء	سیکنڈری سکول	سالانہ	۴۹۷	۴۹۵	۲
	ایضاً	سپلیمنٹری	۱۱۰	۱۱۰	—
۱۹۷۱ء	ایضاً	سالانہ	۴۷۰	۴۶۷	۳
	ایضاً	سپلیمنٹری	۸۲	۸۲	—
۱۹۷۰ء	انٹرمیڈیٹ	سالانہ	۳۴۹	۳۴۹	—
	ایضاً	سپلیمنٹری	۱۳۶	۱۳۶	—
۱۹۷۱ء	ایضاً	سالانہ	۳۳۱	۳۳۱	—
	ایضاً	سپلیمنٹری	۶۸	۶۶	۲

(ب) نہیں تاخیر کی وجوہات درج ذیل ہیں ۔

سیکنڈری سکول امتحان ۱۹۷۰ء

(۱) دونوں امیدواروں نے ابھی تک بورڈ کے اظہار وجوہ کے نوٹس کا جواب نہیں دیا ۔

(۲) دو امیدوار ابھی تک ڈسپلن کمیٹی کے سامنے حاضر نہیں ہوئے ۔ دوسرے امیدوار کے معاملے کے فیصلے کی بورڈ نے ابھی تصدیق کرنی ہے ۔

انٹرمیڈیٹ سپلیمنٹری امتحان ۱۹۷۱ء

ایک امیدوار کے معاملے میں بار بار یاد دہانیوں کے باوجود ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ نے ڈسپلن کمیٹی کو رپورٹ نہیں بھیجی ۔ دوسرا امیدوار ڈسپلن کمیٹی کے روبرو پیش ہونے سے کترا رہا ہے ۔

ضلع ملتان میں نئے سکولوں کا اجراء

*۱۱۵۵ ۔ میاں لیاقت حسین مڑل ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) صوبہ میں ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران کتنے نئے سکول کھولے جائیں گے ۔

(ب) ضلع ملتان میں ان کی تعداد کیا ہوگی اور کہاں کھولے جائیں گے ۔

(ج) کتنے پرائمری اور مڈل کا درجہ بڑھایا جائے گا ۔

(د) ضلع ملتان میں درجہ بڑھائے جانے والے سکولوں کی تعداد کیا ہوگی اور وہ کون کون سے سکول ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) لاہور ریجن میں ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران مندرجہ ذیل سکول کھولے گئے ۔

(۱) پرائمری سکول ۔

تعداد پرائمری سکول برائے طلباء	تعداد پرائمری سکول برائے طالبات	کل تعداد
۵۱۴	۷۵۱	۱,۲۶۵

(۲) ہائی سکول ۔

تعداد ہائی سکول برائے طلباء	تعداد ہائی سکول برائے طالبات	کل تعداد
—	۱	۲

(ب) ضلع ملتان میں ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران مندرجہ ذیل سکول کھولے گئے ۔

(۱) تعداد نئے پرائمری سکول ۔

برائے طلباء	برائے طالبات	کل تعداد
۸۳	۸۲	۱۶۵

ضلع ملتان میں ۱۹۷۲-۷۳ء کے دوران جہاں پر نئے پرائمری سکول کھولے گئے ان کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(۲) ضلع ملتان میں ۱۹۷۲-۷۳ء کے دوران کوئی سکول نہیں کھولا گیا۔

(ج) ۱۹۷۲-۶۳ء کے دوران لاہور ریجن میں مندرجہ ذیل پرائمری سکولوں کو مڈل کا اور مڈل کو ہائی کا درجہ دیا گیا۔

(۱) تعداد پرائمری سکول جن کو مڈل کا درجہ دیا گیا۔

برائے طلباء	برائے طالبات	کل تعداد
۳۹	۳۳	۹۲

(۲) تعداد مڈل سکول جن کو ہائی سکول کا درجہ دیا گیا۔

برائے طلباء	برائے طالبات	کل تعداد
۷	۶	۱۳

(د) ضلع ملتان میں درجہ بڑھائے جانے والے سکولوں کی تعداد دوران ۱۹۷۲-۷۳ء بمع ناموں کے حسب ذیل ہیں۔

(۱) جن پرائمری سکولوں کو مڈل کا درجہ دیا گیا۔

برائے طلباء

(۱) گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر ایف/۱۴

(۲) گورنمنٹ پرائمری سکول۔ لطیف آباد

(۳) گورنمنٹ پرائمری سکول۔ چک نمبر آر۔ ایم۔ کے/۲

(۴) گورنمنٹ پرائمری سکول۔ چک نمبر آر۔ ۱۰/۱۴۹

(۴) گورنمنٹ پرائمری سکول۔ چک نمبر ایل ۱۵/۱۶۵

(۶) گورنمنٹ پرائمری سکول ۔ چک نمبر ۔ مظفر آباد

(۷) گورنمنٹ پرائمری سکول ۔ جہاں آباد

(۸) گورنمنٹ پرائمری سکول ۔ چک نمبر آر ۔ ۸/۱۴

برائے طالبات

(۱) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ۔ ٹھٹھی کوٹلی لوہاراں

(۲) " " " " ۔ کسی/۸

(۳) " " " " ۔ ایل ۱۵/۱۲۹

(۴) " " " " ۔ وہاڑی ۔ بی ۔ ڈبلیو/۳۱

(۵) " " " " ۔ بھکو والا

(۶) " " " " ۔ کوٹ مظفر

(۷) " " " " ۔ بی ۔ ڈبلیو/۳۵۸

(۲) جن سکولوں کو مڈل سے ہائی کا درجہ دیا گیا

مڈل سکول عالم پور کو مڈل سے ہائی سکول کا درجہ دیا گیا ہے ۔

MULTAN DISTRICT

ON GOING SCHEMES

LIST SHONING THE NAMES ON THE PLACES SELECTED FOR THE OPENING 500 NEW PRIMARY SCHOOLS IN MULTAN DIVISION DURING THIS YEAR 1972-73

Name of the District	Boys	Girls
Multan	1. Jaman Wala.	1. Industrial State, Jungle Behra.

2. Basti Rao Garh.
3. Islampur.
4. Ram Kali.
5. Muzaffarabad No. 2.
6. Old Shershah.
7. Basti Gharibabad.
8. Basti Gazar.
9. Sumandari.
10. Qutab pur.
11. Gulzar No. 2.
12. Basti Man.
13. Old Mhutta.
14. Model Factory.
15. Chak 5 Faiz.
16. Chak 10/Faiz.
17. Chah Channan wala.
18. Athog.
19. Jugian wala.
20. Rasul pur.
21. Sahi Chawan Parli.
22. Mahmoor Kot.
23. Basti Ratta.
24. Noon Adwana.
25. Baring wala.
26. Tibbi wala.
27. Bag wala.
28. Sharif pur.
29. Seer Kharak.

2. Kot Rab Newaz.
3. Kotla Muslim.
4. Sarwani bela.
5. Alpa.
6. Rawani.
7. Bibi pur.
8. Mardan pur.
9. Sahi Chawah.
10. Jungel Abdulla Shah.
11. Rasul pur.
12. Chah Kaji wala.
13. Bangal wala.
14. Rashida.
15. Layli pur.
16. Ghre Bhan.
17. Kurai Baluch.
18. Madina.
19. I/H.
20. 11/T.
21. Basti Jalal Abad.
22. Moza Red.
23. 4/H.
24. Jahangirabad.
25. Sidhu pura.
26. Basti Mani.
27. Mauza Butesingwala.
28. Muza Kasi Juta.
29. 7/V.

30.	Basti Khuda Dad.	30.	18/A.A.
31.	Waryyam ealà.	31.	Basti Farid Abad.
32.	132/10-R Jadid.	32.	Muza Murad Man.
33.	145/10-R.	33.	Chupar Hattar.
34.	163/10-R.	34.	Muza Sulghi.
35.	154/10-R.	35.	Khati Choor.
36.	91/15-L.	36.	26/G.
37.	38/15-L.	37.	Dandi Sargana.
38.	121/15-L.	38.	Bakar pur.
39.	124/15-L (Dhalanwala).	39.	Sial Fakir Jalar.
40.	8/8-AR.	40.	Kot Duni Chand.
41.	11/8-A.R.	41.	Pipla Marali.
42.	131/15-L.	42.	Ujalla.
43.	3/8-R.	43.	Charagh Bela.
44.	96-A/15-D.	44.	Fazal Shah.
45.	12/8-R.	45.	Chowki Harag.
46.	106/15-L.	46.	Khan Bahadar Garh.
47.	61/15-L.	47.	Sher Garah.
48.	61/15-L.	48.	Kot Abdullah.
49.	82/15-L.	49.	Nona wala.
50.	134/16-L.	50.	5/A.H.
51.	13/8-BR.	51.	11/A.H.
52.	313/EB.	52.	Manzaranabad.
53.	561/EB.	53.	Manzab Minglani.
54.	563/EB.	54.	Khunda Haraj.
55.	190/EB.	55.	Baraj.
56.	45/W.B.	56.	4/,
57.	28/W.B.	57.	Allah Hu.

58.	36/W.B.	58.	Sultan Saraj.
59.	154/W.B.	59.	78/10-R.
60.	105/W.B.	60.	43/10-R.
61.	Maghrana.	61.	Nawab Khichi.
62.	54/K.B.	62.	56/10-R.
63.	63/K.B.	63.	Boora Kotla.
64.	22/W.B.	64.	Batian.
65.	172/E.B.	65.	2/9-R.
66.	54/E.B.	66.	4/8A.R.
67.	162/E.B.	67.	6/9-R.
68.	301/E.B.	68.	Sijawal Hiraj.
69.	409/E.B.	69.	19/8R.
70.	525/E.B.	70.	16/9-R.
71.	25/G.	71.	104/15L.
72.	Khat pur Sanpur.	72.	Farid Sa npal.
73.	Shakrob Wala.	73.	Azam Hiraj.
74.	Shah Dhanial.	74.	Jarahi.
75.	Shahpur Nathoor wala.	75.	Farid K. Kathi.
76.	Ahar Bela.	76.	Kot Barkat Ali.
77.	Kaure Isra.	77.	Jungal Mian Changa.
78.	Chah Bilhar Dadowana.	78.	135/16. L Stanzaabad.
79.	Barial Mamber.	79.	110/15-L.
80.	Garhan wala.	80.	11.
81.	Sidhoo pur'	81.	137/16-L.
82.	I/A.H.	82.	39/15. L.
83.	15/V.		

محمد صدیق چودھری کی شکایت کا ازالہ

*۱۱۶۱ - حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ملتان کے سابق سیکرٹری مسٹر حسن شوکت نے مذکورہ بورڈ میں ڈپٹی کنٹرولر امتحانات کی آسامی ختم کرا دی تھی اور اس آسامی پر فائز مسٹر محمد صدیق چوھدری کو نوٹس دیئے بغیر اپنے عہدہ سے فارغ کر دیا گیا تھا -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مسٹر محمد صدیق چوھدری اعلیٰ تعلیم یافتہ یعنی ایم - اے - ایل - ایل - بی ہیں نیز قابل اور دیانت دار افسر ہیں -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اس اثناء میں کنٹرولر امتحانات کی آسامی خالی ہوئی لیکن اس آسامی کے فرائض سیکرٹری مسٹر حسن شوکت نے غیر قانونی طور پر خود سنبھال لئے -

(د) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مسٹر محمد صدیق چوھدری نے عرضداشت پیش کر دی کہ ان کو ان کو موزونیت اور سینیارٹی کی بناء پر کنٹرولر امتحانات کے عہدہ پر تعینات کیا جائے جو ان کا جائز حق ہے اور جس سے ان کو محروم کیا گیا ہے -

(ھ) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مسٹر محمد صدیق چوھدری نے اپنی ڈپٹی کنٹرولر امتحانات کی مستقل آسامی کی منسوخی کے خلاف اور کنٹرولر امتحانات کے عہدہ پر ترقی کے لیے جو عرضداشتیں پیش کیں ان سب کا کوئی جواب نہ دیا گیا کیونکہ مسٹر حسن شوکت

خود ہی سیکرٹری کنٹرولر امتحانات، ڈپٹی کنٹرولر امتحانات اور آفیسر انچارج برائے خفیہ پرنٹنگ بن گئے تھے۔

(و) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مسٹر حسن شوکت کو بعد میں معطل کر دیا گیا۔

(ز) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ حصول انصاف کے لیے مسٹر محمد صدیق چوہدری کا کیس ابھی تک ملتان بورڈ کے پاس فیصلہ طلب پڑا ہے۔

(ح) اگر اجزا (الف) تا (ز) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت ایک دیانت دار اور قابل افسر کی جائز شکایات کا ازالہ کرنے کے لیے کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ (الف) (۱) جی نہیں۔

(۲) مسٹر محمد صدیق چوہدری کو بورڈ نے ڈپٹی کنٹرولر برائے امتحانات مستقل آسامی پر تعینات کیا۔ بعد ازاں فنڈز کی کمی اور کام کے حجم کے پیش نظر بورڈ نے کچھ آسامیاں معہ ڈپٹی کنٹرولر برائے امتحانات یکم جولائی ۱۹۶۹ء سے ختم کر دیں۔

تاہم اس وقت کے چیئرمین نے عرصہ چھ ماہ کے لیے ڈپٹی کنٹرولر برائے امتحانات کی ایک عارضی آسامی بنائی۔ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۹ء کی میٹنگ میں بورڈ نے مذکورہ عارضی آسامی کو ختم کر دیا اور نتیجتاً جب چھ ماہ کا عرصہ گزرا تو مسٹر محمد صدیق چودھری کو ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔

(ب) (۱) جی ہاں۔

(۲) ان کی ملازمت بورڈ کی خستہ مالی حالت کی بناء پر ختم کی گئی ہے اور بددیانتی وغیرہ کی وجہ سے نہیں۔

(ج) یہ درست ہے کہ کنٹرولر برائے امتحانات کی آسامی مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۶۹ء کو خالی ہوئی اور چوھدری حسن شوکت خان (سابقہ سیکرٹری بورڈ) نے کنٹرولر امتحانات کا اضافی چارج بورڈ کے مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۶۹ء کے فیصلے کے مطابق سنبھالا۔

(د) یہ درست ہے کہ مسٹر محمد صدیق چوھدری نے اپنی درخواست مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۶۹ء میں درخواست کی تھی کہ انہیں کنٹرولر امتحانات کی آسامی پر مدغم کیا جائے۔ ان کی یہ درخواست بورڈ کی میٹنگ منعقد ۳۱ دسمبر ۱۹۶۹ء میں پیش کی گئی جہاں وہ نامنظور ہوگئی۔

(ہ) ان کی درخواست مورخہ ۳ اکتوبر ، ۱۸ دسمبر ۱۹۶۹ء برائے ملازمت بطور کنٹرولر امتحانات کی آسامی پر مزید چھ ماہ کے لیے کام کرنے کی اجازت کے لیے بورڈ کے سامنے پیش کی گئیں جو نامنظور ہو گئیں اور جس کے بارے میں درخواست دھندہ کو مطلع کر دیا گیا تھا۔

(و) جی ہاں۔

(ز) جی نہیں۔

(ح) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

کوہ مری میں واقع مدارس میں اساتذہ کی کمی اور سائنس یا فنون میں تعلیم کے لیے مناسب سہولتیں

*۱۱۸۶ - مسٹر محمد حنیف خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا وہ اس امر سے آگاہ ہیں کہ کوہ مری میں واقع اکثر مدارس میں نہ تو موزوں تعداد میں اساتذہ ہیں اور نہ ہی سائنس یا فنون میں تعلیم دینے کے لیے مناسب سہولتیں پائی جاتی ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو وہ اس سے آگاہ ہیں کہ یہ مدارس اعلیٰ تعلیم اداروں میں داخلے کی غرض سے مطلوبہ معیار کے طلباء پیدا نہیں کرتے -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو آیا حکومت تعلیم کے موجودہ معیار کو بہتر بنانے کے لیے متذکرہ مدارس میں مناسب تعداد میں اساتذہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

(د) کیا کالجوں میں پسماندہ علاقوں مثلاً مری تحصیل کے طلباء کے لیے نشستیں مخصوص کرنے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) مری تحصیل کے ہر ہائی سکول میں سائنس کے استاد موجود ہیں - کوئی آسامی استاد کی خالی نہیں - سائنس کا سامان موجود ہے - البتہ فنڈ کی کمی کی وجہ سے علیحدہ سائنس لیبارٹری نہیں ہے - فنڈ میسر آنے پر اس کا انتظام ہو جائے گا -

(ب) محکمہ کی کوشش یہی ہے کہ تمام مدارس اعلیٰ تعلیمی اداروں میں داخلہ کی غرض سے مطلوبہ معیار کے طلباء پیدا کریں -

(ج) حکومت تعلیم کے موجودہ معیار کو بہتر بنانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

(د) ایسی کوئی تجویز فی الحال حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

مری میں کامرس انسٹیٹیوٹ

*۱۱۹۱۔ مسٹر محمد حنیف خان۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے تقریباً دو سال پیشتر مری میں ایک کامرس انسٹیٹیوٹ کے قیام کے لیے تجویز منظور کی تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا یہ امر بھی واقعہ ہے کہ نہ صرف گزشتہ دو برسوں کے میزانیوں میں بلکہ سال رواں کے میزانیے میں بھی کوئی رقم اس کے لیے مختص نہیں کی گئی اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہ کیا ہیں۔

(ج) آیا حکومت مذکورہ انسٹیٹیوٹ کے لیے موجودہ مالی سال کے میزانیے میں ضروری رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ (الف) جی ہاں۔ مری میں ایک گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی تجویز حکومت نے ۶۸-۱۹۶۷ء کے مالی سال میں منظور کی تھی۔

(ب) ۷۲-۱۹۷۱ء کے مالی سال کے بجٹ میں مشینری۔ فرنیچر اور دیگر متعلقہ سامان کے لیے مبلغ ۱۷،۵۰۰ روپے کی رقم دی گئی تھی۔

۱۹۷۲-۷۳ء کے مالی سال میں انسٹی ٹیوٹ ہذا کے سٹاف کے لیے فنڈ کی کمی کے باعث رقم منظور نہ کی جا سکی۔

(ج) موجودہ مالی سال میں سٹاف وغیرہ کے لیے رقم کی منظوری دوبارہ زیر غور ہے۔

تحصیل مری اور اس سے ملحقہ علاقوں کے لوگوں کے لئے پیشہ ورانہ تربیتی ادارے

*۱۱۹۲ - مسٹر محمد حنیف خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ تحصیل مری اور اس سے ملحقہ دیگر پسماندہ علاقوں میں کافی بے کاری ہے - اگر ایسا ہے تو آیا حکومت مذکورہ علاقے کے لوگوں کو روزی کمانے کے قابل بنانے کے لیے انہیں ضروری فنی تربیت دینے کے لیے کوئی پیشہ ورانہ تربیتی ادارے قائم کرنے کے منصوبے پر غور کرے گی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - مری اور اس کے ملحقہ علاقوں کو روزی کمانے کے قابل بنانے کے لیے مری میں ایک کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کا منصوبہ زیر تکمیل ہے - کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے لیے ضروری سامان کا بیشتر حصہ خرید لیا گیا ہے - اگلے مالی سال میں سٹاف اور دیگر ضروریات مہیا کرنے کا پروگرام زیر غور ہے اس کے علاوہ راولپنڈی میں ایک بہت بڑا پولی ٹیکنیک کام کر رہا ہے ضلع راولپنڈی اور سرگودھا کے لیے ۳۰۰ نشستیں برائے داخلہ یہاں مختص ہیں - مری اور ملحقہ علاقوں کے لوگ ان مختص نشستوں کے تحت داخلہ کی سہولتیں حاصل کر رہے ہیں اور ان کے لیے ہوسٹل بھی میسر ہے -

---

پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کے انسٹرکٹروں کو مستقل کرنا

*۱۱۹۵ - میاں لیاقت حسین مڑل - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کے ایسے انسٹرکٹروں کو جو صوبہ سندھ میں عرصہ سات آٹھ سال سے تعینات تھے جون ۱۹۷۰ء میں وحدت مغربی پاکستان ٹوٹنے پر پنجاب بھیج دیا گیا تھا -

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں تو ہوا آیا ان انسٹرکٹروں کو یہاں پر مستقل کر دیا گیا ہے -

(ج) اگر تمام عملہ کو مستقل نہیں کیا گیا ہے تو -

(اول) اس عملہ کی تعداد کیا ہے جسے مستقل کر دیا گیا ہے -

(دوم) اس عملہ کی تعداد کیا ہے جسے اب تک مستقل نہیں کیا گیا اور اسے مستقل نہ کرنے کی وجوہ کیا ہیں -

(د) کیا سندھ سے آنے والے ایسے عملہ کو مساوی عہدوں پر فائز کیا گیا ہے - اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں -

(ب) مستقل نہیں ہوئے - کیونکہ مستقل آسامیاں اس مطلب کے لئے میسر نہیں ہیں -

(ج) (اول) (دوم) کل ۱۲ انسٹرکٹرز سندھ سے واپس آئے جو مستقل آسامیوں کے نہ ہونے کی وجہ سے مستقل طور پر نہ لگائے جا سکے -

(د) ان کو مساوی عہدوں پر لگایا گیا ہے ۔ کسی کی تنزلی نہیں ہوئی ۔

مظفر گڑھ میں لڑکیوں کے لئے کالج

*۱۲۱۰ ۔ سردار امجد حمید خان دستی ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع مظفر گڑھ کے قریباً ہر قابل ذکر مقام اور قصبہ میں لڑکیوں کے لیے گورنمنٹ ہائی سکول موجود ہیں ۔ لیکن تمام ضلع بھر میں لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لیے ایک بھی کالج نہیں ہے ۔

(ب) کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ لڑکیوں کو زرکثیر خرچ کرکے دوسرے ضلعوں میں لڑکیوں کے کالج میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے جانا پڑتا ہے اور جو غریب گھرانوں کی لڑکیاں ہیں انہیں یا تو مجبوراً تمام دن برقعہ میں ملبوس رہ کر لڑکوں کے کالج میں تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے یا مجبوراً اعلیٰ تعلیم سے کنارہ کشی کرنی پڑتی ہے اور اس طرح ضلع کی نصف آبادی یعنی خواتین تعلیم کی سہولتوں سے محروم ہیں ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع مظفرگڑھ میں اس سال گورنمنٹ کالج برائے طالبات کے اجراء کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔ مظفر گڑھ میں سال ۷۴-۱۹۷۵ء میں گورنمنٹ گرلز انٹرمیڈیٹ کالج کھولنے کی سکیم زیرغور ہے ۔

کروڑپکا اسلامیہ پبلک مڈل سکول کو منظور شدہ قرار دینا

*۱۲۱۷ ۔ رانا رب نواز نون ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ انسپکٹر آف سکولز ملتان ڈویژن نے کروڑپکا کے اسلامیہ پبلک مڈل سکول کو منظور شدہ قرار دینے کی سفارش اپریل ۱۹۷۲ء میں کی تھی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مندرجہ بالا سکول کو منظور شدہ قرار دے چکی ہے ۔ اگر نہیں تو کب تک ایسا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق اسلامیہ پبلک مڈل سکول کروڑپکا کا حصہ پرائمری قومیایا جا چکا ہے ۔ باقی جماعتوں کو سرکاری تحویل میں لینے کے لیے حسب ضابطہ کارروائی ہو رہی ہے اندریں حالات اسلامیہ پبلک مڈل سکول کروڑپکا کی منظوری کا مسئلہ خارج از بحث ہے ۔

تحصیل لودھراں میں انٹر کالج کا اجراء

*۱۲۱۸ ۔ رانا رب نواز نون ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ تحصیل لودھراں میں انٹر کالج کا اجراء کب اور کہاں ہو رہا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ جی نہیں ۔ لودھراں میں انٹر کالج کھولنے کی کوئی خصوصی سکیم سال ۷۳-۱۹۷۲ء میں نہیں ۔ تاہم اس تجویز پر ۷۴-۱۹۷۳ء میں استحقاق کی بنیاد پر اور مطلوبہ رقم مہیا ہونے پر غور کیا جائے گا ۔

قریشی والا مڈل سکول سے بی ایڈ کی ایک آسامی مڈل سکول خان سمد میں واپس منتقل کرنا

*۱۲۲۹ ۔ دیوان سمد غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تین سال پہلے مڈل سکول خان بیلہ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان سے ایک بی ۔ ایڈ کی آسامی مڈل سکول قریشی والا تحصیل لودھراں میں منتقل کر دی گئی تھی ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب مڈل سکول قریشی والا میں ایک اور اسامی بی ۔ ایڈ کی منظور ہو گئی ہے ۔ گویا اب وہاں بی ۔ ایڈ کی دو آسامیاں ہیں ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈائریکٹر تعلیمات پنجاب لاہور ریجن کو متوجہ کرے گی کہ وہ قریشی والا مڈل سکول سے بی ۔ ایڈ کی ایک آسامی مڈل سکول خان بیلہ میں واپس منتقل کرا دیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے ۔
(ب) یہ درست ہے ۔ مڈل سکول قریشی والا کے لیے ایک سائنس ٹیچر کی ایک زائد آسامی منظور کی گئی ہے ۔

(ج) کیونکہ مندرجہ بالا زائد آسامی مڈل سکول قریشی والا کے لیے منظور ہوئی ہے ۔ لہذا یہ کسی دوسری جگہ تبدیل نہیں ہو سکتی ۔

گورنمنٹ ہائی سکول جلال پور پیر والا (ملتان) میں امتحان مڈل سٹینڈرڈ کے طلباء کے لیے سنٹر قائم کرنا

*۱۲۳۰ ۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جلال پور پیر والا (ملتان) میں ایک گورنمنٹ ہائی سکول موجود ہے ۔ جس کے نواح میں متعدد مڈل مدارس قائم ہیں ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گذشتہ سال یہاں امتحان مڈل سٹینڈرڈ کے طلباء کے لیے سنٹر قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا جس کے جواب میں رجسٹرار ڈیپارٹمنٹل امتحانات لاہور نے پریذیڈنٹ پیپلز پارٹی جلال پور پیر والا ضلع ملتان کو بذریعہ چٹھی نمبر ۱۱۲۳۵۹۴ مورخہ ۲۳-۹-۱۹۷۲ء اطلاع دی تھی کہ اب تاخیر ہو چکی ہے ۔ آئندہ سال ۱۹۷۳ء کے امتحان کے لیے ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ملتان سے تجویز منگوا کر سنٹر امتحان قائم کر دیا جائے گا ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب نئے سال ۱۹۷۳ء کے امتحان مڈل کی درخواستیں اور فیس داخلہ ماہ ستمبر ۱۹۷۲ء میں بھیجی جائیں گی ۔ اس لیے امتحان سنٹر کا تعین ضروری ہے تاکہ طلباء درخواستوں میں درج کر سکیں ۔

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس

بارے میں ڈائریکٹر تعلیمات لاہور ریجن کو ہدایات دلے گی کہ وہ جلال پور پیر والا (ملتان) میں مڈل سٹینڈرڈ امتحان کے لیے سنٹر قائم کرنے کے لیے مناسب کارروائی عمل میں لائیں اور برقت منظوری کے احکام جاری کر دیں تاکہ امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) درست ہے ۔

(ب) درست ہے لیکن چھٹی کا نمبر ۱۲۱۴۴-X-۱۰ (بی) مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۷۲ء تھا ۔

(ج) درست ہے ۔

(د) امسال جلال پور پیر والا کے کسی طالب علم نے وظیفہ کے امتحان میں شمولیت کی استدعا نہیں کی ۔ اس لیے سنٹر امتحان قائم کرنا خارج از بحث ہے ۔

اسلامیہ ہائی سکول کلاس والا

*۱۲۵۴ ۔ شیخ عزیز احمد ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) اسلامیہ ہائی سکول کلاس والا کو سال ہائے ۱۹۶۸-۶۹ء اور ۱۹۶۹-۷۰ء میں بالترتیب ۲۲,۴۳۰ روپے اور ۳۰,۰۰۰ روپے کی مالیت کے جو امدادی عطیات دیئے گئے جیسا کہ نشان زدہ سوال نمبر ۱۳۹ کے جواب کے جزو (و) میں مندرج ہے ۔ ان کی اشرائط کیا تھیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب کے سابق گورنر لفٹیننٹ جنرل

عتیق الرحمان کے احکام کے تحت جب ڈائرکٹر محکمہ تعلیم لاہور ریجن نے جزو (الف) بالا میں مذکورہ سکول کا معائنہ کیا تو قصبہ کلاس والا کے باشندوں نے مذکورہ سکول کی انتظامیہ کے خلاف ان امدادی عطیات کے غلط استعمال کے بارے میں چند الزامات عائد کئے تھے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا ان الزامات کی تحقیق کرائی گئی اور اس کے کیا نتائج برآمد ہوئے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں اور آیا اب حکومت ان امدادی عطیات کے غلط استعمال کے بارے میں تحقیقات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے بارے میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) اسلامیہ ہائی سکول کلاس والا کو سال ہائے ۱۹۶۸-۶۹ء اور ۱۹۷۰-۷۱ء میں مندرجہ ذیل شرائط پر امدادی رقوم دی گئی ہیں :-

(۱) گزارہ سالانہ امداد ۔

اس سکول کی سالانہ آمدنی اور خرچ کے حساب سے انسپکٹر مدارس لاہور ڈویژن کی تشخیص پر امدادی عطیات دیئے گئے ۔

(۲) ترقیاتی پروگرام ۔

ترقیاتی پروگرام کے تحت امدادی رقوم جو کمرے وغیرہ بنانے کے لئے دی گئیں ان کی شرائط یہ تھیں کہ اس سکول کی انتظامیہ اتنی ہی رقم کے برابر اپنے وسائل میں سے خرچ کرے لیکن فرنیچر وغیرہ کے لیے امدادی رقوم اس شرط پر دی گئیں کہ سکول کی انتظامیہ ان رقوم کی جو گورنمنٹ دے اس کی نصف رقم کے برابر اپنے وسائل سے خرچ کرے ۔

(ب) قصبہ ہذا کے لوگوں نے اس سکول میں امدادی رقوم کے غلط استعمال

کی شکایت گورنر صاحب پنجاب اور دیگر کئی افسر بالا کو کی تھی۔ جس پر سیکرٹری صاحب محکمہ تعلیم کے حکم پر محکمہ کے مختلف افسران نے اس سکول کا معائنہ کیا۔

(ج) ان الزامات کی مکمل محکمانہ تحقیقات کرائی گئی۔ تحقیقاتی رپورٹ منسلک ہے۔ اب یہ سکول گورنمنٹ نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔

اسلامیہ ہائی سکول کلاس والا کی بابت رپورٹ

اسلامیہ ہائی سکول کلاس والا ایک بہت پرانا تعلیمی ادارہ ہے جس نے اس علاقے کی ضروریات کو ماضی میں پورا کیا ہے۔ لوگوں کی بیداری اور تعلیم میں زیادہ دلچسپی کے باعث یہ ادارہ اب اس قابل نہیں رہا کہ مطلوبہ معیار اور مقدار میں تدریس مہیا کر سکے۔

ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز سیالکوٹ کو ڈائریکٹر تعلیمات لاہور ریجن نے اس ادارہ کا اچانک معائنہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ مذکورہ آفیسر کی رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ سکول کی انتظامیہ نے مبلغ ۶۶۴۳۵ روپے وصول کئے۔ یہ رقم ورکشاپ جماعتوں کے کمروں اور سائنس لیبارٹری کی تعمیر کے لیے گورنمنٹ نے گرانٹ دی تھی۔ اس گورنمنٹ گرانٹ سے جو عمارت تعمیر کی گئی وہ ناقص اور نامکمل ہے۔ بہت سی دیواریں ۴ انچ موٹی ہیں اس لیے وہ زیادہ دیر ٹھہر نہیں سکتیں اور صرف دکھاوے کے لیے بنائی گئی ہیں۔

مجلس انتظامیہ کے ۹ ممبروں میں سے ۲ حقیقی بھائی ہیں اور ۴ رشتہ کے بھائی ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ مجلس انتظامیہ وسیع اور عوامی مفاد کی نمائندہ ہونی چاہئے۔

طلباء سے جو فیسیں اور فنڈ لیے جا رہے ہیں وہ محکمہ کے مقرر کردہ حد سے زیادہ ہیں۔ دس سیکشنوں کے لیے ایک ہیڈ ماسٹر اور صرف نو اساتذہ ہیں۔ اس طرح کم از کم چھ اساتذہ کی کمی ہے۔ تدریسی معیار گھٹیا ہے۔

تحصیل پنڈ دادن خان میں نئے سکول

*۱۲۹۲۔ راجہ سکندر خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گذشتہ دس سال کے دوران تحصیل پنڈدادن خان میں کتنے نئے سکول کھولے گئے اور کیا مذکورہ تحصیل میں کھولے گئے سکول اس پسماندہ علاقے کے لوگوں کی روز افزوں تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں ۔

(ب) مذکورہ مدت کے دوران صوبہ کی ہر ایک تحصیل میں کتنے نئے سکول کھولے گئے آیا اس تعداد کی تحصیل پنڈدادن خان میں کھولے گئے سکولوں کی تعداد سے کوئی نسبت ہے ۔

(ج) آیا حکومت اس پسماندہ علاقہ میں مزید سکول اور کالج کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) دس سال کے دوران کھولے گئے سکولوں کی تعداد ۵۱ ہے ۔ تحصیل پنڈدادن خان میں عوام کی خواہش اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر سال مختلف دیہات میں نئے سکول کھولے جاتے رہے ہیں ۔ اس وقت تحصیل پنڈدادن خان کے بڑے بڑے دیہاتوں میں سکول موجود ہیں ، مزید ضرورت کے مطابق اور سکول کھولے جائیں گے ۔

(ب) ضلع جہلم میں ہر تحصیل میں کھولے گئے سکولوں کی تعداد (برائے طلباء و طالبات) مندرجہ ذیل ہیں :-

تحصیل کا نام	۱۹۶۲-۶۳	۱۹۶۳-۶۴	۱۹۶۴-۶۵	۱۹۶۵-۶۶	۱۹۶۶-۶۷	۱۹۶۷-۶۸	۱۹۶۸-۶۹	۱۹۶۹-۷۰	۱۹۷۰-۷۱	۱۹۷۱-۷۲
جہلم	۹	۲۹	۹	۳	۱	۱۰	۱۲	۸	۶۲	۱۰
چکوال	۱۰	۲۳	۴	۳	۲	۲۲	۹	۷	۳۹	۱۸
پنڈدادن خان	۷	۸	۴	۲	۷	۸	۹	۶	۱۹	۱۳

(ج) حکومت مستقبل میں ہر پسماندہ علاقہ میں زیادہ سے زیادہ سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور

*۱۳۰۵ ۔ ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور کا قیام کب عمل میں لایا گیا ۔

(ب) ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور میں گذشتہ تین سالوں کے دوران میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے کتنے طلباء کو امتحانات کے دوران ناجائز ذرائع استعمال کرنے میں پکڑا گیا اور اب تک کتنے طلباء کے خلاف کارروائی کی گئی اور اس کی نوعیت کیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) اگست ، ستمبر ۱۹۵۴ء ۔

(ب) فہرست منسلک ہے ۔

گزشتہ تین سالوں کے دوران میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طلباء کی تعداد جنھیں ناجائز ذرائع استعمال کرتے ہوئے پکڑا گیا (مغہ کارروائی و نوعیت

سال امتحان	سالانہ سپلیمنٹری	ناجائز ذرائع استعمال کرنے والے طلباء کی تعداد۔		ایسے طلباء کی تعداد جنھیں ایک سے چار امتحانات تک کے لیے نااہل قرار دیا گیا۔		ایسے طلباء کی تعداد جنھیں نظم و ضبط کی کمیٹی نے چھوڑ دیا۔	
۱۹۶۹ء سیکنڈری سکول	سالانہ	۵۶۱	۶۶۲	۴۱۲	۱۴۹۱	۱۴۹	۳۱۲
" "	سپلیمنٹری	۱۰۱		۸۹		۱۲	
انٹرمیڈیٹ	سالانہ	۶۲۴	۷۳۹	۴۹۳		۱۳۱	
" "	سپلیمنٹری	۱۱۵		۹۵		۲۰	
۱۹۷۰ء سیکنڈری سکول	سالانہ	۵۴۸	۶۴۹	۴۶۵		۸۳	
" "	سپلیمنٹری	۱۰۱		۸۸		۱۳	
انٹرمیڈیٹ	سالانہ	۷۸۲	۸۹۸	۶۸۹	۱۵۴۷	۹۳	
" "	سپلیمنٹری	۱۱۶		۱۱۰		۶	
۱۹۷۱ء سیکنڈری سکول	سالانہ	۶۸۳	۸۱۸	۵۵۷		۱۲۶	
" "	سپلیمنٹری	۱۸۵		۱۷۴		۱۱	
انٹرمیڈیٹ	سالانہ	۱۰۶۳	۱۱۹۵	۹۸۵	۲۰۶۶	۷۸	
" "	سپلیمنٹری	۱۳۲		۱۲۳		۹	

۵۰۱	۱۰۸۹	۱۶۱	۳۱۲				
۵۸۸		۱۵۱					
۵۵۳	۱۳۵۲	۹۶	۱۹۵				
۶۹۹		۹۹					
۷۳۱	—	۱۳۷					
۱۰۸	۱۸۳۹	۸۷	۲۲۴				

علامہ علاؤ الدین صدیقی

*۱۳۰۵ ۔ ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر علامہ علاؤالدین صدیقی آج کل طویل رخصت پر ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان کے طویل رخصت پر جانے کے وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) علامہ علاؤالدین صدیقی صاحب کو ۳ فروری ۱۹۶۹ء کو چار سال کی مدت کے لیے پنجاب یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ۔ یہ مدت ۳ فروری ۱۹۷۳ء کو ختم ہوتی تھی ۔ لیکن ۳ جولائی ۱۹۷۲ء کو انہوں نے باقی ماندہ مدت کے لیے چھٹی کی درخواست دے دی جو چانسلر نے منظور کرلی اور وہ رخصت پر چلے گئے ۔

بلدیاتی ہائی سکول میں کھیل کے میدانوں کے لئے رقبہ

*۱۳۲۰ ۔ ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں بلدیاتی ہائی سکولوں میں کھیل کے میدانوں کے لیے کتنا رقبہ مختص کیا گیا ہے ۔

(ب) کوٹ رادھا کشن ۔ مانگا منڈی ۔ کنگن پور ۔ عثمان والا ۔ کھڈیاں خاص ۔ گنڈا سنگھ والا ۔ نیاز بیگ ۔ کاہنہ نو ۔ رائے ونڈ اور بھسین کے ہائی سکولوں کے لیے کھیل کے میدانوں کا رقبہ کیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ضلع لاہور میں لوکل کونسل کے سکولوں کے کھیل کے میدانوں کے لیے ۲۸۶ ایکڑ ۲ کنال اور ۱۸ مرلے اراضی مخصوص کی گئی ہے ۔

(ب) مطلوبہ سکولوں کے کھیل کے میدانوں کے لیے رقبہ اس کے مقابل درج ہے ۔

	ایکڑ	بیگھہ	کنال	مرلے
(۱) کوٹ رادھا کشن	۲	۱	—	—
(۲) مانکا منڈی	۱	—	۲	—
(۳) کنگن پور	۳	۱	—	—
(۴) عثمان والا	۲	۱	—	—
(۵) کھڈیاں خاص	۴	—	—	—
(۶) گنڈا سنگھ والا	۲	۱	—	—
(۷) نیاز بیگ	۴	—	۲	۱۰
(۸) کاہنہ نو	۴	۱	—	—
(۹) رائے ونڈ	۴	۱	—	—
(۱۰) بھسین	۱	—	—	—
میزان	۳۱	۱	—	۱۰

خواتین کے لیے یونیورسٹی

*۱۳۲۱ ۔ ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) اس وقت پنجاب میں کتنی یونیورسٹیاں اور کالج ہیں ۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ صوبے میں خواتین کے لیے ایک یونیورسٹی کا قیام حکومت کے زیر غور ہے۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو خواتین کے لیے مجوزہ یونیورسٹی پر اخراجات کا تخمینہ کیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) اس وقت پنجاب میں ۳۰ یونیورسٹیاں اور ۱۵۶ کالج ہیں۔

(ب) خواتین کے لیے یونیورسٹی کا قیام حکومت کے زیر غور نہیں ہے۔

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پی - ٹی - سی سکول

*۱۳۶۴ - میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صوبہ میں پی - ٹی - سی - سکولوں کی تعداد کتنی ہے اور یہ سکول کس کس مقام پر واقع ہیں۔

(ب) کیا حکومت اس قسم کے نئے سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) پی - ٹی - سی - سکولوں میں اس سال کل کتنے امیدوار داخل ہوئے ہیں۔

(د) کل کتنے امیدواروں نے مذکورہ سکولوں میں داخلہ کے لیے درخواستیں دی تھیں اور ان میں سے وزیر موصوف نے داخلہ کے لیے کتنے امیدواروں کی سفارش کی تھی اور ان کی سفارش پر کتنے امیدواروں کو داخلہ ملا۔

(ہ) وزیر موصوف کی سفارش پر داخل ہونے والے امیدواروں میں سے سب سے زیادہ اور سب سے کم نمبر کتنے کتنے تھے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) پنجاب میں نارمل سکولوں کی تعداد ۲۴ ہے ان کے علاوہ لڑکے اور لڑکیوں کے ہائی سکولوں میں ۱۹۷ میں بھی پی ۔ ٹی ۔ سی ۔ ٹریننگ کا انتظام ہے ۔ ایسے تمام نارمل اور دیگر سکولوں کی فہرست منسلک ہے ۔

(ب) جواب نفی میں ہے ۔

(ج) موصولہ اطلاعات کے مطابق اب تک ۱۷،۰۰۰ امیدواروں کو پی ۔ ٹی ۔ سی ۔ میں داخلہ دیا چکا ہے ۔

(د) تقریباً ۶۰،۰۰۰ امیدواروں نے داخلہ کے لیے درخواستیں دی تھیں ۔ داخلہ قابلیت و معیار کی بناء پر دیا جاتا ہے ۔ ۲۳ امیدواروں کو داخلہ وزیر تعلیم کی خصوصی سفارش پر دیا گیا ۔

(ہ) وزیر تعلیم کی خصوصی سفارش پر داخل ہونے والے امیدوار کے سب سے زیادہ نمبر ۵۵۴ اور سب سے کم نمبر ۴۰۴ ہیں ۔

لسٹ نارمل سکول اور پی ۔ ٹی ۔ سی ۔ یونٹ لاہور ریجن

نمبر شمار	نام سکول و پی ۔ ٹی ۔ سی ۔ یونٹ
	ضلع لاہور
۱	گورنمنٹ نارمل سکول قصور ۔
۲	گورنمنٹ ہائی سکول کاہنہ نو ۔
۳	گورنمنٹ ہائی سکول چونیاں ۔

۴ گورنمنٹ ہائی سکول کنگن پور ۔

۵ گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ رادھا کشن ۔

۶ گورنمنٹ ہائی سکول کھڈیاں ۔

۷ گورنمنٹ ہائی سکول چوبرجی لاہور ۔

۸ گورنمنٹ ہائی سکول بھائی پھیرو ۔

۹ گورنمنٹ ہائی سکول رائے ونڈ ۔

۱۰ گورنمنٹ حنفیہ اسلامیہ ہائی سکول قصور ۔

۱۱ گورنمنٹ ہائی سکول مانگا منڈی ۔

۱۲ اخوان ہائی سکول برکی ۔

۱۳ ایم ۔ سی ہائی سکول پتوکی ۔

۱۴ گورنمنٹ ہائی سکول نیاز بیگ لاہور ۔

۱۵ گورنمنٹ ہائی سکول واں رادھا رام ۔

۱۶ گورنمنٹ ہائی سکول حسین خان والا ۔

۱۶ (الف) گورنمنٹ ہائی سکول سرائے مغل لاہور ۔

ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ

۱۷ گورنمنٹ ہائی سکول ایمن آباد ۔

۱۸ گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ ۔

۱۹ گورنمنٹ ہائی سکول واہنڈو ۔

۲۰ گورنمنٹ ہائی سکول قلعہ دیدار سنگھ ۔

۲۱ ایم ۔ سی ۔ ہائی سکول کامونکی ۔

۲۲ گورنمنٹ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گکھڑ ۔

۲۳ گورنمنٹ ہائی سکول حافظ آباد ۔

۲۴ گورنمنٹ ہائی سکول علی پور چٹھہ ۔

ڈسٹرکٹ سیالکوٹ

۲۵ گورنمنٹ نارمل سکول نارووال ۔

۲۶ گورنمنٹ ہائی سکول پسرور ۔

۲۷ گورنمنٹ ہائی سکول سمبڑیال ۔

۲۸ گورنمنٹ ہائی سکول شکر گڑھ ۔

۲۹ گورنمنٹ غلام دین ہائی سکول پینگری ۔

۳۰ گورنمنٹ نارمل سکول پسرور ۔

۳۱ گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول سیالکوٹ ۔

ڈسٹرکٹ شیخوپورہ

۳۲ گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول بھیکی ۔

۳۳ گورنمنٹ ہائی سکول ننکانہ ۔

۳۴ گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول شرق پور ۔

۳۵ گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ ۔

۳۶ گورنمنٹ ہائی سکول سارنگ منڈی ۔

۳۷ گورنمنٹ ہائی سکول جنڈیالہ شیر خاں ۔

۳۸ گورنمنٹ ہائی سکول سانگلہ ہل ۔

۳۹ گورنمنٹ ہائی سکول شاہ کوٹ ۔

۴۰ گورنمنٹ ہائی سکول سید والہ ۔

۴۱ گورنمنٹ ہائی سکول بھیکی ۔

ڈسٹرکٹ ملتان

۴۲ گورنمنٹ نارمل سکول ملتان ۔

۴۳ گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول ملتان ۔

۴۴ گورنمنٹ ہائی سکول گلگشت کالونی ملتان ۔

۴۵ گورنمنٹ کمپری ہنسیو ہائی سکول ملتان ۔

ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ

۴۶ گورنمنٹ نارمل سکول مظفر گڑھ ۔

۴۷ گورنمنٹ ہائی سکول لیہ ۔

۴۸ گورنمنٹ ہائی سکول کوٹ ادو ۔

۴۹ گورنمنٹ ہائی سکول علی پور ۔

ڈسٹرکٹ ڈیرہ غازی خان

۵۰ گورنمنٹ نارمل سکول ڈیرہ غازی خان ۔

۵۱ گورنمنٹ ہائی سکول راجن پور ۔

۵۲ گورنمنٹ ہائی سکول تونسہ ۔

۵۳ گورنمنٹ ہائی سکول جام پور ۔

ڈسٹرکٹ ساہیوال

۵۴ گورنمنٹ ہائی سکول دیپالپور ۔

۵۵ گورنمنٹ نارمل سکول ساہیوال ۔

۵۶ گورنمنٹ ہائی سکول پاکپتن ۔

۵۷ گورنمنٹ کمپری ہنسیو ہائی سکول ساہیوال ۔

۵۸ گورنمنٹ ہائی سکول کسووال ۔

۵۹ گورنمنٹ ہائی سکول رینالہ خورد ۔

۶۰ گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال ۔

۶۱ گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر ۶۶ ای ۔ بی ۔

ڈسٹرکٹ رحیم یار خاں

۶۲ گورنمنٹ نارمل سکول خان پور ۔

۶۳ گورنمنٹ جامعہ ہائی سکول رحیم یار خان ۔

ڈسٹرکٹ بہاولنگر

۶۴ گورنمنٹ نارمل سکول چشتیاں ۔

۶۵ گورنمنٹ جامعہ ہائی بہاولنگر ۔

ڈسٹرکٹ بہاولپور

۶۶ گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج بہاولپور ۔

۶۷ گورنمنٹ ہائی سکول احمد پور ایسٹ ۔

زنانہ سکول

ڈسٹرکٹ لاہور

۶۷ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چونیاں ۔

۶۹ کنیئرڈ ٹریننگ سنٹر لاہور ۔

۷۰ سینٹ جازف سکول لاہور ۔

۷۱ گورنمنٹ گرلز جامعہ ہائی سکول لاہور ۔

۷۲ گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لاہور ۔

۷۳ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سمن آباد لاہور ۔

۷۴ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول باغبانپورہ لاہور ۔

۷۵ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول قصور ۔

۷۶ گورنمنٹ گرلز ہائی پتوکی ۔

ڈسٹرکٹ شیخوپورہ

۷۷ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سانگلہ ہل ۔

۷۸ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شیخوپورہ ۔

۷۹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اینڈ نارمل سکول شرق پور ۔

۸۰ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نارنگ منڈی ۔

۸۱ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چوہڑکانہ ۔

ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ

۸۲ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گوجرانوالہ ۔

۸۳ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گکھڑ ۔

۸۴ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سیٹلائٹ گوجرانوالہ ۔

۸۵ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول حافظ آباد ۔

۸۶ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اکال گڑھ ۔

ڈسٹرکٹ سیالکوٹ

۸۷ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ظفر وال ۔

۸۸ ایل ۔ اے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سیالکوٹ ۔

۸۹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پسرور ۔

۹۰ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈسکہ ۔

۹۱ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پینگری ۔

۹۲ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سمبڑیال ۔

۹۳ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شکر گڑھ ۔

ڈسٹرکٹ ملتان

۹۴ گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج ملتان (فار گرلز)

۹۵ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شمس آباد ملتان ۔

۹۶ گورنمنٹ گرلز کمپری ہنسیو ہائی سکول ملتان ۔

۹۷ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول خانیوال ۔

۹۸ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میاں چنوں ۔

۹۹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر ۱ ملتان ۔

ڈسٹرکٹ ساہیوال

۱۰۰ گورنمنٹ پائیلٹ سیکنڈری سکول فار گرلز ساہیوال ۔

۱۰۱ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چیچاوطنی ۔

۱۰۲ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اوکاڑہ ۔

۱۰۳ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پاکپتن ۔

ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ

۱۰۴ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مظفرگڑھ ۔

۱۰۴ (اے) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لیہ ۔

۱۰۵ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول علی پور ۔

۱۰۶ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹ ادو ۔

ڈسٹرکٹ ڈیرہ غازی خان

۱۰۷ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈی ۔ جی ۔ خان ۔

۱۰۸ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول راجن پور ۔

۱۰۹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تونسہ ۔

۱۱۰ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جام پور ۔

ڈسٹرکٹ بہاولپور

۱۱۰ گورنمنٹ گرلز نارمل سکول بہاول پور ۔

۱۱۲ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول حاصل پور ۔

۱۱۳ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول احمد پور ایسٹ ۔

۱۱۴ گورنمنٹ گرلز جامعہ ہائی سکول بہاولپور ۔

ڈسٹرکٹ رحیم یار خان

۱۱۵ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول رحیم یار خان ۔

۱۱۶ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول خانپور ۔

۱۱۷ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لیاقت پور ۔

ڈسٹرکٹ بہاولنگر

۱۱۸ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بہاول نگر ۔

۱۱۹ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چشتیاں ۔

۱۲۰ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ہارون آباد ۔

ڈسٹرکٹ جہلم

۱ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر ۱ جہلم ۔

نمبر شمار	نام سکول
۲	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر ۲ جہلم ۔
۳	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوال ۔
۴	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنڈ دادن خان ۔
۵	گورنمنٹ گرلز جونیئر ماڈل سکول جہلم ۔

ڈسٹرکٹ گجرات

۱	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کھاریاں ۔
۲	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پھالیہ ۔
۳	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول منڈی بہاؤالدین ۔

ڈسٹرکٹ کیمبل پور

۱	گورنمنٹ پائلٹ سیکنڈری سکول کیمبل پور ۔
۲	گورنمنٹ ہائی سکول حضرو ۔
۳	گورنمنٹ ہائی سکول تلہ گنگ ۔

ڈسٹرکٹ جہلم

۱	گورنمنٹ ہائی سکول بھگوال ۔
۲	گورنمنٹ ہائی سکول ملہال مغلاں ۔
۳	گورنمنٹ ہائی سکول ڈھریالہ جالب ۔
۴	گورنمنٹ ہائی سکول چکوال ۔
۵	گورنمنٹ ہائی سکول روپ وال ۔
۶	گورنمنٹ ہائی سکول پنڈ دادن خان ۔
۷	گورنمنٹ ہائی سکول بھوچال کلاں ۔

نمبر شمار	نام سکول
۸	گورنمنٹ ہائی سکول للہ ۔
۹	گورنمنٹ ہائی سکول کالا گجراں ۔
۱۰	گورنمنٹ کمپری ہنسیو ہائی سکول جہلم ۔

ڈسٹرکٹ گجرات

۱ گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں ۔

۲ گورنمنٹ ہائی سکول منگو وال ۔

برائے طالبات

ڈسٹرکٹ سرگودھا

۱ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سرگودھا ۔

۲ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول خوشاب ۔

۳ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نوشہرہ ۔

۴ گورنمنٹ جونیئر ماڈل سکول سرگودھا ۔

ڈسٹرکٹ لائل پور

۱ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر ۲۴۲ آر ۔ بی لائل پور ۔

۲ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر ۱ لائل پور ۔

۳ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر ۲ لائل پور ۔

۴ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گوجرہ ۔

۵ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کمالیہ ۔

۶ گورنمنٹ کمپری ہنسیو ہائی سکول برائے طالبات لائل پور ۔

نمبر شمار	نام سکول
	ڈسٹرکٹ جھنگ
۱	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جھنگ ۔
۲	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شورکوٹ ۔
	ڈسٹرکٹ میانوالی
۱	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میانوالی ۔
۲	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھکر ۔
۳	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول عیسیٰ خیل ۔
	ڈسٹرکٹ راولپنڈی
۱	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سلہگری ۔
۲	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سہالہ ۔
۳	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کہوٹہ ۔
۴	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مری ۔
۵	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مگور ۔
۶	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر ۱ راولپنڈی ۔
۷	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر ۲ راولپنڈی ۔
۸	ایم - سی گرلز ہائی سکول گوجر خان ۔
	ڈسٹرکٹ کیمبل پور
۱	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کیمبل پور ۔
۲	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پنڈی گھیب ۔

نمبر شمار	نام سکول
۳	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول فتح جنگ ۔
۴	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تلہ گنگ ۔

(لڑکوں کے لیے)

۱	گورنمنٹ نارمل سکول شاہ پور ۔
۲	گورنمنٹ نارمل سکول شاہ پور سٹی ۔
۳	گورنمنٹ نارمل سکول لائل پور ۔
۴	گورنمنٹ نارمل سکول کمالیہ ۔
۵	گورنمنٹ نارمل سکول جہلم ۔
۶	گورنمنٹ نارمل سکول گجرات ۔
۷	گورنمنٹ نارمل سکول چنیوٹ (لڑکیوں کے لیے) ۔
۸	گورنمنٹ گرلز نارمل سکول کمالیہ ۔
۹	گورنمنٹ گرلز نارمل سکول راولپنڈی ۔
۱۰	گورنمنٹ گرلز نارمل سکول لالہ موسیٰ ۔
۱۱	گورنمنٹ ایلی منٹری برائے کالج طلباء لالہ موسیٰ ۔
۱۲	گورنمنٹ ایلی منٹری کالج برائے خواتین جوہر آباد ۔

پی ۔ ٹی ۔ سی یونٹ سرگودھا

۱	گورنمنٹ ہائی سکول ۱ سرگودھا ۔
۲	گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ سرگودھا ۔
۳	گورنمنٹ ہائی سکول بھاگٹانوالہ ۔
۴	گورنمنٹ ہائی سکول بھلوال ۔

۵ گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ ۔

۶ گورنمنٹ کمپری ہنسیو ہائی سکول سرگودھا ۔

۷ گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب ۔

۸ گورنمنٹ ٹیکنیکل ہائی سکول جوہر آباد ۔

۹ گورنمنٹ ہائی سکول سلانوالی ۔

۱۰ گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ ۔

۱۱ گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۴۰ جنوبی سرگودھا ۔

ڈسٹرکٹ لائل پور

۱ گورنمنٹ ٹیکنیکل ہائی سکول لائل پور ۔

۲ گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر ۵ لائل پور ۔

۳ گورنمنٹ ہائی سکول کھرڑیانوالہ ۔

۴ گورنمنٹ ہائی سکول جڑانوالہ ۔

۵ گورنمنٹ ہائی سکول سمندری ۔

۶ گورنمنٹ ہائی سکول ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔

۷ گورنمنٹ ہائی سکول کمالیہ ۔

ڈسٹرکٹ جھنگ

۱ گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ ۔

۲ گورنمنٹ ہائی سکول شور کوٹ ۔

ڈسٹرکٹ میانوالی

۱ گورنمنٹ ہائی سکول میانوالی ۔

۲ گورنمنٹ ہائی سکول بھکر ۔

نمبر شمار	نام سکول
۳	گورنمنٹ ہائی سکول عیسیٰ خیل ۔
۴	گورنمنٹ کمپری ہنسیو ہائی سکول میانوالی ۔
۵	گورنمنٹ ہائی سکول حافظ والا ۔
۶	گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول میانوالی ۔

ڈسٹرکٹ راولپنڈی

۱	گورنمنٹ ہائی سکول سہالہ ۔
۲	گورنمنٹ ہائی سکول دولتالہ ۔
۳	گورنمنٹ ہائی سکول جاتلی ۔
۴	گورنمنٹ ہائی سکول کہوٹہ ۔
۵	گورنمنٹ ہائی سکول مری ۔
۶	گورنمنٹ ہائی سکول نارا ۔
۷	گورنمنٹ ہائی سکول کلر ۔
۸	گورنمنٹ ہائی سکول ٹیکسلا ۔
۹	گورنمنٹ ہائی سکول پٹرار ۔
۱۰	گورنمنٹ ہائی سکول کروڑ ۔
۱۱	گورنمنٹ کمپری ہنسیو ہائی سکول راولپنڈی ۔
۱۲	ایم ۔ سی ہائی سکول گوجر خان ۔

سرکاری تحویل میں لئے جانے والے سکولوں کے حسابات کی پڑتال

*۱۳۷۲ ۔ میاں غلام فرید چشتی ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۱۳۰۹

فرمائیں گے کہ :-

(الف) جن سکولوں کو حکومت پنجاب نے اپنی تحویل میں لیا ہے کیا ان کے حسابات کی پڑتال مکمل ہوگئی ہے -

(ب) کیا کسی سکول کے حسابات میں گڑبڑ یا خورد برد کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ذمہ دار افراد کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) حسابات کی پڑتال کے لیے ضروری اقدمات کئے جا رہے ہیں مگر ابھی تک پڑتال مکمل نہیں ہوسکی -

(ب) اس ضمن میں مختلف نوعیت کی شکایات موصول ہو رہی ہیں -

(ج) ضروری تحقیقات کے بعد قصوروار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے گی -

---

سرکاری تحویل میں لئے جانے والے سکولوں کے حسابات

*۱۳۷۳ - میاں غلام فرید چشتی - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جن سکولوں کو سرکاری تحویل میں لیا گیا ہے ان میں سے ہر سکول کی انتظامیہ نے سکول کے حسابات میں کتنی رقم نقد سکول کی ملکیت ظاہر کی ہوئی تھی -

(ب) سب سے زیادہ رقم کس سکول کے حساب میں جمع ہے -

(ج) سب سے کم رقم کس سکول کے حسابات میں پائی گئی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جن سکولوں کو سرکاری تحویل میں لیا گیا ہے ان کے حسابات کی جانچ پڑتال کی جا رہی ہے راولپنڈی ریجن میں یہ کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے - جو کوائف اب تک دستیاب ہوئے ہیں ان کے مطابق راولپنڈی ریجن کے سکولوں کے حسابات میں مبلغ ۱۰,۷۸,۱۹۵ء۳۳ روپے کی نقد رقم کی ملکیت ظاہر کی گئی ہے - لاہور ریجن میں جانچ پڑتال کا کام جاری ہے - اس لیے کل رقم کی مالیت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں -

(ب) راولپنڈی ریجن میں سب سے زیادہ رقم مسلم ہائی سکول نمبر ۱ راولپنڈی نے ظاہر کی ہے اس کی مالیت ۹۷۹۲۳ء۳۳ روپے ہے - لاہور ریجن کے جن سکولوں کی جانچ پڑتال مکمل ہو چکی ہے ان میں سب سے زیادہ رقم ننگل امبیا ہائی سکول نمبر ۱ ساہیوال نے ظاہر کی ہے - اس کی ملکیت ۷۱۰۹۳ء۰۰ روپے ہے -

(ج) راولپنڈی ریجن میں سب سے کم رقم تعلیم الاسلام ہائی سکول راجہ بازار راولپنڈی کے حساب میں یعنی منفی (—) ۱۳/۹۱ روپے اور لاہور ریجن میں موجودہ کوائف کے مطابق سب سے کم رقم یونین ہائی سکول میاں چنوں (ضلع ملتان) کے حساب میں یعنی صرف ۹۱/۰۰ روپے ہے -

---

سرکاری تحویل میں لئے جانے والے سکولوں میں ملازم اساتذہ

*۱۳۷۴ - میاں غلام فرید چشتی - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :—

(الف) حکومت پنجاب نے جو سکول اپنی تحویل میں لئے ہیں ان میں ملازم اساتذہ میں کتنے افراد ایسے ہیں :—

(۱) جو ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ چکے ہیں -

(۲) جو ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ ملازم رکھے گئے تھے -

(ب) کیا حکومت ان افراد کو فوری طور پر علیحدہ کر چکی ہے یا انہیں علیحدہ کرنے کے اقدامات کئے جا رہے ہیں -

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) آیسے تمام ملازمین جن کی عمر ۳۰ ستمبر ۱۹۷۲ء کو ۵۸ سال یا ۵۸ سال سے تجاوز کر گئی تھی ان کی سروس کو نہیں قومیایا گیا -

۱ - کسی ملازم کو دوبارہ ملازمت نہیں دی گئی -

(ب) جیسا کہ جزو (۲) میں بیان کیا گیا ہے ریٹائر ہونے والوں میں سے کسی کو بھی ملازمت میں نہیں لیا گیا -

---

سرکاری تحویل میں لئے جانے والے سکولوں کے غیر تربیت یافتہ اساتذہ

*۱۳۷۵ - میاں غلام فرید چشتی - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) جن سکولوں کو حکومت نے اپنی تحویل میں لیا ہے ان میں غیر تربیت یافتہ اساتذہ کی تعداد کتنی ہے -

(ب) کیا حکومت ان اساتذہ کو علیحدہ کر رہی ہے -

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو :-

(اول) کیا حکومت نے متبادل تربیت یافتہ اساتذہ کا بندوبست کرلیا ہے -

(دوم) کیا اس سلسلے میں کوئی درخواستیں طلب کی گئی ہیں ۔

(سوم) کتنے نئے اساتذہ کا تقرر عمل میں آئے گا اور کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) سرکاری تحویل میں آنے والے غیر تربیت یافتہ اساتذہ کی تعداد ۴۱۸۰ ہے ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) چونکہ جزو (ب) کا جواب نفی ہے ۔ اس لیے سوال کے باقی ماندہ حصوں کے جواب کی ضرورت پیدا نہیں ہوتی ۔

سرکاری تحویل میں لئے جانے والے سکولوں کے اساتذہ کلرک اور چپڑاسی

*۱۳۷۶ ۔ میاں غلام فرید چشتی ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :

(الف) حکومت پنجاب نے جن سکولوں کو سرکاری تحویل میں لیا ہے ان میں ملازم :۔

(۱) اساتذہ کی تعداد کتنی ہے ۔

(۲) کلرکوں کی تعداد کتنی ہے ۔

(۳) چپڑاسیوں اور درجہ چہارم کے دیگر ملازمین کی تعداد کتنی ہے ۔

(ب) کیا ان تمام ملازمین کو سرکاری ملازم کا درجہ حاصل ہو جائے گا ۔ اگر ہو جائے گا تو کب سے ۔ اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) (۱) اساتذہ کی تعداد ۔ ۱۰۱۳۳

(۲) کلرکوں کی تعداد ۔ ۵۲۶

(۳) چپڑاسیوں اور درجہ چہارم کے ملازمین کی تعداد ۱۷۸۳ ہے ۔

(ب) ان تمام ملازمین کو سرکاری تحویل میں لینے کی تاریخ سے سرکاری ملازم کا درجہ دیا گیا ہے ۔ ان پر وہی قوانین لاگو ہوں گے ۔ جو گورنمنٹ اساتذہ اور دیگر ملازمین کے لیے وضع کئے گئے ہیں ۔

سکولوں اور کالجوں میں چھٹیوں کی تعداد

*۱۴۰۱ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) سال ۱۹۵۰ء میں یکم جنوری تا یکم اکتوبر سکولوں اور کالجوں میں کتنی منظور شدہ چھٹیاں ہوئیں اور ان کے علاوہ کتنا عرصہ حکومت نے کسی دیگر وجہ سے سکول اور کالج بند رکھے ۔

(ب) سال ۱۹۷۲ء میں یکم جنوری تا یکم اکتوبر سکولوں اور کالجوں میں کتنی منظور شدہ چھٹیاں ہوئی اور ان کے علاوہ کتنا عرصہ حکومت نے کسی دیگر وجہ سے سکول اور کالج بند رکھے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کے جواب میں چھٹیوں کی تعداد میں فرق ہو تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) حکومت کی طرف سے چھٹیوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا ۔

	سال ۱۹۵۰ء	کالج	سکول
تعطیلات	موسم گرما	۸۳	۶۲
	موسم بہار	۱۱	۱۱

(ب)	سال ۱۹۷۲ء	کالج	سکول
تعطیلات	موسم گرما	۱۰۹	۱۰۹
	موسم بہار	۶	۶

(ج) سال ۱۹۷۲ء میں موسم گرما کی تعطیلات کالجوں کے لیے ۱۲ ہفتے اور سکولوں کے لیے ۱۰ ہفتے کردی گئیں - بعد ازاں تعلیمی اداروں کو قومیانے کے منصوبے کی وجہ سے موسم گرما کی تعطیلات کو ۳۰ ستمبر تک بڑھا دیا گیا ہے -

---

ضلع گوجرانوالہ میں خواتین کے کالجوں میں ہوم اکنامکس کی بی - اے کی کلاسیں

*۱۴۰۵ - بیگم ریحانہ سرور شہید - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع گوجرانوالہ میں خواتین کے کالجوں میں ہوم اکنامکس کی بی - اے کی کلاسیں نہیں ہیں جس کی وجہ سے طالبات کو بہت دقت پیش آ رہی ہے -

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرانوالہ کی انتظامیہ نے خود رقم اکٹھی کرلی ہے - اور ان کلاسوں کے اجراء کے لیے کچھ مشینیں بھی خرید لی ہیں -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کالج کی انتظامیہ نے حکومت سے

درخواست کی ہے کہ متذکرہ مقصد کے لیے مالی ضروریات پورا کرنے کی غرض سے امداد دی جاوے۔

(ہ) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا جواب اثبات میں ہو تو آیا متذکرۃ الصدر مقصد کے لیے مذکورہ کالج کو ضروری امدادی رقم دینے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ اگر ایسا ہے تو تقریباً کس تاریخ تک ضروری رقم مذکورہ کالج کو فراہم کر دی جائے گی اگر نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخاق) ۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ سامان کالج میڈیکل فنڈ سے خریدا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں۔

(د) محکمہ مالیات کو ہوم اکنامکس کے مضمون میں ایک نئی آسامی کے لیے لکھا جا چکا ہے۔ آسامی ملنے پر یہ مضمون ۷۴-۱۹۷۳ء سے جاری کردیا جائے گا۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرانوالہ کی طالبات کو گھر سے کالج اور کالج سے گھر تک پہنچانے کے لیے ذرائع آمدورفت

*۱۵۰۶ - بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرانوالہ کی طالبات کو گھر سے کالج اور کالج سے گھر تک پہنچانے کے لیے ذرائع آمدورفت کا کوئی انتظام کالج کی طرف سے نہیں ہے۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کالج شہر سے کافی دور واقعہ ہے۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ کالج کی طالبات کو مذکورہ سہولت نہ ہونے کی وجہ سے بہت دقت پیش آ رہی ہے۔

(د) اگر جزو (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس ضمن میں کوئی اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کس تاریخ تک۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہ ہیں؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق)۔ (الف) جی ہاں۔

(ب) کالج سیٹلائٹ ٹاؤن میں واقع ہے جو کہ شہر سے دور نہیں ہے۔

(ج) مضافاتی علاقوں سے آنے والی طالبات کو اس ضمن میں دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(د) گورنمنٹ طالبات کو آمدورفت کی سہولت بہم پہنچانا چاہتی ہے لیکن سال رواں میں رقم کی کمی کی وجہ سے یہ ممکن نہیں ہوسکے گا۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرانوالہ میں ہال کی تعمیر

*۱۴۰۷۔ بیگم ریحانہ سرور شہید۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرانوالہ میں کوئی ہال موجود نہیں ہے اور کالج کی تقریبات وغیرہ کا مناسب اہتمام نہیں کیا جا سکتا۔

(ب) کیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ طلباء اور انتظامیہ کو ہال کے نہ ہونے کی وجہ سے بہت مشکلات درپیش ہیں۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ کالج ہذا کے احاطہ میں کافی جگہ موجود ہے جہاں ہال تعمیر کیا جاسکتا ہے۔

(د) اگر جزو ہائے (الف) تا (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ کھلی جگہ پر ایک ہال تعمیر کرنے کی کسی تجویز پر غور کر رہی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کس تاریخ تک ہال تعمیر ہو جائے گا۔ اگر کوئی تجویز زیر غور نہیں تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) سالانہ ترقیاتی پروگرام ۷۳-۱۹۷۲ء میں تعلیمی اداروں میں ہال بنانے کی کوئی خصوصی سکیم نہیں ہے۔ گورنمنٹ تعلیمی اداروں میں مختلف تقریبات کے لیے ہال تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ اس تجویز پر چوتھے پانچسالہ منصوبے کے باقی ماندہ سالوں میں رقم مہیا ہونے پر غور کیا جائے گا۔

گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرانوالہ کی معلمات کے لیے سرکاری مکان

*۱۴۰۹ ۔ بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین گوجرانوالہ کی معلمات کی رہائش کے لیے کوئی سرکاری مکان نہیں ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ سرکاری مکان نہ ہونے کی وجہ سے تدریسی عملہ کو بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔

(ج) اگر (الف) اور (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت تدریسی عملہ کے لیے رہائشی مکان تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی ہاں -

(ج) سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے سال ۷۳-۱۹۷۲ء میں رہائشی مکان تعمیر کرنے کی کوئی خاص سکیم نہیں ہے - گورنمنٹ اساتذہ کے لیے مکان تعمیر چاہتی ہے - اس سکیم پر چوتھے پانچ سالہ منصوبہ کے باقی ماندہ سالوں میں رقم مہیا ہونے پر غور کیا جائے گا -

---

سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں ڈیف اینڈ ڈمب ویلفیئر ایسوسی ایشن کے زیر سرپرستی چلنے والا نیشنل سکول

*۱۴۱۳ - بیگم ریحانہ سرور شہید - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ ۵۵ - الف سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ میں ڈیف اینڈ ڈمب ویلفیئر ایسوسی ایشن (رجسٹرڈ) کے زیرسرپرستی چلنے والا نیشنل سکول فار ڈیف کرائے کی عمارت میں قائم ہے -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول کی انتظامیہ نے مذکورہ سکول کے لیے سرکاری پلاٹ الاٹ کرانے کے لیے درخواست دے رکھی ہے -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ کسی غیر ملک کی حکومت نے مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر کے لیے خاصی رقم بطور عطیہ دی ہے -

(د) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر کا کام صرف اس وجہ سے رکا ہوا ہے کہ ابھی تک مطلوبہ پلاٹ کی منظوری نہیں دی گئی ۔

(ہ) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سکول کے لیے مناسب عمارت نہ ہونے کی وجہ سے طلباء اور انتظامیہ کو احسن طریق پر سکول چلانے میں بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔

(و) اگر جزو (الف) تا (ہ) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مستقبل قریب میں مذکورہ سکول کے لیے مناسب پلاٹ الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ارادہ رکھتی ہے تو کون سی تاریخ تک اور اگر ارادہ نہیں رکھتی تو اس کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) جی نہیں ۔ پلاٹ انتظامیہ کو الاٹ ہوچکا ہے ۔

(ہ) بلاشبہ مشکلات تھیں ۔ لیکن اب یہ مسئلہ حل ہوچکا ہے ۔

(و) وضاحت مندرجہ بالا کے بعد یہ سوال خارج از بحث ہے ۔

آرٹ کونسل لاہور

*۱۴۲۴ ۔ شیخ صفدر علی ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آرٹ کونسل لاہور کو سالانہ کتنی گرانٹ دی جاتی ہے اور اس کو کس صورت میں خرچ کیا جاتا ہے اور کون سا ادارہ اس رقم کے صحیح خرچ ہونے کی پڑتال کرتا ہے ۔

(ب) آرٹ کونسل کی طرف سے کوریا کے ثقافتی وفد کی دعوت جو کچھ عرصہ قبل دی گئی میں کتنے مہمان بلائے گئے تھے ۔

(ج) کیا اس دعوت میں ممبران صوبائی اسمبلی جو لاہور میں موجود تھے کو بھی مدعو کیا گیا تھا ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب نفی میں ہے تو کیا ممبران صوبائی اسمبلی اس فہرست میں شامل نہیں ہیں جن کو بیرونی ممالک سے آنے والے وفود کی آمد پر بلایا جائے اور کیا دیگر مدعوئین سے ممبران اسمبلی کی حیثیت کم ہے ۔

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ آرٹ کونسل والوں نے صرف اپنے دوستوں اور رشتہ داروں اور ان کے بچوں کو مدعو کیا تھا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ۱ ۔ آرٹ کونسل کی سالانہ گرانٹ پچاس ہزار روپے ہے ۔

۲ ۔ یہ رقم کونسل کے فرائض کی انجام دہی اور اس کے نظم و نسق پر خرچ ہوتی ہے ؛

۳ ۔ اس رقم کے صحیح خرچ ہونے کی پڑتال اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کرتا ہے اس کے علاوہ میسرز ایم حسین چودھری چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ بھی حساب کی جانچ پڑتال کرتے ہیں ۔

(ب) پانچ سو مہمان ۔

(ج) جی ہاں ۔ کچھ ممبران اسمبلی نے اس دعوت میں شرکت کی لیکن ان کے ناموں کا ریکارڈ موجود نہیں ۔

(د) آرٹ کونسل کو ہدایت کردی گئی ہے کہ وہ آئندہ پر ایم ۔ پی ۔ اے اور ایم ۔ این ۔ اے کو جو لاہور میں مقیم ہیں ۔ دعوت

دیا کریں ۔

(ہ) جی نہیں ۔

چکوال میں لڑکیوں کے لیے کالج کھولنے کا منصوبہ

*۱۴۴۷ ۔ مرزا فضل حق ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا چکوال میں لڑکیوں کے لیے کالج کھولنے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس پر کب عمل درآمد ہوگا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) چکوال میں گورنمنٹ انٹرمیڈیٹ کالج برائے طالبات کھولنے کی کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے ۔

(ب) سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

موضع باد شاہاں میں لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے ہائی سکول کھولنے کا منصوبہ

*۱۴۴۹ ۔ مرزا فضل حق ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ موضع باد شاہان تحصیل چکوال میں کوئی ہائی سکول موجود نہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت باد شاہان کے مڈل سکول کو ہائی سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

(ج) کیا موضع یاد شاہان میں لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے ہائی سکول کھولنے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) موضع یاد شاہان میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے ہائی سکول کھولنے کے لیے ترقیاتی سال ۷۴-۱۹۷۳ء میں استحقاق کی بنیاد پر غور کیا جائے گا ۔

پنجاب پبلک لائبریری

*۱۴۹۰ ۔ مرزا فضل حق ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) پنجاب پبلک لائبریری میں اس وقت کل کتنا سٹاف ہے ۔

(ب) کیا مذکورہ لائبریری کے لیے کوئی نیا ترقیاتی منصوبہ زیر غور ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیل کیا ہے ۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ۴۴ افراد ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) (۱) نئی عمارت کے لیے ۴۵ لاکھ روپے کے تخمینہ کی اضافی عمارت حکومت کے زیر غور ہے ۔

(۲) لائبریری کی مزید ترقی کے لیے کتابوں کی خرید ، فرنیچر

اور دیگر سازو سامان کے لیے گیارہ لاکھ پچیس ہزار روپے کے تخمینہ کا ترقیاتی منصوبہ زیر غور ہے ۔

پنجاب پبلک لائبریری میں کتابوں کی تعداد

*۱۴۹۱ - مرزا فضل حق - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) پنجاب پبلک لائبریری میں اس وقت کل کتنی کتابیں ہیں ۔

(ب) ۱۹۶۰ء سے لے کر اب تک مذکورہ لائبریری کے لیے کتنی کتابیں خریدی گئی ہیں اور خریدی جانے والی کتابوں پر کیا خرچ ہوا ہے ۔

(ج) اس لائبریری کا سالانہ بجٹ کیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) ۱۹۱۷۰۲ کتابیں ۔

(ب) (۱) ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۲ء تک خرید کردہ کتابوں کی تعداد = ۳۵۰۸۳ ۔

(۲) ان کتابوں پر کل خرچ = ۳۸۳۸۴۹۶۰۹ روپے ۔

(ج) کل آمدنی برائے ۷۳-۱۹۷۲ء — ۲۴۷۶۴۰ روپے ۔
(دو لاکھ سینتالیس ہزار چھ سو چالیس روپے) ۔

پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور

*۱۴۹۷ - میاں محمد افضل حیات - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) گورنمنٹ کالج لاہور کے موجودہ پرنسپل اس کالج میں کب تعین ہوئے -

(ب) موجودہ پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور اس سے پہلے کہاں تعینات تھے -

(ج) ۱۹۵۸ء سے لے کر اب تک کون کون اشخاص اس کالج کے پرنسپل رہے ہیں -

(د) پرنسپل کے عہدے پر تقرری کس اصول اور کس قابلیت پر کی جاتی ہے -

(ہ) کیا گورنمنٹ کالج لاہور کے موجودہ پرنسپل جزو (د) کے جواب میں بیان کردہ معیار پر پورے اترتے ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) گورنمنٹ کالج لاہور کے موجودہ پرنسپل اس کالج میں ۵ جولائی ۱۹۷۲ء کو متعین ہوئے -

(ب) موجودہ پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور میں آنے سے قبل گورنمنٹ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں پرنسپل کے عہدے پر کام کر رہے تھے -

(ج) مندرجہ ذیل حضرات ۱۹۵۸ء سے اب تک گورنمنٹ کالج میں پرنسپل کے عہدے پر تعینات رہے ہیں -

(۱) خواجہ منظور حسین صاحب ۹ مئی ۱۹۵۸ء سے ۳۰ مئی ۱۹۵۹ء -

(۲) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ۳۱ مئی ۱۹۵۹ء سے ۱۸ دسمبر ۱۹۶۵ء -

(۳) پروفیسر محمد رشید صاحب ۲۰ دسمبر ۱۹۶۵ء سے ۲ دسمبر ۱۹۶۷ء۔

(۴) پروفیسر اشفاق علی خان صاحب ۳ دسمبر ۱۹۶۷ء سے ۱۲ اگست ۱۹۷۰ء۔

(۵) پروفیسر محمد احمد خان صاحب ۱۸ اگست ۱۹۷۰ء سے ۱۹ دسمبر ۱۹۷۰ء۔

(۶) ڈاکٹر محمد اجمل مخدوم صاحب ۲۰۱ دسمبر ۱۹۷۰ء سے ۴ جولائی ۱۹۷۲ء۔

(۷) پروفیسر محمد صدیق کلیم صاحب ۵ جولائی ۱۹۷۲ء تا حال۔

(د) پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور کی تقرری ملازمت، عہدہ، تجربہ میں فضیلت اور اہلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کی جاتی ہے۔

(ہ) موجودہ پرنسپل جزو (د) کے معیار پر بلاشبہ پورے اترتے ہیں۔

مسز نیازی لیکچرار گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن کا تبادلہ

*۱۴۹۸۔ (الف)۔ مسٹر ناصر علی خان بلوچ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سابق گورنر پنجاب نے مسز نیازی لیکچرار گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن لاہور کا تبادلہ بے شمار شکایات کی بناء پر کیا اور ان کی جگہ مس رفعت لطیف ڈی۔ پی۔ ای کالج آف ہوم اکنامکس کو تعینات کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

(ب) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان احکام پر عمل درآمد نہ

کرنے کی کیا وجوہات تھیں اور آیا حکومت اس معاملے میں ملوث اشخاص کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ہاں ۔

(ب) مسز نیازی کی دائر کردہ رٹ پر عدالت عالیہ کے حکم امتناعی کے تحت تبادلہ کے احکامات پر عمل درآمد نہ کیا جا سکا ۔ البتہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء کو دائر کردہ رٹ خارج کردی گئی اور تبادلے کے احکامات پر عمل درآمد ہوچکا ہے ۔

چوہڑکانہ میں کالج کا اجراء

*۱۵۰۷ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چوہڑکانہ میں بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر اور وہاں کے گرد و نواح کے ہائی سکولوں سے میٹرک پاس طلباء کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے کالج کے اجراء کی اہم ضرورت ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو وہاں پر کب تک کالج کا اجراء کیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

زرعی یونیورسٹی لائل پور

*۱۵۱۲ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ

(الف) زرعی یونیورسٹی لائل پور میں زرعی ڈگری کلاس جاری ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے اور اس عرصہ میں کتنی کلاسیں ڈگری مکمل کر چکی ہیں ۔

(ب) مذکورہ ڈگری حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد اب تک کتنی ہوچکی ہے ۔

(ج) مذکورہ یونیورسٹی میں زرعی اساتذہ کی کل کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں ۔ اگرچہ کچھ آسامیاں خالی پڑی ہیں تو ان کو پر کرنے میں کیا رکاوٹیں حائل ہیں اور کب تک مزید ان آسامیوں کو خالی رکھا جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ۱۹۶۱ء میں جب زرعی یونیورسٹی وجود میں آئی اس وقت زرعی ڈگری کلاس کی جگہ زرعی ڈگری کلاس ۔ (آنرز) شروع کی گئی ۔ اب تک سات کلاسیں یہ ڈگری کورس مکمل کر چکی ہیں ۔

(ب) مذکورہ ڈگری حاصل کرنے والوں کی تعداد کل ۱۲۹۸ ہے ۔

(ج) مذکورہ یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات میں ۶ (چھ) آسامیاں خالی پڑی ہیں جو بھرتی پر پابندی کی وجہ سے پر نہیں کی گئیں ۔ اب بھرتی پر پابندی ختم ہوگئی ہے لہذا یونیورسٹی کے مالی وسائل کے مطابق اور مناسب امیدواروں کے مل جانے پر ان آسامیوں کو پر کیا جائے گا ۔

گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد کے لیے ہوسٹل

*۱۵۱۸ ۔ چودھری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد کے ساتھ کوئی ہوسٹل نہیں ہے جب کہ پوری تحصیل کے لڑکے یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سال ۱۹۷۲-۷۳ء میں مذکورہ سکول میں ہوسٹل کی تعمیر کے لیے رقم مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں - کیوں کہ اس سال کے دوران ہوسٹل کی عمارت تعمیر کرنے کے لیے لاہور ریجن میں پہلے ہی دوسرے دو زیادہ مستحق سکولوں کو اس مدد کے تحت رقم مختص کی جاچکی ہے -

---

گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد میں تبادلہ شدہ اساتذہ کی جگہ نئی تعیناتی

*۱۵۱۹ - چودھری علی بہادر خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۷۲ء میں گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد سے جن اساتذہ کا تبادلہ کیا گیا ان کی جگہ نئی تعیناتی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے گذشتہ گیارہ ماہ سے اس سکول میں سٹاف کی کمی ہے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں -

(ج) اس وقت گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد میں کتنا سٹاف کم ہے اور کتنی دیر سے -

(د) کیا مذکورہ سکول میں زراعت ٹیچر کی آسامی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) یہ صحیح نہیں ہے۔ کہ گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد میں جن اساتذہ کا تبادلہ کیا گیا۔ ان کی جگہ نئی تعیناتی نہیں کی گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ جن اساتذہ کا مذکورہ بالا سکول سے تبادلہ کیا گیا ان کی جگہ باقاعدہ اساتذہ کی تقرریاں کیں۔

(ب) جیسا کہ اوپر سے ظاہر ہے۔ جزو (الف) کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

(ج) اس وقت مذکورہ بالا سکول میں صرف ایک سینئر انگلش ٹیچر کی عارضی آسامی خالی ہے جو کہ متعلقہ آدمی کے ایم ایڈ کی ٹریننگ پر جانے سے ۲۸ جون ۱۹۷۳ء تک ہے۔ حکومت کی طرف سے تقرریوں پر پابندی کی وجہ سے یہ عارضی جگہ پر نہیں کی جا سکی۔

(د) چونکہ گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد کے ساتھ فارم نہیں ہے لہذا وہاں زراعت ٹیچر کی آسامی مہیا نہیں کی گئی۔

گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد میں کمرشل سنٹر کے لیے سٹاف کی تعیناتی

*۱۵۲۰ ۔ چودھری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد میں کمرشل سنٹر کے لیے سٹاف کی تعیناتی ابھی تک نہیں کی گئی۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مذکورہ سنٹر میں اردو اور انگریزی کی ٹائپ مشینیں موجود ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو وہاں سٹاف نہ تعینات کرنے کی کیا وجوہات ہیں اور کب تک سٹاف تعینات کردیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) محکمہ خزانہ کی طرف سے منظوری آنے پر سٹاف تعینات کردیا جائے گا ۔

گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد میں ورکشاپ کے سٹاف کی تعیناتی

*۱۵۲۱ ۔ چودھری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ—

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد میں ورکشاپ کے کمرے ۱۹۶۹ء سے بنے ہوئے ہیں اور اس کے لیے مشینری بھی آ چکی ہے لیکن سٹاف کی تعیناتی ابھی تک نہیں کی گئی ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک سٹاف وہاں تعین کیا جائے گا ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) یہ صحیح ہے کہ مذکورہ بالا سکول میں ورکشاپ کے لیے کمرے ۷۰-۱۹۶۹ء میں بن چکے ہیں اور سامان آ چکا ہے ۔ مگر حکومت کی طرف سے گورنمنٹ ہائی سکول

شجاع آباد میں ورکشاپ کے لیے سٹاف کی منظوری نہ آنے کی وجہ سے تقرریاں نہیں ہوسکی۔

(ب) حکومت کی طرف سے سٹاف کی منظوری آنے پر تقرریاں کی جائیں گی۔

ضلع راولپنڈی میں انجینئر کالج کا قیام

*۱۵۵۶ - (الف) مس ناصرہ کھوکھر - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ راولپنڈی ڈویژن میں کوئی انجینئرنگ کالج نہیں ہے۔

(ب) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع راولپنڈی کے صنعتی یونٹ انجینئرنگ کالج کے لیے تمام تقاضے اور تمام ضروریات مہیا کر سکتے ہیں۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت ضلع راولپنڈی میں ایک انجینئرنگ کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہو تو کب تک مذکورہ کالج قائم ہونے کی توقع ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں۔

(ب) سوال غیر واضح ہے۔

(ج) ایسا کوئی منصوبہ زیرغور نہیں ہے۔

ضلع کیمبل پور کے دیہی علاقوں میں ہائی، مڈل اور پرائمری مدارس کی تعداد

*۱۵۵۷ - مس ناصرہ کھوکھر - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) ضلع کیمبل پور کے دیہی علاقوں میں ہائی ، مڈل اور پرائمری مدارس کی تعداد کیا ہے -

(ب) ان مدارس میں سے ہر مدرسہ میں اس وقت کتنے طلباء زیر تعلیم ہیں -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع کیمبل پور کے دیہی علاقوں میں تعلیمی سہولتیں بالکل غیرتسلی بخش ہیں -

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت اس ضلع میں مزید پرائمری ، مڈل اور ہائی مدارس کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے - اور ان میں کتنے طلباء کی تعلیم کے لیے اہتمام کیا جائے گا اور کتنی مدت میں یہ کام ہونے کی توقع ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) ضلع کیمبل پور کے دیہاتی علاقوں میں ہائی ، مڈل اور پرائمری مدارس کی تعداد مندرجہ ذیل ہے -

ہائی اسکولز	مڈل اسکولز	پرائمری اسکولز
۱۳	۹۲	۸۹۹

(ب) ہر مدرسہ میں زیر تعلیم طلبہ و طالبات کی تعداد پر مشتمل* فہرست ایوان میں میز پر رکھ دی گئی ہے -

(ج) جی نہیں -

(د) گورنمنٹ ۷۴-۱۹۷۳ء ، ۷۳-۱۹۷۲ء کے ترقیاتی پروگراموں میں مزید مدارس قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے -

---

*براہ مہربانی گوشوارہ ۳ آخر میں ملاحظہ فرمائیں -

ضلع راولپنڈی کے دیہی علاقوں میں ہائی ، مڈل اور پرائمری مدارس کی تعداد

*۱۵۵۹ ۔ مس ناصرہ کھوکھر - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) ضلع راولپنڈی کے دیہی علاقوں میں ہائی ، مڈل اور پرائمری مدارس کی تعداد کیا ہے ۔

(ب) مذکورہ مدارس میں سے ہر مدرسے میں اس وقت زیر تعلیم طلباء کی تعداد کیا ہے ۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ ضلع راولپنڈی کے دیہی علاقوں میں تعلیمی سہولتیں بالکل غیرتسلی بخش ہیں ۔

(د) اگر جزو (ج) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس بارے میں کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کتنے مزید پرائمری ، مڈل اور ہائی مدارس کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اور ان میں کتنے طلباء کی تعلیم کے لیے اہتمام کیا جائے گا اور کتنی مدت میں یہ کام ہونے کی توقع ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) راولپنڈی کے دیہی علاقوں میں ۳۷ ہائی سکول ، ۱۰۰ مڈل سکول اور ۱۰۵۹ پرائمری سکول ہیں ۔

(ب) ان مدارس میں طلباء کی تعداد *فہرست جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مدارس میں دے دی گئی ہے ۔

---

*براہ مہربانی گوشوارہ ۔۔۔ آخر میں ملاحظہ فرمائیں ۔

(ج) (۱) راولپنڈی کے دیہی علاقوں میں لڑکوں کے سکولوں میں تعلیمی سہولتیں تسلی بخش ہیں ۔

(۲) راولپنڈی کے لڑکیوں کے سکولوں کی تعلیمی سہولتیں تسلی بخش ہیں ۔

(د) ہر سال گورنمنٹ نئے پرائمری سکول ، مڈل سکول اور ہائی سکول کھول رہی ہے جس سے تعلیمی سہولتیں مزید تسلی بخش ہوجائیں گی ۔

سرائے عالمگیر اور کھاریاں کے سکولوں میں استادوں اور طالب علموں کی تعداد

*۱۵۷۳ - راجہ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) سرائے عالمگیر اور کھاریاں میں ہر پرائمری مڈل اور ہائی سکول کے لیے منظور شدہ اور اس وقت تعینات شدہ اساتذہ کی الگ الگ تعداد کیا ہے اور ان میں سے مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء کو فی الواقعہ کتنے اپنی ڈیوٹی پر حاضر تھے ۔

(ب) سرائے عالمگیر اور کھاریاں کے ہر پرائمری ، مڈل اور ہائی سکول میں طلباء و طالبات کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ ان سکولوں کو اساتذہ کی پوری منظور شدہ تعداد مہیا نہیں کی گئی ۔ اگر ایسا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے اور حکومت اس کمی کو کب پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) ان سکولوں میں منظورشدہ اساتذہ

کی تعداد اور ۳۰ نومبر ۱۹۷۲ء کو حاضری کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے -

نام سکول	تعداد	حاضری
۱ - گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کھاریاں	۱۱	۱۱
۲ - گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سرائے عالمگیر	۶	۶
۳ - گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھاریاں	۱۰	۱۰
۴ - گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سرائے عالمگیر	۱۰	۱۰
۵ - گورنمنٹ ہائی سکول برائے طالبات کھاریاں	۲۸	۲۲
۶ - گورنمنٹ ہائی سکول سرائے عالمگیر (طلباء)	۳۵	۲۷
۷ - گورنمنٹ پرائمری سکول برائے طلباء کھاریاں	۱۲	۱۲
۸ - گورنمنٹ پرائمری سکول سرائے عالمگیر	۹	۸

(ب) ان سکولوں میں طلبا و طالبات کی تعداد حسب ذیل ہے -

نام سکول	تعداد
۱ - گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کھاریاں	۲۶۵
۲ - گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سرائے عالمگیر	۳۰۲
۳ - گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کھاریاں	۶۳۰
۴ - گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول سرائے عالمگیر	۵۲۵
۵ - گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں (طلباء)	۷۴۴
۶ - گورنمنٹ ہائی سکول سرائے عالمگیر (طلباء)	۱۳۵۰
۷ - گورنمنٹ پرائمری سکول برائے طلبا کھاریاں	۶۰۱
۸ - گورنمنٹ پرائمری سکول برائے طلبا سرائے عالمگیر	۶۶۰

(ج) جی نہیں - تمام سکولوں میں اساتذہ کی تعداد منظور شدہ آسامیوں کے مطابق ہے۔ ماسوائے گورنمنٹ پرائمری سکول برائے طلبا سرائے عالمگیر میں جہاں ۴ جے وی اساتذہ کی اسامیاں خالی ہیں - جو کہ کوئٹہ سے آنے والے اساتذہ سے پر کردی جائیں گی یا عنقریب نئی بھرتی سے پر کردی جائیں گی -

---

سکولوں کی لائبریریوں کے لیے روزنامہ مساوات کی خریداری

*۱۵۸۳ - میاں خورشید انور - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے تمام تعلیمی اداروں کو حکم دیا گیا ہے کہ سکولوں کی لائبریریوں میں روزنامہ ''مساوات'' لازمی طور پر خریدا جائے -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو (اول) مذکورہ حکم کون سے اصول کے پیش نظر جاری کیا گیا ہے - (دوم) کیا حکومت دوسرے اخبارات کے متعلق بھی ایسا کوئی حکم جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے - (سوم) کیا ''مساوات'' ایک مخصوص پارٹی کا اخبار نہیں ہے - اور چہارم کیا قومی اخبارات کی موجودگی میں کسی پارٹی کے مخصوص اخبار کی سرپرستی ضروری ہے -

(ج) اگر جزو (ب) کے حصہ (دوم) کا جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت مساوات کے سلسلے میں جاری کیا جانے والا حکم واپس لینے کو تیار ہے - اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) یہ درست نہیں ہے - انہیں صرف اتنا ہی کہا گیا ہے کہ وہ اس اخبار کو خریدیں - لازمی نہیں -

(ب) (الف) مذکورہ حکم طلباء اور اساتذہ کے عوامی مطالبے پر جاری کیا گیا ہے -

(دوم) دوسرے بہت سے اخبارات پہلے ہی خریدے جا رہے ہیں - ہاں اگر طلباء یا عوام کسی اور اخبار کے متعلق بھی ایسی خواہش کا اظہار کریں تو گورنمنٹ ان کی خواہشیات کا احترام کرے گی -

(سوم) جی نہیں - یہ عوام کا ترجان ہے -

(چہارم) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

محکمہ تعلیم میں مختلف نوعیت کی خالی آسامیاں

*۱۶۰۸ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ محکمہ تعلیم میں مختلف نوعیت کی کافی آسامیاں خالی پڑی ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان کو ابھی تک پر نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں -

(ب) خالی آسامیوں کو اس لیے پر نہیں کیا گیا کہ حکومت نے نئی تقرریوں پر پابندی عائد کردی ہے - جب تک بلوچستان سے آنے

والے ملازمین کو کھپایا نہیں جاتا اس وقت تک نئی تقرریاں نہیں کی جا سکتیں ۔ البتہ جو لوگ پبلک سروس کمیشن سے پہلے سے منظور شدہ ہیں ۔ انہیں ملازمتوں میں بھرتی کیا جا رہا ہے ۔

چک نمبر ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا میں لڑکیوں کے پرائمری سکول کو مڈل کا درجہ دینا

*۱۶۴۳ ۔ سردار محمد عاشق ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ چک نمبر ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا اور اس کے گرد و نواح میں لڑکیوں کے لیے کوئی مڈل یا ہائی سکول نہیں ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ قرب و جوار میں کوئی سکول نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو خاصی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ چک کی لڑکیوں کے پرائمری سکول کو مڈل سکول کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی نہیں ۔ چک نمبر ۴۴ جنوبی سرگودھا سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر گورنمنٹ گرلز مڈل سکول چک نمبر ۴۱ ایس ۔ بی موجود ہے اور ۵ میل سے کم فاصلہ پر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چک نمبر ۱۲۹ ایس ۔ بی واقع ہے ۔

(ب) (ب) موجودہ حالات میں کوئی خاص وجہ پریشانی نہیں ہونا چاہیے ۔

(ج) بایں ہمہ اے - ڈی - بی ۷۴-۱۹۷۳ء میں اس مدرسہ کا درجہ بڑھانے پر غور کیا جائے گا - بشرطیکہ توسیع مدرسہ کے لیے زمین مہیا کردی گئی -

---

جوہر گرلز کالج جوہر آباد

*۱۶۶۰ - ملک محمد اعظم - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) جوہر گرلز کالج جوہر آباد میں طالبات کی تعداد کیا ہے -

(ب) مذکورہ کالج میں کتنی لیکچرار اس وقت تعینات ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) سال اول : ۱۳ طالبات

سال دوم : ۲۴ طالبات

کل تعداد : ۳۷ طالبات

(ب) پرنسپل : ایک

لیکچرار : سات

کل تعداد : ۸

جوہر آباد میں ڈگری گرلز کالج کا قیام

*۱۶۶۰ - (الف) ملک محمد اعظم - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ قصبہ جوہر آباد تحصیل خوشاب میں

طالبات کے لیے صرف ایک انٹرمیڈیٹ کالج ہے ۔

(ب) کیا حکومت مذکورہ کالج کو ڈگری کالج کا درجہ دینے کو تیار ہے ۔

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ جوہر آباد گرلز کالج جوہر آباد کی لیکچررز اور پرنسپل کو مارچ تا اگست ۱۹۷۲ء کی تنخواہ ابھی تک ادا نہیں کی گئی ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) یہ درست ہے کہ قصبہ جوہر آباد تحصیل خوشاب میں صرف ایک انٹرمیڈیٹ کالج خواتین کے لیے ہے جو حال ہی میں قومی تحویل میں لیا گیا ۔ اس کا نام جوہر انٹر کالج برائے خواتین ہے ۔

(ب) فی الحال ایسی کوئی تجویز زیرغور نہیں ہے کہ اس کالج کو ڈگری کالج کا درجہ سال رواں یعنی ۷۳-۱۹۷۲ء میں دیا جائے ۔ البتہ اگر اس کی ضرورت محسوس کی گئی تو بے شک ۷۴-۱۹۷۳ء میں اس پر غور کیا جائے گا ۔

(ج) یہ حقیقت ہے کہ پرنسپل اور لیکچرار جوہر آباد کے کالج برائے خواتین میں تعینات ہیں انہیں مارچ تا اگست ۱۹۷۲ء کی تنخواہ کی ادائیگی نہیں ہوسکی ۔ ہر چند یہ حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے تاہم حتی الامکان حکومت کی کوشش ہے کہ تمام اساتذہ کو تنخواہ مل جائے ۔ اس ضمن میں ضروری کوائف جمع کیے جا رہے ہیں ۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جوہر آباد

*۱۶۶۱ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جوہر آباد میں طالبات اور ٹیچرز کی تعداد کیا ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جوہر آباد میں کوئی سائنس ٹیچر تعینات نہیں ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخاق) ۔ (الف) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جوہر آباد میں ایک ہیڈ مسٹرس اور گیارہ اساتذہ متعین ہیں ۔ اور طالبات کی تعداد ۲۶۰ ہے ۔

(ب) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جوہر آباد میں سائنس ٹیچرس مقرر ہے ۔ جو رخصت پر ہے ۔ اور اس کی جگہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول علی پور کی سائنس ٹیچرس ڈیوٹی دے رہی ہے ۔

گورنمنٹ کالج جوہر آباد کی عمارت

*۱۶۶۲ ۔ ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گورنمنٹ کالج برائے طلباء جوہر آباد میں طلباء اور عملہ کی علیحدہ علیحدہ تعداد کیا ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ کالج کی موجودہ عمارت جو کہ ہسپتال کے طور پر استعمال ہوتی تھی کالج کے لیے ناکافی اور ناموزوں ہے ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات ہو تو کیا کالج کے لیے نئی عمارت تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر ہے ۔ تو کب تک ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) مطلوبہ کوائف مندرجہ ذیل ہیں ۔

(i) عملہ کی تعداد ۔

(ii) پرنسپل ۔ (۱)

(۲) اسسٹنٹ پروفیسر (۳)

(۳) لیکچرار (۲۳)

(۴) ڈی ۔ پی ۔ ای (۱)

(۵) لائبریرین ۔ (۱)

(۶) ہیڈ کلرک ۔ (۱)

(۷) جونیئر کلرک ۔ (۲)

(۸) جونیئر لیکچرار اسسٹنٹ ۔ (۳)

(۹) لیبارٹری اٹینڈنٹ (۳)

(۱۰) چپڑاسی (۱)

(۱۱) مالی (۱)

(۱۲) بیلدار (۴)

(۱۳) چوکیدار (۱)

(۱۴) خاکروب (۱)

(۱۵) بھشتی (۱)

(ii) طلبا کی تعداد ۵۹۰ ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) ۱۵ ایکڑ زمین نئی بلڈنگ کے لیے حاصل کرلی گئی ہے ۔ جونہی فنڈز دستیاب ہوئے تعمیر شروع کردی جائے گی ۔

شاہ پور میں ڈگری کالج کا قیام

*۱۶۶۳ - ملک محمد اعظم - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ - (الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شاہ پور ضلع سرگودھا میں پہلے ایک ڈگری کالج تھا جو سرگودھا شہر میں منتقل کردیا گیا تھا -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ تحصیل شاہ پور میں اس وقت کوئی کالج نہیں ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا تحصیل شاہ پور میں کوئی نیا کالج بنانے کی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) جی ہاں -

(ب) جی نہیں - لمیال شریف (تحصیل شاہ پور) میں دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام ڈگری کالج واقع ہے -

(ج) جواب جزو (ب) بالائی روشنی میں جزو (ج) کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

---

ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن کی تعیناتی

*۱۶۸۰ - علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) موجودہ ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن کی سینیارٹی لسٹ میں کون سی پوزیشن ہے -

(ب) ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن کی تعیناتی کے بارے میں کیا معیار مقرر کیا گیا ہے -

(ج) اگر موجودہ ڈائریکٹر سے سینئر افسر محکمہ میں موجود ہیں تو ان کو کس بناء پر اس آسامی پر تعینات نہیں کیا گیا۔

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) نمبر ۲ -

(ب) پالی ٹیکنیک انسٹیٹوٹ کے جملہ پرنسپل صاحبان میں سے جو سب سے زیادہ سینئر پرنسپل ہوتا ہے۔ اس کو ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن لگا دیا جاتا ہے۔ اور جس کی تعیناتی کی منظوری سیلیکشن بورڈ دیتا ہے۔

(ج) موجودہ ڈائریکٹر سے ایک افسر سینئر ہے۔ جن کو سیکرٹریٹ میں محکمہ تعلیم میں بطور ڈپٹی سیکرٹری (پلاننگ) تعینات کیا ہوا ہے۔

سابق میجر منور حسین بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کی کنٹرولر امتحانات سے برطرفی

*۱۷۰۶ - علامہ رحمت اللہ ارشد - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ —

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ سابق میجر منور حسین کچھ عرصہ پہلے بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن میں بطور کنٹرولر امتحانات تعلیمات تھے۔

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ کنٹرولر امتحانات کو بغیر کسی وجہ کے ملازمت سے سبکدوش کردیا گیا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ کنٹرولر امتحانات پر رشوت بددیانتی یا غبن کا کوئی الزام نہیں ہے۔

(د) اگر جزو (الف) (ب) اور (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کن

وجوہات کی بناء پر مذکورہ کنٹرولر امتحانات کو ملازمت سے سبکدوش کیا گیا ہے ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) یہ درست نہیں ۔ ملازمت کی شرائط کے مطابق میجر منور حسین ملازمت کے پہلے دو سال آزمائشی طور پر تھے ۔ اس عرصہ کے دوران ایک ماہ کے نوٹس پر انہیں ملازمت سے سبکدوش کیا جا سکتا تھا ۔ یا ایک ماہ کا نوٹس دیکر وہ خود ملازمت چھوڑ سکتے تھے ۔

چونکہ آزمائشی مدت کے دوران ان کا کام اور طرز عمل غیر تسلی بخش تھا ۔ لہذا انہیں ملازمت کی شرائط کے تحت سبکدوش کردیا گیا ۔

(ج) جی ہاں ۔

(د) اس امر کا جواب (ب) میں موجود ہے ۔

گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال روڈ لاہور کے ہیڈ ماسٹر کی تعیناتی کی مدت

*۱۷۰۷ ۔ غلامہ رحمت اللہ ارشد ۔ کیا وزیر تعلیم از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) گورنمنٹ سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال روڈ لاہور میں موجودہ ہیڈ ماسٹر کب سے تعینات ہیں ۔

(ب) آیا یہ حقیقت ہے کہ سنٹر ماڈل سکول میں ہیڈ ماسٹر کی تعیناتی سینیارٹی قابلیت اور تجربہ کی بناء پر کی جاتی ہے ۔

(ج) کیا موجودہ ہیڈ ماسٹر سنٹرل ماڈل ہائی سکول جزو (ب) میں مندرجہ شرائط کو پورا کرتے ہیں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) موجودہ ہیڈ ماسٹر اس سکول میں ۱۲ جون ۱۹۷۲ء سے تعینات ہیں -

(ب) جی ہاں -

(ج) جی ہاں - جہاں تک قابلیت اور تجربہ کا تعلق ہے وہ شرائط پوری کرتے ہیں - لیکن سینیارٹی کے لحاظ سے وہ ابھی جونیئر ہیں -

---

بہاول پور ڈویژن میں بی اڈ جونیئر سکیلز - جے - وی - جے - اے - وی - اور ایس وی اساتذہ کی تعداد

*۱۷۱۶ - حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر تعلیم از راہ کرم کرتے بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) بہاولپور ڈویژن میں بی ایڈ جونیر سکیلز جے - وی - جے - اے - وی - اور ایس - وی اساتذہ کی علیحدہ علیحدہ کتنی تعداد ہے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں زراعت کے تربیت یافتہ اساتذہ کو سابق ریاست بہاولپور نے جے - وی کا سکیل دینا منظور کیا تھا اور اس کی توثیق مغربی پاکستان حکومت نے بھی کردی تھی -

(ج) اگر جزو (ب) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ امر واقعہ ہے کہ اساتذہ کو سیلیکشن گریڈ دیتے وقت زراعت کے تربیت یافتہ اساتذہ کو جے - وی اساتذہ کے مطابق سلیکشن گریڈ نہیں دئے گئے ؟

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کا ازالہ کرنے کو تیار ہے - اگر ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں ؟

وزیر تعلیم (ڈاکٹر عبدالخالق) - (الف) بی - ایڈ ۳۹۶

سی - ٹی ۷۸۱

اے - ڈبلیو - آئی ۱۶

ایس - وی - او - ٹی ڈرائینگ ماسٹر ۱۰۹۱

جے - وی ۳۵۲۷

(ب) جی ہاں -

(ج) جے - وی اساتذہ کے سلیکشن گریڈ متعلقہ ضلع انسپکٹر مدارس منظور کرتے ہیں - جو انہوں نے کیے ہیں - مگر زراعت کے تربیت یافتہ اساتذہ کو بمطابق احتجاجات موصولہ دفتر ہذا نظرانداز کر دیا گیا ہے - اساتذہ کا مطالبہ ہے کہ انہیں سلیکشن گریڈ ان کے تاریخ تقرر کے مطابق سینیارٹی مقرر کرتے ہوئے منظور فرمائی جاوے - نہ کہ جے - وی کی تربیت حاصل کرنے تاریخ سے -

ڈویژنل انسپکٹر بہاول پور سے اس بارے اگر ایسا کیا گیا (زراعت کے اساتذہ کی سنیارٹی ان کے تاریخ تقرر سے شمار کی گئی) تو ان کے دفاتر کی فہارست سلیکشن گریڈ متاثر ہوں گی - اور ان میں کافی ردو بدل کرنا پڑے گا -

(د) ایسے اساتذہ کی سنیارٹی کی تاریخ شمار کا فیصلہ گورنمنٹ کے زیرغور ہے -

اراکین اسمبلی کی رخصت

مخدوم حاجی محمد بخش

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست مخدوم حاجی محمد بخش صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میری والدہ صاحبہ بیمار ہے - اس لیے
مجھے ۲-۱-۷۳ کے لیے رخصت عطا فرمائی جاوے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے
(تحریک منظور کی گئی)

چودھری مشتاق احمد

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چودھری مشتاق احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I could not attend Assembly Session on 29-1-73 because of some important engagement. Kindly allow me leave for that date and oblige.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے
(تحریک منظور کی گئی)

چودھری محمد انور علی بٹ

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد انورعلی بٹ صاحب

ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۷۳ء ایک یوم کی رخصت منظور فرمائی جاوے کیونکہ مجھے جناب صدر مملکت کے دورہ شکرگڑھ کے موقع پر وہاں حاضر ہونا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد نواز

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد نواز صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں مورخہ ۲۹-۱-۷۳ کو بیمار تھا اس لیے حاضر نہ ہوسکا مہربانی فرما کر مورخہ ۲۹-۱-۷۳ کی رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ جمیل اللہ خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ جمیل اللہ خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

My cousin brother Major Khizirullah Khan died in C.M.H. Rawalpindi. Kindly excuse my absence from 29 to 31 January.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

سید کاظم علی شاہ کرمانی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سید کاظم علی شاہ کرمانی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

I had to go to Sahiwal yesterday (the 30th of January, 1973) for an urgent business, and so could not attend the Session. I may kindly be granted leave for the 30th instant Thanking you.

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

چودھری عبدالغنی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست چودھری عبدالغنی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

کمترین بعارضہ بخار ۲۹-۱-۷۳ کو حاضر نہیں ہوسکا برائے منظوری رخصت ایک یوم درخواست پیش ہے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

خان تاج محمد خان

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست خان تاج محمد خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ مجھے سخت قسم کی پیچش ہو گئی ہے ڈاکٹروں نے ۳۱-۱-۷۳ تا ۲-۲-۷۳ تک آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے اس لیے ۳ یوم کی رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

ملک ثنا اللہ خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک ثناء اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ مظہر مورخہ ۲۹-۱-۷۳ کو جناب قائد عوام و صدر پاکستان کے دورہ شکرگڑھ کی وجہ سے سیشن میں حاضر نہیں ہوسکا تھا لہذا درخواست ہے کہ مورخہ ۲۹-۱-۷۳ کے لیے حسب ضابطہ رخصت عطا فرمائی جاوے ۔ نوازش ہوگی ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کردی جائے

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التوائے کار

مسٹر سپیکر - چودھری امان اللہ لک کی تحریک التوا نمبر ۲۲۸ ہے -

سکارپ نمبر ۲ میں سرکاری ٹیوب ویلوں کے بند کیے جانے سے گندم کی فصل کو شدید نقصان

مسٹر سپیکر - چودھری امان اللہ یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے مسئلہ یہ ہے کہ سکارپ نمبر ۲ میں سرکاری ٹیوب ویلوں کو بند کردیا ہے جس سے فصل گندم کو پانی دینے سے کاشتکاران محروم ہوگئے ہیں - سرکاری ٹیوب ویل محکمہ نہر کے حکام بالا نے بند کیے ہیں - سرکاری ٹیوب ویل ایسے موقعہ پر بند کیے گئے ہیں جبکہ کاشتکاران نے گندم کو کھاد دینی ہے اور اگر چند یوم ٹیوب ویل اور بند رہے تو کروڑوں روپے کی فصل گندم تباہ ہوجانے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے - اس واقعہ سے اس علاقہ کے ہزاروں کاشتکاران پریشان ہو گئے ہیں اور عوام میں سخت بے چینی اور خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے مسئلہ فوری اہمیت اور نوعیت کا حامل ہے جس کو زیر بحث لانا ضروری ہے - اس لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کردی جائے -

وزیر آبپاشی - اگر پہلے انھوں نے فرمانا ہے تو فرمالیں تاکہ repetition نہ ہو -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - پہلے وزیر موصوف فرما لیں -

چودھری امان اللہ لک - پہلے مجھے کچھ گزارشات کرنے کی اجازت دی جائے -

مسٹر سپیکر - پہلے یہ admit ہوجائے تو پھر آپ کی باری آئے گی -

وزیر آبپاشی - جناب والا - سکارپ نمبر ۲ جس کے متعلق تحریک پیش

ہوئی ہے اس میں گجرات، جھنگ اور سرگودھا کے اضلاع شامل ہیں ۔ اس سے کم از کم مجھے یہ پتہ نہیں چلتا کہ کس جگہ یا کس ضلع میں یہ ٹیوب ویل بند ہوئے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ سکارپ نمبر ۲ کا مطلب یہ ہے کہ سارے کے سارے ٹیوب ویل بند ہوگئے ہیں ۔ Each and every tube-well has been closed. This is what he feels.

وزیر آبپاشی ۔ آجکل محکمہ نہر کے ۱۰۹۸ ٹیوب ویل چل رہے ہیں اور ان کے علاوہ ۲۴ ٹیوب ایسے ہیں جو brakish water کی وجہ سے مستقل بند ہیں ۲۶ ایسے جن کے بور مستقلاً خراب ہوچکے ہیں اور وہ اس وجہ سے بند ہیں اور ۹۴ ایسے ہیں جن میں چھوٹے موٹے نقص ہیں جو دور کیے جا رہے ہیں تو اس وقت ۱۰۹۴ ٹیوب ویل اس سکارپ میں چل رہے ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک کی تحریک کے مطابق وہ چل نہیں رہے بلکہ مستقلاً بند ہوچکے ہیں ۔ اس تحریک میں کہا گیا ہے کہ بند کردیے گئے ہیں ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ مجھے وضاحت کرنے کا موقع دیجیے ۔ میں گزارش کررہا ہوں کہ ۱۰۹۸ ٹیوب ویل چل رہے ہیں 1098 tube-wells are funcing in Scrap No. 2 سکارپ نمبر ۲ کے جتنی بھی ٹیوب ویل ہیں ان کو ہم نے ۴۰ فیصدی intensity پر چلایا ہوا ہے یعنی جتنی ان کی capacity ہے اگر ان سے صرف ۴۰ فیصدی کام لیں تو ہم کہتے ہیں کہ یہ درست کام کر رہے ہیں ہم ان کو cent per cent capacity پر نہیں چلاتے تو اس intensity کو meet کرنے کے لیے ہم نے سکارپ نمبر ۲ میں یہ rotation بنایا ہوا ہے کہ اگر ایک جگہ ایک ہفتہ ٹیوب ویل بند ہوتے ہیں تو دوسری جگہ دوسرے ہفتہ میں بند ہوتے ہیں اور ایک ہفتہ سے زیادہ کسی جگہ بھی ٹیوب ویل بند نہیں رہتے ۔ شائد میرے فاضل دوست نے کسی ایسی جگہ کا ذکر کیا ہو اور

ان کے علم میں ایسی جگہ آئی ہو کہ جہاں اس ہفتہ میں rotation کے لحاظ سے ٹیوب ویل بند ہوں ورنہ یہ سارے ٹیوب ویل کام کررہے ہیں اور کوئی شکایت نہیں ہے ابھی تک کوئی ٹیوب ویل مستقل بند نہیں ہوا ۔ اس لیے ان کی یہ اطلاع غلط ہے ۔

Mr Speaker : With this explanation and statement of the Minister, what is your position now ?

چودھری امان اللہ لک ۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ وضاحت کرنی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ ان کی وضاحت سے مطمئن نہیں ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں مطمئن ہوں ۔

Mr. Speaker : I hold the motion in order.

جو اس کے حق میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہوجائیں

(مطلوبہ تعداد نہ ہونے پر اجازت نہیں دی گئی)

محکمہ تعمیرات میں اپرنٹس گریجوایٹ انجینئروں کو اسسٹنٹ انجینئروں کی خالی آسامیوں پر تعینات نہ کرنے پر احتجاج

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے ۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ نوائے وقت ۳۱ جنوری ۷۳ء میں اپرنٹس گریجوایٹ انجینیرنگ ایسوسی ایشن نے حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ محکمہ تعمیرات میں اسسٹنٹ انجینئروں کی اسی (۸۰) خالی آسامیوں پر ایڈھاک بنیادوں پر باہر سے بھرتی کرنے کی بجائے ان ساٹھ اپرنٹس گریجویٹ انجینئروں کو بھرتی کیا جائے جو تین چار سال سے اس محکمہ میں ورک چارج بنیادوں پر کام کر رہے ہیں ۔ اجلاس میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا کہ محکمہ اپرنٹس گریجوایٹ

انجینیئروں کو نظرانداز کر کے باہر سے تقرریاں کررہا ہے جب کہ وزیر مواصلات و تعمیرات نے سیکرٹری سے رپورٹ طلب کرنے کے بعد انہیں مستقل کرنے کا وعدہ کررکھا ہے - اپرنٹس گریجویٹ انجینیئروں نے کہا ہے کہ انہیں خالی اسسٹنٹ انجینیئروں کی پوسٹ پر تعینات نہ کیا گیا تو وہ کسی انتہائی اقدام پر مجبور ہوجائیں گے - بھرتی کے طریقہ کار میں ورک چارج کو نظرانداز کرنے پر شدید اضطراب پیدا ہوگیا ہے -

وزیر مواصلات و تعمیرات - حکومت پنجاب نے پہلے ہی فیصلہ کیا ہوا ہے اور اس کی بنا پر دو قسطوں میں ہم ورک چارج ملازمین کو مستقل کررہے ہیں - جب کہ ہم یہ commitment دے چکے ہیں تو اب سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا کہ اندر سے لیے جائیں یا باہر سے لیے جائیں -

مسٹر سپیکر - کیا وہ متاثر نہیں ہوں گے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات - جی ہاں وہ affect نہیں ہوں گے -

سید تابش الوری - جناب سپیکر - میں وزیر موصوف سے یہ وضاحت چاہوں گا کہ جو ساٹھ اپرنٹس ہیں ، پہلی قسط میں ان میں سے کتنے لوگوں کو رکھا جارہا ہے ، اور دوسری قسط میں کتنوں کو رکھا جارہا ہے تاکہ وہ لوگ اطمینان اور دل جمعی کے ساتھ قومی خدمات انجام دے سکیں -

وزیر تعمیرات و مواصلات - یہ سکیم تیار کی جارہی ہے ، ابھی تک لسٹ مکمل نہیں ہوئی ، جب یہ لسٹ مکمل کردی جائے گی تو میں exact نمبر بتا سکوں گا کہ کتنے کو پہلی قسط میں لیا جارہا ہے اور کتنے کو بعد میں لیا جائے گا -

مسٹر سپیکر - وہ وقت کا اندازہ چاہتے تھے کہ یہ کب تک ہوجائے گا ؟

وزیر تعمیرات و مواصلات - میرے خیال میں ایک دو ماہ کے اندر یہ فیصلہ ہوجائے گا -

سید تابش الوری - اس وضاحت کے بعد جناب میں اپنی تحریک پر زور نہیں دینا -

موضع نارو کی ماجھا میں کاشتکار خاندانوں کی سرکاری زمینوں سے بے دخلی

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان یہ تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ ''امروز'' مورخہ ۳۱ جنوری ۷۳ء میں شائع شدہ خبر کے مطابق نواحی گاؤں نارو کی ماجھا کے ۱۲۰ کاشتکار خاندانوں کو بے دخل کردیا گیا - متاثرہ کنبے سو سال سے سرکاری زمینوں پر کاشت کاری کررہے تھے - زمینیں دولت مند لوگوں کو ٹھیکے پر دے دی گئیں - جس سے علاقہ کے عوام میں سخت اضطراب بے چینی اور شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے -

وزیر مال و آبپاشی - یہ گاؤں ناروکی ماجھا چونیاں کے قریب واقع ہے - یہاں ہماری ایک رکھ ہے جسے سٹیٹ لینڈ کہتے ہیں - ۲۰۸۳ ایکڑ پر مشتمل ہے - اس میں سے پہلے ۴۲۶ ایکڑ جیل ڈیپارٹمنٹ کو دی جا چکی ہے اور ۲۵۰ ایکڑ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے پاس ریسرچ کے لیے ہے اور ۱۲۷۵ ایکڑ ۱۹۶۹ء میں دس سال کے لیے نیلام کردی گئی تھی - اس کے بعد ۱۳۲ ایکڑ زمین بچتی تھی جو کہ چونیاں میونسپل حدود کے بالکل قریب تھی - اس کی بولی کم ہونے کی وجہ سے اسے کسی پٹے پر نہ دیا جاسکا - اس پر ۲۸ افراد نے ناجائز قبضہ کر لیا جب وہاں کے عوام نے یہ شکایت کی کہ ۲۸ افراد نے ناجائز قبضہ کیا ہے اور وہ construction کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور زرعی مقاصد کے لیے بھی استعمال کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو ان کی شکایت پر تحصیل دار چونیاں نے انکوائری کی اور ejectment کی مسل مکمل کر کے اے سی کے پاس آج سے تقریباً ایک مہینہ پہلے بھیج دی - چونیاں میں چونکہ کوئی اے سی نہیں ہے ، اس لیے اس مسل پر ابھی فیصلہ نہیں ہوا - اس زمین پر چونکہ ۲۸ افراد نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے ، اس لیے محکمہ مال

کی رو سے ان سے جو بھی سلوک ہوگا وہ کیا جائے گا ۔ وہ ناجائز قابض ہیں اور کسی ناجائز قابض کی حوصلہ افزائی کسی صورت میں نہیں کی جا سکتی ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : I do not press my motion.

Mr. Speaker : No we go on to the next item.

سید تابش الوری ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میری کچھ اور تحاریک التوا ہیں ۔ جناب والا ۔ ایک کا نمبر ۱۹۲ ہے دوسری کا ۱۹۳ ، تیسری کا ۲۰۴ ، چوتھی کا ۲۰۵ ، پانچویں کا ۲۰۶ اور چھٹی کا نمبر ۲۰۲ ہے یہ ابھی تک زیر غور نہیں آ سکیں ۔ میں وضاحت چاہوں گا کہ یہ کب تک زیر غور آ سکیں گی یا یہ کہیں misplace ہوگئی ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ مجھے اس وقت زبانی معلوم نہیں کہ یہ کس موضوع کے متعلق ہیں ۔ لیکن یہ فیصلہ اس ایوان میں ہوا تھا ۔

سید تابش الوری ۔ یہ ان سے متعلق نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ہیں تو میں نے ان کے متعلق چیکنگ کر کے علامہ صاحب کے پاس وہ فائل بھیج دی تھی ۔ آج شاید واپس آجائیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ اس فائل میں بھی یہ نہیں ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں یا تو وہ اس فائل میں موجود ہیں ۔ یا اس ایوان میں کسی سٹیج پر آکر پیش ہوگئی ہیں ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ، میں تو اس ایوان سے کبھی غیرحاضر نہیں رہا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں وضاحت کرنے کی اجازت چاہوں گا ۔ جو آپ کے ، میرے اور قائد ایوان کے درمیان فیصلہ ہوا تھا اور جس فیصلے سے جناب نے اس ایوان کو مطلع فرمایا تھا ، وہ تحاریک التوا جو جنرل ایڈمنسٹریشن اور لا اینڈ آرڈر سے تعلق رکھتی ہیں ، جو صوبہ میں سیاسی صورت حال کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ، یا جو صوبہ میں خوراک کے مسئلہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ، ان کو پیش کرنے کا نہ کوئی جواز رہتا ہے

نہ ان کو رولز کے ماتحت پیش کیا جاسکتا ہے ۔ اس کے علاوہ جو تحاریک التوا ہوں گی ان کو جناب نے dispose of کرنا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ مجھے معلوم ہے میں نے فائل اس لیے آپ کو دی تھیں ، اور میں نے اس پر چھوٹا سا نوٹ بھی لکھا تھا ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ وہ نوٹ میں نے دیکھا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کہ ان میں سے جو ان موضوعات میں آتی ہیں ، ان کو ایک طرف کر لیں گے اور جو باقی بچتی ہیں وہ قاعدے سے ایوان میں آ جائیں گی ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ ان تین دنوں میں ان تین موضوعات پر گفتگو ہوجائے گی اس کے بعد پھر فائل میں آپ کی خدمت میں پیش کردوں گا ۔ جو باقی بچیں گی ان کو زیربحث لے آئیں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب آپ نے توجہ نہیں کی ۔

سید تابش الوری ۔ میں نے عرض کیا ہے کہ وہ فائل میں نے دیکھی تھی اس میں یہ موجود نہیں تھیں ، تب بھی میں نے جناب سے گزارش کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ اس میں موجود نہ ہوں ۔ میں اور آپ دونوں کسی دن اکھٹے بیٹھ کر دیکھ لیں گے ۔

سید تابش الوری ۔ بہتر ہے جناب ۔

Mr. Sperker : Now we go on to the next item.

مجلس قائمہ کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں توسیع

ملک ثناء اللہ خان : جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ دی ویسٹ پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشنز (پنجاب امنڈمنٹ) بل آف ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ

برائے اطلاعات کی طرف سے رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۷ فروری تک توسیع کر دی جائے۔

مسٹر سپیکر : تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ دی ویسٹ پاکستان پریس اینڈ پبلیکیشنز (پنجاب امنڈمنٹ) بل آف ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اطلاعات کی طرف سے رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں ۷ فروری تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مجلس قائمہ کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

مسٹر جاوید حکیم قریشی : جناب والا ۔ میں مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء (مسودہ قانون نمبر ۱۸ بابت ۱۹۷۳) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون جامعہ پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳ء کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کردی گئی ہے۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی : جناب والا ۔ میں مسودہ قانون زرعی یونیورسٹی لائل پور مصدرہ ۱۹۷۳ء (مسودہ قانون نمبر ۱۹ بابت ۷۳ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

مسٹر سپیکر : مسودہ قانون زرعی یونیورسٹی لائل پور مصدرہ ۱۹۷۳ء (مسودہ قانون نمبر ۱۹ بابت ۱۹۷۳ء) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی گئی ہے۔

سردار امجد حمید خان دستی : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جو بل ایوان کی میز پر رکھے گئے ہیں ، ان کے بارے میں مجلس قائمہ کی میٹنگیں ہوئی تھیں میں نے ان کے dissenting note دیے تھے ۔ وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہونے چاہئیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ وہ بھی شامل ہیں ۔

مسودہ قانون منڈی عمارتی لکڑی (ملتان) پنجاب مصدرہ ۱۹۷۳

(بحث جاری)

مسٹر سپیکر ۔ سید صاحب ۔ آپ کو اس رول کا پتا ہے جو پوائنٹ آف آرڈر کے متعلق ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جی کیا آپ ۱۸۰ کا حوالہ دے رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ کہ اس میں کس انداز سے اس کو پیش کرنا ہوتا ہے ؟

سید تابش الوری ۔ جی جناب ۔ اگر آپ محسوس کریں کہ اس سے میں نے کچھ انحراف کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ نہیں ۔ میں نے ویسے ہی پوچھا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جیسا کہ میں نے حوالہ دیا ہے جناب والا ۔ قاعدہ ۱۸۰ پوائنٹ آف آرڈر کے متعلق ہے ۔ جناب والا ۔ میں نے کل جو نکتہ اعتراض اٹھایا تھا اس سلسلے میں میں اختصار کے ساتھ یہ گزارش کروں گا ۔

Mr. Speaker: you can not elaborate the point of order.

سید تابش الوری ۔ correct Sir, correct Sir, ۔ میں نے اس کے merits پر کوئی تبصرہ نہیں کیا ہے ۔

جناب والا ۔ میں نہایت اختصار کے ساتھ گذارش کروں گا کہ دستور کے آرٹیکل نمبر ۱۳۷ کے تحت صوبائی مقننہ کو صرف وہ قوانین بنانے کا اختیار دیا گیا ہے کہ جن کے لیے دستور نے ہدایت کی ہے ۔ دستور میں کہیں بھی صوبائی مقننہ کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ مارشل لاء کے تحت کیے گیے اقدامات کو تحفظ فراہم کر سکے ۔ آرٹیکل نمبر ۲۸۰ کی سب کلاز ۳ کے تحت مارشل لاء کے مخصوص آرڈرز اور

ضابطے اور تمام قوانین منسوخ کر دیے گیے ہیں ۔ اور مارشل لاء کے مخصوص آرڈرز نمبر ۱۱۱ جو اس مسودہ قانون کی بنیاد ہے وہ بھی منسوخ ہو چکا ہے ۔ آرٹیکل نمبر ۲۸۱ سب کلاز ۲ کے تحت مارشل لاء کے ضابطوں اور احکام کو تحفظات فراہم کر دیے گیے ہیں ۔ لیکن جناب والا یہ تحفظات اسی دن تک کے لیے فراہم کیے گیے ہیں جس دن سے عارضی دستور کا نفاذ عمل میں آیا اور وہ دن ۲۱ اپریل تھا ۔ دستور میں مارشل لاء کے تحت کیے گیے اقدامات ان کی سزاؤں اور پیدا شدہ نتائج کو اس آرٹیکل کے تحت تحفظ فراہم کر دیا گیا ہے ۔

جناب والا ۔ لیکن اس مسودہ قانون کے ابتدائیہ میں جسے Preamble کہتے ہیں اور اس کی ضمن ۹ میں مارشل لاء آرڈر ۱۱۱ کو نئی زندگی بخش دی گئی ہے اور اس طرح سے جناب والا ایک ایسا اقدام کیا گیا ہے جس کا اختیار دستور کے تحت قومی اسمبلی یا خود پریذیڈنٹ کو بھی حاصل نہیں ۔ جناب والا میں حوالہ دے رہا تھا کہ اس کی Preamble اور ضمن ۹ میں ایسے تحفظات فراہم کر دیے گیے ہیں جو خود دستور میں بھی فراہم نہیں کیے گیے ۔ اس طرح سے جناب والا یہ صریحاً دستور کی خلاف ورزی ہے اور دستور کے خلاف ایک نئی دفعہ کا اضافہ ہے جس کا کسی صورت میں صوبائی مقننہ کو اختیار حاصل نہیں ہے ۔ آرٹیکل نمبر ۱۵ کے تحت تجارت ۔ کاروبار اور پیشہ کی آزادی کی دستور نے واضح طور پر ضمانت دی ہے لیکن مسودہ قانون جو ہمارے سامنے ہے ۔ اس کی ضمن ۳ کے تحت یہ آزادی سلب کر لی گئی ہے ۔ اور اس کے تحت یہ بات ممنوع کر دی گئی ہے کہ کوئی آدمی ایک خاص علاقے میں کاروبار کرنے کے سوا اس کاروبار میں حصہ نہیں لے سکتا ۔ جناب والا یہ صریحاً بنیادی حقوق کی اس واضح ضمانت کی خلاف ورزی ہے ۔ اسی طرح آرٹیکل نمبر ۲۲ کے تحت قانون کی نظر میں تمام شہری برابر اور قانون مساویانہ تحفظ کے مستحق قرار پاتے ہیں ۔ جناب والا یہ نہایت اہم آرٹیکل ہے جس کے تحت ہر شہری کو یہ تحفظ فراہم کیا گیا ہے قانون کی نظر میں تمام شہری مساوی حیثیت رکھتے ہیں ۔"

Mr . Speaker : Let us proceed further.

سید تابش الوری ۔ لیکن جناب والا ۔ مسودہ قانون کی ضمن ۷ کے تحت کمشنر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی بھی شخص کو کسی بھی غرض کے لیے اس قانون سے مستثنیٰ کر دے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تحت قانون کے مساوی تحفظ کی جو ضمانت ہے وہ ختم کر دی گئی ہے ۔ اور اس طرح سے یہ ضمن بھی دستور کی ایک بنیادی دفعہ کی صریحاً خلاف ورزی ہے ۔ جناب والا ۔ مسودہ قانون کے یہ حصے دستور سے متجاوز ہیں جس کے نتیجے میں پورا بل غیرآئینی ہو کر باطل اور کالعدم قرار پاتا ہے ۔ میری گذارش یہ ہے کہ یہ مسودہ قانون چونکہ آئینی دفعات سے صریحاً متجاوز اور متضاد ہے اور صوبائی مقننہ کو چونکہ اس سلسلے میں کوئی اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی مارشل لاء ضابطے اور آرڈر کو تحفظ دے اس لیے جناب والا یہ مسودہ قانون نہ اس اسمبلی میں پیش کیا جا سکتا ہے اور نہ اسے منظور کیا جا سکتا ہے ۔ اور اگر ہم ایسا کریں گے تو یہ صریحاً دستور کی خلاف ورزی ہو گی ۔

Mr. Speaker : I don't agree with this contention. Articles 15 and 22 do not cover the present legislation. So far as the question of regularizing the Martial Law Provisions is concerned, that does not arise. It amounts to *ex-post-facto* legislation for which this Assembly is competent.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں جناب کی توجہ پنجاب ملتان ٹمبر مارکیٹ بل ۱۹۷۳ کی Statement of objects and reasons کی طرف مبذول کراؤں گا ۔ میرا نقطۂ اعتراض یہ ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : I would like to remind the Hon'ble Member that Statement of objects and reasons of a Bill does not form part of the Bill itself.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ مجھے اچھی طرح اس کا احساس ہے میں یہ گذارش کروں گا اور جناب کی توجہ اس بل کی Statement of objects and reasons کی طرف مبذول کرواتا ہوں ۔ ہر بل جو بھی اس ایوان میں پیش ہو اس کے ساتھ Statement of objects and reasons دینی ضروری ہیں وہ

اس لیے کہ جب تک وہ legislation کا مدعا اس میں نہ ہو جس سے یہ واضح نہ ہو کہ یہ legislation کا مدعا آئین اور قانون کے مطابق ہے ۔ اس کا motive جو ہے اس آئین کی اجازت دیتا ہے تب تک بل پیش نہیں ہوسکتا ۔ میں یہ گذارش کروں گا کہ Statement of objects and reasons میں جو مدعا دیاگیا ہے وہ یہ ہے :

Statement of Objects and Reasons :—

> The Timber Market, Multan which was situated in the heart of the City was not only causing unhygienic conditions but was also hazardous for public life and property in the case of out - break of fire. The Multan improvement Trust accordingly established a new Timber Market at a suitable place and, in order to compel the traders to shift to the new Market, M. L. O. III was issued prohibiting the business of wood or timber within the city except in the new Timber Market. Since the said M. L. O. has been repealed under clause (3) of Article 280 of the Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, and it is considered necessary to restrict and control this dangerous trade within the municipal limits, this Bill is being moved to ensure proper legal cover to the measures taken to or proposed be taken by local authorities in this regard. The proper implentation of these maesures would ensure safety of human life and property and improve the situation of the City.

اس statement میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ صرف hygeinic point کے تحت اور out break of fire - کے خطرے کے تحت یہ of weiv

legilsation کی جا رہی ہے اور ٹریڈ پر پابندی عائد کی جا رہی ہے - اس کے بعد اگر ہم اس کو عبوری آئین کے آرٹیکل ۱۵ کے تحت دیکھیں تو اس میں واضح طور پر انہوں نے دیا ہے - - - - - -

مسٹر سپیکر - کیا آرٹیکل ۱۵ میں کہیں place کا ذکر ہے ؟ -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جی ہاں - یہ بڑا غور طلب مسئلہ ہے - میرے دوست سید تابش الوری صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے میری contention بالکل مختلف ہے -

(قطع - کلامیاں)

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - ہاوس میں کورم نہیں ہے - اگر ۱۱ بجے چائے کا وقفہ فرما دیں تو چائے کے بعد کورم خود بخود پورا ہو جائے گا -

Mr. Speaker: The House is in quorum. About 70 members are present.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں گذارش کر رہا تھا کہ یہ چیز مجھے تسلیم ہے کہ جہاں تجارت کو عبوری آئین کے آرٹیکل ۱۵ کے تحت آزادی دی گئی ہے وہاں حکومت کو پابندی عائد کرنے کے متعلق اختیار بھی دیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر - میں یہ دریافت کر رہا ہوں کہ یہ گارنٹی دی گئی ہے کہ جس جگہ چاہے کاروبار کر سکتا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میری عرض یہ ہے کہ جو آزادی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص ملک کے جس حصے میں چاہے کاروبار کرسکتا ہے -

Mr. Speaker : I don't want a speech on that.

Haji Muhammad Saifullah Khan: [illegible]

Mr. Speaker : Let us not directly proceed to the proviso. Let us come to the contents of the main provision. Is there a guarantee that "any place which is required or asked for will be guaranteed by the Government" ; where is that ?

Haji Muhammad Saifullah Khan : Article 15 of the Interim Constitution says :

> "Every citizen, possessing such qualifications, if any, as may be prescribed by law in relation to his profession or occupation, shall have the right to enter upon any lawful profession or occupation, and to conduct any lawful trade or business".

وزیر قانون - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - آپ اس پر رولنگ دے چکے ہیں اور اسی پوائنٹ کو دوبارہ ڈسکس کیا جا رہا ہے - اگر اس طرح delaying tactics کی اجازت دی گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کا وقت ضائع ہوگا -

Mr. Speaker : The Hon'ble Member is saying that there is a different point. I want to understand it.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir Article 15 say :

> " . . . . In relation to his profession or occuption, shall have the right to enter upon any lawful profession or occupation, and to conduct any lawful trade or business."

Mr. Sperker : No place is guaranteed here. Let us proceed on that. This is only a restriction on the location of a trade and no location is protected by any of the provision of the fundamental rights. Point out one, and I will look into it.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ کس لحاظ سے پابندی لگائی جاسکتی ہے ۔ کن شرائط کے تابع یہ ہوسکتا ہے ۔ اس میں دیا ہوا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

Mr. Speaker : You are not listening to what I have said. his is a restriction on the location of "trade" and there is no guarantee in the fundamental rights or otherwise that a "trade" or industry that a person wants to start or carry on will be permitted in any locality. There is no "guarantee". Point that out if it is there, otherwise don't rely on that.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ اگر اس وقت گارنٹی دی جاتی ہے کہ ہر شخص کو کاروبار کی اجازت ہے تو وہ اجازت سارے ملک میں ہوگی ۔

Mr. Speaker : I don't agree with that.

Haji Muhammad Saifullah Khan : No discrimination of place can be made under this clear provision of the Interim Constitution i.e. Article 15, that on such place it can be allowed and on such place it cannot be allowed. Sir, when the Interim Constitution is binding upon the whole of the country, one has to start a trade or carry on any profession any where, which is not inadmissible under the law. That is permitted on each and every place. No discrimination of place can be made except under the provisio laid down in Article 15 of the Interim Constitution. That proviso says that they can regulate only while licensing it, but there is no system of licensing in the whole of the Bill. Moreover, Sir, they can "regulate trade, commerce or industry in the interest of free competition."

وہ ٹریڈ کو regulate کر سکتے ہیں ۔

They are regulating by this Bill. They can regulate only for the sake of competition. And the third is :—

> "the carrying on, by the Federal or a Prosvincial Government, or by a Corporation". . .

یہ ان کے اپنے اداروں کے متعلق ہے ۔ یہ دونوں شرائط کے مطابق کنٹرول کر سکتے ہیں ۔

limitations قائم کر سکتے ہیں free and fair competition کے لیے یا لائسنسنگ سسٹم کو adopt کرنے لیے کرسکتے ہیں ۔ Statement of objects and reasons میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہ مارکیٹ fair competition کے لیے بنائی جا رہی ہے بلکہ جس مقصد کے لیے انہوں نے یہ بل پیش کیا ہے اس مقصد کے تابع

they cannot regulate and they cannot restrict any profession in any part of the country.

جب تک دو تقاضے پورے نہ ہوں - - - - - - - - -

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Point of information Sir . . . . .

Haji Muhammad Saifullah Khan : The Hon'ble Member can't raise a point of order on a point of order. It has been ruled out many times.

یہ دو شرائط جو proviso میں ہیں ان کو Ststement of objects and reasons میں دینا ہوگا ۔ ورنہ محض اس لیے کہ out break of fire کا ڈر ہے ۔ محض اس لیے کہ unhygienic ہے اگر ان reasons کو عبوری آئین کے تحت تسلیم کرلیا جائے تو پھر کسی شہر میں بھی پٹرول پمپ نہیں لگ سکتا ۔

Begum Rehana Sarwar Shaheed : point of Order Sir . . . .

Mr. Speaker : Begum Sahiba, you can speak if you have a point to make in this conuection.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, there are few points left to summarise my point of view.

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اسی طرح تقریر کی اجازت دی گئی تو اس ہاؤس

میں فاضل اراکین کے ذمے جو ذمہ داریاں ہیں وہ پوری نہیں کی جاسکیں گی ۔ جناب والا ۔ اگر فاضل رکن نے بات ختم کرلی ہے یا مجھے اجازت دی جائے کہ میں کچھ عرض کروں یا آپ رولنگ فرما دیں۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ میں حزب اختلاف کے فاضل ارکان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کون سے دستور اور کس قاعدے کے مطابق پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتے ہیں ۔ کیوں کہ آپ پوائنٹ آف آرڈر اٹھا کر آپ بل کے پرنسپل پر تقریر نہیں فرما سکتے ۔ کل بھی حاجی صاحب نے ''طویل عنوان'' کے اوپر دو گھنٹے تک تک تقریر کی ۔ ''طویل عنوان'' لیجسلیشن کا ایک حصہ ہے May's Parlimentary practice کے مطابق long title پر تقریر کی اجازت نہیں ہے ۔ جناب والا ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھا کر چار چار گھنٹے کس بنا پر تقریر کرتے ہیں اور ہمارا پوائنٹ آف آرڈر کیوں نہیں سنا جاتا ۔ یہ اس طرح نہیں کرسکتے ہیں ان کو ہاؤس کا وقت اس طرح ضائع کرنے کی اجازت نہ دی جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں آپ کے توسط سے جناب وزیر قانون سے مخاطب ہو کر یہ گزارش کرنی چاہتا ہوں کہ اس ایوان کے ممبران کی ذمہ داریوں کا اگر ان کو احساس تھا تو میں نے کل بھی عرض کی تھی کہ یہ اجلاس انھوں نے بروقت کیوں نہیں بلایا ۔ یہ ان کا کام تھا ۔

جناب والا ۔ جہاں تک پوائنٹ آف آرڈر کے اٹھانے کا سوال ہے یا اس طرف سے تقریر کرنے کا سوال ہے ۔ سپیکر صاحب خود اچھی طرح سے اس بات کو جانتے ہیں کہ جب تک سپیکر صاحب مطمئن نہیں ہوں گے اور فاضل اراکین اپنی تقاریر پوری نہیں کرسکیں گے اس وقت تک کسی قسم کی کوئی پابندی ، کوئی قدغن نہیں لگائی جا سکتی چاہے یہ بل سات دن میں پاس ہو یا چاہے آج ہی پاس ہو جائے ۔ (قطع کلامیاں) ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ جیسا کہ فاضل اراکین جناب تابش الوری صاحب

اور حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے ایک ہی بات کو touch کیا ہے اور آرٹیکل ۱۵ کے بارے میں انھوں نے ہاؤس کی توجہ دلائی ہے میں یہ عرض کر دینی چاہتا ہوں کہ آرٹیکل ۱۵ میں "place" کا کوئی ذکر نہیں اور اس پوائنٹ پر میرے پاس ایک رولنگ بھی موجود ہے ۔ یہ رولنگ جسٹس کیانی مرحوم کی ہے میں اس کو پڑھے دیتا ہوں بعد میں آپ کو کتاب دے دوں گا ۔ آپ نوٹ فرما لیں ۔ پی ۔ ایل ۔ ڈی ۱۹۵۸ء لاہور صفحہ ۹۲۹ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ اس کیس کا Title پڑھ دیں ۔

Minister for Law : "Restriction cannot be treated as a step in total prohibition."

اس میں ٹریڈ کا موقعہ دیا گیا ہے ۔ Free Competition کو محض اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ عوام کے وسیع تر مفاد میں ہو اور اسی لیے یہ قدم اٹھایا گیا ہے ۔ اس قسم کی تجارت کرنے کے مواقع میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی صورت میں بھی عبوری آئین کے آرٹیکل ۱۵ کے منافی نہیں ہیں ۔ جناب والا ۔ میں کوئی مزید کوئی تقریر کرنی نہیں چاہتا ہوں کیوں کہ میرے نزدیک اس معزز ایوان کے وقت کو بچانا ایک اہم فریضہ ہے جو میں ادا کروں گا ۔ چونکہ جناب نے اس پر رولنگ فرمائی ہے لہذا اس پر مزید پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے کی اجازت نہ دی جائے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ یہ کہنے والے کون ہوتے ہیں کہ اس طرف سے کسی کو پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے کی اجازت نہ دی جائے ۔ کیا وہ سپیکر ہیں ۔ جو ایسا کہہ رہے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ انھوں نے یہ کہا ہے کہ اجازت نہ دی جائے ۔ یہ نہیں کہا کہ اجازت نہیں ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ انھوں نے فرمایا کہ اجازت نہ دی جائے یہ کون ہیں ایسا بولنے والے ۔

وزیر قانون ۔ نکتہ وضاحت ۔ میں نے یہ کہا تھا کہ چونکہ ایک issue

پر آپ نے رولنگ فرما دی ہے اور آرٹیکل ۱۵ کے بارے میں آپ نے وضاحت بھی کردی ہے تو اس پر دوبارہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے کی اجازت نہ دی جائے یہ میں نے عرض کی ہے لیکن اگر وہ پھر بھی کہتے ہیں تو وہ میرے بزرگ ہیں میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ مہربانی جناب ۔ میں وزیر قانون کے خیالات کی قدر کرتا ہوں لیکن جو نکتہ سید تابش الوری صاحب نے اٹھایا تھا وہ بالکل مختلف تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ ذاتی نکتہ وضاحت ۔ جناب والا ۔ میں وزیر قانون کی توجہ اس طرف مبذول کراؤنگا کہ میں نے پوائنٹ آف آرڈر الگ اٹھایا تھا میں نے یہ کہا ہے کہ ٹریڈ کو ریگیولیٹ کرسکتے ہیں جس کو انہوں نے تسلیم کیا ۔ میں نے licensing and free competion کے متعلق عرض کیا ہے ۔ اس کے علاوہ تیسری بات ہم نہیں کرسکتے ۔ میں نے کہا ہے کہ اگر یہ ان دو شقوں میں آتا ہے تو ہم ریگولیٹ کرسکتے ہیں اگر نہیں آتا تو پھر ریگیولیٹ نہیں ہوسکتا ۔ بیان اغراض و وجوہ میں ان دونوں میں سے کسی کا حوالہ نہیں دیا گیا ۔ جب تک جناب والا یہ دونوں چیزیں متن میں نہ آئیں تب تک یہ ٹریڈ کو ریگیولیٹ نہیں کرسکتے ۔

That is a separate point of order not having any identification with the point of order of Mr. Tabish Alwari.

Mr. Speaker : It is not even regulating a trade. Nobody's lawful profession or occupation has been denied by this legislation. There is no personal bar contained in this law.

Haji Muhammad Saifullah Khan : Sir, He has admitted it.

Mr. Speaker : I am not bound by his statement.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ انہوں نے تو مان لیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ اگر حاجی سیف اللہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر اٹھاتے ہیں تو بے شک اٹھائیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک نکتہ اعتراض پر پوری سات کتابیں پڑھ ڈالیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کب ان کا حوالہ دیا ہے ۔ غالباً آپ کو ان کتابوں کی اہمیت کا پتا ہے

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ مجھے گذارش یہ کرنی ہے کہ ضابطے اور precedent کے تحت جب کسی بل کو برائے غور پیش کیا جائے تو پہلے قاعدہ ۷۸(۳) کے تحت آئی ہوئی ترامیم زیر غور لائی جائیں گی ۔ اس کے بعد عام اصولوں کے اوپر بحث ہوگی اور اس کے بعد Bill as a whole put کیا جائے گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ اب آپ اپنی تحریک پیش کریں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ مسودہ قانون منڈی عارتی لکڑی (ملتان) پنجاب
مصدرہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء تک رائے عامہ
معلوم کرنے کے لیے متداول کرایا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تحریک پیش کی گئی ہے :

کہ مسودۂ قانون منڈی عارتی لکڑی (ملتان) پنجاب
مصدرہ ۱۵ مارچ ۱۹۷۳ء تک رائے عامہ
معلوم کرنے کے لیے متداول کرایا جائے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ۔

Haji Muhammad Saifullah Khan : My motion stands accepted because there has been no opposition.

Mr. Speaker : The Minister has opposed it.

Haji Huhammad Saifullah Khan :

آپ کے موشن put کرنے سے پہلے انھوں نے oppose کردیا ۔

He did not oppose the motion after your putting it to the House He objected prior to your putting the motion. I would request that the motion stands accepted unopposed and the Bill should be circulated for public opinion.

مسٹر سپیکر ۔ اگر آپ کی موشن پیش کرنے سے پہلے وہ oppose کردیتے تو بھی کوئی بات تھی لیکن وہ بہت پہلے ہے ۔

Clear indication has been given by the Law Minister that he is opposing it.

آپ نے یہ چیز نوٹ نہیں کی ۔

I have not got to the next item. If I had moved to the next item.

تب آپ یہ اعتراض کرسکتے تھے ۔ میں کئی مرتبہ اپوزیشن کے لیئے اگلی آئٹم پر جا کے واپس آیا ہوں ۔

You cannot make that allegation that it has not been done.

میں تین تین ۔ چار چار آئٹم کرکے واپس آیا ہوں ۔

I did not got to the next item. Any Minister or a Member is entitled to oppose it.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ ان کے کھڑے ہونے سے پہلے میں نے آپ کی توجہ مبذول کرا دی ہے ۔

Mr Speaker : That does not matter.

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں نے توجہ مبذول کرائی ہے ۔

That no opposition has been made on my motion.

Mr. Speaker : I did not go to the next item. If I had gone to the next item you were entitled to say that.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب - اگلی موشن پر آپ نہیں جا سکتے -

You have to announce that the motion has been accepted.

اگلی آئٹم پر کیسے جائیں گے -

جب تک آپ یہ اناؤنسمنٹ نہ کریں -

Mr. Speaker: How could have been your next step. I have yet put the motion when House for its does now.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - اگلا قدم آپ کا ایجنڈا ہے - اب سوال یہ ہے کہ جب ایک موشن oppose ہی نہیں ہوئی -

It is now for you to announce that motion has been accepted or it should be circulated. This is the procedure. I can quote hundreds of precedents like this.

جس میں ایک دفعہ oppose نہیں کی گئی - ۱۹۶۷ء ان کی ایک مثال ہے -

اور اس میں ممبر اٹھا نہیں تھا تو motion carry ہوگئی - بعد میں اعتراض کرتے رہے - تو سپیکرصاحب نے یہ رولنگ دی کہ اس بارے میں Opposition or any request is not taken,, بلکہ وہ خود بخود ہی کی جاتی ہے - اگر کوئی خاموش رہ جاتا ہے تو اس کا مطلب ''نہ'' نہیں کہ وہ بعد کا فائدہ اٹھائیں - پھر میں نے توجہ بھی مبذول کردی ہے -

There is no opposition to the motion. It is a must for the chair to cannouce its decision.

اگلی آئیٹم پر آپ جا ہی نہیں سکتے - اب آپ کو announce کرنا ہے - اس لیے انتظار نہیں کیا جا سکتا کہ آپ دوسرے موشن کو لیں میری موشن منظور ہوگئی ہے - یہ ایک precedent ہے اب آپ announcement فرمائیں -

بیگم ریحانہ سرور شہید - جناب والا - آپ کی رولنگ دی جا چکی ہے لہذا اس نکتہ پر زیادہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا - (قطع کلامیاں) -

وزیر قانون - جناب والا - میں اس موشن کو اس وقت oppose کر چکا ہوں جب کہ آپ نے اس موشن کو پڑھنے کے بعد دوسرا step نہیں اٹھایا تھا - جناب والا - اگر ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر محض کسی اور بات کو پورا کرنے کے لیے ایوان کا وقت ضائع کرنا مقصود ہے تو یہ میں نہیں سمجھتا کہ قائد حزب اختلاف نے جو چند دن پہلے قائد ایوان کے ساتھ چند نکات پر فیصلہ کیا تھا اور اتفاق رائے کیا تھا وہ ان کی پابندی کر رہے ہیں - میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کروں گا کہ اگر وہ اس طریقے پر تعاون کر رہے ہیں تو یہ تعاون نہیں ہے بلکہ یہ محض ایوان کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے -

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - جناب والا - بار بار یہ کہا جا رہا ہے کہ ایوان کا وقت ضائع کیا جا رہا ہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہاؤس کی بہت بڑی توہین ہے -

مسٹر سپیکر - ایوان کا وقت ضائع تو نہیں ہو رہا بہرحال ایسا ہوتا رہتا ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - پوائنٹ آف آرڈر - جناب وزیر قانون نے اب بھی یہ کہا ہے کہ میں نے پہلے oppose کیا تھا اور بعد کا oppose اب تک انہوں نے نہیں کیا تو ابھی تک آپ موشن کو رکھے ہوئے ہیں -

that it is not decided.

مسٹر سپیکر - اس کے بعد انہوں نے oppose کیا ہے - جب آپ کھڑے ہوئے تو وہ بھی کھڑے ہوگئے - مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - کھڑا ہونا oppose نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - آپ ٹیپ نکال کر دیکھ لیں جب آپ کھڑے ہوئے ہیں تو

انھوں نے بھی کھڑے ہو کر اس کی مخالفت کی تھی ۔ اگر oppose نہیں کیا تو پھر بھی کوئی فرق نہیں پڑتا ۔

(قطع کلامیاں)

چودھری منظور احمد ۔ جناب والا ۔ جب ایک لفظ پر آپ اور حاجی سیف اللہ صاحب کے درمیان تکرار ہو رہی تھی تو انھوں نے "circulate" کا ترجمہ "مشتہر" بتایا تھا تو اس لفظ پر بحث کے دوران وزیر قانون اٹھ کھڑے ہوئے اور اسی لمحے اور اسی وقت حاجی صاحب نے کہہ دیا کہ اس کی اپوزیشن نہیں ہوئی ۔ انھوں نے ٹائم ہی نہیں دیا اور ایک فقرے کے ساتھ دوسرا فقرہ اٹھا لیا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ وزیر قانون صاحب نے حزب اختلاف کے متعلق فرمایا ہے ۔ میں آپ وساطت سے انھیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہم قائد حزب اختلاف کے ہر حکم کی تعمیل اپنا فرض سمجھتے ہیں اور کر رہے ہیں ۔ لیکن اس اسمبلی کے قواعد اور آئین کی حدود میں رہ کر ۔ اگر آپ ہمارے تعاون کا مقصد یہی سمجھتے ہیں کہ ہم آنکھیں بند کرکے قانون سازی کریں اور اس کے جائز اور قانونی پہلوؤں کو پورا نہ کریں تو یہ تعاون ہم سے نہیں ہو سکتا ۔ ہم انشاء اللہ ہر وقت قانون اور اصولوں کے مطابق تعاون کرتے رہیں گے لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ ہم آنکھیں بند کرکے آپ کی غلط باتوں پر ہاں کہتے جائیں تو یہ تعاون ہم سے بالکل نہیں ہوگا ۔

Mr. Speaker : There shall be a break for tea for fifteen mintutes. The decision to which Haji Muhammad Saifullah Khan has made reference will come up at quarter to twelve.

(اس مرحلے پر چائے کے وقفہ کے لیے ہاؤس کی کارروائی پندرہ منٹ کے لیے ملتوی ہوگئی) ۔

(مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

بیگم ریحانہ سرور شہید - جناب والا - ہاؤس میں کورم نہیں ہے -

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر - جناب والا - ہاؤس میں کورم نہیں ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - ہاؤس میں کورم نہیں ہے -

Mr. Speaker : Please count..... The count was taken..... .. The House is not in quorum. The House is adjourned for 15 minutes and at 12.30 the question will be taken up for discussion which was left over yesterday.

(The house was adjourned for 15 minutes)

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

صوبہ میں سڑکوں پر حادثات کے متعلق عام بحث

شیخ عزیز احمد - (سیالکوٹ - ۷) - جناب والا - میرے نوٹس کا مقصد نہ تو حکومت پر تنقید کرنا ہے اور نہ ہی اس کی مخالفت بلکہ سڑکوں پر روزمرہ حادثات میں اضافے کے پیش نظر میں چند تجاویز حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں تاکہ قیمتی جانوں کا ضیاع بند ہوسکے -

جناب والا - پیشتر اس کے کہ میں اپنی تجاویز اس ہاؤس میں پیش کروں میں اس موجودہ ایکٹ جس کے تحت حادثات کے سلسلے میں compensation کے متعلق ایکشن لیا جارہا ہے اس کا تھوڑا سا پس منظر پیش کرنا چاہتا ہوں - ۸ جنوری ۱۹۶۹ء کو روڈ ٹرانسپورٹ کمیشن قائم کیا گیا جس کے چیئرمین اور ممبر یہ تھے -

چیئرمین	میاں انور علی
ممبر	مسٹر مختار محمود سی - ایسی - پی
"	مسٹر جلال حسین سی - ایس - پی
"	مسٹر ایم - بی کے ملک
"	مسٹر سعید احمد خان
سیکرٹری	مسٹر آفتاب احمد خان پی - سی - ایس

اس کمیشن نے کئی ماہ کی تگ ودو کے بعد اور تمام صوبہ مغربی پاکستان کا دورہ کرنے کے بعد اپنی رپورٹ تین جلدوں میں جو کہ ۴۷۷ صفحات پر مشتمل تھی پیش کی اور اس میں مندرج سڑکوں کے حادثات کے متعلق یہ الفاظ قابل غور ہیں کہ سڑکوں پر حادثات کی تعداد اور اس میں اضافے کی شرح بسوں کی تعداد میں اضافے کی شرح سے کہیں زیادہ ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے ٹرانسپورٹر روٹ پرمٹ میں عائد کردہ شرائط کی پرواہ نہیں کرتے اور اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے بس آپریٹر سفر کو ہر ممکن مکمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں - اس لیے ۶۷-۱۹۶۶ء میں بسوں کے حادثات میں ۳۵ فیصد کا اضافہ ہوا جب کہ بسوں کی تعداد میں صرف ۲۸ فیصد کا اضافہ ہوا - مغربی پاکستان میں ۱۹۶۶ء کے اعداد و شمار کے مطابق حادثات میں ۱۲۵۸ افراد ہلاک ہوئے اور ۴۲۴۵ افراد زخمی ہوئے اور اس کی وجوہ میں اس طرح سے پیش کرتا ہوں - خراب ڈرائیونگ - مکینکل نقائص - روڈ ٹرانسپورٹ کے مختلف شعبوں میں non-co-ordination میں اس کی وضاحت کردینا چاہتا ہوں کہ پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی ایک ایسا ادارہ ہے جس کے ماتحت ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز قائم ہوئی ہیں اور ان کی guidance پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اپنے ریزولیوشن کے ذریعے کرتی ہے - ۱۹۶۵ء میں ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی میں سرکاری اور غیر سرکاری ممبرز ہوا کرتے تھے - اس طرح پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی میں بھی سرکاری اور غیر سرکاری ممبر ہوا کرتے تھے - لیکن ۱۹۶۵ء میں ایکٹ میں ترمیم کے بعد ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی اور پرونشنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی میں غیر سرکاری ممبران کا قلع قمع کردیا گیا اور اس

کو صرف administrative point of view کے تحت پھر سرکاری اتھارٹی بنالیا گیا - اس کے بعد اس میں مختلف شعبے ہیں مثلاً لیجلیشن کا ایکسائز اینڈ ٹیکیشن اور ٹریفک کا شعبہ ہے جو اے - آئی جی ٹریفک کے ماتحت ہے - اس سے پیشتر یہ ہوا کرتا تھا کہ پراونشیل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا سیکرٹری اے - آئی - جی پولیس ٹریفک ہوا کرتا تھا اور پراونشنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا چیئرمین ممبر بورڈ آف ریونیو ہوا کرتا تھا - سب سے سینئر ممبر ہوا کرتا تھا - اور اس اتھارٹی میں ایکسائز اینڈ ٹیکیشن کا ممبر - پولیس کا سربراہ اور غیر سرکاری ممبر High Way سربراہ اور سرکاری ممبرز ہوا کرتے تھے - لیکن ۱۹۶۵ء کے بعد ٹیکسیشن کا محکمہ بالکل علیحدہ کردیا گیا - وہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے ماتحت چلا گیا - حالانکہ درست ہے کہ یہ محکمہ علیحدہ ہوا کرتا تھا لیکن اس کے باوجود ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ڈیپارٹمنٹ پراونشنل اتھارٹی کو ہر ماہ اس امر کی اطلاع دیا کرتا تھا کہ کتنی بسیں رجسٹرڈ ہوئی ہیں - کتنے ٹرک رجسٹرڈ ہوئے ہیں - اور کتنے موٹر سائیکل اور سکوٹر رجسٹرڈ ہوئے ہیں - یہ سسٹم بھی ختم ہوگیا - اس کے بعد ٹیکسیشن کے لیے ہر ممکن طریقے سے اس کو چیک کیا جاتا تھا اور پراونیشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے پاس جب یہ خبر آتی تھی کہ فلاں بس یا گاڑی بند ہوگئی ہے تو اس کی چیکنگ کے لیے اے - آئی - جی پولیس ٹریفک کا عملہ جایا کرتا تھا - اور سڑک پر دیکھا کرتے تھے کہ آیا اس نے ٹیکس پورا ادا کیا ہے یا نہیں - اب کیا ہوتا ہے ٹیکس تو ادا نہیں کیا ہوتا لیکن چار آنے کا ایک duplicate ٹوکن لے کر گاڑی پر لگا دیا جاتا ہے اور پولیس والے اس کو سگنل دے دیتے ہیں کہ ٹھیک ہے - ٹیکس ادا کردیا گیا ہے - جب کہ بس کے ٹیکس کی شرح ایک ہزار روپیہ کوارٹر سے کم نہیں ہوتی - اس طرح ٹرکوں پر بھی ٹیکس ساڑھے چار سو سے روپے کم نہیں ہوتا - اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پولیس چیکنگ کے موقعہ پر ڈرائیور چیکنگ سے بچنے کے لیے رفتار تیز کردیتے ہیں تاکہ ٹرک اور بسیں اس میں نہ آسکیں اور حادثات کا باعث بن جاتے ہیں - یہ صرف non-co-ordination کی ایک وجہ ہے اے - آئی - جی پولیس

ٹریفک پہلے بحیثیت انسپکٹر جنرل پولیس کام کرتا تھا اور اس کے ماتحت چیکنگ کی تمام ہدایات جاری ہوا کرتی تھیں لیکن آج کل اس کا شعبہ بالکل علیحدہ ہے اور اے - آئی - جی پولیس ٹریفک کا پراونشیل ٹرانسپورٹ اتھارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہے - موٹر ویکل انسپکٹر بھی اے - آئی - جی پولیس ٹریفک کے ماتحت ہیں جب کہ وہ پہلے پراونشیل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ماتحت ہوا کرتے تھے تاکہ اس کا محاسبہ آسان طریقے سے ہوسکے - لیکن آج پوزیشن یہ ہے کہ موٹر وہیکل ایکزامینر جب گاڑیاں پاس کرتا ہے تو آپ اندازہ نہیں کرسکتے کہ ایک ایک سو - دو دو سو - پانچ پانچ سو روپے لے کر گاڑی چل رہی ہوتی ہے کو پاس کردیا جاتا ہے - یہ پرانا طریقہ چلا آرہا ہے اس کو amend کرنے کے لیے ہم نے ورکشاپوں کا طریقہ رائج کیا - لیکن معلوم نہیں کہ کس بنا پر ورکشاپوں سے یہ کام واپس لے لیا گیا اور پھر موٹر وہیکلز ایگزامینر کے حوالے کردیا گیا -

اس کے علاوہ میں عرض کررہا تھا کہ اس سسٹم کو co-ordinate کرنے کے لیے ٹیکسیشن کا دفتر - اے - آئی جی پولیس کا دفتر - ڈسٹرکٹ لیول پر چیکنگ کا سٹاف جو پہلے نہیں ہوا کرتا تھا اب چیکنگ ڈسٹرکٹ میں بھی ہو رہی ہے - یہ تمام کے تمام پراونشیل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے ماتحت ہوا کرتے تھے اور ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے کمشنر ان ہدایات کے پابند ہوا کرتے تھے جو کہ پراونشیل ٹرانسپورٹ اتھارٹی جاری کیا کرتی تھی - لیکن اب یہ پوزیشن ہے کہ چونکہ ہر کمشنر یہ سمجھتا ہے کہ پراونشیل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا چیئرمین بورڈ آف ریونیو کا سینئر ممبر نہیں ہوتا - اس لیے وہ ان کی ہدایات کی پرواہ نہیں کرتا -

جناب والا - اس کے بعد میں گذارش کروں گا کہ ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں کا کمیشن سسٹم خاص طور پر پرائیویٹ بسوں میں جب تک بند نہیں کیا جائے گا اس وقت تک حادثات میں کمی کسی صورت نہیں ہوسکتی - اب تو گورنمنٹ ٹرانسپورٹ میں بھی کمیشن سسٹم رائج کردیا گیا ہے تاکہ آمدنی زیادہ سے زیادہ

ہوسکے ۔ مالکان ٹرانسپورٹ پبلک سیکٹر میں کیوں کام نہیں کرتے ۔ اس کی چند وجوہات ہیں ۔ ایک وجہ یہ ہے کہ پہلے موٹر ٹرانسپورٹ کمپنیاں لیمیٹڈ ہوا کرتی تھیں ۔ اس کے بعد جب آج individual آپریٹر بس چلا رہے ہیں ان کی پوزیشن کیا ہے ۔ وہ اس وقت بس کی قیمت بمعہ باڈی ایک لاکھ روپے کے قریب ہے ۔ چار پانچ اشخاص خواہ ڈرائیور سمجھ لیں یا مالک سمجھ لیں وہ مل کر بیس ہزار روپے ڈیلر کو دیتے ہیں ۔ وہ بنی بنائی بس ان کے حوالے کر دیتا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بیس ہزار روپے کی رسید کوئی نہیں لی جاتی لیکن اس کی پوری قیمت جو مارکیٹ میں اس وقت ہوتی ہے اس کی ادائیگی کا معاہدہ قسطوں میں ہو جاتا ہے ۔ چارہزار روپے سے لے کر پانچ ہزار روپے ماہوار تک قسط ادا کرنی ہے ہوتی ۔ اور بس مالک اس وقت تک قسط ادا نہیں کر سکتا جب تک وہ رولز اینڈ ریگولیشن کی خلاف ورزی نہ کرے اور وہ خلاف ورزی کرنے کے لیے نہ تو اڈے پر آتا ہے اور نہ ہی سٹینڈ پر بلکہ وہ سٹینڈ کے باہر شاہدرہ سے واپس ہو جاتا ہے چاہے اس نے راولپنڈی جانا ہو یا سیالکوٹ ۔ اس طرح وہ زیادہ سے زیادہ چکر لگا کر اس شرط کو پورا کرنے کے لیے تگ ودو کرتا رہتا ہے اور یہ سلسلہ دن رات جاری رہتا ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ڈرائیور بھی وہ خود ہوتا ہے اور کنڈکٹر بھی خود ہوتا ہے ۔ اگر باقاعدہ تنخواہ دار ہو تو کمشن حاصل کرے لیکن مالک بحیثیت ڈرائیور کے بھی کمیشن خود حاصل کرتا ہے ۔

اس طرح ایک دوڑ سڑکوں پر جاری رہتی ہے ۔ جس کی وجہ سے حادثات ہوتے ہیں ۔ اس سلسلے میں ڈرائیور اور کنڈکٹر اس امر کی بھی پروا نہیں کرتے کہ آٹھ گھنٹے سے زیادہ انھوں نے کام نہیں کرنا ۔ بلکہ اٹھارہ گھنٹے تک ایک ڈرائیور بس پر رہتا ہے ۔ اور اس طرح ٹرکوں پر بھی رہتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ٹائم ٹیبل نہیں ہوتا ۔ موسم گرما میں تو آپ دیکھیں گے کہ صبح کے ٹائم پر عام طور پر ڈرائیور اونگھ جاتے ہیں اور حادثات کا باعث بن جاتے ہیں ۔

ریلوے کراسنگ ۔ ریلوے کراسنگ کی ذمہ داری ریلوے کی تھی ۔ ۱۹۶۵

میں یہ ہرا کر دیے گئے ہیں ۔ ریلوے کراسنگ پر حادثات ہوتے ہیں اور اب یہ شرط لگا دی گئی ہے کہ جب ریلوے کراسنگ آ جائے جس پر کوئی جنگلا نہیں ہوتا وہاں بس کھڑی کرے یا ٹرک کھڑا کرے اور اس کا ڈرائیور یا کنڈکٹر ایک آدمی آگے چلے اور بس یا ٹرک کو پاس کرائے ۔ ایسے کراسنگ حادثات کا باعث بن رہے ہیں ۔ اس کے بعد آپ اندازہ کریں کہ کروڑہا روپے سے جی ٹی روڈ کو کشادہ کر رہے ہیں ۔ اور جی ٹی روڈ کو جہاں سے اس کا لیول نیچا ہے اس کو ٹھیک کر رہے ہیں ۔ لیکن جن سڑکوں میں breack ہوتے ہیں ان کو ٹھیک نہیں کرتے ۔ ضلع سے تحصیل کو ملانے والی سڑکوں کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی ۔

ٹائم ٹیبل کا نہ ہونا ۔ میں نے پچھلے سیشن میں ۲۸ جولائی کو جناب منسٹر صاحب کی توجہ دلائی تھی کہ ٹائم ٹیبل کا نہ ہونا بھی حادثات کا موجب بنتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا تھا کہ جلدازجلد ٹائیبل لاگو کر دیا جائے گا ۔ اور کوئی بھی بس بغیر ٹائم ٹیبل کے نہیں چلے گی ۔ آج پھر انھوں نے بتایا ہے کہ ٹائم ٹیبل مرتب کر لیا گیا ہے اس کا نفاذ جلدازجلد کر دیا جائے گا ۔

سپیڈ پر کنٹرول نہ ہونا ۔ شروع میں ۱۹۱۴ اور ۱۹۳۹ میں جو گاڑیاں آئی تھیں وہ ۲۹ ہارس پاور تک آئی تھیں ۔ اور وہ تمام پٹرول پر چلتی تھیں اور آج یہ بسیں اور ٹرک ۱۲۰ - ۱۲۹ ہارس پاور تک آگئی ہیں یہ ۴۰ میل تک تو سپیڈ بھی نہیں پکڑ سکتے ۔ اس لیے ان پر کنٹرول کرنے کے لیے کنٹرول سپیڈ کو بڑھا دیں ۔ تاکہ وہ صحیح رفتار سے چلا سکیں ۔ ان کی سپیڈ مقرر کر دی جائے آپ اندازہ نہیں کر سکتے کہ بسیں لاہور سے گوجرانوالہ ایک گھنٹے سے پہلے یعنی ۵۰ ۵۵ منٹ میں پہونچا دیتی ہیں ۔ جب کہ کار ایک گھنٹے سے پہلے نہیں پہنچاتی ۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ اگر آج زیادہ سے زیادہ ہارس پاور کے انجن والی بسیں امپورٹ کریں گے تو اس کی سپیڈ بڑھانی ہوگی تاکہ وہ اس سے زیادہ سپیڈ سے نہ چلائیں ۔ بجائے اس کے کہ ڈرائیور کو پابند کریں کہ ۴۰ میل سے زیادہ سپیڈ سے نہ چلائیں بلکہ انھیں زیادہ سپیڈ پر چلانے کی اجازت ہو تاکہ وہ قانون شکنی

نہ کر سکیں ۔ اور ۴۰ میل کی بجائے ۵۰ ۔ ۵۵ میل فی گھنٹہ کی رفتار مقرر کر دیں تا وہ اس دائرہ کے اندر رہ کر چلا سکیں ۔

روڈ کنٹرول کی انتظامیہ میں نقائص ہیں ۔ آپ کی توجہ کے لیے میں نے پچھلے سیشن میں قلیل المہلت سوال دیا تھا اس وقت مجھے صفحہ یاد نہیں لیکن وہ چھ رمضان کا کیس ہے جس میں ہائی کورٹ نے نگرانی منظور کرتے ہوئے جرمانہ معاف کر دیا جو عام طور پر ۵۰ روپے ہوتا تھا ۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ یہ طریقہ موجودہ ایکٹ یا آرڈیننس کی دفعہ ۱۱۶ کے خلاف ہے اور اس کا جرمانہ معاف کر دیا ۔ لیکن پولیس والے یہ سمجھتے ہیں کہ جتنا زیادہ سے زیادہ جرمانہ وصول کر لیا جائے اور جتنے زیادہ سے زیادہ چالان کر لیے جائیں اتنا ہی انتظام صحیح ہو جائے گا ۔ آپ جس وقت جرمانہ زیادہ کریں گے اس جرمانے کو وصول کرنے کے لیے ڈرائیور اور مالک اور زیادہ بے ضابطگیاں کرتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ اورلوڈ نگ کرتے ہیں زیادہ سے زیادہ تیز رفتاری کرتے ہیں ۔ میری گذارش یہ ہے کہ ایسا نظام مرتب نہ کریں کہ ہفتہ میں ایک دن مقرر کر لیا ، چیکنگ کر کے جرمانے کر دیے اور چار ہزار روپے اکھٹے کر لیے اور سارا مہینہ سوتے رہے ۔ روڈ ٹرانسپورٹ والے یہ تصور کر لیتے ہیں کہ چونکہ آج چیکنگ ہو گئی ہے اس کے بعد کچھ نہیں ہوگا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ شیخ صاحب حقیقت فرما رہے ہیں ۔

(قطع کلامیاں)

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ میں عرض کر رہا تھا کہ موٹر وہیکلز آرڈیننس ۱۹۶۵ کی دفعہ ۴۹ اور ۵۰ میں واضح کر دیا گیا ہے اور پرمٹ ہولڈر پر شرط لگا کر ذمہ داری عائد کردی ہے کہ شیڈول کے مطابق مرنے والوں کے ورثا اور زخمیوں کو معاوضہ ادا کریں گے ۔ میں عرض کروں گا کہ دفعہ ۶۷ کے ماتحت آپ دیکھیں گے کہ وہ مالک حادثہ کی رقم جو ٹریبونل کا ایوارڈ ہو چاہے وہ پچاس ہزار ہو یا ایک لاکھ ادا کرے گا لیکن اگر وہ رقم پوری نہیں ہوگی

تو قانون میں یہ دیا گیا ہے کہ اس رقم کا اور ایوارڈ کا بقایا حصہ پرمٹ ہولڈر سے وصول کیا جائے گا ۔ اگر وہ ادا نہ کر سکتا ہو تو کلیمز ٹریبیونل ڈپٹی کلکٹر کو ایک پروانہ لکھ کر دے یا ڈگری بھیج دے گا کہ یہ پرمٹ ہولڈر سے وصول کیا جائے ۔

اب پرمٹ ہولڈر کی تعریف یہ ہے کہ جو شخص گاڑی کا مالک ہو ۔ ٹھیک ہے ۔ اس کا تدارک کر دیا گیا ہے لیکن گاڑیاں ہوں یا ٹرک ان کو اگر آپ جہاں کہیں دیکھیں ان پر لکھا ہوتا ہے عبدالحمید عبدالمجید بادامی باغ لاہور یا شاہ عالمی دروازہ لاہور ۔ اس سے کیا پتہ چل سکتا ہے کہ یہ جگہ کہاں ہے ۔ اتھارٹی یہ تردد بھی نہیں کرتی کہ ان کا پورا پتہ لیں کہ ان کو کس پتہ پر نوٹس بھیجا جا سکتا ہے ۔ بادامی باغ تو ایک وسیع جگہ ہے ۔

تو ان گزارشات کے ساتھ اور ان تجاویز کے ساتھ میں اپنی معروضات ختم کرتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ میرے پاس تین نام آئے ہیں ۔ ایک بیگم ریحانہ سرور کا ۔ دوسرا میاں خورشید انور کا اور تیسرا میاں منظور احمد موہل کا جو اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب اس میں اپوزیشن کا بھی کچھ حق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر پورے ایوان کا حق ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا ہم بھی ایوان میں شامل ہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا بھی حق ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ حزب اختلاف کے اراکین کی طرف بھی آپ کی نظر ہونی چاہیے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حزب اقتدار کو تو یہ شکایت ہے کہ میری نظر آپ کی طرف

زیادہ ہے ۔ محمد افضل وٹو صاحب آپ اپنے خیالات کے اظہار کے لیے کتنا وقت لیں گے ، اسی حساب سے باقی ممبران کو بولنے کا وقت دیا جائے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ اگر ممبر صاحبان کو پہلے وقت دے دیا جائے اور وزیر موصوف بعد میں تقریر کریں تو یہ زیادہ بہتر رہے گا ۔

چوھدری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ ہماری تجاویز وزیر صاحب سن لیتے اور اس میں سے پوائنٹ نوٹ کر لیتے تو زیادہ بہتر ہوتا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وہ نوٹ کرلیں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ کہیں یہ نہ ہو کہ وہ نوٹ کر کے گھر چلے جائیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ میں گذارش کروں گا کہ اگر میں ایوان کے سامنے حکومت کی پالیسی رکھ دوں تو میرا خیال ہے کہ ایوان کا وقت بھی بچے گا اور repetition بھی نہیں ہوگی ۔

میاں خورشید انور ۔ میری تقریر کوئی لمبی چوڑی نہیں ہے صرف دو تین تجاویز ہیں اگر وزیر صاحب سن لیں تو بہتر ہے ورنہ شاید وہ نوٹ کر کے گھر چلے جائیں ۔

وزیر ٹرانسپورٹ ۔ جیسے آپ حکم دیں میں تعمیل کروں گا ۔

شیخ عزیز احمد ۔ جناب والا ۔ کچھ میری تجاویز بھی دھرائی جانی ہیں اور کچھ نئی تجاویز بھی آئی ہیں اور وقت صرف دس منٹ رہ گیا ہے ابھی وزیر موصوف نے میری تجاویز کا جواب بھی دینا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر متعلقہ اپنی تقریر ایک بجکر ۱۵ منٹ پر شروع کریں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ ٹھیک ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ قواعد کے مطابق ہے اور میں وقت بڑھا نہیں سکتا ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ جناب سپیکر ۔ ابھی آپ نے فرمایا تھا کہ میرے پاس تقریروں کے لیے نام آئے ہیں ، میں یہ استفسار کرتا ہوں کہ یہ نام کہاں سے آئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر ۔ یہ مجھے ابھی تقریر کے دوران ملے ہیں کہ ہم اس پر بولنا چاہتے ہیں ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ۔ جناب والا ۔ یہ تو سارے ایوان کا حق ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ضرور بولیں ۔ میں نے کسی کو منع نہیں کیا ۔

Mr. Speaker : Before the speeches start I may extend a warning. The time has to be distributed amongst the speakers.

کوشش یہ کی جائے کہ تین منٹ کے اندر اندر اپنی تقریر ختم کر لیں ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ اچھا جی ۔ جناب سپیکر ۔ یہاں آج ایک نہایت ہی اہم مسئلہ زیر بحث لایا گیا ہے لہذا میں مناسب سمجھتی ہوں کہ ان وجوہ کی طرف ایوان کی توجہ دلاؤں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ جتنا وقت ایک آدمی کو دیا جاتا ہے اس سے آدھا وقت عورت کو دیا جائے ۔

Mr. Speaker : She represents more or less 26 members of this Assembly.

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب سپیکر ! محترم وزیر صاحب نے اس سوال کے ضمن میں جو جوابات پیش کیے ان میں یہ بات واضح ہے کہ ۱۹۷۰ کی بجائے ۱۹۷۱ میں حادثات میں اضافہ ہوا ۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس میں ایک اہم وجہ پرانی سڑکوں کی ہے جو پچھلی حکومتوں کے وقت میں بنائی گئیں تھیں اور اس طریق کار سے بنائی گئیں کہ ہر دوسرے دن یہ پل اور سڑکیں ٹوٹ جاتی

ہیں کیوں کہ انھوں نے پیسے کھا لیے اور کام ناقص کیا ۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ بسوں کی مشینری موٹر وہیکل ایکٹ کے مطابق نہیں تھی اس طرح مشینری فیل ہو جانے پر حادثات پیش آتے رہے ۔ پچھلی حکومت کے زمانے میں ایک نیلام کیا گیا جس میں اچھی بھلی بسیں بھی نیلام کر دی گئیں اور دیگر نئی بسوں کو پرانے پرزے ڈال کر چلایا گیا محکمہ کے چند ایک افراد نے اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ایسا کیا ۔ اس کے علاوہ تیز رفتاری کا ان حادثات میں بڑا دخل ہے تیز رفتاری پر ڈرائیوروں کو سخت سے سخت سزا دی جائے ۔ اس کے علاوہ ایک تجویز یہ ہے کہ جو ڈرائیور اکثر حادثات کرتے رہتے ہیں ان کے لائسنس عارضی طور پر معطل کر دیے جاتے ہیں لیکن مناسب یہ ہوگا کہ ایسے ڈرائیوروں کو گاڑیاں چلانے سے مستقل طور پر محروم کردیا جائے ۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے عوام کی قیمتی جانیں اس طرح ضائع ہوتی رہیں اور یہ تعداد بڑھتی رہے ۔ ایک پوائنٹ جو شیخ صاحب نے اٹھایا تھا یہ تھا کہ ریلوے کی چیکنگ ہونی چاہیے ۔ میں یہ ضروری سمجھتی ہوں کہ ایک گیٹ کیپر جو صرف پھاٹک بند کرنے کے لیے ہوتا ہے صرف اسی کو ذمہ دار نہ ٹھہرایا جائے بلکہ ایک ڈرائیور اور کنڈکٹر کی ذمہ داری پر سو کی تعداد میں سواریاں ہوتی ہیں اور ان کا بوجھ ان کے سر پر ہوتا ہے ۔ اس لیے ان پر پوری پوری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خود اتر کر ریلوے پھاٹک کا جائزہ لیں کہ پھاٹک بند ہے یا کھلا ہے ۔ اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ لائسنسنگ اتھارٹی لائیسنس جاری کرنے سے پہلے ڈرائیور صاحبان کا ٹیسٹ لے لیا کرے اور اگر کوئی بس یا ٹرک ڈرائیور اچھی طرح سے ڈرائیونگ نہ جانتا ہو تو اس کو لائیسنس جاری نہ کیا جائے ۔ جہاں کوئی حادثہ پیش آئے اور قصور وار ثابت ہو کر پکڑا جائے تو اس کا لائیسنس مستقل طور پر منسوخ کر دیا جائے اور اسے مستقل طور پر ڈرائیونگ سے محروم کر دیا جائے ۔ میرے خیال میں میری یہ گزارشات محکمہ کے لیے کارآمد ثابت ہوں گی ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں خورشید انور ۔

میاں خورشید انور ۔ میرے بزرگ جناب شیخ عزیز احمد صاحب نے جو

یہ تجویز پیش کی ہے کہ زیادہ رفتار کی گاڑیاں درآمد کی جائیں میں ان کے ساتھ متفق نہیں ہوں کیونکہ اس سے حادثات بڑھیں گے کم نہیں ہوں گے ۔ اس لیے ان کی یہ تجویز درست نہیں ہے ۔ دوسری بڑی چیز جس کی طرف شیخ صاحب نے تجربے کے باوجود اشارہ نہیں فرمایا وہ یہ ہے کہ چیکنگ سٹاف اور ٹریفک سٹاف جو چالان کرتے ہیں ان کی monthly مقرر ہے ۔ اسے شیخ صاحب بھی اچھی طرح سے جانتے ہیں یہ کسی طریقے سے بند کی جائے ۔ یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ اپنی ٹریفک پولیس کو درست کرے اور جب تک یہ صحیح کام نہیں کرے گی بہتری کی امید نہیں ہو سکتی ۔ جب تک جتنی بھی ایجنسیاں ہیں صحیح کام نہیں کریں گی اس وقت تک حادثات میں کمی نہیں ہو سکتی ۔ اس کے علاوہ ٹرانسپورٹر حضرات بھی باقاعدہ ہر ماہ ان کو نذرانہ پیش کرتے ہیں جو حکومت کے علم میں بھی ہے اسے بھی ختم کیا جائے ۔ دوسری ضروری چیز یہ ہے کہ اگرچہ تھرڈ پارٹی انشورنس ہر گاڑی کے لیے لازمی ہے لیکن آج تک کسی انشورنس کمپنی نے اس مد میں کبھی بھی کسی حادثہ کی صورت میں کوئی بھی پیسہ نہیں دیا ۔ اس قانون کو زیادہ مؤثر بنانے کی ضرورت ہے اور اس پر عمل درآمد کی بھی ضرورت ہے ۔ اگر اس قانون کا کوئی فائدہ نہیں ہے تو اسے ختم کر دینا چاہیے ۔ ہر گاڑی کے لیے لازمی ہے کہ وہ ۳۰ - ۴۰ روپے سالانہ ادا کر کے تھرڈ پارٹی انشورنس کرائے جب کمپنیاں انشورنس کی فیس لیتی ہیں تو ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ہلاک یا زخمی ہونے والوں کو معاوضہ ادا کیا کریں ۔ اس کے علاوہ ان پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ گاڑی کے نقصان کا معاوضہ بھی ادا کریں ۔

رانا کے اے محمود خان ۔ معزز ممبر نے فرمایا ہے کہ مرنے والوں کو معاوضہ ادا کیا جائے ۔ کیا قبرستان میں جا کر معاوضہ ادا کیا جائے گا ؟

رانا پھول محمد خان ۔ رانا صاحب ۔ آپ قانون پڑھ کر آئیں ۔

میاں خورشید نور ۔ آپ قبرستان سے آئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اس کا معاوضہ آپ لے لیا کریں ۔

رانا کے - اے - محمود خان - مگر معاوضہ کے این دین کا ذکر تو آپ کر رہے ہیں -

میاں خورشید انور - جناب والا - میں عرض کر رہا تھا کہ کمپنیاں معاوضہ ہضم کر جاتی ہیں - اس کی طرف بھی توجہ دینی چاہیے - ایک عوام کی مشکل ہے وہ میں جناب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں - اکثر گاڑیوں والے مسافروں کو کسی خاص منزل کا ٹکٹ دے کر انہیں سوار تو کر لیتے ہیں لیکن اکثر راستے میں ان کو چھوڑ دیتے ہیں یا اتار دیتے ہیں یا دوسری بس والوں کے پاس فروخت کر دیتے ہیں - اس سے بہت زیادہ پیچیدگی پیدا ہوتی ہے ، تکلیفیں پیدا ہوتی ہیں - خاص طور پر جب مستورات اور بچے ساتھ ہوں ، یا رات کا وقت ہو تو بہت زیادہ مشکل پیدا ہوتی ہے اس لیے وزیر صاحب کو اس طرف بھی توجہ فرمانی چاہیے گاڑی والوں کو پابند کیا جائے کہ وہ جس جگہ کا ٹکٹ دیں ، اس جگہ تک پہنچائیں - یہ نہ ہو کہ ٹکٹ تو ساہیوال کا دیں اور راستے میں بھائی پھیرو میں اتار دیں -

Mrs Syeda Abida Hussain : Point of Privilege Sir.....

Mr. Speaker : You would also like to participate.

Mrs. Syeda Abida Hussain : No Sir, My privilege as a member of this House has been offended. When the turn of a lady member comes, there is a certain amount of hooting, certain amount of commenting takes place, which is very unpleasant. The lady members have equal rights like the other hon'ble members of this House. I would like to bring to your notice to kindly direct the male members of this House to behave a little better when a lady member is speaking.

Mr Speaker : I think every hon'ble member has heard what Syeda Abida Hussain has said.

میاں منظور احمد موہل - جناب سپیکر - آج اس معزز ایوان میں ایک ایسی حقیقت پر اظہار خیال کیا جا رہا ہے جو وقت کی عین ضرورت کے مطابق ہے -

آج اس مرحلے پر یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم حکومت کی پالیسی پر من و عن yes کریں بلکہ یہ وقت کی ضرورت ہے کہ اس میں جو خامیاں ہیں وہ اس معزز ایوان کے سامنے پیش کی جائیں ۔

جناب والا ۔ موجودہ حکومت نے مختصر سے عرصے میں حالات کو قابو میں لانے کے لیے بہت کچھ کیا ہے ، تاہم میں ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض امور پر بہت جلد توجہ دی جانی چاہیے ۔

سب سے پہلے تو میں یہ عرض کردوں گا کہ ٹرانسپورٹ ایک ایسا محکمہ ہے ، جس پر پہلے پوری طرح توجہ نہیں دی گئی ، کیوں کہ پہلے ٹرانسپورٹ میں اتنا عملہ یا اتنے آفیسرز نہیں ہوتے تھے جو اس وسیع و عریض محکمہ پر مکمل کنٹرول کرسکتے ۔ اس وقت حکومت کو چاہیے کہ اس عملے کو زیادہ وسیع پیمانے پر بڑھایا جائے ، کیوں کہ اب ٹرانسپورٹ بھی ایک بنیادی ضرورت بن چکی ہے ۔ تاکہ ہم مکمل طور پر اس پر قابو پاسکیں ۔

دوسرے یہ کہ ڈرائیور طبقہ عموماً ان پڑھ ہوتا ہے اور مشینی اشیاء استعمال کر کے جب وہ ڈرائیونگ کرتا ہے تو ایسے حالات میں حادثات کا ہونا لازمی امر ہوتا ہے ۔ اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ چند ایسے قوانین بنائے جائیں جن سے ان معاملات پر پوری طرح چیکنگ کی جاسکے ۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے ۔ اس طبقے کے لیے ٹریننگ کا خاص انتظام کیا جائے ورنہ یہ ہوگا کہ ہم جوں جوں اس مرض کی دوا کریں گے یہ مرض اسی طرح بڑھتا جائے گا اس لیے ضروری ہے کہ ہم اس پر مناسب طور پر کارروائی کریں ۔

علاوہ ازیں تیسرا مسئلہ اخلاقی بحران کا ہے ۔ ہماری قوم میں ہر سطح پر اخلاقی فقدان ہے ۔ مسافروں ، ڈرائیوروں اور اڈے کے انچارجوں کی اصلاح کی طرف ہمیں مناسب توجہ دینی چاہیے ۔ علاوہ ازیں ، اس سے بھی جو زیادہ ضروری ہے وہ ڈیوٹی دینے کی ہے ۔ کنڈیکٹروں اور ڈرائیوروں سے ڈیوٹی لی جاتی ہے ۔ مالکان ان سے زیادہ ٹائم لیتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ حادثہ

زیادہ ہوتے ہیں - میرے ہی قریب ہارون آباد میں چند دن ہوئے ایک حادثہ ہوا ہے - اس کی وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ اس ڈرائیور نے ۴۸ گھنٹے متواتر بس چلائی ہے -

یہ حسن اتفاق ہے ، کہ لیبر ڈیپارٹمنٹ اور ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ ایک ہی وزیر موصوف کے پاس ہیں - چنانچہ میں امید کرتا ہوں کہ وہ اس سلسلے میں مناسب کارروائی کریں گے -

سید تابش الوری - جناب سپیکر ، ٹریفک کے حادثات صوبے میں روز کا معمول بن گئے ہیں - کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب کسی خوف ناک حادثے کی خبر نہ آتی ہو -

Mr. Speaker : Let us proceed further. The resolution is being discussed.

سید تابش الوری - جناب والا - یہ ریزولیوشن حادثات کے متعلق ہے -

Mr. Speaker : That has been said by every member.

کبھی اپنی غزل مقطع سے بھی شروع کیا کریں ، ہر بار مطلع سے ہی نہ شروع کیا کریں -

سید تابش الوری - مقطع میں سخن گسترانہ بات آجاتی ہے وہ بھی آپ کو پسند نہیں ہوتی -

جناب والا ، شاہراہوں پر مشینی قاتل دندناتے پھرتے ہیں لیکن حکومت ان کے اثر اور ان کے اختیار کے سامنے بے بس نظر آتی ہے - حادثات کے خلاف پورا صوبہ سراپا اضطراب اور سراپا احتجاج بنا ہوا ہے اور حکومت کی طرف سے متعدد بار یقین دہانیوں اور وعدوں کے باوجود ابھی تک ایسا کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا گیا جس کے کوئی بہتر نتائج ہمارے سامنے آتے - اکبر الہ آبادی کہتے ہیں -

ریزولیوشن کی یورش ہے مگر اس کا اثر غائب
پلیٹوں کی صدا سنتا ہوں اور کھانا نہیں آتا

جناب والا ۔ حادثات کے متعلق سرکاری اعداد و شمار اتنے ہولناک ہیں کہ وہ ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ میں جناب کی توجہ سرکاری اعداد و شمار کی طرف مبذول کراتے ہوئے یہ بتاؤں گا کہ حادثات کی رفتار میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے ۱۹۷۰ء میں حادثات کی تعداد ۲۵۳۰ تھی اور ۱۹۷۱ء میں ان کی تعداد بڑھ کر ۲۶۹۲ ہوگئی ۔ جناب والا ۱۹۷۰ء میں اموات کی تعداد ۱۱۲۰ تھی ۱۹۷۱ء میں یہ تعداد ۱۱۵۹ ہوگئی ۔ ۱۹۷۰ء میں زخمی ہونے والوں کی تعداد ۲۶۶۲ تھی ۱۹۷۱ء میں یہ تعداد ۲۷۷۳ ہوگئی ۔ اس کے علاوہ حادثات کے دوسرے متاثرین کی تعداد ۱۹۷۰ء میں ۲۶۹۳ تھی اور ۱۹۷۱ء میں یہ تعداد ۷۹۶۸ ہوگئی ۔ اس طرح جناب والا ۱۹۷۲ء کے ابتدائی پانچ مہینوں کے اعداد و شمار انتہائی ہولناک ہیں ان اعداد و شمار کے مطابق مرنے والوں کی تعداد پانچ مہینوں کے اندر ۴۱۷ ہے ، زخمی ہونے والوں کی تعداد ۸۹۳ اور اجتماعی طور پر حادثات کی تعداد ۷۴۳ بنتی ہے ۔

جناب والا ۔ یہ حادثات ہمارے لیے چیلنج کی حیثیت رکھتے ہیں اور اس بات کے متقاضی ہیں کہ ہم ان کی روک تھام کے لیے نہایت منظم اور مؤثر اقدامات کریں ، اور ایسے قوانین وضع کریں جن کے تحت اس سلسلے میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دی جاسکے ۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا ۔ جناب سپیکر ۔ اس کے متعلق فاضل مقررین نے بہت کچھ کہا ہے ۔ میں دو تین وجوہات کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤں گا ۔ سب سے پہلی حادثات کی وجہ ڈرائیوروں کی کمیشن ہوتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کمیشن والی بات تو شیخ عزیز احمد کہہ گئے ہیں ۔

ڈاکٹر ملک حلیم رضا ۔ ایک سبب تو کمیشن کا ہے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ روٹ پرمٹ کا سسٹم انتہائی ناقص ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ریجنل

ٹرانسپورٹ اتھارٹی اس کی ذمہ دار ہے ۔ تیسری وجہ میں عرض کرتا ہوں ، وہ یہ ہے کہ ان بے کس ملازمین سے ، ان ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں سے بے تحاشہ کام لیا جاتا ہے ۔ اس کے بعد وہ اس قابل نہیں رہتے کہ اطمینان اور سکون کے ساتھ گاڑی چلا سکیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ڈرائیوروں اور کنڈکٹروں اور پرائیویٹ بسوں کے ملازمین کی تنخواہیں اس حد تک قلیل ہیں کہ وہ اس میں گزراوقات نہیں کرسکتے وہ مجبور ہو کر کمیشن وصول کرتے ہیں اور اس لیے حادثے کا سبب بنتے ہیں ۔ جیسا کہ فاضل ممبران نے کہا ہے ، اس عملے کے ساتھ ساتھ چیکنگ کرنے والا پولیس کا عملہ بھی حادثات کا ذمہ دار ہے ۔ ان کی جو monthly مقرر ہے ، اگر کسی طرح سے وہ ختم کردی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ حادثے میں بے انتہا کمی واقع ہو سکتی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ ان تین منٹ کے جھٹکے میں شاید اپنا مقصد تو بیان نہ کرسکوں لیکن پھر بھی یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مجھے موقع ملا ہے کہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرسکوں ۔ جناب والا جب کسی آزاد ملک میں ایک انسان کی موت کسی کی غفلت سے کسی محکمہ یا حکومت کی غفلت سے واقع ہوجائے تو اس ملک میں ایک ہیجان پیدا ہوجاتا ہے ۔ اس حکومت کے لیے ایک مصیبت پیدا ہوجاتی ہے ۔ لیکن جناب والا اس کے برعکس ہمارے اس صوبے میں روزانہ حادثات میں ہزاروں لوگ مر رہے ہیں ۔ لیکن ان کے لیے حکومت کے کان پر جوں بھی نہیں رینگتی ۔ جناب والا ۔ ان حادثات کی وجہ بے تدبیری ہے رشوت ستانی ہے لاپرواہی ہے اور حکومت نے میں یہ سمجھوں گا کہ اس طرف نظر ہی نہیں اٹھائی ۔ میں جناب وزیر ٹرانسپورٹ کی تعریف کرتا ہوں کہ انھوں نے اس سلسلے میں بہت سارے اقدامات کیے ہیں ۔ لیکن ایک مریض جو قریب المرگ ہے صرف پینسلین کے ٹیکے سے ٹھیک نہیں ہوسکتا ۔ اسے بہت ساری دوائیاں مہیا کرنا پڑیں گی ۔ جناب والا ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے ہمسائے ملک ہندوستان میں ریلوے کا حادثہ ہوا تھا اور اس ملک کے

متعلقہ وزیر نے اس لیے استعفاء دے دیا کہ میں اس حادثے کو برداشت نہیں کرسکتا ۔ گو کہ ہمارے صوبہ میں ابھی یہ کیفیت نہیں ہے کہ میں وزیر موصوف سے مطالبہ کروں کہ وہ مستعفی ہوجائیں ۔ (قہقہہ)

جناب والا ۔ بہت سی مشکلات ہیں اس سلسلے میں ہمارے مصائب بہت زیادہ ہیں اور وسائل بہت کم ہیں ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ وسائل کی کمی کے باوجود وزیر باتدبیر اس پر کنٹرول کررہے ہیں ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جب کسی جگہ کوئی حادثہ ہو تو اسی وقت ڈرائیور کا لائسنس منسوخ کردیا جائے اور اس کا روٹ پرمٹ ضبط کر لیا جائے اور مرنے والوں کے لیے جو معاوضہ مقرر کیا جائے وہ کمپنی کے مالکان ادا کریں اور اس میں کم از کم ہر آدمی کو اگر پچاس ہزار روپے معاوضہ ادا کیا جائے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ حادثات میں یقیناً کمی آجائے گی ۔ مالکان خود ڈرائیور کو کہتے ہیں کہ آٹھ آٹھ اور دس دس چکر لگائیں اور وہ اسی اسی میل کی رفتار سے گاڑیاں چلائیں ۔ اس لیے میں گذارش کروں گا کہ پچاس ہزار روپے معاوضہ فی فرد مرنے والے کے پسماندگان کو ادا کیا جائے ۔ اگر یہ ذمہ داری کمپنی کے مالک پر ہوگی تو وہ خود بخود ڈرائیور سے کہے گا کہ چالیس میل سے اوپر رفتار نہ کرو ورنہ ہم مارے جائیں گے ۔ میں پھر گذارش کروں گا کہ حادثات کو روکنے کے لیے سخت اقدامات کیے جائیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ مسٹر امان اللہ لک ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ اس سلسلہ میں بہت کچھ کہا گیا ہے میں دو چیزیں پیش کرتا ہوں حادثات جو ہوتے ہیں اس میں مرنے والوں کا بھی کچھ نہ کچھ حصہ ہوتا ہے کچھ ٹرانسپورٹ والوں کا ہوتا ہے ۔ کچھ پولیس کی غفلت ہوتی ہے میں صرف یہی عرض کروں گا کہ شیخ عزیز صاحب کی دلی خواہش جو ہے وہ ان کا لگاؤ ہے ۔ انھوں نے اس مسئلہ پر بہت سا وقت دیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی زیر سرپرستی ایک کمیشن مقرر کیا جائے

جو ممبران پر مشتمل ہو وہ تفصیلی رپوٹ تیار کرے تاکہ آنے والی حکومتوں کے لیے یا موجودہ حکومت کے لیے ایک صحیح practicable رپوٹ تیار کرے۔ میں سمجھتا ہوں یہ ضروری ہے ان کا تجربہ اور ان کا ذوق و شوق جو ہے اس کے پیش نظر حکومتی پارٹی میں سے کچھ ممبر لیے جائیں اور وہ باقاعدہ طور پر اس بورڈ کو ایسے حوادث روکنے سے متعلق رپورٹ مرتب کرکے دے۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ جیسا کہ ان کے متعلق پہلے ابتدا میں ذکر آچکا ہے۔ ممبران اسمبلی کو اختیار دیا جائے کہ وہ کار میں ہوں یا بس میں سفر کر رہے ہوں موقع پر ان کا چالان کرسکیں یا ان کی اطلاع دے سکیں۔ ان پر کچھ نہ کچھ اعتماد کیا جائے یہ ممبران کی ایک مشترکہ ذمہ داری ہے۔ جب ہم بس میں سفر کرتے ہیں تو ہمارے ساتھ بھی زیادتیاں ہوتی ہیں (نعرہ ہائے تحسین) ہم پر کچھ اعتماد کیا جائے ہم دن میں چار یا چھ مرتبہ یا سات آٹھ مرتبہ سفر کرتے ہیں اس میں اپوزیشن کا یا حکومتی پارٹی کے ممبران کا کوئی سوال نہیں ہے اس کو ہم بآسانی کنٹرول کرسکتے ہیں۔ جہاں تک رپوٹ کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے اور شیخ عزیز صاحب سے بالخصوص میں گذارش کروں گا کہ وہ دوستوں کا انتخاب کر کے سائنٹفک لائنز پر ایک رپورٹ مرتب کردیں تاکہ آنے والے وقت میں وہ کام آسکے۔ وہ صرف ایک دوسرے پر طعنہ زنی تک محدود نہ رہ سکے۔ میری یہ صرف دو تجویزیں ہیں میں یہ توقع کرتا ہوں کہ وزیر موصوف ان ضرور غور فرمائیں گے۔

کنور محمد یاسین خان۔ جناب والا مجھے اجازت دی جائے کہ میں بھی اپنے خیالات کا اظہار مختصراً کرسکوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو دفعہ ۳۰۴ الف کو non-bailable قرار دیا جائے کیونکہ جب ایک حادثہ ہوتا ہے تو اس میں کئی آدمی مرجاتے ہیں۔ اور ادھر فوراً ڈرائیور کی ضمانت ہوجاتی ہے۔ اس لیے دوسروں کی دل شکنی ہوتی ہے اس دفعہ کو منسوخ فرمایا جائے اور ممبران کو چیکنگ کا اختیار ہونا چاہیے۔

مسٹر سپیکر۔ وزیر ٹرانسپورٹ۔

وزیر ٹرانسپورٹ - (مسٹر محمد افضل وٹو) - جناب والا - میں فاضل ممبر شیخ عزیز احمد صاحب اور دوسرے معزز اراکین کی تقاریر ان کے اعتراضات اور تجاویز کا بیحد شکرگذار ہوں اور میں اس بات سے متفق ہوں اور ہمیں یہ کہنے میں کسی صورت میں بھی کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہے کہ حکومت کن معاملات میں کس حد تک کامیاب رہی ہے اور آئندہ بھی کسی قسم کی اچھی تجویز کو خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے ہم ہر وقت تیار ہیں -

(نعرہ ہائے تحسین)

لیکن ہمارا ملک جن حالات سے گذر رہا ہے یا ہمارے ملک کے مخصوص حالات اور خاص طور سے ٹرانسپورٹ کے مسائل اس قدر پیچیدہ ہیں اس قدر الجھے ہوئے ہیں کہ اگر ہم یہ توقع کریں کہ چند ماہ میں یا تھوڑے عرصے میں ہم انہیں حل کرلیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ناممکن نہیں تو کم از کم بہت مشکل بات ہے - تاہم جو کچھ ہم کر پائے ہیں اور جو کچھ میں اس معزز ایوان کے سامنے اس وقت پیش کر رہا ہوں ہم اس پر عمل کرنے کے لیے اس راہ پر بھی گامزن ہیں -

جہاں تک حادثات کا تعلق ہے اس میں سب سے بنیادی وجہ حادثات کی جو ہے وہ ہمارے ملک میں ہمارے صوبے میں روٹ پرمٹ سسٹم کا طریقہ کار ہے جو ہونا چاہیے - بنیادی طور پر یہ سب سے اہم بات ہے - مثلاً قبل ازیں پچھلے سالوں میں یعنی آج سے دس سال پہلے ٹرانسپورٹ کا اتنا بڑا فلیٹ ہمارے صوبے میں موجود نہیں تھا بسوں کی تعداد کم تھی اور جو ٹرانسپورٹ کی نقل و حمل تھی وہ بھی اس قدر زیادہ نہیں تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ روٹ پرمٹ آسانی سے نہیں ملتا تھا - اور یہ گورنمنٹ کے کنٹرول میں تھا روٹ پرمٹ ایک مخصوص تعداد سے زیادہ جاری نہیں کیے جاتے تھے - لیکن پچھلے ایام میں پچھلی گورنمنٹ کے ایام میں روٹ سسٹم کو فری کردیا اور کسی شخص کو بھی کسی روٹ پر

بس چلانے سے انکار نہیں ہوتا تھا - جونہی وہ درخواست دیتا اسے روٹ پرمٹ مل جاتا اور وہ اپنی گاڑی کیسی بھی ہو اس کو چلانا شروع کر دیتا اس کے بعد اگر وہ یہ دیکھتا کہ مجھے اس روٹ پر فائدہ نہیں تو پھر وہ وہاں سے اپنا روٹ withdraw کراتا اور اس بس کو نئے روٹ پر چلانا شروع کر دیتا - اس لیے یہ ناممکن ہے کہ ہم وقت کا تعین کرسکیں - اور اس سے ایک اور نقصان یہ ہے کہ اس طرح سے ہر زید - بکر ہر کوئی مالک ہے جیسے شیخ صاحب نے خود کہا ہے کہ دو دو تین تین ڈرائیور ، کنڈیکٹر اور کلینر مل کر یا چند آدمی مل کر بھی ایک بس کے مالک ہیں اور اس طرح سے ہر شخص حصول زر کی دوڑ میں ایک دوسرے کے مقابلے میں بسوں کی اوورٹیکنگ اور سپیڈنگ اور زیادہ سے زیادہ مسافر بٹھانے کی دوڑ میں مصروف ہے اور ضابطہ اخلاق سے عاری ہے جیسا کہ منظور احمد موہل صاحب نے بھی کہا ہے ایسے لوگ ہر ضابطہ حیات کو پامال کر رہے ہیں - جیسا کہ میں نے اس سوال کے جواب میں قبل ازیں اس معزز ایوان کے سامنے عرض کی تھی کہ کوئی ایسی صورت کر رہے ہیں کہ جس سے پرمٹ سسٹم بھی open رہے اور جو بس کا روٹ چلنے کا ہو اس کو بھی کسی ایسے طریقے سے کنٹرول کر رہے ہیں کہ ہر ایک شخص کو پرمٹ لینے کی تو اجازت ہو لیکن ہر وقت ہر جگہ بس کو چلانے کی اجازت نہ ہو - ہم اس کے لیے کوئی پابندی لگائیں گے - ہم نے اس سلسلہ میں کافی غور و خوض کے بعد ایک سکیم مرتب کی ہے جس کو باقاعدہ ایک کمیٹی کے سامنے پیش کرنا ہے جس میں جناب شیخ عزیز احمد صاحب کو اور اس ایوان کے ہر فاضل ممبر کو میں دعوت دوں گا - اس کے لیے ہم ایک تاریخ مرتب کریں گے کہ اس دن وہ آکر اپنے خیالات پیش کرسکیں گے - اس طرح سے ہم کوئی گروپ سسٹم کی صورت میں ایک روٹ پر بسوں کی مقرر تعداد چلائیں گے لیکن تمام روٹ کے جو پرمٹ ہولڈر ہوں گے انہیں اپنے آپ کو مختلف گروپوں میں مدغم کرنا ہوگا تاکہ اس طرح سے ہم بسوں کی ایک مقرر تعداد ایک مقرر وقت کے بعد ہر روٹ پر چلاسکیں اس سے مجھے توقع ہے کہ

انشاء اللہ العزیز اس بنیادی مسئلہ کا جس کی وجہ سے ٹریفک میں حادثات ہوتے ہیں کافی حد تک سدباب ہوگا ۔

جناب والا ۔ دوسری اہم وجہ جو بیان کی گئی ہے وہ کمشن سے متعلق ہے ۔ یہ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ ہر ڈرائیور اب وہ مالک ہے زیادہ تر تنخواہ کے علاوہ ڈرائیور کو کہہ دیتا کہ اگر تم اتنی انکم کرو گے تو اس میں اتنا کمیشن ملے گا تو ہم اس کو ختم کرنے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں اور اس کے مقابلہ میں پھر ساری چیزوں کو سوچ کر اچھی طرح سے فیصلہ کرنا ہوگا تاکہ یہ نہ ہو کہ آج ایک فیصلہ کریں اور کل اس کو بدلیں ۔ اس طرح ہم فیصلے کرتے رہیں اور ان کو بدلتے رہیں ۔ میں تمام اراکین سے اتفاق کرتا ہوں اور انشاء اللہ ہم اس کی کوئی مناسب اصلاح کرنے کی فوری طور پر کوشش کر رہے ہیں ۔

جناب والا ۔ جہاں تک سڑکوں کی نوعیت کا تعلق ہے اس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ حادثات کی وجہ ہمارے ملک میں یہ بھی ہے کہ سڑکوں کی چوڑائی کم ہے ۔ شیخ عزیز احمد نے کہا ہے کہ سڑکوں کی چوڑائی پر جو رقم لگائی جارہی ہے اس کی بجائے دوسرے علاقوں میں سڑکیں بنائی جائیں ۔ میں ان کی اس بات سے کلیتاً اتفاق نہیں کرتا ۔ جزوی طور پر یہ بات ٹھیک ہے کہ دوسرے علاقوں میں بھی سڑکیں بنانی چاہئیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو ہائی ویز ہیں جو بڑی بڑی سڑکیں ہیں اگر وہ double lane یا four lane ہوں تو کسی صورت میں بھی حادثات کی کمی کو قابو میں نہیں لایا جاسکتا اس لیے بھی سڑکوں کی چوڑائی پر خرچ ہوگا ۔ دوسری سڑکوں کو بھی بننا چاہیے جیسا کہ اس ایوان میں پہلے بتایا جاچکا ہے کہ اس کلنڈر سال میں ایک ہزار میل لمبی پختہ سڑکیں پنجاب میں حکومت بنا رہی ہے ۔ اسی طرح سے انشاء اللہ چند سالوں میں سڑکوں کی نوعیت اور سڑکوں کی لمبائی کو خاطر خواہ طریقے سے ٹھیک کرسکیں گے ۔ جس سے عوام کو فائدہ ہوگا لیکن یہ long term پالیسی ہے یہ نہیں ہے کہ دو دن میں یا دو مہینے میں یا چار ماہ میں ان ساری چیزوں کو

ٹھیک کردیں گے ۔ اس میں financial problem involve ہوتی ہے اس میں اخلاق problem involve ہوتی ہے ، اس میں ایڈمنسٹریٹو problem involve ہوتی ہے جن کی اصلاح کے لیے حکومت پوری توجہ سے کوشش کر رہی ہے ۔

جناب والا ۔ اس کے بعد ڈرائیوروں سے over-time کام کروانا زیادہ وقت ان سے کام لینا ۔ کئی کئی گھنٹے ان سے بسوں کو چلوانا ہے جس سے یقینی طور پر نیند کی حالت میں ، تھکاوٹ کی حالت میں حادثات ہوتے ہیں ۔ جیسا کہ پچھلے دنوں میں یا چند مہینوں میں واقعات رونما ہوئے ہیں اور ان کی انکوائری سے یہ بات ثابت ہوئی ہے ۔ جب ہم وقت کی پابندی کریں گے تو حادثات میں یقیناً کمی واقع ہوگی ۔

جیسا کہ فاضل ممبران نے کہا ہے اتفاق سے لیبر ڈیپارٹمنٹ اور ٹرانسپورٹ کا محکمہ میرے پاس ہے میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم لیبر ڈیپارٹمنٹ کو وسیع کررہے ہیں کیوں کہ لیبر ڈیپارٹمنٹ بھی بڑا مختصر ہے ۔ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ میں تو صرف ایک ممبر بورڈ آف ریونیو ہے ۔ ان کا ایک سیکرٹری ہے اور پھر ان کا ایک کلرک ہے ۔ ان تین آدمیوں پر مشتمل ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ تھا جس کو ہم وسیع کر رہے ہیں اور اسی طرح لیبر ڈیپارٹمنٹ کو بھی وسیع کر رہے ہیں جس کے لیے بالآخر بھرتی ہوئی ہے ۔ ایک طریقۂ کار ہوتا ہے اور وہ ہم کر رہے ہیں اور انشاء اللہ اس کے بعد میں توقع رکھتا ہوں کہ ہم اوقات کار کی پوری طرح سے اگر مکمل طور پر نہیں تو کافی حد تک عمل درآمد کرانے میں کامیاب ہوں گے اور اس سے یہ شکایت بھی دور ہوگی اور حادثات میں بھی کمی کا باعث بنے گی ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ جو آج تک ہم نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے complaint book جس کا سسٹم پہلے ناکارہ تھا اور اس کی working بالکل effective نہیں تھی اس میں fool proof system کے رولز بنا کر اس کو لاگو کیا ہے ۔ اس کے علاوہ پہلے جو حادثے کی صورت میں پچاس ہزار بس والوں

کو ادا کرنا ہوتا تھا اس وقت اس کی بجائے ایک لاکھ کردیا ہے اس سے بھی صورت کسی حد تک درست ہوگی ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ میں اس معزز ایوان کی اطلاع کے لیے عرض کیے دیتا ہوں کہ ہم نے پنجاب میں ہر ایک روٹ پر خواہ وہ کسی تحصیل کا ہو ، خواہ کسی گاؤں کا ہو ، خواہ وہ کسی ہائی وے کا ہو اس کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہے جس کی لمبائی پانچ میل سے زیادہ نہیں ہے ۔ بالفاظ دیگر پانچ پانچ میل کے ٹکڑوں میں ہر روٹ کو تقسیم کیا ہے ۔ اس کے باقاعدہ نام تعین کیے ہیں اور اس کو ہر بس میں باقاعدہ پرنٹ کروایا جاچکا ہے عنقریب یہ لازمی ہوگا کہ جس روٹ پر جو بس چلے گی اس روٹ کے پانچ پانچ میل کے بس سٹاپوں کے نام ۔ ان کا ٹائم ٹیبل اور کرایہ اس بس کے اندر ایک فریم میں لگا ہوا ہوگا اور ہر شخص پڑھ کر اس روٹ پر اس بس سٹاپ پر بس کو کھڑا کرسکے گا ۔ وہ اس کے مطابق ہی اس کا کرایہ دے سکے گا اس سے بہت حد تک یہ مسئلہ حل ہوگا ۔

جناب والا ۔ اس کے علاوہ متعدد اور اسی قسم کی تجاویز اور فارمولے ہم نے اپنی پوری قوت اور کوشش کے بعد مرتب کیے ہیں ۔ جہاں تک اس تجویز کا تعلق ہے کہ اس کے لیے ایک کمیشن بنایا جائے اور وہ کمیشن رپورٹ کرے تو میں عرض کروں گا کہ اس ملک میں اتنے کمیشن بنے ۔ اتنی رپورٹیں ہوئیں اور ہوتی رہیں لیکن کبھی بھی کسی صورت میں کسی کمیشن کا فیصلہ آج تک ہمارے سامنے نہیں آیا اور اگر آیا بھی ہو تو اس پر کبھی عمل نہیں ہوا ۔ یہ ایک delaying process ہے اور اس طرح کے واقعات سے کوئی اصلاح نہیں ہوتی ۔ یہ ایک عزم ہے ۔ یہ ایک سپرٹ ہے جب وہ انسان کے اندر پیدا ہوجائے تو یہ چیزیں تبھی عمل میں آتی ہیں اور وقوع پذیر ہوتی ہیں ۔

جناب والا ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کمیٹی کی جیسا کہ میں نے عرض کی ہے ہم میٹنگ بلائیں گے ۔ ایک دن دو دن مسلسل میٹنگ جاری

رکھیں گے ۔ اس کمیٹی میں ہر دوست آ سکتا ہے اور وہاں آ کر اپنی تجاویز دیں اور اس کی finalization کے بعد ہم یقیناً انشاء اللہ اس کو چند ماہ میں قابل عمل بنائیں گے ۔

جناب والا ۔ آخر میں میں معزز ایوان کے معزز اراکین کا بے حد مشکور ہوں کہ انھوں نے ہماری مدد کے لیے اور ہماری اصلاح کے لیے تنقید کی ہے ۔ میں ان کی قدر کرتا ہوں اور تہ دل سے قدر کرتا ہوں ۔ اور یقین دلاتا ہوں کہ ان کے مفید مشوروں کو نہ صرف سنا گیا ہے بلکہ سننے کے بعد پوری کوشش کے ساتھ حکومت کی مشینری کو بروئے کار لاکر اس پر عمل کیا جائیگا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ میں عرض کرونگا کہ پیپلز ہاؤس کے متعلق جناب نے کل کمیٹی بنانی تھی ، کیا وہ کمیٹی بن گئی ہے یا نہیں ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب بھی مناسب سمجھیں گے کمیٹی بنائیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ وہ کمیٹی بنانا بہت ضروری ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تین دن کے اندر اندر کمیٹی بنا دیں گے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ شکریہ ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس وقت آج کی نشست ملتوی ہو کر کل صبح ۸ بجکر تیس منٹ پر یہ ایوان اپنی کارروائی شروع کرے گا ۔

(اسمبلی کا اجلاس یکم فروری ۱۹۷۳ بروز جمعرات ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کے لیے ملتوی ہوگیا) ۔

گوشوارہ ۱

(Ref : Starred Question No. 436)

LIST OF CLOSED SCHOOLS
FEMALE SIDE

Name of Schools			Reasons
LAHORE DISTRICT			
1.	Govt. Girls P/School,	Muhammadpur.	These schools are closed due to non-availability of buildings, non-cooperation of villagers and due to non-willing of lady teachers to work in the schools situated at far flung area (Border area).
2.	,,	Arzanipur.	
3.	,,	Moulapur.	
4.	,,	Nowshera Mohansingh.	
5.	,,	Narwar.	
6.	,,	Ladi.	
7.	,,	Meehnana.	
8.	,,	Godh Jagir.	
9.	,,	Kkokher Techer.	
10.	,,	Landianwala.	
11.	,,	Fateh Mohammad.	
12.	,,	Megha.	
13.	,,	Asalagurkea.	
14.	,,	Ghawandi.	
15.	,,	Ghaniake.	
16.	,,	Ghurke.	
17.	,,	Bhanoo Chak.	
SHEIKHUPURA DISTRICT			
18.	,,	Malianwala.	Neither proper school buildings are avilable at these places, nor any lady teacher is willing to go
19.	,,	Damu Ana.	
20.	,,	Chak Nara.	
21.	,,	Chak 11/64.	
22.	,,	Thathi Ghulam Hussain.	

23.	,,	Phiranwala.	there being far
24.	,,	Awan Pur.	off places.
25.	,,	Mumra.	
26.	,,	Abadi Jan Muhammad.	
27.	,,	Mohalan Lungla.	
28.	,,	Nawan Pind.	
29.	,,	Hathi Ana.	
30.	,,	Chak No. 15/67.	
31.	,,	Chak 8/60.	
32.	,,	Tibi Bahadar.	
33.	,,	Chak No. 5/61.	
34.	,,	Sohrab Khurd.	
35.	,,	Kot Nushra Jehangir.	
36.	,,	Chak 18/69.	
37.	,,	Chak 12/68.	
38.	,,	Farida Abad.	
39.	,,	Chak Naji.	
40.	,,	Ludhewala.	
41.	,,	Mungowala.	
42.	,,	Murer Bhungwala.	
43.	,,	Manga Virkan.	
44.	,,	Mak 460.	

SIALKOT DISTRICT

45.	,,	Hail Bajwan.	These schools
46.	,,	Phuklian.	are occupied by
47.	,,	Shahpur.	the Indian
48.	,,	Pul Bajwan	Army due to
49.	,,	Kachhi Mand.	December War.
50.	,,	Jhumian Dalalan.	

TEHSIL SHAKARGARH

51.	,,	Larramptial.
52.	,,	Suriha.

53.	,,	Barwal.
54.	,,	Chak Daula.
55.	,,	Chichharwali.
56.	,,	Rambri.
57.	,,	Kot Nainan.
58.	,,	Maryal.
59.	,,	Babran Gujran.
60.	,,	Odra.
61.	,,	Phagwari.
62.	,,	Soojowal.
63.	,,	Parail.
64.	,,	Musapur.
65.	,,	Karwal.
66.	,,	Dera Noor Malik.
67.	,,	Fatowal Gujran.
68.	,,	Bhair.
69.	,,	Judhay.
70.	,,	Baran,
71.	,,	Chahiwal.
72.	,,	Chak Narah.
73.	,,	Giddo Pindi.
74.	,,	Khaira.
75.	,,	Chatter.
76.	,,	Sukho Chak.
77.	,,	Bara Manga.
78.	,,	Fatehpur Afghanan.
79.	,,	Jermian Sanghan.
80.	,,	Bhikho Chak.
81.	,,	Gargal.
82.	,,	Harial.
83.	,,	Langian.
84.	,,	Dalla Bura.
85.	,,	Ikhlaspur.
86.	,,	Bheri Khurd.
87.	,,	Chak Qazian.

88.	,,	Bheri Kalan.
89.	,,	Jalala.
90.	,,	Chhala.
91.	,,	Gharota.
92.	,,	Ghasitpur.
93.	,,	Shahpur Bhangu.
94.	,,	Bagga.
95.	,,	Chhamal.
96.	,,	Ihayatpur.
97.	,,	Kisana Bagarwal.
98.	,,	Khana.
99.	,,	Masrur.
100.	,,	Naurangabad.
101.	,,	Pindi Umra.
102.	,,	Thakarpur.
103.	,,	Monán.
104.	,,	Bhatli.
105.	,,	Nagwal.
106.	,,	Karial.
107.	,,	Makhwal.
108.	,,	Chhawal.
109.	,,	Darman.
110.	,,	Dhudam Kalan.
111.	,,	Harial Pakhral.
112.	,,	Dinga Narainpur.
113.	,,	Gagran.
114.	,,	Barkhanian.
115.	,,	Bari Minhasan.
116.	,,	Bhati Afghanan.
117.	,,	Dhidhar.
118.	,,	Saniari Kalan.
119.	,,	Dadwal.
120.	,,	Fattu Chak.

121.	Govt. Girls P/School	Sarjal.	
122.	,,	Thikrian Kalan.	
123.	,,	Badwal.	
124.	,,	Chwani Barehmanan.	
125.	,,	Laisar Kalan.	
126.	,,	Uggowal.	
127.	,,	Dusiri.	
128.	,,	Hamral.	
129.	,,	Hadiali, Sialkot.	
130.	,,	Dhannay, Sialkot.	

TEHSIL PASRUR

131.	,,	Kotli Lala.	
132.	,,	Saiden Pal.	
133.	,,	Khanore.	
134.	,,	Rurki Kalan.	

TEHSIL NAROWAL

135.	,,	Dhan Waday.	
136.	,,	Bhuda Pindi.	
137.	,,	Khal Chian.	
138.	,,	Amwal.	
139.	,,	Ladhaywali.	
140.	,,	Manak.	
141.	,,	Aino Bajwa.	
142.	,,	Jahar Mahi, Pasrur.	
143.	,,	Bhulair, Daska.	
144.	,,	Gopipur,	
145.	,,	Malakpur, Narowal.	

MULTAN DISTRICT

146.	,,	14/Faiz.	The Public of ilaqa do not want female education and
147.	,,	63/15.L, Khanewal.	
148.	,,	Lar Janobi, Shujaabad.	

149.	Govt. Girls P/School	Wachha Sendial.	they did not co-operate to provide the building facilities for schools. Moreover, the lady teachers available from urban areas do not want to such Primary Schools situated in far flung areas.
150.	,,	Chah Chanan Wala.	
151.	,,	Depalpur.	
152.	,,	Basti Bomb.	
153.	,,	Landha Bohar, Lodhran.	
154.	,,	Kikri Khurd, Mailsi.	
155.	,,	Chak Moghal.	
156.	,,	Dokota.	
157.	,,	Dur Pur	
158.	,,	149/WB.	
159.	,,	168/WB.	
160.	,,	Basti Allah Ditta.	
161.	,,	144/WB.	
162.	,,	Muhammad Pur.	
163.	,,	118/7-R.	
164.	,,	15/14-L.	
165.	,,	30/4-L.	
166.	,,	36/37/2.R.S.	
167.	,,	50/R-R.	
168.	,,	Chak Dohana Gurdial	
169.	,,	39/K B.	
170.	,,	Phollan Toli.	
171.	,,	Daim Mahar.	
172.	,,	Maroof.	
173.	,,	Chishti Allah Din.	
174.	,,	Mohib Ali Uttar.	
175.	,,	Imli Moti.	
176.	,,	Shah Pur.	
177.	,,	42/D.	

DERA GHAZI KHAN DISTRICT

178.	,,	Bahadar Garh.	Due to non-availability of
179.	,,	Kelewala.	

180.	Govt. Girls P/School	Pakewala.	teachers in the
181.	,,	Eisan Gorah.	backwar areas.
182.	,,	Basti Rab Nawaz.	
183.	,,	Basti Jamal.	
184.	,,	Bungla Acha, Rajanpur.	
185.	,,	Hazrat Wala No. 1.	
186.	,,	Hazrat Wala No. 2.	
187.	,,	Patti Jumma Arean.	
188.	,,	Brose Abad.	
189.	,,	Miran Rur.	
190.	,,	Taunsa Sanjar Seydan.	
191.	,,	Tarman Chooni.	
192.	,,	Batt Kulachi.	
193.	,,	Chowk Dho.	
194.	,,	Shadi Wala.	
195.	,,	Jam Rur Hal Hero.	
196.	,,	Ali Muhammad.	
197.	,,	Lal Garh No. 1.	
198.	,,	Lal Garh No. 2.	
199.	,,	Harand.	
200.	,,	Patafee Wala.	

BAHAWALPUR DISTRICT

201.	,,	Chak No. 101/D.N.B.	The public of
202.	,,	Ghauspur.	ilaqa did not
203.	,,	Chananpir.	provided build-
204.	,,	Mauza Haleem	ing facilities for
205.	,,	Basti Sher Ghaner.	Girls Primary
206.	,,	Makhiwala.	Schools and
207.	,,	Chak No. 113/D.B.	the lady tea-
208.	,,	114/D.N.B.	chers are also
209.	,,	123/D.N.B.	not willing to
210.	,,	Bakshoowali.	work in these

211.	,,	Sanjrani.	far flung areas.
212.	,,	Noor Muhammad Gunner.	
213.	,,	Wahi Muhammad Dhoodhy.	
214.	,,	Wahi Qadir Dina.	
215.	,,	Behman Shah.	
216.	,,	Basti Nirana.	
217.	,,	Chah Hamida Abad.	
218.	,,	Tibbi Dhakwan.	
219.	,,	Abbas Arbi.	
220.	,,	Chak 89/D.B.B. Pur.	

RAHIM YAR KHAN DISTRICT

221.	,,	Shikar Kot.	The public of ilaqa did not provide the building facilities for Girls Primary Schools and the lady teachers are also not willing to work in these far flung areas.
222.	,,	Bahishti.	
223.	,,	Chanjni.	
224.	,,	Chak 200/P	

MALE SIDE

DISTRICT SIALKOT

High Schools	Occupied by Indian Army in. December 1971 War.
Middle Schools	
Primary Schools	

RAWALPINDI REGION

RAWALPINDI DISTRICT

1.	Govt. Girls P/School,	Sindian No. 2, Murree.	The enrolment of the schools is very poor, moreover no one is willing to work there. The appointments of the teachers were made but they got their transfers under political pressure. Such schools are situated in Murree Tehsil and there is no trained teacher whose appointments are to be made.
2.	,,	Manghal ,,	
3.	,,	Aryari ,,	
4.	,,	Mohri ,,	
2.	,,	Kalan ,,	
6.	,,	Awaik, Kahuta.	

GUJRAT DISTRICT (Tehsil Kharian)

7.	,,	Chimber.
8.	,,	Chingus.
9.	,,	Dhakranwali.
10.	,,	Chima,
11.	,,	Bagrianwala.
12.	,,	Majuhan.
13.	,,	Dandi Chajj
14.	,,	Chak Jalipur.
15.	,,	Birand.
16.	,,	Jaggo.
17.	,,	Sir Dhok.
18.	,,	Karara.
19.	,,	Char.
20.	,,	Phularwan.
21.	,,	Saria Dhing.
22.	,,	Khoja.
23.	,,	Warianchanwala.
24.	,,	Gumti.
25.	,,	Doian.
26.	,,	Murana.
27.	,,	Choou Chok.
28.	,,	Malik Pur Jattan.
29.	,,	Pothi Jagir.

30.	,,	Dhal.	
31.	,,	Nakhian.	
32.	,,	Bhagnagar.	
33.	,,	Gorian.	
34.	,,	Blo Banian.	
35.	,,	Saadat Pur.	
36.	,,	Maasoom Pur.	
37.	,,	Thill.	
38.	,,	Sheikhpur.	
39.	,,	Aima Shahji.	
40.	,,	Kotla Sarang Khan.	
41.	,,	Dullanwala.	
42.	,,	Chokar Khurd	

TEHSIL PHALIA

43.	,,	Wara Alam Shah.	These schools are situated in far flung areas. Therefore no candidate is willing to go to such places.
44.	,,	Chimum.	
45.	,,	Noor Pur Pirian.	
46.	,,	Rohianwala.	
47.	,,	Chak No. 10.	
48.	,,	Chak Fateh Shah.	
49.	,,	Taja Ara.	
50.	,,	Nair.	
51.	,,	Jassowal.	
52.	,,	Pindi Rawan.	
53.	,,	Kuluwal.	
54.	,,	Kluwal.	
55.	,,	Chak Alam.	
56.	,,	Jara.	
57.	,,	Duffar.	
58.	,,	Dhoknawan Jok.	
59.	,,	Musa Kalan.	
60.	,,	Hardo Rarka.	
61.	,,	Mal.	
62.	,,	Burg Agra.	

63.	,,	Anneh.	
64.	,,	Chot.	
65.	,,	Jia.	
66.	,,	Warrian.	
67.	,,	Mura Khurd.	
68.	,,	Bullhar.	
69.	,,	Ghunia.	
70	,,	Mandona.	
71.	,,	Sanda.	
72.	,,	Chak No. 50.	
73.	,,	Chak No. 27.	
74.	,,	Gadoo Kalan.	
75.	,,	Santnal,	
76.	,,	Lahthar.	
77.	,,	Bhagot.	
		TEHSIL PHALIA	
78.	,,	Boge Pur.	
79.	,,	Hazara.	
80.	,,	Balol Pur.	
81.	,,	Duma Malaka.	
82.	,,	Masem.	
83.	,,	Bhuin.	
84.	,,	Kohain.	
85.	,,	Saghar.	
86.	,,	Madn.	
87.	,,	Chak Qazi.	
88.	,,	Khari.	
89.	,,	Chack Rahman	
90.	,,	Adalat Ghar.	
91.	,,	Pursowal.	
92.	,,	Khardian.	
CAMBELLPUR DISTRICT			
93.	,,	Kanjoor.	Closed for want

94.	,,	Girdi.	of buildings.
95.	,,	Kundrala.	
96.	,,	Langer.	
97.	,,	Charjagiran.	
98.	,,	Nilhad.	
99.	,,	Turangnela.	—do—. No candidate is prepared to go to these places.
100.	,,	Dhakhner.	
101.	,,	Dhok Aziz.	
102.	,,	Turiwali.	
103.	,,	Dheri Chohan.	
104.	,,	Salim Khan.	Closed for want of building.
105.	,,	Barota.	
106.	,,	Pind Bakuwala.	
107.	,,	Dhok Halim.	
108.	,,	Amriti.	
109.	,,	Bila.	
110.	,,	Dhok Mughlan.	
111.	,,	Mahura.	
112.	,,	Abwal.	These schools have been sanctioned w.e.f. 1-6-1972. These will be started after summer vacation.
113.	,,	Jabi Shah Dilawar.	
114.	,,	Mari Jalwal.	
115.	,,	Kani.	
116.	,,	Mahmoodwala.	
117.	,,	Khura Khail.	
118.	,,	Formuli.	
119.	,,	Daman.	
120.	,,	Bilot.	
121.	,,	Achral.	

SARGODHA DISTRICT (TEHSIL SARGODHA)

122.	,,	29/NB.	Non-co-operative attitude of the community for the provision of
123.	,,	112/NB.	
124.	,,	88/ASB.	
125.	,,	128/NB.	

126.	,,	141/NB.	school buildings and residential facilities for the teachers.
127.	,,	170/NB.	
128.	,,	81/NB.	
129.	,,	58/NB.	
130.	,,	151/NB.	
131.	,,	162/NB.	
132.	,,	139/NB.	
133.	,,	64/NB.	
134.	,,	126/NB.	
135.	,,	150/NB.	
136.	,,	Luqman.	
137.	,,	Salar.	
138.	,,	Jaswal.	
139.	,,	119/SB.	
140.	,,	Asianwala.	
141.	,,	Chak Jodh.	

TEHSIL SHAHPUR

142.	,,	Radhan.	(i) Non-co-operative attitude of the community.
143.	,,	Kot Chugata.	
144.	,,	Kaugra Khadi.	
145.	,,	Jallan Blochan.	
146.	,,	Kaudan.	(ii) Non-availability of Trained/Un-trained teachers.
147.	,,	Sham Yousae.	
148.	,,	Nawab Pur.	
149.	,,	Sada Kamboo.	
150.	,,	Tarkhan Wala.	(iii) Lack of education in female folk.
151.	,,	Jughian Hamooka.	
152.	,,	Nathoka.	
153.	,,	Jhan Abad.	
154.	,,	Radha Nagar.	
155.	,,	Uttian.	
156.	,,	Rawal.	
157.	,,	Khawaja Abad.	

158.	,,	147/NB.	
159.	,,	163/NB.	
160.	,,	Bonga Chail.	
161.	,,	Raitri.	
162.	,,	2/NB.	
163.	,,	5/NB.	
164.	,,	Rabana.	
165.	,,	Joia.	
166.	,,	Tatha Jawia.	
167.	,,	Chabal.	
168.	,,	Thari Sakandari.	
169.	,,	Mangwana.	
170.	,,	Mozia Diwan.	
171.	,,	Qila Gagir.	
172.	,,	Chitrol.	
173.	,,	Ram Pur.	
174.	,,	Jara.	
175.	,,	Nekdemool.	
176.	,,	Gidar Khadi.	
177.	,,	Azmat Wala.	
178.	,,	Hari Pur.	
179.	,,	Sher Kot.	
180.	,,	Abeer.	
181.	,,	Dherowal.	
182.	,,	Gulbana.	
183.	,,	Kake Wala.	
184.	,,	Murad Wala.	
185.	,,	Sajoka.	
186.	,,	Sittar.	
187.	,,	Dhudi.	
188.	,,	Bhabrani.	
		TEHSIL KHUSHAB	
189.	,,	35/MB.	—do—
190.	,,	31/MB.	

191.	,,	Wattu.
192.	,,	Katimar.
193.	,,	Baland.
194.	,,	Choba.
195.	,,	37/MB.
196.	,,	AMB.
197.	,,	Rakh Branch.
198.	,,	Gole Wali.
199.	,,	Dhokri.
200.	,,	Nari.
201.	,,	Bola.
202.	,,	Bhan Tigar Wala.
203.	,,	Chambal.
204.	,,	Dera Sargraz.
205.	,,	Dera Lak.
206.	,,	Basti Sher.
207.	,,	39/MB.
208.	,,	Jhunga.
209.	,,	Jhakar.
210.	,,	Sheikhu.
211.	,,	Mitha Khu.
212.	,,	Majoka.
213.	,,	Chatti Tak.
214.	,,	Noori Gala.
215.	,,	Mekan.
216.	,,	Rakh Nicvu Shapad.
217.	,,	Burj Mehran.
218.	,,	Balwal.
219.	,,	Havali Charaj.
220.	,,	Ainu.
221.	,,	Luku.
222.	,,	Jora.
223.	,,	Burhan.
224.	,,	Chan.
225.	,,	Rakh Korang.

226.	,,	21/MB.
227.	,,	Gomandar.
228.	,,	Mehran Wala.
229.	,,	Bambool.
230.	,,	Dhamak.
231.	,,	Bajar.
232.	,,	Jharkal.
233.	,,	Khai Kalan.
234.	,,	Dhakhli Road.

TEHSIL BHALWAL

235.	,,	Chan Miana.	—do—
236.	,,	Khair Pur.	
237.	,,	Havali Nanak Chand.	
238.	,,	Bucha Kalan.	
239.	,,	Mela.	
240.	,,	Chani Dali.	
241.	,,	Ratto Kala.	
242.	,,	Rehim Pur.	
243.	,,	Chak Hussain.	
244.	,,	Hafiz Abad.	
245.	,,	Behak.	
246.	,,	Pakhowal.	
247.	,,	Noor Pur.	
248.	,,	Kot Ghazi Khan.	
249.	,,	Tatri.	
250.	,,	Bonga Surkhroo.	
251.	,,	7/ML.	
252.	,,	Bhagat Pur.	
253.	,,	Mahiwal.	
254.	,,	Badar.	
255.	,,	Deve Das Pure.	
256.	,,	Bhutni.	
257.	,,	Kori Kot.	

258.	,,	Abdal.
259.	,,	Talib Wala.
260.	,,	Khawaja Aslam.
261.	,,	Kohlian.
262.	,,	Vighan.
263.	,,	Pindi Kot.
264.	,,	Channi Tagran.
265.	,,	21/NB.
266.	,,	Hayat Pur.
267.	,,	14/ASB.
268.	,,	Jala Makhdoom.
269.	,,	Dera Sada Lak.
270.	,,	Meno Waince.
271.	,,	Rakh Miani.
272.	,,	Bharat.
273.	,,	Dherowal.

DISTRICT LYALLPUR

274. ,, 282/GB. The teachress already working in this school was transferred to her choic school on her own request. Appointment of candidates were made many times but none of them accepted appointment as this school was situated in a far away place.

275. ,, 599/GB. The teachress already working in this school has resigned from since, and due to far away place lady candidates do not accept their appointments.

276. ,, 240/RB. One J.V. teacher was transferred to this school in the interest of official work but instead of joining she has proceeded on long leave for the reason that this place is far away from her residence.

277. ,, 75/RB The inhabitants of this village do not provide the school building for its functioning.

Due to non-availability of residential facilities and school building none of lady candidates accept their appointments in this school.

278. ,, 61/RB. The teachress already working has left service and due to far away place none of lady candidte accept their appointments in this school.

279. ,, 19/GB. As in Sl. No. 278, above.

280. ,, 17/JB. The teachress already working was transferred to her choice school on her own request and the substitute did not join this school due to far away place and she proceeded on long leave.

281. ,, 12/JB. The teachress already working has been transferred to her choice school and her substitue did not join her duty due to the reason that the school is situated in far away place and proceeded on long leave.

282. ,, 14/JB. As in Sl. No. 281, above.

283. ,, 19/JB. It is a newly sanctioned school from 16-4-1971 and due to the non-availability of a lady candidate of this village functioning has not been started, as the candidate already appointed did not accept this situation due to a far away situated place from her home.

284. ,, 50/JB. As in Sl No. 283 At P/10.

285. ,, 47/JB. —do—

286. ,, 109/RB. —do—

287. ,, 26/JB. —do—

288. ,, 76/JB. —do—

289. ,, 65/JB(N). —do—

291.	,,	280/GB.	—do—
292.	,	49/JB.	—do—
292.	,,	281/GB,	—do—
293.	,,	557/GB.	—do—
294.	,,	277/GB.	—do—

295. ,, 279/GB. It is a newly sanctioned school with effect from 16-4-1971 and due to the non-availability of lady teacher of this village, the functioning has not yet been started. The candidate already appointed did not accept this situation due to a far away situated place from her home.

296.	,,	290/JB.	As in 295 above.
297.	,,	420/JB.	—do—
398.	,,	421/JB.	—do—
299.	,,	343/JB.	—do—
300.	,,	613/GB.	—do—
301.	,,	619/GB.	—do—
302.	,,	620/GB.	—do—
303.	,,	621/GB.	—do—
303.	,,	554/GB.	—do—
305.	,,	558/GB.	—do—

JHANG DISTRICT

306.	,,	Chak No. 265.	Due to non-availabi-
307.	,,	Ashaba.	lity of trained tea-

308.	,,	Javid Nasir-abad.	chers, untrained teachers were appointed
309.	,,	Chak Co, 441.	who worked by
310.	,,	Aura.	17-6-1272 in these
311.	,,	Khizarwala.	schools.
312.	,,	Bullo.	
313.	,,	Sakhina (South).	
314.	,,	Chanda.	
315.	,,	Kot Khan.	
316.	,,	Chak No. 229.	
317.	,,	Chak No. 165.	
318.	,,	Chak No. 225.	
319.	,,	Chak No. 227.	
320.	,,	Basti Baluchan.	
321.	,,	Chela.	
322.	,,	Pirkot Sidhana.	
323.	,,	Sadhowal.	
324.	,,	Sajher Kailasan.	
325.	,,	Ghous Pur.	
326.	,,	Buri.	
327.	,,	Kilar.	
328.	,,	Doka Baluchan.	
329.	,,	Sikandar Abad.	

330.	,,	Kot Mulder.	
331.	,,	Kaler Bahi.	Untrained appointed since 17th 7une, 1972.
332.	,,	Cheriwala.	
333.	,,	Dheriwala.	

TEHSIL CHINIOT

334.	,,	Sangra.	Due to non-availability
335.	,,	Chak 134.	of trained teachers.
336.	,,	Chak 221.	Untrained teachers
337.	,,	Qila Kingran.	were appointed who
338.	,,	Hakmewala.	worked by 17-6-1972.
339.	,,	Datiana Sahint.	
340.	,,	Chak 466 (East).	
341.	,,	—do— (West)	
342.	,,	Nitherkey.	
343.	,,	Chak 158.	
344.	,,	Kokhranwala.	
345.	,,	Chak 192.	
346.	,,	Jhamb.	

347. ,, Kurk Muhammad. Trained hand appointed there out allowed by the office to work at Govt. Middle School, Bowana is vacant by single teacher.

348. ,, Thata Rassalu. The school is lying vacant due to non-availability of trained hand.

349.	,,	Tahru Sahil.	—do—
350,	,,	Jasil.	—do—
351.	,,	Pir Panja.	—do—
352.	,,	Bhirani Kanianwali	—do—
353.	,,	Kandiwal.	—do—
354.	,,	Chak 139.	—do—
355.	,,	Chak 143.	—do—
356.	,,	Jil Bhatian.	Untrained appointed,
357.	,,	Kot Amir.	who worked by
358.	,,	Mamola.	17-6-1972)
359.	,,	Bakhshwala.	
360.	,,	Hussain Abab.	Vacant since June.
361.	,,	Hust Khiwa.	Untrained was appointed, who worked by 17-6-1972-
362.	,,	Jabana.	Due to non-availability of trained.
363.	,,	Hamboana.	
264.	,,	Chak 22.	Untrained, who were
365.	,,	Chak 11.	appointed and work-
366.	,,	Kot Khuda Yar.	ed by 17-6-1972.
367.	,,	Tubewell No. 2	—do—
368.	,,	Silman.	—do—
369.	,,	Saliana.	—do—

370.	,,	Chak 209.	
371.	,,	Chak 208.	—do—
372.	,,	Ahmed Pur.	—do—
373.	,,	Chak 156.	—do—
374.	,,	Chak 147.	—do—
375.	,,	Chak 200.	—do—
376.	,,	Mochianwala.	—do—
377.	,,	Chak 199.	Due to non-availability of teachers schools are lying vacant.
378.	,,	Warah.	
379.	,,	Yakkeywala.	

TEHSIL SHORKOT

380.	,,	Essawala.	Untrained teachers were appointed who worked by 17-6-72.
381.	,,	Darbar Qamar Shah.	
382.	,,	Mehdiabad.	—do—
383.	,,	Basti Sialkot	—do—
334.	,,	Mauza Bhar.	—do—
385.	,,	Islam Pur.	—do—
386.	,,	Havali Mohngir.	—do—
287.	,,	Lashami.	—do—
388.	,,	Neko Kara.	—do—
389.	,,	Fateh Pur.	—do—
390.	,,	Kot Murad.	—do—

391.	,,	Jalla Bharwana	—do
392.	,,	Kot Mirza.	—do—
393.	,,	Chak 491.	—do—
394.	,,	Chak 479	—do—
395.	,,	Chah Hazoori.	—do—
396.	,,	Pirwala.	—do—
397.	,,	Sadiq Mohammad Jandir.	
398.	,,	Chak 492.	—do—
399.	,,	Jalal Pur.	—do—
400.	,,	Pariwala.	—do—
401.	,,	Ghuman Mari.	—do—
402.	,,	Thatt Elchi.	—do—
403.	,,	Khaki Lakhi.	—do—
404.	,,	Hassoo Wali.	—do—
405.	,,	Dhalna Kamlanan.	—do—
406.	,,	Bundi Bukhsh.	—do—
407.	,,	Chak 502.	—do—
408.	Govt. Girls P/School	Masjid Wala.	—do—
409.	,,	Chah Mitha Wala.	—do—
410.	,,	Chak 496.	—do—
411.	,,	Kalu Wala.	—do—
412.	,,	Chak 501.	—do—
413.	,,	16-Gugh.	—do—

414.	,,	Basti Chaudhrer.	Closed due to non-
415.	,,	Anyat Shah.	availability of tea-
416.	,,	Basti Khalifa.	chers.
417.	,,	Chak Nusrat Wala.	—do—

MIANWALI DISTRICT

130 Govt. Girls P/Schools are lying closed for want of staff. However, the closed schools will be reopened after Summer Vacation by transferring teachers from over staff schools.

گوشوارہ ۲

(Ref : Starred Question No. 923)

GOVERNMENT OF WEST PAKISTAN

SERVICES AND GENERAL ADMINISTRATION DEPARTMENT

NOTIFICATION

The 9th June, 1969.

No. SOXVIII-1-22/66 – In pursuance of the provisions of the Martial Law Proclamation of 25th March, 1969 read with the Provisional Constitution Order, the Administrator of Martial Law, Zone A, in exercise of the powers of the Governor conferred upon him by the Chief Martial Law Administrator is pleased to make the following rules regulations recruitment to the West Pakistan Education Service (Gazetted-Comprehensive Schools

Branch) (Men's Section) and prescribing conditions of service for the persons appointed thereto, namely :—

THE WEST PAKISTAN EDUCATION SERVICE (GAZETTED-COMPREHENSIVE SCHOALS BRANCH) (MEN'S SECTION) RULES, 1969.

PART I—GENERAL

1. *Short title and commencement* (1) These rules may be called the West Pakistan Education service (Gazetted-Comprehensive Schools Branch) (Men's Section) Rules, 1969.

(2) They shall come into force at once.

2. *Definations*— In these rules, unless the context otherwise requires, the following expressions shall have the meanings hereby respectively assigned to them, that is to say—

(a) "Appendix" means an Appendix to these rules ;

(b) "appointing authority" means the authority specified in rule 5.

(c) "Commission" means the West Pakistan Public Service Commission.

(d) "Department" means the Education Department, West Pakistan ;

(e) "Director" means the Director of Education ;

(f) "Government" means the Government of West Pakistan ;

(g) "initial recruitment" means appointment made otherwise

than by promotion or transfer from another service/ post ;

(h) "recognised University" means any University incorporated by law in Pakistan or any other University declared by Government in consultation with the Commission to be a recognised University for the purposes of these rules ;

(i) "region" means the whole of the area under the charge of a Director ;

(j) "Scheduled Castes" means the castes, races or tribes, or parts or groups within castes, races or tribes, declared to be scheduled castes under any law in force in West Pakistan or so declared by Government for the purposes of these rules ;

(k) "Service" means the West Pakistan Education Service (Gazetted-Comprehensive Schools Branch) (Men's Section), and

(l) "Under-Developed Areas" means Quetta and Kalat Divisions, Lasbela District of Karachi Division, the Tribal Areas of Dera Ismail Khan and Peshawar Divisions, the States of Swat, Dir, Chitral and Amb. the Baluch Area of Dera Ghazi Khan District, the merged areas of Hazara and Mardan Districts including Upper Tanawal, and such other areas as Government may declare to be under-developed areas for the purposes of these rules.

PART II—RECRUITMENT

3. *Condrisation and composition* –(1) The cadre posts of the service shall be the posts specified in column 2 of Appendix A and such other posts in the Department as may be specified in this behalf by Government from time to time.

(2) There shall be a provincial cadre for each category of the posts in the Service.

(3) There shall be a regional sub-cadre in each region for each category of posts specified in column 2 of Appendix A under the sub-heading "Group II".

(4) Members of one cadre/sub-cadre shall not be eligible, save as provided in rule, 11 for appointment to a post borne on any other cadre/sub-cadre of the Service.

Explanation—For the purposes of this rules, the posts of Principals and subject Specialists in each subject (i e., in Social Studies, English, Urdu, Science, Mathematics, Agriculture, Industrial Arts and Commerce) shall be deemed to constitute separate categories and therefore will form separate cadres.

4. *Eligibility* –(1) Only men shall be eligible for recruitment to the service.

(2) No person who has married a foreign national shall be eligible for appointment to the service.

(3) The restriction imposed by sub-rule (2) may be relaxed by Goverhment in the case of person who has married a citizen of India.

5. *Appointing authority* – Recruitment to the Service shall be made by Government in consultation with the Public Service Commission ;

Provided that officiating promotions for a period not exceeding six months in the posts specified in column 2 of Appendix A under sub-heading "Group II" may be made by the Director incharge of the region where the vacancies occur.

6. *Method of recruitment*—(1) Recruitment to the Service shall be made by initial recruitment or by promotion in the manner provided in this rule.

(2) Appointments to the cadre posts of the Service shall be made in the following manner :—

(a) not less than fifty percent of the vacancies in the posts of Principals shall be filled by initial recruitment and the remaining vacancies in such posts shall be filled by promotion ; and

(b) Not more than eighty per cent of the vacancies in other posts shall be filled by initial recruitment and the remaining vacencies in such posts shall be filled by promotion.

(3) Vacancies to be filled by initial recruitment shall be filled in the following manner :—

(i) twenty per cent of such vacancies shall be filled on merit from among candidates domiciled in any part of West Pakistan, including the territory of Azad Kashmir ;

provided that Government may, from time to time, by notification in the official Gazette increas the percentage of vacancies to be filled under this clause ; and

(ii) the remaining such vacancies shall be reserved for *bona fide* residents of the Zones specified in Appendix B, in proportion to their population according to the census figures ; provided that if no suitable candidate is available from the Zone to which a vacancy is allocated under this clause, the vacancy may be filled in the manner provided in clause (i)

(4) Vacancies to be filled by promotion shall be filled by selection on merit with parctiular reference to fitness for higher responsibilities ;

(a) in the case of the posts of Principals, in consultation with the Public Service Commission, from among members of the regional sub-cadres holding the posts of Subject Specialist (whether in related studies or pre-vocational subjects), who are eligible for such promotion in accordance with the provisions contained in column 4 of Appendix A, in proportion to the strength of such sub-cadres ; and

(b) in the case of the posts of Subject Specialists whether in related studies or pre-vocational Subjects, from among Senior English Teachers Assistant Masters of the Department, in the region where the vacancies occur, who are

eligible for such promotion in accordance with the provisions contained in column 4 of Appendix A.

7. *Age*—(1) No person shall be appointed to a post in the Service by initial recruitment who :—

(a) in the case of a post of Principal is less than thirty years or more than forty years of age ; and

(b) in the case of a post of Subject Specialist is less than twenty-one years or more than thirty-five years of age :

Provided that —

(i) upto the 7th day of June, 1972, the upper age limit in the case of a candidate from the Schedule Castes or Under-developed Areas shall be relaxed by three years ;

(ii) in the case of a person whose services under Government have been terminated for want of a vacancy, the period of service already rendered by him shall, for the purpose of the upper age limit under this rule, be excluded from his age ; and

(iii) in the case of persons already in Government service,

the upper age limit shall be forty-five years, for the post of Princial and forty years for other posts.

(2) For the purposes of this rule, age shall be reckoned :—

(i) where recruitment is to be made on the basis of a written examination, as on the 1st of January of the year in which the examination is proposed to be held and

(ii) in other cases as on the last date fixed for submission of applications for appointment.

8. *Qualifications*—(1) No person shall be appointed to a post in the service by initial recruitment unless he possesses the qualifications prescribed for the post in column 3 of Appendix A.

(2) No person, not already in Government service, shall be appointed to the Service unless he produces a certificate of character from the principal academic officer of the academic institution last attended, and also certificates of character from two other responsible persons, not being his relatives, who are well acquainted with his character and antecedents.

PART III—CONDITION OF SERVICES

9. *Probation*—(1) A person appointed to a post in the

Service against a substantive vacancy shall remain on probation for a period of two years, if appointed by intitial recruitment, and for a period of one year, if appointed otherwise.

Explanation—Officiating service and service spent on deputation to a corresponding or a higher post may be allowed to count towards the period of probation.

(2) If the work or conduct of a member of the Service during the period of probation has, in the opinion of the appointing authority may, notwithstanding that the period of probation has not expired, dispense with his services, if he has been appointed by initial recruitment, and if he has been appointed otherwise, revert him to his former post or if there be no such post dispense with his services.

(3) On completion of the period of probation of a member of the Service, the appointing authority may, subject to the provisions of sub-rule (4), confirm him in his appointment, or if his work or conduct has, in the opinion of such authority, not been satisfactory :—

(a) In case he has been appointed by initial recruitment, dispense with his services ; or

(b) in case he has been appointed otherwise, revert him to his former post, and if there be no such post, dispense with his service ; or

(c) extend the period of probation by a period not exceeding two years in all, and during or on the expiry of such

period pass such orders as it could have passed during or on the expiry of the initial probationary period.

Explanation I If no orders have been made by the day following the completion of the initial probationary period, the period of probation shall be deemed to have been extend.

Explanation II – If no orders have been made by the day on which the maximum period of probation expires, the probationer shall be deemed to have been confirmed in his appointment.

Explanation III – A probationer who has satisfactorily completed his period of probation shall be confirmed with effect from the date of his continuous appointment in the post in a substantive vacancy ; provided that where the period of his probation has been extended under the provisions of clause (c) of this sub-rule, the date of confirmation shall, subject to the other provisions of this rule, be the date on which the period of probation was last extended.

(4) No person shall be confirmed in a post in the Service unless he successfully completes such training and passes such departmental examinations as may be prescribed by Government from time to time

(5) If a member of the Service fails to complete successfully, any training pass any departmental examination prescribed under sub-rule (4), within such period or in such number of attempts as may be prescribed by Government, the appointing authority may :—

(a) in case he has been appointed by initial recruitment, dispense with his services ; or

(b) in case he has been addointed otherwise, revert him to his former post and if there be no such post dispense with his services.

10. *Seniority*—(1) The seniority *interse* of the members of the Service in the various grades thereof shall be determined :—

(a) in the case of members appointed by initial recruitment, in accordance with the order of merit assigned by the Commission ; provided that persons selected for the Service in an earlier selection shall rank senior to the persons selected in a later selection ; and

(b) in the case of members appointed otherwise, with reference to the dates of their continuous appointment therein ; provided that if the date of continuous appointment in the case of two or more members of the Service is the same, the older officer, if not junior to the younger officer or officers in the next below grade, shall rank senior to the younger officer or officers.

Explanation I—If a junior officer in a lower grade is promoted to a higher grade temporarily in the public interest, even though continuing later permanently in the higher grade, it would not adversely affect the interest of his seniors in the fixation of his seniority in the higher grade.

Explanation II—If a junior officer in a lower grade is pro-

moted to a higher grade by superseding a senior officer and subsequently that officer is also promoted, the officer promoted first shall rank senior to the officer promoted subsequently.

Explanati n III—A junior officer appointed to a higher grade shall be deemed to have superseded a senior officer only if both the junior and the senior officers were considered for the higher grade and the junior officer was appointed in preference to the senior offier.

(2) Seniority in various grades of the Service of the members appointed by initial recruitment *vis-a vis* those appointed otherwise shall be determined :—

(a) in case both the officer appointed by initial recruitment and the officer appointed otherwise have been appointed against substantive vacancies, or both have been appointed against temporary vacancies, with reference to the date of appointment to such vacancy in the case of the officer appointed by initial recruitment and to the date of continuous appointment against such vacancy in the case of the officer appointed otherwise ; provided that if the two dates are the same, the officer appointed otherwise shall rank senior to the officer appointed by initial recruitment ;

(b) in case the officer appointed by initial recruitment has been appointed against a substantive vacancy and the officer appointed otherwise has been appointed against a temporary vacancy, the officer appointed by initial

recruitment shall rank senior to the officer appointed otherwise ; and

(c) in case the officer oppointed otherwise is appointed against a substantive vac ncy and the officer appointed by initial recruitment is appointed against a temporary vacancy, the officer appointed otherwise shall rank senior to the officer appointed by initial recruitment.

11, *Liabilities to transfer and serve* - Members of the Service shall be liable to : —

(a) transfer anywhere in West Pakistan ; and

(b) serve in any department of Government or any local authority or statutory body set up or established by Government.

12. *General rules*—In all matters not expressly provided for in these rules, members of the Services shall be governed by such rules as have been or may hereafter be prescribed by Government and made applicable to them.

13. *Relaxation* - Any of these rules may, for reasons to be recorded in writing, be relaxed in individual cases, if Government is satisfied that a strict application of the rule would cause undue hardship to the individual concerned :

Provided that wherever such relaxation involves a question on which consultation with the Commission is mandatory, the C mmission shall be consulated before the relaxtion is made.

14. *Delegation*—Government may delegate all or any of its powers under these rules to any officer subordinate to it.

15. *Powers of Governor to safe-guard rights of Government Servants*—Whenever in the application of these rules, the terms and conditions of service of any person serving in connection with the affairs of the Province of West Pakistan, as granted by any law for the time being in force, are likely to be adversely affected, the Governor of West Pakistan shall make appropriate orders to safeguard the constitutional and legal rights of such person.

HUSAIN HAIDER

Additional Chief Secretary to Government of West Pakistan

APPENDIX A

[*See* RULES 3(1), 3(3), 5, 6(4) AND 8(1)]

Serial No.	Nomenclature of the post	Minimum qualification prescribed for appointments by initial recruitment	Method of Recruitment
1	2	3	4
	GROUP I		
1.	Principals, Government Comprehensive High Schools for Boys.	(*i*) Master's Degree (2nd Division) or equivalent qualification (including Ph. D. from a foreign University of repute other than an Indian University if the holder has done 24 credit hours of work) in Physics/Chemistry/Mathematics/English/Urdu/History/Geograpy/Economics/Political Science/Agriculture/Commerce/Home Economics from a recognised University;	(*i*) Not less than fifty per cent of the vacancies shall be filled by initial recruitment ; and
		(*ii*) M. Ed/M. A (Education) (2nd Division) or equivalent qualification from a recognised University ; and	(*ii*) not more than fifty per cent of the vacancies shall be filled by promotion in accordance with the provisions of clause (*a*) of sub-rule (4) of rule 6 from among members of the regional sub-cadres of the Service holding posts specified un-
		(*iii*) Seven years teaching and administrative experience of which administrative experience shall be of at least one year.	
		Note—1. Preference shall be given to those possessing degrees from foreign Instiutions or having conducted research or published original work in the relevant	

گوشوارہ ۲
۱۳۳۹

		subjects.	der "Group II" and having at least six years experience as such.
		2. Experience as a head of teaching Department in an Institution with at least four members of the teaching staff under him shall be considered as administrative experience if a certificate to this effect is produced from the head of Institution.	
		3. B.A /B.Sc. (Hons) (2nd Division) from a British University shall be considered as equivalent to Master's Degree (2nd Division) from a recognised university.	
	GROUP II		
1. Subject Specialists in related studies.	(*a*) Social Studies.	(*i*) Master's degree (2nd Division) or equivalent qualification in History/Geography/Economics/Political Science from recognised University ; and	(*i*) Not less than eighty per cent of the vacancies shall be filled by initial recruitment ; and
		(*ii*) B.Ed/B.T. (2nd Division) from a recognised University or equivalent qualification.	(*ii*) Not more than twenty per cent of the vacancies shall be filled by promotion in accordance with the provisions
		Note.—Preference shall be given to the qualifications from foreign (other	

	than Indian) Universities of repute.	of clause (*b*) of sub-rule (4) of rule 6 from among Senior Teachers/ Assistant Masters of the Department in the region where the vacancies occur who have at least one year's experience as such, and possess the minimum qualifications specified in column 3 for the post.
(*b*) Languages—		
(*i*) English	(*i*) Master's degree (2nd Division) in English from a recognised University ; and (*ii*) B.Ed/B T. (2nd Division) from a recognised University or equivalent qualification. *Note*—Preference shall be given to qualifications from foreign Universities of repute.	
(*ii*) Urdu	(*i*) Master's degree (2nd Division) in Urdu from a recognised University ; and (*ii*) B.Ed/B.T. (2nd Division) from a recognised University or equivalent qualification.	

		Note—Preference shall be given to qualification from foreign (other than Indian) Universities of repute.	
	(*c*) Science	(*i*) Master's Degree (2nd Division) in the relevant subject from a recognised University and (*ii*) B Ed/B T. (2nd Division) from a recognised University or equivalent qualification. *Note*—Preference shall be given to qualification from foreign Universities of repute.	
	(*d*) Mathematics	(*i*) Master's degree (2nd Division) Mathematic from a recognised university and (*ii*) B. Ed/B.T. (2nd Division) from a recognised University or equivalent qualification. *Note*—Preference shall be given to qualification from foreign (other than Indian) Universities of repute.	
2.	Subject Specialists in prevocational subjects—		
	(*a*) Agriculture	(*i*) Master's degree (2nd Division) in Agriculture from a recognised University with Agriculture as a subject at B.A./B.Sc. level ; and	(*i*) Not less than eighty percent of the vacancies shall be filled by initial recruitment ; and

	(ii) B.Ed/B.T. (2nd Division) from a recognised University or equivalent qualification. *Note*—Preference shall be given to qualification from foreign (other than Indian) Universities of repute.	(ii) Not more than twenty per cent of the vacancies shall be filled by promotion in accordance with the provisions of clause (b) of sub-rule (4) of rule 6 from among senior Teacher/ Assistant masters of the Department in the region where the vacancies occur who have atleast one years experience as such and posess the minimum qualifications specified for the post in column 3.
(b) Industiral Arts	(i) Master's degree (2nd Division) in Industrial Arts from a recognised University and	(i) Not less than eighty per cent of the vacancies shall be filled by initial recruitment ; and
	(ii) Diploma Associate Engineers obtained at a Government Polytechnic Institution. *Note*—Preference shall be given to those	(ii) Not more than twenty per cent of the vacancies shall be filled by promo-

		possessing degrees from foreign (other than Indian) Universities of repute or having— (*a*) teching experience ; or (*b*) degree in Education or M. Ed ; or (*c*) conducted research ; or (*d*) published original work.	tion in accordance with the provisions of clause (*b*) of sub-rule (4) of rule 6 from among senior Teachers/Assistant masters of the Department in the region where the vacancies occur who have atleast one year experience as such, and possess the minimum qualifications specified for the post in column 3.
(*c*) Commerce	(*i*) Master's Degree (2nd Division) in Commerce Business Education/Business Administration from a recognised University ; and (*ii*) B.A./B.Sc. with Commerce / Economics/ Mathematics/Statistics from a recognised University. *Note*—Preference shall be given to those possessing degrees from foreign (other than Indian) Universities of repute having— (*a*) teaching experience ; or		

(*b*) degree in Education or M. Ed ;
or

(*c*) conducted research ; or
(*d*) published original work.

APPENDIX 'B'

[*See* RULE 3(6)(*ii*)]

Serial No.	Zone
1	2
1	Quetta and Kalat Divisions and Lasbella district.
2	Khairpur and Hyderabad Division.
3	Lahore Division and the Districts of Rawalpindi, Gujrat, Multan, Sahiwal, Sargodha and Lyallpur.
4	Bahawalpur Division and the Districts of Campbellpur, Jhelum, Mazaffargarh, Dera Ghazi Khan, Mianwali and Jhang.
5	Agencies, States and Tribal Areas including Added and Special Areas adjoining settled districts
6	Peshawar and Dera Ismail Khan Divisions excluding Zone No. 5.
7	Karachi Division excluding Lasbella district.

HUSAIN HAIDER,
Additional Chief Secretary.

گزٹ نمبر ۲
۱۳۳۵

گوشوارہ ۳

(Ref : Starred Question No. 1557)

List of High Schools with enrolments of students

S. No.	Name of School	Enrolment	S. No.	Name of School	Enrolment
1.	Kot Sarang	300	9.	Chheb	473
2.	Shadi Khan	370	10.	Mokhed	235
3.	Chaurgushti	430	11.	Jand	540
4.	Shamsabad	215	12.	Lawa	545
5.	Fatehullah	110	13.	Dhurnal	345
6.	Bahtar	550	14.	Pachnand	450
7,	Basali	655	15.	Tamman	515
8.	Nara	215	16.	Chinji	304

List of Middle Schools with enrolmen.s of students.

1.	Sarwal	349	31.	Bholimar	2'8
2.	Chhoi	49	32.	Jhattla	406
3.	Haji Shah	346	33.	D.S. Bilawal	302
4.	Mullan Mansoor	268	34.	Pirafathial	182
5.	Waiso	3'4	35.	Akwal	414
6.	Rangoo	313	36.	Mial	204
7.	Kali Dali	95	37,	Leti	227
8.	Domel	430	38.	Dhaular	250
9.	Paurmina	382	39.	Patwali	296
10.	Akhori	260	40.	Kot Gullah	195
11.	Fatehullah	230	41.	Sangwala	175
12.	Learncepur	229	42.	Dhermond	230

13.	Bhalargogi	278	43.	Naka Khaut	210
14.	Jabi Kisran	241	44.	Multan Khurd	331
15.	Kot Sundaki	142	45.	Chamcha	212
16.	Bhoi Gar	180	46.	Saghar	370
17.	Nartopa	341	47.	Ali pur. Haider	178
18.	Malakmala	197	48.	Budhial	177
19.	Haroon	169	49.	Trap	385
20.	Kalu Kalan	240	50.	Jassial	350
21.	Hamid	319	51.	Hattar	212
22.	Mirza	606	52.	Qutbal	248
23.	Saman	115	53.	Jhang	224
24.	Kamra Kalan	365	54.	Malal	254
25.	Bahdur Khan	190	55.	S.R. Sadullah	138
26.	T.M. Khan	287	56.	Kot Fateh Khan	289
27.	Tohi	529	57.	Murat	281
28.	Wanhar	317	58.	Ratwal	185
29.	Dhulli	229	59.	Ikhlas	411
30.	Malakwal	239	60.	Mianwala.	249
61.	Kamrial	278		**Girls Schools**	
62.	Khanda	243	78.	Mirza	331
63.	Ahmedal	319	79.	Rangoo	93
64.	Bhatiot	162	80.	Shadi Khan	82
65.	Surag	185	81.	Lawa	234
66.	Toot	169	82.	Shamasabad	190
67.	Injra	264	83.	Burhan	157
68.	Hadowali	159	84.	Basal	133
69.	Kani	292	85.	Jand	266
70.	Lakarmar	335	86.	Mokhad	107

71.	Dakhnior	234	87.	Chhab	104
72.	Malahwali	161	88.	Kisran	96
73.	Nakahad	169	89.	Thatta	121
74.	Kisran	436	90.	Tamman	140
75.	Saghri	198	91.	Pachnand	147
76.	Kot Ghajji	295	92.	Multan Khurd	141
77.	Pind Sultani	350			

List of High Schools with enrolments of students

S. No.	Name of School	Enrolment	S. No.	Name of School	Enrolment
1.	Kot Sarang	300	9.	Chheb	433
2.	Shadi Khan	370	10.	Mokhed	235
3.	Chaurgushti	430	11.	Jand	540
4.	Shamsabad	215	12.	Lawa	545
5.	Fatehullah	110	13.	Dhurnal	345
6.	Bahtar	550	14.	Pachnand.	450
7.	Basali	655	15.	Tamman	516
8.	Nara	215	16.	Chinji	304

List of Primary Schools with enrolment

S. No.	Name of Schools	Enrolment	S. No.	Name of Schools	Enrolment
1.	Shakardara	100	12.	Ghari	54
2.	Mari Kanjur	126	13.	Sirka	66
3.	Dheri Leghal	26	14.	Formali	167
4.	Dheri Bhoian	13	15.	Walia	34
5.	Dheri Kot	34	16.	Gondal	115

6.	Sheighbaghklan	30	17.	Madrota	54
7.	Pindwal	25	18.	Romian	17
8.	Dhok Haji Ahmad	45	19.	Fatehchak	23
9.	Kamalpur Musa	79	20.	Thatta	226
10.	Malu	28	21.	Atial	24
11.	Shadi Khan	51	22,	Walian	24
23.	Pind Sultani	8	68.	Bahtoo	30
24.	Basal	25	69.	Humak	82
25.	Mthial	204	70.	Pathargar	140
26.	Gulial	25	71.	Kotli	16
27.	Dra Khani	22	72.	Chokra	44
28.	Trar	36	73.	Bukra	17
29.	Wara	25	74.	Pind Mali	17
30.	Chakain	51	75.	Hassar	11
31.	Jhandial	36	76.	Sundaki	52
32.	Chhoi	47	77.	Katarian	28
33.	Atowali	17	78.	Burhan	252
34.	Sanigla	15	79.	Khuda	101
35.	Dakhnir	45	80.	Gharshian	60
36.	Karmalia	28	81.	Jallo	53
37.	Jabba	14	82.	Kacha	64
38.	Attock Fort	24	83.	Bai	56
39.	Mali Tola	36	84.	Kokia	64
40.	Mansar	102	85.	Bafaid	29
41.	Khora Khail	54	89.	...	
42.	Kutch	35	90.	Saqa Abad	
43,	Ganda Kas	22	91.	Dhok Bacak	18
44.	Chhoi	33	92.	Kawa Pind	22

45.	Surag	43	93.	Dherik	73
46.	Salar	42	94.	Gakhar	77
47.	Kot Nawab Khan	42	95.	Dangar	101
48.	Garilala	9	96.	Amir Khan	38
49.	Dher	49	97.	Zandi	46
50.	Brotha	35	98.	Pind Fazal Khan	31
51.	Bagh Nilab	17	99.	Pind Sahib Khan	28
52.	Sonjanda	36	100.	Shahia	85
53.	Gora Mar	13	101.	Ghog	16
54.	batta	16	102.	Tanda	46
55.	Boota	131	103.	Sultan pur	93
56.	Dhok Junwada	35	104.	Mir pur	39
5·7	Dhok Sowian	47	105.	Bhadian	81
58.	Khautra	54	106.	Kawan	16
59.	Sangwal	62	107.	Kalu Pind	19
60.	Dhok Tarbathi	29	108.	Bhoi	146
61.	Dhok Mochian	33	109.	Bhalasar	27
62.	Nawa	17	110.	Kamra	76
63.	Pind Trar	25	111.	Jahanabad	93
64.	Dhok Machian	33	112.	Pind Mehri	100
65.	Moqam Kaian	35	113.	Gar	50
66.	Kot Zandi	29	114.	Qazi Abad	29
67.	Pind Nazi	44	115.	Gorla	64
116.	Jassian	75	161.	Taja Baja	91
117.	Qazi Abad	29	162.	Kawala	23
118.	Gorla	64	163.	Karakwali	33
119.	Jassian	75	164.	Jaba	21
120.	Daryar	80	165.	Khund Mian Mohd	49

121.	Boora	18	166.	Dhiba Harmal	47
122.	Mamra Khurd	49	167.	Rawali	21
123.	PindSuleman Makhan	29	168.	Meher Ali	16
124.	Tekhrian	25	169.	Khaur	51
125.	Chichi	90	170.	Pira	19
126.	Sadian	46	171.	Ditta	32
127.	Jatial	52	172.	Dhudial	129
128.	Daman	100	173.	Dhok Faqaria	60
129.	Painda	52	174.	Dhok Baza	57
130.	Mullah Khurd	49	175.	Dhok Hum	43
131.	Salim Khan	143	176.	Shamial	16
132.	Yasin Kalan	69	177.	Bhaktal	43
133.	Tatari	52	178.	Usria	8
134.	Adal Zai	61	179.	Qasian	5
135.	Bara zai	157	180.	Gorian	36
136.	Behboodi	95	181.	Qadir pur	66
137.	Kot Kai	31	182.	Dhok Nagar	36
138.	Dhok Mughlian	27	183.	Chingi	204
139.	Qabila Bandi	26	184.	Dutern	172
140.	Bhangi	132	185.	Dhok Gadi	53
141.	Pandak	57	186.	Dhok Kalia	34
142.	Sarwana	60	187.	Parawali	3
143.	Khagwani	108	188.	Phurnal	312
144.	Ghaurgushti No. 1	469	189.	Gatal	91
145.	—do— No. 2	103	190.	Balwal	115
146.	Jalalia	137	191.	Daltal	54
147.	Momanpur	57	192.	Jhalli	13
148.	Qutab Nandi	32	193.	Gohal	60

149.	Pirdad	23	164.	Dhuri	52
150.	Rehmu	22	195.	Shah Gul Hassan	39
151.	Muraria	78	196.	Naraghi	22
152.	Shah Dher	93	197.	Hawapura	25
153.	Musa	170	198.	Dhok Jhamal	40
154.	Daria	31	199.	Adlaka	131
155.	Shahsabad Pry	146	200.	Momdot	56
156.	Shahpur	66	201.	Bangla Noor Shah	60
157.	Basia	57	202.	Marian	46
158.	Kalu Khurd	98	203.	Marian	38
159.	No r pur	52	204.	Khunda	38
160.	Lundi	24	205.	Chakwalian	67
206.	Mahmood Wala	56	252.	Chokara	31
207.	Noshewri	100	253.	Panal	23
208.	Khachi	31	254.	Pachnand II	378
209.	Lar	21	255.	Murandwand	41
210.	Khundrala	19	256.	Pachnand	44
211.	Sultaki	28	257.	Misrial	141
212.	Patal	17	258.	Pathar	37
213.	Dabata	39	259.	Mirkhal	56
214.	Mangawali	39	260.	Dandi	124
216.	Mohammd Khan	51	261.	Surahali	58
227.	Ijral	31	262.	Dhok Abadi	17
218.	Sher Khan	56	263.	Dhok Fazal	25
219.	Bhatti	37	264.	Dhok Mial	96
220.	Gar	37	265.	Mutaki	60
221.	Chaukandi	142	266.	Dhok Lari	74
222.	Khurri	190	267.	Kushial Garh	97

223.	Barwal	34	268.	Kanat	66
224.	Lawa South	174	269.	Dhundar Colony	69
225.	Lawa East	165	270.	Dhok Jodhal	20
226.	Lawa West	152	271.	Dhrot	129
227.	Changa	101	272.	Dhok Mushib	64
228.	Chaki Sheikh jee	53	273.	Dhok F. Shah	60
229.	Nara	25	274.	Dhok Afzal	14
230.	Meher Modal	27	275.	Tragar	71
231.	Dhiba	140	276.	Perajangla	101
232.	Kot Qazi	48	271.	Nakka Rehian	65
233.	Sher Dast	30	278.	Moorat	52
234.	Suka	109	279.	Dhok Mangial	43
235.	Dhok Hafzal	49	280.	Dhok Jamial	13
236.	Ichril	23	281.	Khoian	150
237.	Kot Sarang	234	282.	Kutera	73
238.	Diwal	98	283.	Multan Khurd 2	200
238.	Mirjan	89	284.	Bangra	67
240.	Naraghi	53	285.	Kot Shera	62
241.	Dhok Pathan	39	286.	Dhok Manga	93
242.	Dhok Bhira	56	287.	Dhok Itbar	25
243.	Murali	70	288.	Saghar No. 2	24
244.	Mathrala	33	289.	Tamman 1	240
245.	Dhok Gil	28	290.	—do— 2	162
246.	Moghala	137	221.	Noorpur	62
247.	Lotari	87	292.	Shah Mohd Wali	138
248.	Dhullian	51	293.	Dhok Ghakar	54
249.	Mangrial	30	294.	J.S. Dilawar	122
250	Sabal	38	295.	Dhok Roshnal	42

251	Dhundi	25	296.	Dhol Ghhoi	41
297.	Dhok Sugial	43	342.	Gada	37
298.	Amanpur	52	343.	Ismial	26
299.	Barwala	111	344.	Lund	53
300.	Dhok Sarfraz	75	345.	Dhurian	15
301.	Chaki Shah ji	67	346.	Kamra	62
302.	Dhok Dolial	17	347.	Jindar	22
303.	Dhok Chita	25	348.	Jangal	58
304.	Maktab Khurchal	13	349.	Mian Rashida	60
305.	Maktab Khurchal	13	350.	Genda	24
306.	Kanial	53	351	Minawala	30
307.	Malu	95	352.	Gagan	52
308.	Mangial	57	353.	Gulial	86
309.	Bangoo	39	354.	Nawagarian	36
310.	Dhok Mian Acha	33	355.	Kotera	33
311.	Lathar	252	356.	Chak Fateh Khan	12
312.	K.P. Mahian	68	357.	Mohera	39
313.	Bhagwavi	49	358.	Ichhral	31
314.	Neika	46	359.	Snbjal	21
315.	Peroshai	53	360.	Dhok Jat	28
316.	Behlol	53	361.	Garo	26
317.	Karimia	48	362.	Dhok Malkian	20
318.	Tarbathi	66	363.	Lasa	56
319.	Bhalot	51	364.	Soak	31
320.	Pind Bahdur	27	365.	D.L. Form	10
321.	Maki Dhok	90	366.	Kasan	27
322.	Jandial	74	367.	Dhok Walariaa	90
323.	Dhok Mughhian	31	368.	Aruraia	25

324.	Dhari	42	369.	Dhurnal	95
325.	Dali	50	370.	Mari	48
326.	Nakodar	33	371.	Pind Khaut	26
327.	Pari	31	372.	Sakhwal	76
328.	Phamra	25	373.	Sadrial	35
329.	Khudwal	35	374.	Chakrala	39
330.	Burag	123	375.	Koliar	42
331.	Taja Bara	20	376.	Sadkal	49
332.	Maghia	49	377.	Ajuwala	38
333.	S.H. Bahdur	16	379.	Dhok Salu	45
334.	Hastal	34	380.	Badra	36
335.	Laniwala	29	381.	Thatti Gugrian	18
336.	Dhok Kawarian	43	382.	Dhok Sayydian	52
337.	Diwal	76	383.	Bahal Sayydian	82
338.	Kot Bala	53	384.	Charat	30
339.	Bagal	40	385.	Jaffar	90
340.	Dhulial	36	386.	Kaharala Klan	47
341.	Dhok Chuck	46	387.	Maktab Dhok Malal	10
388.	—do— Babika	23	432.	Dhok Pirana	18
389.	Dhok Mullan Sadiq	21	433.	Nathial	21
390.	Maktab Chaprian	19	434.	Thatti N.A. Shah	21
391.	Maktab D. r. Naika	20	435.	Solea	32
392.	Chauntra	39	436.	Hahua	18
393.	Tragar	62	437.	Domial	67
394.	Noorpur	28	438.	Dhok Chhab	33
395.	Akwal	12	439.	Tawani	60
396.	Misrial	45	440.	Thatti Kalra	33
397.	Noth	20	441.	Shahbazpur	90

398.	Khunda	16	442.	Langrial	70
399.	Dhok Mohri	21	443.	Gangawali	32
400.	Nothian	94	444.	Nangawali	36
401.	Chaki	94	445.	Cahwala	19
402.	Lari	35	446.	Dhullan	127
402.	Parani	14	447.	—do— branch	55
403.	Thatti Sadu Shah	42	448.	Jangla	69
404.	Aman pur	15	449.	Khundi Dheri	45
405.	Sohra	7	450.	Graibwal	50
406.	Hajri	35	451.	Pari	32
407.	Dhok Sar	24	452.	Sarwayie	36
408.	Dhok Bard	44	453.	Dhok Khunda	19
409.	Ratti Kasi	64	454.	Maghian	111
410.	Dandi	80	455.	Ferozwali	28
411.	Kahal	53	456.	Gulial	57
412.	K.P. Sher Jhang	71	457.	Kot Malarian	39
413.	Pind	94	458.	Dhok Calan	93
414.	Makhial	85	459.	Dhok Gugar	34
415.	Bakhwal	30	460.	Dhok Barwala	34
416.	Sahlila	20	461.	Naja Afgana	111
417.	Dandi	113	462.	Naka Khurd	35
418.	Noshewara	65	463.	Kotewali	48
419.	Dhok Bahira	44	464.	Mangagundi	56
420.	Kanat	42	465.	Ratti Dandi	56
421.	Dhok Lum	71	466.	Bhatta	55
422.	Mial	42	467.	Turangala	48
423.	Dhok Datwal	88	468.	Torebara	1
424.	Ganda Kas	93	469.	Malangi	13

425.	Malkian	40
426.	Sohal	14
427.	Gunja	17
428.	Gujar	15
429.	—d—	16
430.	Dhok Taphal	15
431.	Dhok Qazi	17
478.	Dhubala	63
479.	Dhok Chhoi	30
480,	Jamat	125
481.	Marashrif	74
482.	Char Garian	13
483.	Chamari	53
484,	Dhok Rehmat	32
485.	Naka Ghulam Shah	37
486.	Pindisarhal	131
489.	Maralia	98
490.	Namal	44
491.	Jand No. 1	314
492,	Jand 2	63
493.	Bhandar	131
494.	Zariat	44
495.	Uchri	109
496.	Jabba	63
497.	Tera	70
498.	Bala	18
499.	Mankcor	45
500.	Danginari	55
470.	Gardi	103
471.	Ratti	Kari
472.	Torowali	113
473.	Dhok Bazgul	37
474.	Dhppar	44
475.	Jabbi	32
477.	Ahmadabad	52
525.	Mari	100
526.	Dandi Jaswal	39
527,	Kaundrala	59
528.	Dhok Chhoi	16
529.	Dhok Sund	20
530.	Dhok Chheb	185
531.	Dhok Nakrak	102
532,	Miandakhi	56
533.	Dhok Kandi	18
534.	Mobed	302
535.	Rukhwan	63
536.	Dhok Nilhad	25
537.	Dhok Chhoi	17
538.	Dhok Aziz	28
539.	Mochi Kari	32

List of Girls Schools

1.	Waisa	139
2.	Painda	27
3,	Gari Matani	37
4.	Kamalpur Moosa	52
5.	Walia	23

501.	Dhok Lohrian	47	6.	Malhu	36
502.	Amrati	13	7.	Sirka	16
503.	Dhok Fateh	40	8.	Formali	31
504.	Chorashri	39	9.	Mala Kalan	20
505.	Langar	39	10.	Khura Khel	25
506.	Dhak	32	11.	Daman	37
507.	Aurangabad	64	12.	Saqaabad	24
508.	Dhol Lari	18	13.	Jassian	80
509,	Bahal	10	14.	Golra	19
510.	Gulian Kalan	46	15.	Boota	58
511.	,, Village	30	16.	Bariar	49
512.	Dhok Kora	15	17.	Dhok Jiwanda	37
513.	Dhok Dosa	31	18.	Dhok Sharfa	34
514,	Chaprian	113	19.	Nawal	23
515.	Haweli	17	20.	Boora	29
516.	Titta Sayydian	56	21.	Akhori	35
517.	Gari	48	22.	Dhok Mochian	16
518.	Dhok Gadiran	47	23.	Sanjwal	32
519.	Dhok Rehmat	53	24.	Ghaurgusti	58
520.	Dhok Bharaki	23	25.	Malakmala	22
521.	Rangli	83	26.	Barazai	73
522.	Nara	370	27.	Nartopa	45
523.	Bari	54	28.	Jalala	49
524.	Jalwal	152	29.	Shinka	28
30.	Kalu Khurd	42	74.	Dhok Haji Ahmad	26
31.	Basia	94	75.	Pind Ghulam Khan	144
32.	Hamid	38	76.	Mari Kanjoor	150
33.	Shahpur	64	77.	Mangiwali	39

34.	Vero	42	78.	Dher	40
35.	Taja Baba	38	79.	Roomian	30
36.	Haroon	50	80.	Shakardara	147
37.	Kotha Kalan	44	81.	Kot Nawab	15
38.	Tenda	32	82.	Surag	23
39.	Khundda	71	83.	Salar	13
40.	Pathar Garah	35	84.	Chhoi	22
41.	Bai	34	85.	Dheri Chohan	17
42.	Jallo	31	86.	Shin Bagh Kalan	24
43.	Shahia	50	87.	Dheri Kot	19
44.	Kot Sundki	60	88.	Dheri Legal	35
45.	Kohlka	46	89.	Barotha	34
46.	Sultanpur	47	90.	Haji Shah	91
47.	Jahan Abad	21	91.	Gondal	77
48.	Sundki	26	92.	Madoca	42
49.	Bhoigar	79	93.	Mulan Mansoor	41
50.	Purmiana	78	94.	Mansar	105
51.	Kacha	49	95.	Malanitola	28
52.	Bhalarjogi	28	96.	Kamra	225
53.	Bhedian	30	97.	Fatu Chak	12
54.	Hissar	48	98.	Lundi	42
55.	Kanwan	30	99.	Thekrian	32
56.	Subazpir	49	100.	Kamra Khurd	35
57.	Pind Mri	59	101.	Dakhner	26
58.	Bahadur Khan	103	102.	Lawrencepur	82
59.	Kalu Kaian	114	103.	Jhatla	166
60.	Saman	58	104.	Thoa Mahram Khan	27
61.	Rehmoo	63	105.	Chinji	100

62.	Moosa	45	106.	Bhilomar	9[illegible]
63.	Chechi	34	107.	Kotehra	48
64.	Jatial	63	108.	Mamdot	26
65.	Moosa Kudlathi	35	109.	Khichi	20
66.	Saidan	51	110.	Chaukhandi	34
67.	Khagwani	7[illegible]	111.	Dhok Nowsheri	30
68.	Yasin Kalan	30	112.	Qadirpur	29
69.	Daria	37	113.	Dhok M. Khan	21
	Doria	37	114.	Wnhar	66
70.	Sarwana	30	115.	Sukka	44
71.	Momanpur	30	116.	Mial	29
72.	Salim Khan	25	117.	Dhibba	40
73.	Sarwala	174	118.	Chamcha	67
119.	Danda Shah Nilawal	78	164.	Murali	24
120.	Bidher	24	165.	Dhaular	36
121.	Dhulli	64	166.	Mogla	41
122.	Changa	24	167.	Dhok Afghana	35
123.	Kot Gullah	32	168.	Niraghi	31
124.	Daroot	37	169.	Kot Sarang	140
125,	Dhurnal	91	170.	Multan Khurd	32
126.	[illegible]aka Kahut	88	171.	Khuian	36
127.	Dhok Jhamal	27	172.	Tarap	38
128.	Dhok Marivon	14	173.	Shah M. Wali	20
129.	Dhok Marian	30	174.	Misrial	42
130.	Dhok Moorat	40	175.	Barwala	30
131.	Pira Jangal	55	176.	Dandi	32
132.	Malakwal	142	177.	Amanpur	26
133.	Dodial	65	178.	Jand	111

134.	Tehi	134	179.	Jand 2	105
135.	Jassial	63	180.	Jand 3	88
136.	Chatwal	35	181.	Langar	115
137.	Akwal	250	182.	Chura Sharif	25
138.	Pira Fatial	45	183.	Rangli	61
139.	Patwali	56	184.	Aurangabad	27
140.	Budhial	71	185.	Chaprian	29
141.	Dhok Tarer	60	186.	Bhandar	109
142.	Kufri	65	187.	Jaba	50
143.	Saghar	135	188.	Dhak	34
144.	Singwala	48	189.	Jhamat	35
145.	Dhermond	25	190.	Uchhri	30
155.	Chokera 2	21	191.	Mari Jalwal	40
157.	Chakwalian	25	192.	Ziarat	40
148.	Leti	24	193.	Chaki	33
149.	Bungalow N' Shah	46	194.	Maira	20
150.	Dhok Shatal	41	195.	Naka Kalan	12
151.	Dhok Sher Khan	39	196.	Thati Shah	13
152.	Dhok Kazi	11	197.	Kundrala	25
153.	Kot Qazi	35	198.	Nara	104
154.	Naka	29	199.	Saghri	60
155.	Dhok Faqira	31	200.	Kot chheji	57
156.	Dhók	23	201.	Pari	25
157.	Dhok Goria	36	202.	Marials	14
158.	Taragar	34	203.	Dandi	14
169.	Mahmoodawala	38	204.	Nammal	26
160.	Jabi Saah	20	205.	Pindi Sultani	85
161.	Dewal	25	206.	Teha	90

162.	Loteri	21	207.	Domel	76
163.	Mir jan	43	208.	Pindni sarhal	64
209.	Garhi	41	254.	Bakhuwala	17
210.	Dhokdosa	35	255.	Makial	39
211.	Dhok Gidrn	43	256-	Sipiala	23
212.	Nurpur	23	257.	Nilhad	38
213.	Basal 1	61	258.	Shahpazpur	71
214.	Basal 2	19	259.	Nowshera	48
215.	Kahal	50	250.	Gharibwal	58
216.	Bhatiot	23	261.	Dhok Chhoi	27
217.	Alam Sheri	25	252.	Dhok Afghana	33
218.	Band	16	263.	Ikhlaa	153
219.	Dhok Kani	23	264.	Dhulian	47
220.	Akbarabad	34	265,	Kanat	29
221.	Kamalpur sher	27	266.	Pari	16
222.	Dara Khani	25	267.	Malhowali	37
223.	Chakian	34	268.	Jangla	45
225.	Kali Dilli	23	269.	Thatti Kalara	45
225.	Mithial	80	270.	Amanpur	43
226.	Attowali	18	271.	Dhok Maliar	19
227.	Damal	17	272.	Sarwaya	30
228.	Chauntra	36	273.	Langrial	32
229.	Nothe	12	274.	Gangawali	25
230.	Mirwal	24	275.	Surag	40

231.	Jabarwal	14	276.	Dhok Inayat	23
232.	Mianwala	76	277.	Dandi	41
233.	Domial	19	278.	Kharpa	39
234.	Chhajimar	39	279.	Kehwala	15
235.	Tanween	23	280.	Sadkal	38
236.	Pirana	20	281.	Ajuwala	39
237.	Thatti Syeddan	37	282,	Dhok Malal	18
238.	Dhok Chhab	15	283.	Jabi Kisran	46
239.	Thatti Nur Shah	24	284.	Hattar	68
240.	Bakhuwala	18	285.	Qutbal	64
241.	Khaur City	57	286.	Kanial	39
242.	Khaur 2	130	287.	Bango	31
242.	Ahmdal	95	288.	Maniwala	55
244.	Kamrial	71	289.	Mian Rashia	35
545.	Gandakas	49	290.	Mian Achhia	17
246.	Malhowala	44	201.	Thatti Gujran	30
247.	Noth Malkan	28	292.	Badra	16
248,	Ferozali	18	293.	Dhok Siloo	34
249.	Khundi Dheri	18	294,	Dhok Syyidan	30
250.	Maghian	56	295.	Maghian	40
251,	Bawral	26	296.	Gali Jagir	48
252.	Dhok Gujjar	38	297.	Sher Rai Saidullah	28
253.	Dhok Shikra	25	298.	Malal	47

299.	Dhok Neka	33	330.	Ganda	18
300.	Dhurnal	74	331.	Dhok Nandrak	20
301.	Dhari Ditta	23	332.	Mian Dhaki	38
302.	Jaffar	51	333.	Kanjoor	16
303.	Kharala Khurd	50	334.	Injra	28
304.	Bhal Chharat	55	335.	Mochi Kiri	20
305.	Ichhral	21	336.	Torag mele	22
306.	Meki Dhok	34	337.	Amrati	19
307.	Jhahdial	29	338.	Torewali	18
308.	Dhokri	26	339.	Dakhner	28
309.	Kot F. Khan	42	340.	Dhok Aziz	26
310.	Dewal	25	341.	Hijri	20
311.	Gagon	31	342,	Girdi	27
312.	Gadda	24	343.	Char Jagiran	25
313.	Lund	35	344.	Hadowali	20
314.	Gulial	43	345,	Dhok Halim	40
315.	Pagh	29	346.	Mirial	18
316.	Bahtar	87	347,	Pind	38
317.	Humak	33	348.	Gakhar	22
318.	Jhang	12	349.	Pindwal	45
319.	Neka	30	350.	Dhok Mughlan	23
320,	Dhareek	28	351,	Toot	20
321.	Amir Khan	23	352,	Dhoke Ganja	24

322.	Pind F. Khan	25	353.	Pind Bakhuwala	26
323.	Behlol	29	354.	Bela	28
324.	Bhagvi	21	355.	Abwal	24
325.	Moorat	31	356.	Kaui	37
326.	Piswal	33	357.	Moola	59
327.	Dhok Gian	16	358.	Harjwala	63
328.	Mahoora	20	359.	Dhok Mali	58
329.	Bhalot	25	360.	Pakhrian	64

گوشوارہ — م

(Ref : Starred Question No. 1559)

List of Government Primary School, in Rawal pindi District

Sr. No.	Name of School	Name of Tehsil	Enrolment	Sr. No.	Name of School	Name of Tehsil	Enrolment
1.	Nisar Abad	Rawalpindi	181	24.	Tumair	—do—	135
2.	Maira Ako	—do—	125	25.	Kinjnal	—do—	115
3.	Sairi Sasral	—do—	135	26.	Adhiala	—do—	149
4.	Shah Allah Ditta	—do—	127	27.	Gorekh Pur	—do—	120
5.	Mora Noor	—do—	110	28.	Budho	—do—	200
6.	Pind Baigwal	—do—	129	29.	Niku	—do—	115
7.	Khatta	—do—	115	30.	Dawari	—do—	140
8.	Mairi Danishmandan	—do—	122	31.	Bhangrial	—do—	190
9.	Mall Janjal	—do—	112	32.	Noor Dalal	—do—	125
10.	Kuri Maliaran	—do—	130	33.	Khri Dalal	—do—	145
11.	Morgan	—do—	118	34.	Mankialal	—do—	120
12.	Mohra Nagil	—do—	145	35.	Bagga Sheikhan	—do—	145
13.	Kaliam Awan	—do—	210	35.	Channi Alam Sher	—do—	135
14.	Nijnial	—do—	127	37.	Sihala	—do—	190
15.	Kala Pindah	—do—	110	38.	Chak	—do—	125
16.	Herdo Jagi	—do—	113	39.	Cagri	—do—	145
17.	Chaklala Bewar Lines	—do—	115	40.	Bains	—do—	120
18.	Haraka	—do—	142	41.	Dhanda	—do—	115
19.	Jawa	—do—	124	42.	Mahuta	—do—	210
20.	Gali	—do—	110	43.	Karahi	—do—	140
21	Thalian	—do—	130	44.	Bhalwal	—do—	120
22.	Bhiont	—do—	140	45.	Chirah	—do—	125
23.	Mohra	—do—	120	46.	Chakri	—do—	210

47.	Dhalla	—do—	130
48.	Mughal	—do—	140
49.	Chak Kam Dar	—do—	145
50.	Dk. Gujri	—do—	125
51.	Salar gah	—do—	130
52.	Bhalar top	—do—	125
53	Bar Khan Zada	—do—	130
54.	Koka	—do—	110
55.	Maira Beri	—do—	90
56,	Wani	—do—	225
57.	Knuram Paracha	—do—	115
58.	Nawgazi	—do—	110
59.	Dk. Gujran	—do—	125
60.	Thata Kalil	—do—	1 0
61.	Karamwal	—do—	90
62.	Peelo	—do—	118
63.	Sheikh Pur	—do—	110
64.	Dheri	—do—	105
65.	Dhakala	—do—	115
66.	Khana Dak	—do—	100
67.	Lt. Canaria	—do—	124
68.	Ttha Kal	—do—	125
69.	Jabba Teli	—do=	215
70.	Chaklala village	—do—	200
71.	Lodwa	—do—	190
72,	Dhalla Khurd	—do—	218
73.	Dhalla Kalan	—do—	110
74.	Jangli	—do—	125
75.	Miana Mora	—do—	180
76.	Ranotra	—do—	140
77.	Misiral	—do—	105
78.	Karore	—do—	155
79,	Ghari Syeddan	—do—	160
80,	Mial	—do—	170
8 ,	Jara	—do—	195
82,	Morjhang Barian	—do—	210
83.	Pindori	—do—	205
84.	Raika Maira	—do—	190
85.	Kolian Gohroo	—do—	150
86.	Dhok Batti	—do—	145
87.	Mahmooda	—do—	521
88.	Bahia	—do—	140
89.	Roper Kalan	—do—	120
90.	Khaba Barala	—do—	210
91.	Las Malai	—do—	180
92.	Machsian	—do—	190
93.	Bhaikhar Syeddan	—do—	150
94.	Sorian	—do—	190
96,	Jhangi Syeddan	—do—	195
96.	Bora	—do—	110
97.	Gokina	—do—	120
98.	Godhu	—do—	200
99.	Pind Kama Banian	—do—	215
100.	Bhuti Pind	—do—	210
101.	Lah	—do—	218
102.	Challu	—do—	205
103.	Ghazi Kohli	—do—	105
104.	Grenman	—do—	148
105.	Jalala	—do—	129
106.	Bhabra	—do—	135
107.	Ghattia	—do—	140
108.	Rawal Dam	—do—	310

109.	Sohan	—do—	190
110.	Agri : Farm	—do—	115
111.	Banda Kalan	—do—	105
112.	Khardiall	—do—	195
113.	Dora	—do—	340
114.	Tarnool	—do—	202
115.	Taxila	—do—	210
116.	Khuram Gujar	—do—	215
117.	Gangu Buhdur	—do—	140
118.	Dhamgri	—do—	192
119.	Dk. Saidoo	—do—	1[illegible]5
120.	Mohra Moradu	—do—	172
121.	Dk. Wajan	—da—	182
122.	Dk. Maliaran	—do—	160
123.	Sari Kharboza	—do—	140
124.	Jouri	—do—	125
125.	Teswal	—do—	145
126.	Ranial	—do—	107
127.	Dk. Gujran	—do—	107
128.	Jhattal	—do—	102
129.	Dk. Han Khan	—do—	132
130.	Chahan Mistal	—do—	148
131.	Dk Makhan	—do—	295
132.	Chak Madot Khan	—do—	140
133.	Oct. No 22	—do—	
134.	Chora Bharta	—do—	122
135.	Chora Donal	—do—	
136.	Dk. Qazian	—do—	130
137.	Kuri	—do—	145
138.	Pothi	—do—	125
139.	Bijhial	—do—	120
140.	Westridge	—do—	210
141.	Banth	—do—	150
142.	Tubkiah	—do—	160
143.	Timber Ratial	—do—	120
143.	Bagh Sangra	—do—	120
148.	Gogra	—do—	135
149.	Mora Phaphra	—do—	108
150.	Mujahid Gangal	—do—	110
151.	Bassali	—do—	290
152.	Bangial Swan	—do—	150
153.	Thathi	—do—	135
154.	Veryamo	—do—	140
155.	Dhok Himat	—do—	120
156.	Dk, Budhal	—do—	135
157.	Rajua	—do—	130
158.	Biniot	—do—	125
159.	Banjali	—do—	110
160.	Janghi	—do—	
161.	Jawal	—do—	92
162.	Grauli	—do—	138
163.	Gali	—do—	
164.	Gohra Gujran	—do—	105
165.	Bruri Murree	—do—	192
166.	Mohra Nagial	—do—	180
167.	Bimla Kaniot	—do—	415
168.	Bakra Mandi	—do—	102
169.	Dhamial	—do—	350
170.	Jhanda Chichi	—do—	290
171.	Chaklala village	—do—	400
172	Dk. Chiragh Dia	—do—	230
173.	Hordoghji	—do—	200

174.	Pind Mali	—do—	150
175.	Surba	—do—	140
175.	Mujahid	—do—	128
176.	Gang	—do—	200
177.	Gangial	—do—	180
178.	Dalal	—do—	150
179.	Bagrah	—do	140
181.	Lameran	—do—	120
182.	Tala Bajar	—do	129
183.	Gagian	—do—	145
184.	Narian Akorian	do—	100
185.	Dk Adhra	—do	110
186.	Salmoon	—do—	120
187.	Papeen	—do	105
188.	Khilri	—do—	102
189.	Hernal Syeddan	—do—	140
190.	Herniwala	—do—	145
191.	Dhahdi Gujran	—do—	120
192.	Maniala	do—	105
193.	Dk Cher	—do—	123
194.	Dhalwalian Mohra	—do—	120
195,	Jhandoo Syedan	—do—	115
195.	Jhanda	—do—	140
197,	Mandwal	—do—	125
198.	Khinger	—do—	130
199.	Dk. Chacha	—do—	140
200.	Ladian	—do—	113
201.	Tarahia	—do—	145
202.	Mian Ahmada	do—	125
203.	Jabbar Miana	—do—	140
204,	Mohra	—do—	105
205.	Ghila Kalan	—do—	120
206.	Toba Syeddah	—do—	110
207.	Adhwal	—do—	380
208.	Chauntra	—do—	310
209.	Bhali	—do—	118
210.	Hoon	—do—	120
211,	Chak Sigha	—do—	195
212.	Kali Pari	—do—	95
213.	Choakhar	—do—	115
214.	Kaliam Hamid	—do—	120
215,	Mulukal	—do—	135
216.	Gangian	—do—	148
217.	Baiwal	—do—	160
219.	Chak Dinal	—do—	140
210.	Choora	—do—	190
211.	Bhuthral	—do—	110
222.	Yohd	—do—	102
223.	Dhador	—do—	
224.	Khasala Kalan	—do—	135
225.	Adhiala	—do—	
226.	Dk. Hussu Khan	—do—	190
227.	Maira Kalan	—do—	105
228.	Maira Khurd	—do—	100
229.	Bodhial	—do—	120
220.	Herno Thanda Pani	—do—	138
221.	Maira Baigwal	—do—	140
232.	Malot	—do—	115
233.	Kamadrial	—do—	110
234.	Jhahangir Abad	—do—	118
235.	Bijar	—do—	102
236.	Pind Nasarala	—do—	145

237.	Chak Khas	—do—	120	268.	Hafial	,,	135
238.	Burji	—do—	105	269.	Miana Sahtal	,,	140
239.	Lakwal	—do—	125	270.	Kharali	,,	120
240.	Mangial	—do—	130	271.	Mohra Noori	,,	145
241.	Mandla	—do—	140	272.	Chak Naban	,,	140
242.	Subban	—do—	105	273.	Naban Janjua	,,	180
243.	Athal	—do—	120	274.	Mastala	,,	200
244.	Jharaki	—do—	140	275.	Perial	,,	215
245.	Dk. Nasru	—do—	145	276.	Dk. Baba Noor	,,	115
246.	Rajwal	—do—	200	277.	Muhri	,,	140
247.	Malpur	—do—	140	878.	Lodha	,,	175
248.	Mori Khaton	—do—	127	279.	Kauntrila	,,	290
249.	Mora Sohlan	—do—	110	280.	Kamadrial	,,	115
250.	Dk. Piaeth	—do—	95	281.	Chihri	,,	165
251.	Muslim	—do—	125	282.	Kalial	,,	140
252.	Dk. Mora Morwala	—do—	105	283.	Khangrial	,,	120
253.	Gangal	—do—	120	284.	New Gul Parian	,,	200
254.	Jodh	—do—	100	285.	Kalariala	,,	145
255.	Mora Naju	—do—	135	286.	Mandwal	,,	150
256.	Pial	—do—	120	287.	Bahwal	,,	120
257.	Badi Rustam Khan	—do—	130	288.	Jhangi Phero	,,	130
258.	Sukhu	—do—	115	289.	Sood Bhadana	,,	120
259.	Chanal Bangial	—do—	110	280.	Thatha Kalan	,,	135
260.	Dk. Dora	—do—	105	281.	Rawan	,,	140
201.	Sultan Khel	—do—	132	292	Kasran	,,	155
262.	Bhai Khan	Gujar Khan	210	293	Thathreen	,,	142
263.	Aheor	,,	200	294.	Dk. Abdul Wahad	,,	130
264.	Dulmi Taman	,,	220	294.	Kak	,,	150
265.	Guliana	,,	375	295.	Daultala	,,	290
266.	Khang Badhal	,,	140	297.	Natha Chattar	,,	110
267.	Deryala Khaki	,,	125	298.	Natha Gujar	,,	120

299,	Chak Bahadar	,,	140
300.	Jatli	,,	350
301.	Jaja	,,	200
302.	Chak Daulat	,,	190
303.	Dakhua	,,	160
304.	Hassalial	,,	140
305.	Dengi Kalan	,,	100
306.	Ganjal	,,	145
307.	Mangiot	,,	155
308.	Jatal	,,	140
309.	bind Bala	,,	118
310.	Jangi Hamid	,,	195
311.	Mandar	,,	140
312.	Tal Khalsa	,,	185
313.	Buchal	,,	140
314.	Kuri Sarfaz	,,	154
315.	Changa Bagial	,,	190
316.	Darkali Khurd	,,	M/S
317.	Bair Khalil	,,	115
318.	Dk. Aheer	,,	120
319.	Dheer Hathial	,,	110
320.	Dheer Syedan	,,	140
321.	Sega Dat.	,,	145
322.	Pari Ferozal	,,	120
323.	Mankiala	,,	130
324.	Khuram Baluch	,,	140
25.	Phawal Saru Khan	,,	155
336,	Rattala	,,	120
327.	Khateem	,,	140
328,	Galian	,,	110
329.	Schawa-Mirazan	,,	105
330.	Malot Kiswal	,,	145
331.	Majetha	,,	140
332.	Dhamial	,,	105
333.	Mandial	,,	165
334.	Khinger	,,	145
335,	Mian Potha	,,	140
336,	Notla	,,	142
337,	Khan Pur	,,	120
337.	Changa Maira	,,	M/S
338.	Bagpur	,,	120
339.	Mera Defial	,,	130
340.	Chang Dev.	,,	150
341.	Mian Dheri	,,	132
342.	Malala	,,	125
343,	Bewal	,,	140
344.	Mira Shamas	,,	120
335.	Sagni	,,	105
336.	Chatrali Badhal	,,	125
347.	Sagni	,,	[illegible]
348.	Challu hakrali	,,	145
349.	Sehi Hafiz	,,	120
350.	Dera Kanial	,,	160
353,	Arazi	,,	135
352.	Rhandana	,,	138
353.	Qazian	,,	310
354.	Matua	,,	195
355.	Borgi Karm	,,	180
356.	Rukhia Sharif	,,	120
357.	Dk. Phulahi	,,	130

358.	Dhama	,,	125
359.	Kala Gujran	,,	130
360.	Nathia Gujra	,,	125
361.	Mubra Hayat	,,	130
362.	Hachi Noor	,,	120
863.	Miana phimbal	,,	130
364.	Panjran	,,	120
365.	Kunt	,,	205
366.	Syed	,,	115
367.	Dari Baer	,,	
368.	Ghora Gujran	,,	140
369.	Devi	,,	250
370.	Mughal	,,	145
371.	Gorsian	,,	190
372.	Jule	,,	140
373	Sukhu	,,	675
374.	Nagial	,,	148
375.	Muhri Khatri	,,	150
376.	Muhri Barsal	,,	130
377.	Sihal Khinger	,,	120
378.	Dk Hayder abad	,,	130
379.	Chak Baigwal	,,	120
380.	Khosang	,,	135
381.	Kharali Jattan	,,	105
382.	Chakri Wakeelan	,,	140
383.	Bins	,,	120
384.	Bagwal	,,	130
385.	Thakra	,,	140
386.	Mera Tehian	,,	155
387.	Khurab Usman	,,	120
388.	Lalial	,,	140
389.	Jarmote Kalan	,,	155
390.	Dera Kial	,,	165
391.	Khinger Mandial	,,	385
392.	Gujar Khan	,,	425
393.	Kot Sayedan	,,	200
394.	Jhanda	,,	120
395.	Qadria	,,	225
396.	Mandra	,,	
397.	Tharijial	,,	140
398.	Chihri Kalan	,,	120
399.	Kali Khinger	,,	
400.	Oga Hoon	,,	125
401.	Daleh	Murree	155
402.	Kinnah	,,	120
403.	Sinali	,,	
404.	Ganoian	,,	135
405.	Murahinian	,,	120
406.	Dhaliter	,,	132
407.	Degal	,,	135
408.	Dhan Chakal	,,	95
409.	Chapran Khaither	,,	110
410.	Karore	,,	120
411.	Biah	,,	250
412.	Kola	,,	190
413.	Aryari	,,	195
414.	Bissa	,,	145
415.	Samli	,,	125
416.	Dakhin	,,	135
419.	Mocha	,,	140

420.	Basand	,,	145	451.	Nand Kot	,,	120
421.	Bani Sairi	,,	150	452.	Mangha	,,	110
422.	Shah Dara	,,	105	453.	Daleh	,,	105
423.	Budho	,,	155	454.	Mora Iswal	,,	232
424.	Baroha	,,	140	455.	Pithali	,,	130
425.	Sinah	,,	146	456.	Namb Heranal	,,	145
426.	Bahrgran	,,	165	457.	Bhandi Bhundan	,,	140
427.	Sari Deri	,,	105	458.	Talote	,,	125
428.	Dk. Leeran	,,	100	459.	Malote Dhandan	,,	120
429.	Pelli	,,	140	460.	Upper Topa	,,	175
430.	Sal Khaiter	,,	115	461.	Ratopa Khir	,,	139
431.	Khather	,,	110	462.	Allot	,,	110
432.	Talali	,,	120	463.	Kaseri	,,	105
433.	Kullah Baigwal	,,	135	464.	Potha	,,	120
434.	Manga	,,	145	465.	Sehana	,,	130
435	Sambli Beramal	,,	140	466.	Gehi	,,	120
436.	Jamman	,,	105	467.	Brewra	,,	110
437.	Massiori	,,	145	468.	Dani Bewal	,,	140
438.	Dhoke	,,	142	469.	Kahuti	,,	145
439.	Arwari	,,	200	470.	Bhirana	,,	120
440.	Choora	,,	140	471.	Manglota	,,	130
441.	Gehnthal	,,	210	472.	Kanal Abad	,,	105
442.	Lokot	,,	140	473.	Charhan	,,	195
443.	Barian Camp.	,,	210	474.	Sain	,,	100
444.	Khani Tak	,,	140	475.	Changran	,,	125
445.	Dewal	,,	210	476.	Dhirkot Keithwal	,,	130
446,	Bandi	,,	140	477.	Patrata	,,	135
447.	Dehla	,,	135	478.	Surasi	,,	145
448.	Mohra	,,	130	479.	Chaniot	,,	105
449.	Kohala	,,	125	480.	Mohwla	,,	110
450.	Tret	,,	155	481.	Gehl Sattian	,,	130

گوشوارہ ۴

۱۲۷۴

482.	Berhad	,,	125	513.	Kallar Syedan	,,	490
483.	Sarmandal	,,	118	514.	Manglora	,,	200
484.	Budnion	,,	105	515.	Kalar Badha	,,	190
485.	Khala Bat	,,	110	516.	Bathri	,,	150
286.	Sehr	,,	120	517.	Palai	,,	140
487.	Pharal	,,	105	518.	Chak Sainso	,,	135
483.	Anwali	,,	190	519.	Pedh	,,	105
489.	Dk. Sokari	,,	145	520.	Khalan	,,	110
490.	Deshal	,,	130	521.	Sanghian	,,	115
491.	Bhaprianon	,,	120	522.	Sore	,,	100
492.	Narar	Kahuta	H/8	523.	Manjan	,,	135
493.	Slitha	,,	120	524.	Brindla		145
494.	Paniali	,,	130	525.	Qribak	,,	140
4.5.	Loona	,,	150	526.	Chiras	,,	120
496.	Thala	,,	140	527.	Sacre	,,	135
497.	Sai	,,	190	528.	Karlil	,,	140
498.	Bagla	,,	195	529.	Loyah	,,	125
499.	Kanoha	,,	250	530.	Vgubuab	,,	130
500.	Sada Khambal	,,	190	531.	Banjar	,,	210
501.	Choha Khalsa	,,	450	532.	Soon	,,	145
502.	Dk. Sagal	,,	200	533.	Dhan lehri	,,	140
503.	Hayat Mirgala	,,	195	534.	Kaloyan	,,	120
504.	Mirgala Khalsa	,,	190	535.	Kalotin	,,	130
505.	Dhamnal	,,	145	536.	Soha	,,	125
506	Pind Bhanso	,,	205	537.	Kohuta A.	,,	310
507.	Mohra Hiran	,,	195	538.	Kohuta B.	,,	215
508	Khanazada	,,	145	539.	Kahuta C.	,,	150
509.	Thuthar	,,	120	540.	Thanda pani	,,	125
510.	Khandora	,,	130	541.	Karal	,,	120
511.	Nala Khera	,,	120	542.	Khadiot	,,	110
512.	Sagetor	,,	110	543.	Kharang	,,	105

544.	Samblgah	,,	102
545.	Nathiote	,,	100
546.	Hothla	,,	195
547.	Aliot	,,	135
548,	Narala	,,	120
549.	Bhone	,,	195
550.	Jeura	,,	145
551.	Tapiali	,,	165
552.	Khatheel Hoon	,,	145
553.	Mauri	,,	155
554.	Bhanati	,,	120
555.	Barian	,,	135
556	Janhtal	,,	190
557.	Soweri	,,	120
558.	Karate	,,	110
559.	Lass	,,	155
560.	Diwan Gar	,,	160
561.	Chattrana	,,	135
562.	Larr	,,	145
563.	Saiwala	,,	120
564.	Kote	,,	310
565.	M	,,	110
566.	Band	,,	145
567.	Pandwad	,,	130
568.	Kaihil	,,	135
569.	Nanial	,,	140
570.	Batla	,,	190
571.	Aoil	,,	130
572.	Tarnochh	,,	139
573.	Matore	,,	348
574.	Maira	,,	215
575.	Bhora Hayal	,,	145
576.	Samthi	,,	120
577.	Dodhili	,,	135
578.	Gohra	,,	120
579.	Chokiala	,,	
530.	Mehl	,,	130
581.	Sahut Badhal	,,	145
582.	Jochha Mamdot	,,	200
583.	Sahut Bagial	,,	140
584.	Sakrana	,,	150
585.	Bali Moh	,,	120
586.	Khad	,,	150
587.	Sakote	,,	195
588.	Khandot	,,	110
589.	Sultan Khel	,,	120
590.	Dangali	,,	135
591.	Banota	,,	140
592.	Rejam	,,	105
593.	Dhoke Baha Faiz Bux	,,	140
594.	Saloran	,,	110
595.	Thuther	,,	102
596.	Bahhal	,,	135
597.	Nala Khaira	,,	120
598.	Make	,,	145
599.	Seri Ea is Abad	,,	150

List of Government Middle School, in Rawalpindi District

Sr. No.	Name of School	Tehsil	Enrolment	Sr. No.	Name of School	Tehsil	Enrolment
1.	Hamber	Kahuta	188	27.	Arazi	,,	185
2.	Hanaser	,,	285	28.	Thoon	,,	281
3.	Beor	,,	278	29.	Phalina	,,	201
4.	Dakhali	,,	175	30.	Molt Sattian	Murree	411
5.	Mawara	,,	281	31.	Dher Kot	,,	313
6.	Thoaha Khalsa	,,	288	32.	Dhahda	,,	217
7.	Bhla Khar	,,	281	33.	Ban	,,	269
8.	Sir Suba Shah	,,	334	34.	Mora Syeddan	,,	
9.	Dhobheran Kalan	,,	306	35.	Sher Bagla	,,	205
10.	Numbal	,,	183	36.	Angori	,,	289
11.	Samot	,,	417	37.	Ghagwari	,,	138
12.	Kalian Sahelian	,,	246	38.	Daria Gali	,,	252
13.	Sher	,,	222	39.	Phulgran	,,	248
14.	Baroi	,,		40.	Rawat	,,	222
15.	Bakhral	,,	112	41.	Phaphreel	,,	262
16.	Lehri	,,	288	42.	Malot Sattian	,,	208
17.	Bagh Jamree	,,	279	43.	Ghora Gali	,,	410
18.	Baghar Sharif	,,		44.	Chattar	,,	
19.	Dhamali	,,	188	45.	Bhanatti	,,	140
20.	Nala Muslamanan	,,	321	46.	Ghel	,,	146
21.	Takal	,,	261	47.	Mori	,,	202
22.	Dera Khalsa	,,	246	48.	Surha	,,	116
23.	Dalhore	,,	312	49.	Kakrai	,,	
24.	Bagga	,,	115	50.	Waggal	,,	176
25.	Kahuti	,,	133	51.	Darnoian	,,	159
26.	Biaga	,,	249	52.	Barian	,,	410

53.	Sang Jani	Rawalpindi	
54.	Usman Khattar	,,	215
55.	Noon	,,	283
56.	Wani	,,	170
57.	C.B. Khan	,,	148
58.	Parial	,,	148
59.	Kirpa	,,	566
60.	Jhatta Hatial	,,	372
61.	Maira Mohra	,,	428
62.	Banda	,,	271
63.	Jabbar Derveishan	,,	201
64.	Loca Shed	,,	244
65.	Rawat	,,	423
66.	Mora Darogha	,,	338
67.	Pind Jhatla	,,	270
68.	Kherakan	,,	219
69.	Loser Sharfoo	,,	370
70.	Ghari Gfanan	,,	325
71.	Sadiq Abad	,,	367
72.	Noor Pur Shahan	,,	235
53.	Talnar	,,	123
74.	Golra	,,	420
75.	Bara Kahu	,,	223
76.	Sangrial	,,	140

84.	Tarlahi	,,	472
85.	Jhang Syeddan	,,	562
86.	Loi Bher	,,	204
87.	Takht Pari	,,	201
88.	Nakkrali	,,	110
89.	Dadocha	,,	214
90.	Bahal	,,	
91.	Dahar Nija	,,	173
92.	Gohra Bharta	,,	234
93.	A. O. Coy :	,,	196
94.	Darkala	Gujar Khan	793
95.	Pandori	,,	272
96.	Jand Niyar	,,	605
97.	Machia	,,	434
98.	Data Bhat	,,	214
99.	Dhok Pinah	,,	178
100.	Missa Kiswal	,,	119
101.	Jero Ratial	,,	332
102.	Sasral	,,	221
103.	Kaniat Khali	,,	422
104.	Narali	,,	202
105.	Dhoong	,,	302
106.	Adra Usman Zada	,,	330
107.	Dora Budhal	,,	196

77.	Sihal	,,	300	108.	Dera Bakhsian	,,	352
78.	Tatral	,,	181	109.	Jand Malu	,,	221
79.	Dhudamber	,,	187	110.	Deryala Sehgan	,,	307
80.	Chak Amral	,,	125	111.	Chahga Maira	,,	335
81.	Rajjar	,,	225	112.	Bijrina Kanial	,,	303
82.	Chahan	,,	273	113.	Gujar Khan	,,	928
83.	Chirah	,,	472	114.	Rama	,,	229
115.	Taween	,,	264	119.	Thathi	,,	225
116.	Adhi	,,	214	120.	Mirza Kambali	,,	237
117.	Bhangali Gujar	,,	287	121.	Bhatta	,,	357
118.	Sahang	,,	410	122.	Derkali Khurd	,,	262

List of Government High Schools in Rawalpindi District

Sr. No.	Name of Government High Schools		Tehsil	Enrolment
1.	Government High School	Mandra	Gujar Khan	425
2.	,,	Kahuta	Kahuta	515
3.	,,	Nara	,,	465
4.	,,	Murree	Murree	518
5.	,,	Rawalpindi	Rawalpindi	610
6.	,,	Tench Batta	,,	525
7.	,,	Sihala	,,	405
8.	Government Service Training	Pandora	,,	—

9.	Government High School Dewal	Gujar Khan	535
10.	,, Daultala	,,	432
11.	,, Devi	,,	522
12.	,, Guliana	,,	402
13.	,, Hernal	,,	413
14.	,, Jatli	,,	552
15.	,, Kauntriala	,,	508
16.	,, Qazian	,,	419
17.	,, Choa Khalsa	Kahuta	628
18.	,, Kallar	,,	665
19.	,, Lathrar	,,	372
20.	,, Matore	,,	442
21.	,, Punjar	,,	380
22.	,, Ausia	Murree	392
23.	,, Gulehra Gali	,,	424
24.	,, Kotli	,,	452
25.	,, Karore	,,	386
26.	,, Potha	,,	395
27.	,, Samli	,,	298
28.	,, Adhwal	Rawalpindi	462
29.	,, Chakri	,,	502
30.	,, Bassali	,,	490
31.	,, Dhamial	Rawalpindi	400
32.	,, Kalim Awan	,,	472

33.	,,	Kurree	,,	428
34.	,,	Mughal	,,	480
35.	,,	Taxila	,,	510
36.	,,	Dhalla	,,	382
37.	,,	Sagri	,,	555
38.	Government Comprehensive High School Rawalpindi		,,	230

List of Government Girls Middle Schools with total Enrolment

Sr. No.	Name of School	Total Enrolment	Sr. No.	Name of School	Total Enrolment
1.	GGMS. Westridge	877	27.	,, Kountril	193
2.	,, Taxila	620	28.	,, Mohra Burj	153
3.	,, A.O. Coy :	540	29.	,, Jatli	235
4.	,, Wohre Daroghs	285	30.	,, Kallar Syedan	381
5.	,, Bassali	174	31.	,, Ghoha Khalsa	388
6.	,, Arazo Sohal	146	32.	,, Matore	250
7.	,, Parial	115	33.	,, Arazi	317
8.	,, Jhatta Hathail	125	34.	,, Punjar	145
9.	,, Dhamiel	206	36.	,, Nara	103
10.	,, Chountrs	158	36.	,, Lahtrar	105
11.	,, Chak Beli Khan	150	37.	,, Balris	175
12.	,, Malpore	87	38.	,, Mowers	97
13.	,, Adhwal	123	39.	,, Ausis	248
14.	,, Hoon Dhamial	104	40.	,, Charhan	92
15.	,, Herdogher	96	41.	,, Karore	124
16.	,, Daultals	292	42.	,, Kotli	113
17.	,, Sukho	282	43.	,, Aliot	145
18.	,, Gulisna	253	44.	,, Kalla Basand	105
19.	,, Mohrs Monian	282	45.	,, Mirza Pur	85
20.	,, Devi	55	46.	,, Samli Tajjal	271

21.	,,	Thakra Mohrs	118	47.	,,	Dhock Monssi	70
22.	,,	Tanween	153	48.	,,	Chahan	117
23.	,,	Changs Bangial	135	49.	,,	Dadocha	117
24.	,;	Raman	72	50.	,,	Bawal	253
25.	,,	Qazian	122	51.	,,	Nar Msureen	67
26.	,,	Kaliam Awan	199				

List of Government Girls Primary Schools with total Enrolment

Sr. No.	Name of School	Total Enrol-ment	Sr. No.	Name of School	Total Fnrol-ment
1.	Kot Mathial	63	8.	Karlot	22
2.	Shahdra	31	9.	Herno Thanda Pani	25
3.	Phulgran	41	10.	Lakhwal	48
4.	Manga	20	11.	Dhands	52
5.	Trait	27	12.	Mahmooda	33
6.	Angoori	23	13.	Rupper Kalan	75
7.	Salgran	15	14.	Bhai	55
15.	Bsins	42	51.	Lodhrs	54
16.	Pandori	48	62.	Dawri	91
17.	Dhamdhumber	13	63.	Nara Syedan	73
18.	Dheri	84	64.	Sihala	39
19.	Mohrs	29	65.	Mughal	47
20.	Toba Syedan	66	66.	Rawat	143
21.	Bagh Sangrs	48	67.	Lohi Bher	44

22.	Jharaki	24	68.	Dhaliala	30
23.	Chakri	29	69.	Gohra Bertha	37
24.	Dhundian	104	70.	Bhaugrial Khurd	27
25.	Khinger Kalan	49	71.	Aban Chak	47
26.	Pial	41	72.	Takht Par	57
27.	Maira Mohrs	59	63.	Kohala Syedan	50
28.	Jaba	37	74.	Dhalls	40
29.	Ghogra	56	75.	Bokra Mandi	113
30.	Chak Amral	50	76.	Ranial	57
31.	Gang		77.	Maira Khurd	56
32.	Tala Bajjar	47	78.	Adra	193
33.	Bhall	47	79.	Tulss Kardo	100
34.	Upra Gohra	47	80.	Golrs	84
35.	Mohra Pari	33	81.	Dh. Mangtal	93
36.	Chak Singhu	43	82.	Dh. Hassoo	107
37.	Hoon	40	83.	Noon	67
38.	Sanghral	72	84.	Daraik Mohri	50
39.	Kotha Kalan	17	85.	Pind Mahloo	64
40.	Ghora Syedan	76	86.	Dhalwalion Mohra	27
41.	Dh. Jumma Khan	41	87.	Bagra	41
42.	Pind Jhatla	49	88.	Rajar	80
43.	Harska	96	89.	Kalism Hamid	45
44.	rhandi	90	90.	Malukal	20
45.	Chak Khas	58	91.	Dhulial	93

46.	Mujahid Gubgal	103	92.	Sihal	97
46.	Mari Danishmands	74	93.	Dadar	38
48.	Jabar Dervaish	48	94.	Mujahid	48
49.	Mohra Sowanian	43	95.	Khinger	25
50.	Smalal	25	96.	Bilawal	10
51.	Khuram Gujar	58	97.	Jhandoo Syedan	41
52.	Sang Jani	31	98.	Tatral	40
53.	Budho	70	99.	Sarools	27
54.	Wah	48	100.	Gang	15
55.	Gahri Agghans	51	101.	Gabi Syedan	19
56.	Usman Khattar	69	102.	Jaswal	15
57.	Wanni	25	103.	Dadocha	99
58.	Losar Sharfoo	154	104.	Ghahan	115
59.	Bohti Pind	43	105.	Dh. Chahr	10
60.	Pind Kamala Benion	34	106.	Mandwal	28
107.	Dhock Chak	45	153.	Chahari Kalial	44
108.	Dh. Kashmirian	154	154.	G. Khan No. 2	639
109.	Dh. Rahim Bux	98	155.	Barki Budhal	136
110.	Sadiq Abad	208	156.	Hamid Jhang	63
111.	Shakrial	121	157.	Phirwal Saroo Khan	58
112.	Dh. Pandors	125	158.	Dulmi Tama	47
113.	Kari Thakri	53	159.	Mankials	105
114.	Hajjo	35	160.	Arif Kanial	25
115.	Benda	27	161.	Bajrana Kanial	105
116.	Bagh Faqiran	24	162.	Outleal	57
117.	Tarlsi	107	163.	Masslots	48
118.	Kuti	68	164.	Miss Kiswal	62
119.	Khanas Dok	58	165.	Bhai Khan	31

120.	Jagiot	42	166.	Aheer	67
121.	Chirah	108	167.	Dakhuli	28
122.	Alipur	60	168.	Jand Mehloo	28
123.		68	169.	Dora Budhal	63
124.	Pind Begowal	48	170.	Khinger Mamdal	40
125.	Jhang Syedan	25	171.	Girmala	29
126.	Panjgran	22	172.	Sihal Khinger	30
127.	Maris Begwal	123	173.	Hafial	29
128.	Kalish Adu.	58	174.	Adra Usman Zada	82
129.	Sahib Dhamial	109	175.	Kenot Pir Pakhsh	65
130.	Jhummust Taili	180	176.	Lodhey	55
131.	Channi Aslam Sheikh	46	177.	Ghick Budhal	82
132.	Butter	90	178.	Ghakri Wakilan	55
133.	Dhakola	51	179.	Jairo Ratial	32
134.	Sagri	245	180.	Puraney Rattial	58
135.	Pind Malkan	49	181.	Bewlial	45
136.	Paijs	66	182.	Karumli Baloch	68
137.	Gohra Must	37	183.	Jarmot Khurd	47
138.	Bhimber Trar	51	184.	Khalla But	25
139.	Raika Maira	112	185.	Dh. Kashmirian	72
140.	Mahuta	117	186.	Khinger Kalan	56
141.	Misrial	50	187.	Adra Kalan	04
142.	Hakimal	45	188.	Mohri Cochiak	59
143.	Thalla Khurd	68	189.	Changa Maira	31
144.	Jhanda Chichi	121	190.	Dharyala Sahgoon	52
145.	Dhock Gungal	119	191.	Malmalyaran	57
146.	Dh. Kala Khan	37	192.	Syed Kasran	106
147.	G/Khan No. 1	237	193.	Chakrali Budhal	25

148.	G. Khan No. 3	167	194.	Bhadana	62
149.	Chihari Phirwal	60	195.	Jand Najjar	53
150.	Sandal Bengial	57	196.	Dhang dau-Syedan	48
151.	Bhummat Nagial	57	197.	Kalas	31
152.	Karuli	102	198.	Bawley Kalan	55
199.	Kak	47	245.	Darkala	29
200.	Jawal	47	246.	Mohra Fatima	102
201.	Jhangi Pharoo	53	247.	Choora	51
202.	Dhook Kaku	90	248.	Dakhua	73
203.	Narali	130	249.	Chak Daulat	37
204.	Faryal	55	250.	Ratri	40
205.	Miana Mohrs	100	251.	Lalian	64
206.	Chak Begwal	95	252.	Niko	15
207.	Mohra Noori	79	253.	Sebr Bagla	69
208.	Jauley	119	254.	Potha	77
309.	Mohra Dhamial	53	255.	Dhook Sui	91
210.	Sangpal	36	256.	Ghoi	32
211.	Pind Bala	57	257.	Phaguani	19
212.	Mohri	38	258.	Dhall	43
213.	Sagral	30	259.	Bendi	49
214.	Kubial	17	260.	Dhaley	48
215.	Nata Gujar Mall	61	261.	Namb Rumal	45
216.	Ahdi	85	262.	Nambal Sydan	10

217.	Dhoong	68	263.	Phapril	64
218.	Portail Kalan	54	264.	Mohra Syedan	28
219.	Trati	35	265.	Norah	60
220.	Thikrian	36	266.	Mohra Bara Hutter	60
221.	Data Butt	66	267.	Masirai	40
222.	Pothi	43	268.	Bamberhi	91
223.	Bijnial	88	269.	Aryari	10
224.	Kuri Dalal	63	270.	Biah	39
225.	Sang	76	271.	Manghal	19
226.	Sir Khurd	65	272.	Kalan	20
227.	Jourian	84	273.	Kahni	17
228.	Jhang Mohra	21	274.	Budhian	40
229.	Arazi Hasnal	65	275.	Kuthian	37
230.	Kakra	39	276.	Dernoiau	61
331.	Jaggi Narali	45	277.	Barhad	55
232.	Noor Dalal	32	278.	Parchan	42
233.	Timber Rattial	35	279.	Blawara	25
234.	Kaliam Tailli	71	280.	Mataal	10
235.	Sanghoori	32	281.	Korina Kalan	15
236.	Tubkian	43	282.	Bhan Sori	46
237.	Benth	15	283.	Santh Saroola	20
238.	Quteb Ferozal	61	284.	Namb Budhriil	64
239.	Bher Kalial	120	285.	Dewal	121
240.	Jhangle	68	286.	Rawat	75
241.	Bher Rattial	71	287.	Talot	79
242.	Darkai Kalan	15	288.	Mohra Iswal	62
243.	Bhengali Gujar	96	289.	Khani Tak	56
244.	Manghot	99	290.	Kirwan Dakhli	23

291.	Namb Rumal	40	336.	Kamra	18
292.	Malt Sattian	25	337.	Chafar	20
293.	Larian	57	338.	Thoom	19
294.	Kaliari	58	339.	Tikal	78
295.	Kathola	42	340.	Sui Chamian	78
296.	Barian	15	341.	Golaan	75
297.	Wagal	10	342.	Dera Kanail	38
298.	Nalla Kukar Dar	15	343.	Qrihak	32
299.		25	344.	Nalla Nar	21
300.	Kakrai	19	345.	Ganohian	27
301.	Ban	52	846.	Kamkot Naider	25
302.	Mori	18	347.	Biaga	35
303.	Dhir Kot	52	348.	Dara	27
304.	Sanj	54	349.	Bail Chakka	20
305.	Dhall	43	350.	Dera Danoi	16
306.	Sarooba	28	351.	Chanalli	20
307.	Phambot Syedan	30	352.	Biahan Dot	89
308.	Sporasi	54	353.	Koorzada Sawan	46
309.	Hokra Kairi	47	354.	Adbwala	31
310.	Sehr Gran	16	355.	Mohra Najjaran	92
311.	Barhinna	24	356.	Nandna Jattal	80
312.	Dhanda	30	357.	Bhata	58
313.	Gheal	25	358.	Dra Khalaa	80
314.	Las Kotha	49	359.	Tarraal	44
315.	Numble	20	360.	Chahootra	70
316.	Gohra Gali	26	361.	Chamba Kirpal	70
317.	Nand Kot	4	362.	Mohra Bakhtan	55
318.	Lakhot	40	363.	Grata Syedan	20

319.	Dithli	27	364.	Suthwani	128
320.	Dharjawa.	62	365.	Bahot	70
321.	Numb Bhera Mall	41	366.	Mohra Neeran	18
322.	Sindian No. 1	42	367.	Manhandan	26
323.	Sindian No. 2	41	368.	Sir Soba Shah	41
324.	Masot	20	369.	Mohra Nagrial	67
325.	Chitra Doonga	77	370.	Numb Mira Galla	29
326.	Ban Kotal	62	371.	Numb Mira Galla	25
327.	Samli Bhera Mall	27	372.	Dh. Baba Faiz Bux	65
328.	Bassi	77	373.	Kanoha No. 1	78
329.	Chilawara	20	374.	Kanoha No. 2	41
330.	Ojna	18	375.	Dobaran Kalan	22
331.	Anwali	25	376.	Bhakral	56
332.	Pali	32	377.	Chanam	44
333.	Khalla Butt	33	378.	Mirza Kumaili	25
334.	Sehr	39	379.	Kalrian	20
335.	Kahuti	16	380.	Docha Mamdot	79
381.	Mohra Hiyal	44	424.	Oil	63
382.	Jaawala	40	425.	Janjoor	53
383.	Bhalakar	64	426.	Hill Jhamiri	53
384.	Maira Singhat	24	427.	Joura	35
385.	Darkali Mamoori	46	428.	Bhagoon	83
386.	Mohra Banni Wala	130	429.	Playa	15
387.	Kot	23	430.	Tepliali	55
388.	Chakrali Budhal	50	431.	Kethal Hoon	35
389.	Dhalot	53	432.	Baroy	30
390.	Pehont	25	433.	Soon	38
391.	Bagga	53	434.	Salamber	114

392.	Sang	24	435.	Dobebran	38
393.	Salooni	32	436.	Loona	63
394.	Mohri Sayedan	43	437.	Thands Pani	33
395.	Khuion	40	438.	Thall	26
396.	Bhir Bhirian	35	439.	Batla	97
397.	Lehrit	58	440.	MohallaRajgan Kahuta	36
398.	Beor	72	441.	Papeen	24
399.	Khalol	25	442.	Jara	24
400.	Chanbsttal	20	443.	Matia Shamas	47
401.	Chenor	20	444.	Karal	22
402.	Soha	29	445.	Phophandi	25
403.	Barathian	20	446.	Dhian Pur	41
404.	Silhatta	82	447.	Gagri	36
405.	Otrina	16	448.	Banion	18
406.	Bindia	45	449.	Miani Borgi	48
407.	Solar	36	450.	Dh. Derkan	30
408.	Maira	151	451.	Dhook Pari	22
409.	Bamnial	73	452.	Sakrana	29
410.	Thoha Khalas	116	453.	Nannna Mangral	35
411.	Bagle	74	454.	Gorag pur	22
412.	Mamiam	42	455.	Gheels Kalan	30
413.	Kahuta	290	456.	Johand	36
414.	Dariot weris	61	457.	Dalhater	25
415.	Channi	62	458.	Upper Tops	15
416.	Sarot	67	459.	Daryia Dal	20
417.	Manhiand	50	460.	Kharali Bangial	34
418.	Narala	30	461.	Kharali Jattan	22
419.	Kalial	46	462.	Jads	5
420.	Hothle	46	463.	Dhok Kharali	50
421.	Kalahno	46	464.	Rathaı	30
422.	Kharong	22	465.	Dk. Adrana	40
423.	Hanesar	49			

صوبائی اسمبلی پنجاب

پہلی صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس سوم
جمعرات یکم فروری ۱۹۷۳ء
(پنجشنبہ ۲۶ ذوالحج ۱۳۹۲ھ)

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر لاہور میں ساڑھے آٹھ بجے صبح منعقد ہوا۔ مسٹر سپیکر رفیق احمد شیخ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت قرآن پاک اور اس کا اردو ترجمہ قاری اسمبلی نے پیش کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ
اَنْ يُّضِلُّوْكَ ط وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ط
وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ط وَ
كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○ لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ
اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ط وَمَنْ
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ○

پ ۵۔ س ۴۔ ع ۱۴۔ آیات ۱۱۳، ۱۱۴

اور اے پیغمبر اگر تم پر اللہ کا فضل اور مہربانی نہ ہوتی تو ان میں سے ایک جماعت تم کو بہکانے کا قصد کر چکی تھی اور یہ اپنے سوا کسی کو بہکا نہیں سکتے اور نہ تمہارا کچھ بگاڑ سکتے ہیں کیونکہ اللہ نے تم پر کتاب اور دانائی و فراست نازل فرمائی ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھائی ہیں جو تم نہیں جانتے تھے اور تم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

ان لوگوں کے بہت سے مشورے اچھے نہیں ہاں اس شخص کا مشورہ اچھا ہو سکتا ہے جو خیرات یا بھلائی کی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کو کہے اور جو ایسے کام اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کرے گا تو ہم عنقریب اس کو زبردست اجر عطا کریں گے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

کوآپریٹو سٹورز

*۵۰ - مسٹر احسان الحق پراچہ - کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں کل کتنے کوآپریٹو سٹورز ہیں اور گذشتہ سال کے دوران کل کتنا نفع یا نقصان ہوا اور کیا حکومت صوبہ میں مزید کوآپریٹو سٹورز کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر امداد باہمی (مسٹر عبدالصمد کلہوار) - (الف) ابتدائی امداد باہمی سٹور = ۲۲۰

(ب) مرکزی امداد باہمی سٹور = ۳

کل ۲۲۳

(الف) ابتدائی امداد باہمی سٹور کا منافع ۵۷ ہزار روپے

(ب) مرکزی امداد باہمی سٹور کا نقصان سات لاکھ اٹھاسی ہزار روپے (۷۸۸ء۷) لاکھ روپے

کل نقصان ۷۴۳ء۱ لاکھ روپے

امداد باہمی کے سٹوروں کی کارکردگی کا جائزہ لیا جا رہا ہے - اس لئے مستقبل قریب میں نئے سٹور کھولنے کا کوئی امکان نہیں -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - جناب والا - جب انجمن امداد باہمی میں اتنا نقصان ہو رہا ہے تو کیا حکومت ان کو بند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر امداد باہمی - یہ تجویز حکومت کے زیر غور ہے - ابھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا -

چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ - کیا یہ درست ہے کہ مستقبل قریب میں یہ سٹور اسلئے نہیں کھولے جا رہے ہیں کہ محکمانہ غفلت کے

باعث نقصان ہو رہا ہے ؟ کیا اس نقصان کی تحقیقات کا امکان ہے یا اگر نہیں ہے تو کیوں نہیں ؟

وزیر امداد باہمی - نقصان کا پہلے ذکر آ چکا ہے - ایگزیکٹو کمیٹی نے رپورٹ پیش کر دی ہے - اسکا جائزہ لیا جا رہا ہے محکمانہ طور پر اس کمیٹی کی سفارشات پر غور ہو رہا ہے -

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر - کیا یہ وزیر صاحب بتائیں گے کہ اب تک ان انجمنوں میں جو خسارہ ہو رہا ہے محکومت ان کی تحقیقات کرائے گی ؟

وزیر امداد باہمی - یہ تمام چیزیں محکمانہ غفلت کے نتائج پر ہوتی ہیں - جیسا کہ میں سمجھتا ہوں جب یہ سکیم شروع کی گئی تھی اس میں خامی ضرور تھی - یہ کو آپ سٹورز ملوں سے اور مینوفیکچررز سے چیزیں خریدتے ہیں - اسکے مقابلہ میں institutional stores ملوں کے یا مینوفیکچررز کے خود ہوتے ہیں اور وہ چیزیں بیچتے بھی ہیں - اسلئے یہ کو آپ سٹوروں کو بہت منافع ہو جاتے ہیں اور انکی کارکردگی بہتر ہوتی ہے اسکا تمام جائزہ لیا جا رہا ہے کہ یہ خامیاں کسطرح دور کی جا سکتی ہیں - اور ان کو منافع بخش کیسے بنایا جا سکتا ہے -

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Minister please state the reasons for this tremendous loss ?

Minister for Cooperation : Sir, I have already stated that it is due to three reasons. Firstly, the conception of the scheme that these cooperative stores were to purchase goods from the manufacturers and thus they were at a disadvantage because they had to compete with institutional stores. Secondly, lack of proper management. And, thirdly, lack of supervision. These things are being mended. The whole matter is under consideration. I assure the member that the matter will be thrashed out before a decision is taken to run them or to do away with them.

خان امیر عبد اللہ خان روکڑی - جناب والا - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ ان سٹوروں میں سرکاری اور غیر کاری افسروں کا تناسب کیا ہے ؟

وزیر امداد باھمی ۔ اس کے لئے علیحدہ سوال درکار ہے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ جب کوآپریٹو سٹورز کھولے جا رہے تھے تو ان کا مقصد حکومت کے سامنے کیا تھا ؟

وزیر امداد باھمی ۔ جب یہ کوآپریٹو سٹور کھولے جا رہے تھے اس وقت حکومت کا مقصد یہ تھا کہ عوام کو مناسب قیمتوں پر بنیادی چیزیں مہیا کی جائیں اب جبکہ یہ نقصان ہو چکا ہے ۔ اسکے لئے پورا جائزہ لیا جا رہا ہے اور جائزہ لینے کے بعد ہی پتہ لگے گا کہ آمدنی کیا ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ کوآپریٹو سٹورز میں غیر سرکاری ڈائریکٹر ایک فیصد ہیں اور خسارہ ۹۹ فیصد اٹھا رہے ہیں یہ افسران کتنی تنخواہیں لے رہے ہیں ؟

وزیر امداد باھمی ۔ علیحدہ سوال درکار ہے ۔

میاں خان محمد ۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ جن افسران کی وجہ سے یہ خسارہ برداشت کرنا پڑا ہے ۔ انکے خلاف کارروائی کی جائیگی ؟

وزیر امداد باھمی ۔ افسران اور دوسرے ملازمین کے خلاف کارروائی کی جائیگی ۔

چوھدری محمد اعظم ۔ کیا وزیر موصوف بتائینگے کہ یہ سب کچھ انہیں ورثہ میں ملا ہے ؟

وزیر امداد باھمی ۔ ورثہ کی بات ظاھر ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف بتائینگے کہ ان میں فارمنگ سٹورز شامل ہیں اگر ہیں تو ان کی تعداد کتنی ہے ؟

وزیر امداد باھمی ۔ ان میں یہ شامل نہیں ہیں یہ سب پرائمری سٹورز ہیں اور اس کے علاوہ تین مرکزی سٹور ہیں ۔

رائے میاں خان کھرل - جناب والا - جو طریقہ وضع کیا گیا تھا اسکو بروئے کار لاتے ہوئے بااثر لوگوں نے ایسی جگہ سٹور کھولے ہیں جہاں انکی ضرورت نہیں تھی اس طرح بھی اتنا نقصان ہوا ہے - تو آئندہ اس چیز کو دور کرنے کے لئے دور دراز علاقوں میں جو ۲۵/۳۰ میل دور ہیں وہاں انکی بھی ضرورت ہے اصولاً یہ سٹور وہاں کھولے جائیں -

مسٹر سپیکر - آپ سوال کریں تقریر نہ کریں -

Begum Rehana Sarwar Shaheed : Will the Minister be please to state the measures and techniques which the government proposes to take for these cooperative stores ?

Minister for Cooperation : This has already been answered. The whole matter is under reveiw.

محترمہ حسینہ بیگم کھوکھر - کیا وجہ ہے کہ یہ سٹور ملتان میں نفع بخش ہیں اور لاہور میں نقصان دہ -

وزیر امداد باہمی - ظاہر ہے کہ جہاں منافع ہوا ہے وہاں کی کارگردگی اچھی تھی -

---

کوہ نور شوگر ملز جوہر آباد اور نون شوگر ملز بھلوال سے گنا کے ترقیاتی محصول کے فنڈ کے طور پر وصول کی گئی رقم

*۱۶۱ - مسٹر احسان الحق پراچہ - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) حکومت نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران کتنی رقم بطور فنڈ برائے محصول (ترقی) گنا (i) کوہ نور شوگر ملز جوہر آباد سے اور (ii) نون شوگر ملز بھلوال ضلع سرگودھا سے وصول کی اور اس میں کاشت کاروں کا حصہ کتنا تھا -

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران شوگروں کی تعمیر پر اس فنڈ کو استعمال کرنے کی تفصیلات زون وار کیا ہیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) رقم بطور محصول جو شوگر ملوں سے وصول کی گئی مندرجہ ذیل ہے :-

سال	کور نور شوگر ملز جوہر آباد	نون شوگر ملز بہاول
۱۹۶۶-۶۷ء	۹،۳۹،۷۸۸	۷،۷۳،۱۳۷
۱۹۶۷-۶۸ء	۳،۲۷،۲۲۶	۵،۳۳،۲۱۰
۱۹۶۸-۶۹ء	۶،۸۷،۸۶۵	۹،۵۶،۹۳۹
۱۹۶۹-۷۰ء	۱۲،۳ ،۳۰۲	۱۳،۳۷،۳۵۲
۱۹۷۰-۷۱ء	۹،۳۶،۳۸۸	۸،۳۷،۸۰۷
میزان --	۳۲،۷۲،۲۶۹	۳۳،۳۵،۵۶۵

(ب) خرچ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :-

سال	کوہ نور شوگر ملز جوہر آباد روپے	نون شوگر ملز بہاول روپے
۱۹۶۶-۶۷ء	—	—
۱۹۶۷-۶۸ء	۱۲،۹۶،۷۵۱	—
۱۹۶۸-۶۹ء	۵،۷۹،۵۰۸	۳،۶۲،۱۲۲
۱۹۶۹-۷۰ء	۲۶،۲۰۶	۶،۳۲،۹۸۲
۱۹۷۰-۷۱ء	۸۶۸	۱،۹۳،۰۷۰
میزان --	۱۹،۰۳،۳۳۳	۱۱،۹۹،۱۷۳

تفصیلات منسلکہ ضمیمہ میں درج ہیں جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ضمیمہ

تفصیلات کام جو حلقہ شوگر ملز میں کیا گیا۔

کوہ نور شوگر ملز جوہر آباد

کام کی مختصر کیفیت	رقم
۱۹۶۷-۶۸ء	روپے
میل ۱۶۰ تا ۱۶۵ کے درمیان ۲ میل (Art) کی درستگی و توسیع	۲،۹۶،۱۲۳
میل ۱۷۹ تا ۱۸۲ " " " " " " "	۱،۸۹،۸۹۴
میل ۱۴۲ تا ۱۵۰ " " ۱ میل " " "	۳،۷۳،۸۱۳
ادارہ ترقیات تھل کی رابطہ سڑک از کوہ نور شوگر ملز جوہر آباد تا خوشاب نورپوالہ سڑک	۴،۳۶،۹۲۱
	۱۲،۹۶،۷۵۱

۱۹۶۸-۶۹ء

میل ۱۶۰ تا ۱۶۵ کے درمیان ۲ میل (Art) کی درستگی و توسیع	۱،۰۱،۰۸۳
میل ۱۷۹ تا ۱۸۴ " " " " " " "	۶۳،۶۰۷
میل ۱۴۱ تا ۱۵۰ " " " " " " "	۵،۰۸۷
ادارہ ترقیات تھل کی رابطہ سڑک از کوہ نور شوگر ملز جوہر آباد تا خوشاب نورپوالہ	۳۳،۶۱۹
میل ۱۴۱ تا ۱۴۲ کے درمیان (Art) سڑک ۲ کی درستگی و توسیع	۱،۵۱،۴۴۴
میل ۱۴۰ تا ۱۵۵ " " " " " " "	۵۹،۴۶۸
حاسوکا اور بھلیم شہید مینار پر تین زمین دوز نالیوں کی تعمیر	۲۵،۷۴۰
میل ۱۶۰ تا ۱۶۵ کے درمیان (Art) سڑک نمبر ۲ پر گندے پانی کی نکاس کی نالیوں کی تعمیر	۶۹،۹۵۸

جوہر آباد کی رابطہ سڑک پر بھولا کے مقام پر تین زمین دوز

پالپ بچھائی گئیں ۱۹،۷۰۷

ادارہ ترقیات تھل کی سڑک پر زمین دوز پانی کی نکاس کی نالیوں کی تعمیر جو کہ خوشاب تا نور والا اور خوشاب پیل سڑک کے درمیان ۴۹،۷۹۵

۵،۷۹،۵۰۸

۱۹۶۹-۷۰ء

میل ۱۳۰ تا ۱۳۲ کے درمیان Axt سڑک نمبر ۷ کی توسیع اور درستگی ۲۰۲

حاموکا اور بھلیم شہید مینار پر تین زمین دوز نالیوں کی تعمیر ۲۶،۱۰۳

۲۶،۳۰۶

۱۹۷۰-۷۱ء

مٹھالوالہ تا چک نمبر ۴۸ سڑک کی تعمیر ۸۶۸

نون شوگر ملز بھلوال

۱۹۶۸-۶۹ء

میل ۱۲ تا ۲۳ کے درمیان بھیرہ بھلوال سڑک کی مرمت ۸۲۹۶۲

چک رام داس تا سردار پور سڑک (مرولہ ۱) میل ۱۰/۲ کو پختہ کیا گیا ۲۴،۷۵۶

بھیرہ بھلوال سڑک تا راتو کالا مینار (مرولہ ۱) میل ۱۰/۶ کو پختہ بنایا گیا ۱۰،۸۶۷

چوکی محصول چونگی نمبر ۵ تا گجرات سرگودھا سڑک کے ریلوے پھاٹک تک سڑک پختہ بنائی گئی ۔	۱۱،۱۳۵
گجرات سرگودھا سڑک کی حلقہ جھیل تا بھلوال توسیع و مرمت	۲،۳۲،۴۰۲
	۳،۶۲،۱۲۲

۱۹۶۹-۷۰ء

چک رام داس تا سردار پور (مرولہ ۱) سڑک کو پختہ بنایا گیا۔	۱،۷۹،۹۹۳
بھیرہ بھلوال سڑک کے میل ۱۰/۲ راتو کالا مینار (مرولہ ۱) کو پختہ بنایا گیا ۔	۲،۶۸،۳۳۱
چوکی محصول چونگی نمبر ۸ تا گجرات سرگودھا سڑک کے ریلوے پھاٹک تک سڑک پختہ بنائی گئی ۔	۸۰،۷۴۹
گجرات سرگودھا سڑک کی از حلقہ جھیل تا بھلوال توسیع و مرمت ۔	۱،۱۲،۵۸۸
چک رام داس تا سردار (مرولہ ۶) سڑک کو پختہ بنایا گیا ۔	۴۲۵
بھلوال سے الحالی ریلوے سٹیشن تک سڑک کی تعمیر	۱،۱۸۶
	۶،۴۲،۹۸۲

۱۹۷۰-۷۱ء

چوکی چونگی محصول نمبر ۸ گجرات سرگودھا سڑک کے ریلوے پھاٹک تک سڑک پختہ بنائی گئی ۔	۲۰۲
گجرات سرگودھا سڑک کی از حلقہ جھیل تا بھلوال توسیع و مرمت ۔	۱،۰۳۷
چک رام داس تا سردار پور (مرولہ ۲) سڑک کو پختہ بنایا گیا ۔	۱،۸۱،۳۴۴
بھلوال سے انجالی ریلوے سٹیشن تک سڑک کی تعمیر ۔	۶۱۹
سٹھالوالہ سے چک ایم ۔ بی نمبر ۴۸ تک سڑک کی تعمیر ؟	۸۶۸
	۱،۹۴،۰۷۰

ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جو رقم صرف کی گئی ہے ۔ کیا یہ کاشتکاروں کے مشورے سے صرف کی گئی ہے یا ویسے ہی کر دی گی ہے ؟

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ حکومت نے ہر مل کیلئے متعلقہ کمشنر کی صدارت میں سرکاری اور غیر سرکاری ارکان پر مشتمل کمیٹی بنائی ہوئی ہے جو اس جمع شدہ رقوم کو خرچ کرتی ہے ۔ مگر خرچ کرنے سے پہلے اسمیں سے دو فیصد محکمانہ اخراجات کے طور پر کاٹ لئے جاتے ہیں باقی رقم کا فیصلہ یہ کمیٹی کرتی ہے ۔

ملک محمد اعظم ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ سال ۱۹۷۱-۷۲ء میں کوئی رقم خرچ نہیں کی گئی ہے ۔ اور کیا رقم نہیں رہی تھی یا سڑکیں تعمیر کرنے کی ضرورت نہیں رہی تھی ؟

(اس مرحلہ پر ملک غلام نبی کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر چیئرمین ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

دور افتادہ دیہی علاقوں کو راشن کی اشیاء فراہم کرنا

*۳۴۶ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت صوبہ کے دور افتادہ دیہی علاقوں کے صارفین کو راشن کی اشیاء فراہم نہیں کر رہی ؟

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت مذکورہ علاقوں میں بھی راشن کی اشیاء فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ایسا ہے تو ایسا کرنے میں اندازاً کتنا عرصہ لگے گا ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) یہ درست نہیں ہے ۔ چینی صوبے کے تمام شہری اور دیہی علاقوں میں تقسیم کی جاتی ہے ۔ گندم یا آٹا صرف ان دیہی علاقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے ۔ جہاں اجناس خوردنی کی قلت ہے ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ دیہی علاقوں میں ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے حساب سے جو چینی دو چھٹانک فی کس ملتی ہے یہ ۱۹۷۱ء کی مردم شماری کے حساب سے کب تک ملنی شروع ہو جائیگی ۔

وزیر خوراک ۔ جب نئی مردم شماری کا نتیجہ سامنے آئیگا تو اس وقت اسکے مطابق چینی ملنی شروع ہو جائیگی ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ وزیر موصوف سے یہ سوال پوچھا گیا تھا کہ جہاں گندم کی قلت نہیں ہے اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ گندم وہاں دی جاتی ہے جہاں قلت ہو ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کیا کوئی ایسے دیہات ہیں جہاں قلت ہو ؟

وزیر خوراک ۔ قلت کا ذکر ان علاقوں کے متعلق ہے جو خسارے کے علاقے ہیں ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ حکومت کے علم میں آ چکا ہے کہ دیہات میں گندم اور آٹے کی قلت ہے وہاں لوگ مشکلات سے دوچار ہیں ان کے متعلق پہلے بھی عرض کی جا چکی ہے ۔ اور وزیر موصوف نے وعدہ فرمایا تھا کہ ان کیلئے بھی کچھ کیا جائیگا ۔ کیا وہ اس وعدہ سے منحرف ہو چکے ہیں ؟

وزیر خوراک ۔ ہم نے بار بار یقین دلایا ہے کہ جہاں بھی قلت ہوگی وہاں گندم اور آٹا پہنچایا جائیگا اور یہ خاص طور پر ان علاقوں کے لئے ہے ۔ جہاں یہ اجناس پیدا نہیں ہوتیں یا جہاں خسارہ ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ دیہاتوں میں اس وقت واقعی تنگی اور دشواری ہے اور لوگوں کو یہ چیزیں نہیں مل رہی اگر ملتی ہیں تو بڑی مہنگی ملتی ہیں ۔ خاص طور غریب لوگوں کے لئے بڑی مشکل ہے ۔ کیا آپ کا انتظام نئی فصل آنے پر پورا ہوگا ؟

وزیر خوراک ۔ ہمارا انتظام سارے سال سے جاری ہے اور ابھی تک جاری ہے ۔ اگر آپ کے علم میں کوئی ایسا علاقہ ہے کہ جہاں خسارہ ہے تو ہمیں بتائیں ہم اس کا تدارک کرینگے ۔

چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت کے پیش نظر یہ بات درست ہے کہ دیہاتیوں کا پیٹ چھوٹا اور شہریوں کا بڑا ہوتا ہے کیونکہ دیہاتیوں کو کم سے کم چینی فی کس کے حساب سے دیجاتی ہے ؟

مسٹر چیئرمین - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں -

سردار نصراللہ خان دریشک - جناب والا - ڈیرہ غازی خان کے علاقہ پچاد میں اس وقت قحط پھیلا ہوا ہے - اور لوگ بھوکے مر رہے ہیں - کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی قدم اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک - پہلی بات یہ ہے کہ حکومت کو اس بات کی کوئی اطلاع نہیں ہے دوسری بات یہ ہے کہ جہاں بھی گندم یا آٹا سپلائی کیا جاتا ہے وہ وہاں کے ڈپٹی کمشنر کی سفارش پر کیا جاتا ہے - کیونکہ ان کو اپنے علاقے کا مکمل پتہ ہوتا ہے - اس لئے انکی ڈیوٹی ہوتی ہے کہ جہاں بھی قحط کا خدشہ لاحق ہو وہ محکمہ خوراک کو اسکی اطلاع دیں اور سفارش کریں کہ اتنے علاقے کی اتنی ضروریات ہیں ہم اسکے مطابق وہاں گندم یا آٹا مہیا کر دیتے ہیں -

میاں مصطفیٰ ظفر - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - میں نے سوال کیا تھا کہ کسی ایک دیہات کا نام بتایا جائے کہ جہاں گندم کی قلت نہ ہو تو اسکا جواب مجھے نہیں ملا ؟

Mr. Chairman: How does it arise out of that question ?

میاں مصطفیٰ ظفر - جناب والا - یہ ان کے جواب سے پیدا ہوتا ہے -

مسٹر چیرمین - یہ کوئی ایف اے کا مضمون تو نہیں ہے وہ کہ آپ کو بتائیں - انہوں نے کہا ہے کہ جہاں جہاں ضرورت ہوتی ہے ہم دیتے ہیں - اس لئے میں آپ کے ضمنی سوال کو رول آؤٹ کرتا ہوں -

(قطع کلامیاں)

مسٹر عبدالمجید خان فقیر - مسٹر سپیکر - آپ ہمارے دیہات میں تشریف لائیں تو میں بتاؤنگا کہ وہاں قلت نہیں ہے -

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف کے نوٹس میں بار بار لایا جا چکا ہے کہ دیہاتیوں میں قلت ہے اور آپ یہ کہتے ہیں کہ جہاں ہمیں قلت کی اطلاع ملتی ہے وہاں ہم آٹا پہنچاتے ہیں ۔ گذارش یہ ہے کہ دیہاتی لوگ بڑے تنگ ہیں اور وہ موجودہ کم مقدار کے کوٹا سے مطمئن نہیں ہیں ۔ خاص طور پر جو کچھ آپ ۱۹۶۱ کی آبادی کی بنیاد پر دیتے ہیں ۔ انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا ہے کہ ہمارے پاس نئی مردم شماری کے نتائج نہیں ہیں ۔ کیا یہ نتائج پٹواری سے نہیں لئے جا سکتے ؟

وزیر خوراک ۔ اب چینی کی سپلائی پہلے سے بہتر بنائی جا رہی ہے مگر مناسب طریقہ کار اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہمارے پاس آبادی کے اعداد و شمار آ جائیں ۔ اس کے بعد ہم اسکے مطابق کرینگے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ جناب والا ۔ پچھلے اسمبلی سیشن میں آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ دیہاتوں میں چینی کا کوٹا دوگنا کر دیا جائیگا ۔ ابھی تک اسکو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا ۔ اسکی کیا وجہ ہے ؟

وزیر خوراک ۔ ہر وعدہ پیداوار کے نقطہ نظر سے کیا جاتا ہے اور پیداوار کی کمی کی وجہ سے کوٹا بڑھایا نہیں جا سکتا ۔

ملک ثنا اللہ خان ۔ کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ سیالکوٹ کا ضلع خوراک کے معاملے میں خود کفیل نہیں ہے ؟

وزیر خوراک ۔ یہ متاثرہ علاقہ نہیں ہے ۔ بہر حال وہاں یہ چیزیں مہیا کرنے کیلئے حکومت بندوبست کر رہی ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ملک ۔ جناب سپیکر ۔ کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ حالیہ مردم شماری کے مطابق لائل پور کی آبادی ۹ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے لیکن وہاں راشن ساڑھے بارہ لاکھ کے حساب سے دیا جا رہا ہے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ یہ آپ لیا سوال دیں تاکہ وہ معلوم کرکے آپ کو بتا سکیں ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا یہ درست نہیں ہے کہ شہروں میں مردم شماری کے نتائج کے بغیر راشن دیا جا رہا ہے ۔ لیکن دیہاتوں کے معاملے میں مردم شماری کا انتظار کیا جا رہا ہے ؟ یہ دو رنگی کیوں ہے ؟

وزیر خوراک ۔ یہ درست نہیں ۔

چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ ۔ جناب والا ۔ مردم شماری کے نتائج گورنمنٹ کے پاس ہیں ۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے ۔ کہ وزیر خوراک کو اس کا علم نہ ہو ؟ گورنمنٹ کے دفاتر سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں ۔ اگر کسی گاؤں کے رہنے والے موجودہ مردم شماری کے کے مطابق اپنے گاؤں کے لئے راشن کا مطالبہ کریں ، تو کیا ان کو نہیں دیا جائے گا ؟

مسٹر چیئرمین ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ضرور دیا جائے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف کی خواہش کے مطابق ان کو اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ تمام دیہاتوں میں گندم اور آٹے کی کمی ہے ۔ از راہ کرم وہاں گندم کی سپلائی کا انتظام کیا جائے اور گندم کنٹرول نرخوں پر مہیا کی جائے ۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ دیہات میں ۱۹۶۱ء میں جو بچے پیدا ہوئے تھے ۔ جن کی عمریں اس وقت دس سال ہیں تو ان کو راشن نہیں مل رہا لیکن شہر میں جو بچہ ایک ہفتے سے پیدا ہوا ہے وہ ہماری آبادی کا ایک فرد ہے اور اسے راشن مل رہا ہے ؟

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ یہ درست نہیں ۔ جو راشن کارڈ بنائے جاتے ہیں ۔ وہ حقیقی آبادی کے مطابق بنائے جاتے ہیں ۔ جب پچھلی مردم شماری کے اعداد و شمار دستیاب ہوں گے تو ان پر عمل کریں گے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ وزیر موصوف کو اطلاع دے دی گئی ہے ۔ کیا ان کو اطلاع مل گئی ہے ؟ انہوں نے فرمایا تھا کہ مجھے

اطلاع نہیں ہے ۔ وہ اطلاع آپ کے ذریعے دے دی گئی ۔ کیا زبانی کافی ہے یا میں ان کو لکھ کر دوں ؟۔

مسٹر چیئرمین ۔ آپ مشورہ کر لیں اور جس طرح مناسب ہو کر لیں ۔

ملک محمد خالد ۔ کیا وزیر موصوف کے نوٹس میں ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کوئی بھی ڈپو نہیں ہے دیہی علاقوں میں انہوں نے چینی کا ایک بھی ڈپو جاری نہیں کیا ۔ ایسا کیوں ہے ؟

وزیر خوراک ۔ میرے نوٹس میں نہیں ہے ۔ آپ میرے نوٹس میں لائیے تاکہ ہم مناسب طریق کار اختیار کر سکیں ۔ تقسیم کار بہتر ہو جائے گا ۔

سید تابش الوری ۔ کیا وزیر خوراک بتائیں گے کہ شہروں اور دیہاتوں میں راشن کا کوٹا روزانہ کس حساب سے فی کس دیا جا رہا ہے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ یہ کوئی سپلمنٹری سوال نہیں ہے ۔ آپ ایک نیا سوال لکھ کر دے دیں وہ زیادہ بہتر طریقے سے جواب دے سکیں گے ۔

میاں خان محمد ۔ وزیر موصوف نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ ڈپٹی کمشنر اور محکمہ فوڈ کے افسروں کی رپورٹ پر راشن مہیا کیا جاتا ہے ۔ اگر عوامی نمائندے بھی رپورٹ دیں کہ فلاں علاقے میں راشن کم ہے ۔ تو کیا عوامی نمائندے کی رپورٹ کو بھی تسلیم کیا جائے گا یا نہیں ؟

وزیر خوراک ۔ اس کا بھی نوٹس لیا جائے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ دیہاتی آبادی میں ایک ماہ میں ایک چھٹانک فی کس چینی دی جاتی ہے اور وہ بھی تین مہینے بعد ؟ اور دوسرے

کیا یہ درست ہے کہ دیہاتی آبادی کا کوٹا ۱۹۶۱ء کی مردم شماری کے مطابق ہے ؟

وزیر خوراک - پہلے حصے کا جواب یہ ہے کہ یہ درست نہیں ہے - دوسرے حصے کا جواب پہلے دیا جا چکا ہے -

رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ جب مردم شماری کے نتائج آجائیں گے تو دیہاتی آبادی میں جو نو دس سال سے لڑکے پیدا ہو چکے ہیں - تو ان کا روزانہ کا کوٹا نو دس سال تک کتنا بن جائے گا ؟

وزیر خوراک - صرف لڑکوں کا ہی نہیں بلکہ لڑکیوں کا بھی -
(قہقہہ)

ملک ثنا اللہ خان - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ دیہات میں جانے کے ہوٹل والوں کا کوٹا مقرر ہو جائے گا ؟

ڈاکٹر حلیم رضا ملک - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ڈپٹی کمشنر اور عوامی نمائندوں کی رپورٹوں میں سے کس کی رپورٹ کا یقین کریں گے ؟

مسٹر چیئرمین - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں -

رانا کے - اے - محمود خان - کیا جناب وزیر موصوف فرمائیں گے کہ ۱۹۷۲ء میں مردم شماری ہو چکی ہے ، اس کے مطابق کب تک راشن دیا جائے گا ؟

مسٹر چیئرمین - یہ Policy matter ہے -

رانا کے - اے - محمود خان - جناب والا - یہ Policy matthr نہیں ہے - کیا وہ بھوکوں مریں ؟

Mr. Abdul Qayyum Butt : Sir, I think you should not act as a Minister. Let the Minister reply.

Mr. Chairman : This is not the thing. I have to see the relevancy of the questions that are put. I must see whether there is any thing connected with the main question. I cannot entertain that supplementary question which has no bearing on the question.

Mr. Abdul Qayyum Butt : That is very much a relevant question.

Mr. Chairman : You have not to decide that.

کسی آبادی کے مقامی باشندوں کو راشن ڈپو الاٹ کرنا

*۳۴۷ - مسٹر عبدالقیوم بٹ - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا حکومت راشن ڈپو الاٹ کرنے کے سلسلے میں کسی آبادی کے مقامی باشندوں کو ترجیح دینے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ مذکورہ راشن ڈپوؤں کی مناسب کارکردگی میں بدعنوانیوں کے مواقع بہت کم رہ جائیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - متعلقہ ڈپٹی کمشنر راشن ڈپو الاٹ کرتے ہیں وہ ڈسٹرکٹ الاٹمنٹ بورڈ کی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے موزوں امیدوار کو ڈپو الاٹ کرتے ہیں - کسی خاص حلقہ میں راشن ڈپو کی الاٹمنٹ کرتے وقت اس علاقے کے رہنے والے اور کسی دوسرے علاقے کے رہنے والے میں تمیز نہیں کی جاتی اور محکمہ خوراک و امداد باہمی ایسا نہیں سوچتا -

مسٹر عبدالقیوم بٹ - جناب والا - میں نے سوال اس لیے دیا تھا کہ یہ معلوم کیا جائے کہ جب دو امیدوار ڈپو کے حصول کے لیے آ جاتے ہیں اور دونوں برابر کی شرائط پورا کرتے ہیں تو کیا آپ جو مقامی باشندہ ڈپو لینا چاہتا ہے اس کو ترجیح دیتے ہیں ؟

وزیر خوراک - میں نے پہلے بھی اپنے جواب میں عرض کیا ہے

کہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر راشن ڈپو الاٹ کرتے ہیں اور وہ ڈسٹرکٹ الاٹمنٹ بورڈ کی سفارش کو مدنظر رکھتے ہوئے موزون امیدوار کو ڈپو دیتے ہیں ۔

حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ الاٹمنٹ بورڈ کی ہیئت ترکیبی کیا ہے ۔ اس میں کون کون سے لوگ شامل ہیں ؟

وزیر خوراک ۔ پہلے درخواستیں لی جاتی ہیں اور پھر راشن کنٹرولر اور ڈپٹی کمشنر اور اگر دیہی علاقوں میں ہو تو ریونیو بورڈ کا ممبر اس کی چھان بین کرتا ہے ۔ اس کے بعد درخواست گذار کی background دیکھ کر کہ یہ پہلے کام کرتا رہا ہے اور اس کے پاس اثاثہ ہے پھر اس کو یہ الاٹمنٹ کی جاتی ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ملک ۔ کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ نہ صرف الاٹمنٹ بورڈ نے ڈپو الاٹ کئے ہیں بلکہ خود وزیر موصوف کی سفارش پر بھی کئی ڈپو الاٹ ہوئے ہیں ؟

وزیر خوراک ۔ میں یہ general debate میں عرض کر چکا ہوں کہ ایسا ان حضرات کی سفارش پر کیا جاتا ہے جو اس علاقے کے اس معزز ایوان کے ممبران ہیں ۔

حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ شہروں میں جو موجودہ راشن ڈپو ہیں ان پر راشن کارڈوں کی تعداد بہت زیادہ ہے ۔ اور اس وجہ سے ڈپو ہولڈرز بلیک کرتے ہیں اور ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں ؟ انہیں ڈپو لینے میں بہت دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے ۔ اگر ڈپو کے حصول کے طریقہ کار کو آسان بنایا جائے تو وہ عوامی خدمت کے جذبہ کے تحت ڈپوؤں کے حصول کے لیے کوشش کریں ؟

مسٹر چیئرمین ۔ آپ نے ایک سوال میں بہت سے سوال کر دیے ہیں ۔ اس کے لیے علیحدہ سوال دیں ۔

وزیر خوراک ۔ ویسے ان کی اطلاع کے لیے عرض کردوں کہ تقسیم کار کو بہتر بنانے کے لیے پانچ سو کارڈ ایک راشن ڈپو کے کر دیے گئے ہیں ۔ اس سے تقسیم کار بہتر ہو جائے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس بورڈ میں اس حلقے کے ممبر کو بھی شامل کیا جاتا ہے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ یہ سوال نہیں ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایم ۔ پی ۔ اے کی سفارش پر ڈپو دیا جاتا ہے ۔ اگر متعلقہ ایم ۔ پی ۔ اے اس امیدوار کو موزوں سمجھے تو وہ اس کی سفارش کرتا ہے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ کیا یہ درست ہے کہ دیہات میں راشن کارڈ نہیں دیے گئے ؟

وزیر خوراک ۔ دیہاتی علاقوں میں راشن کارڈ نہیں ہیں ۔

چوہدری امان اللہ لک ۔ میں وزیر موصوف سے یہ دریافت کروں گا کہ ایک تجویز حکومت کے زیر غور تھی کہ ڈپوؤں کی تقسیم کار امداد باہمی کی وساطت سے کی جائے ۔ کیا وہ تجویز زیر غور ہے اور اس کا فیصلہ ہو چکا ہے ؟

وزیر خوراک ۔ یہ معاملہ زیر غور رہا مگر پھر یہ مناسب سمجھا گیا ہے کہ ہر علاقے میں ایک ڈپو قائم کیا جائے ۔ ایک کمیٹی ہو جو اس علاقے کی نمائندگی کرتی ہو تاکہ اس کی نگرانی کی جا سکے ۔

میاں مصطفیٰ ظفر ۔ جناب والا ۔ جن دیہاتی علاقوں میں ابھی تک راشن کارڈ نہیں ہیں ۔ کیا یہ ضروری نہیں کہ ڈپو ہولڈر وہاں کا مقامی ہوتا کہ وہ شناخت پر لوگوں کو گندم یا چینی وغیرہ دے سکے ؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ اگر وہ وہاں کا مقامی نہیں تو وہ بغیر راشن کارڈ کے چینی آٹا وغیرہ دے سکتا ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر موصوف اس امر سے آگاہ ہیں کہ لائل پور میں ڈیڑھ سو ڈپو ٹھیکے پر چل رہے ہیں ؟

مسٹر چیئرمین ۔ یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے ۔

خان امیر عبداللہ خان روکڑی - جناب والا - سوال کا جواب وزیر موصوف کو دینا چاہیے لیکن وہ تو اٹھنا بھی گوارا نہیں کرتے -

مسٹر چیئرمین - میں اس سوال کو relevant سمجھوں تو وہ جواب دیں -

وزیر مواصلات و تعمیرات - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - عبدالقیوم بٹ صاحب کا ابھی سوال ختم نہیں ہوا تھا مگر روکڑی صاحب اور میرے دوسرے معزز ممبر بھی کھڑے ہوگئے - اسطرح ادھر سے تین آدمی سوال کر رہے ہیں -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - کیا وزیر خوراک یہ بیان فرمائیں گے کہ ایک ہی حلقے میں کئی آدمیوں کو ڈپو الاٹ کر دیا جاتا ہے اور وہ آپس میں لڑتے رہتے ہیں ؟

وزیر خوراک - کوئی ایسی مثال میرے علم میں لائیں -

مسٹر ناصر علی خان بلوچ - میں کئی ایسی مثالیں دے سکتا ہوں -

مسٹر چیئرمین - آپ ان کے چیمبر میں تشریف لے جائیں اور انہیں اس کی اطلاع بہم پہنچائیں - وہ اس پر کارروائی کریں گے -

سید تابش الوری - الاٹمنٹ بورڈ اصولی طور پر اراکین اسمبلی پر مشتمل ہوتا ہے - کیا یہ حقیقت ہے کہ اس بورڈ میں حزب اختلاف کا کوئی نمائندہ شامل نہیں ہے ؟

وزیر خوراک - جہاں تک الاٹمنٹ بورڈ کا تعلق ہے - میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ اس میں کوئی اسمبلی کا رکن ممبر نہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - کیا وزیر موصوف اس سلسلے میں یہ ہدایت کرنے کے لیے تیار ہیں کہ عوامی نمائندوں کو بھی اعتماد میں لیا جائے ؟

مسٹر چیئرمین - وہ پہلے اس کا جواب دے چکے ہیں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ۔ کیا یہ درست نہیں کہ جو جعلی راشن کارڈ بنے ہوئے ہیں ان پر تعداد زیادہ لکھی ہوئی ہے اور اس corruption سے بچنے کے لیے اگر مقامی لوگوں کو ڈپو ہولڈر بنایا جائے تو اس کی شناخت بہتر ہو سکے گی ؟

مسٹر چیئرمین ۔ میں اپنے دوست مسٹر عبدالقیوم بٹ سے درخواست کروں گا کہ اگر کہیں ایسی بات ہوئی ہے تو وہ منسٹر متعلقہ کو مطلع کریں ۔ عوامی نمائندہ ہونے کے باعث آپ کا بھی یہ حق ہے کہ آپ ان کے نوٹس میں لائیں کہ یہ باتیں یہاں ہو رہی ہیں ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ - میں نے سوال اس لیے کیا ہے کہ کئی بارسوخ خاندان ایسے ہیں جو بیٹھے ہوئے لائل پور میں ہیں اور ڈپو پنڈی میں لے رہے ہیں یا بیٹھے ہوئے کیمبل پور میں ہیں اور ڈپو پنڈی میں لے رہے ہیں ۔ اس لیے اگر مقامی لوگوں کو ڈپو دیے جائیں تو corruption کم ہو جائے گی ؟

Mr. Chairman : If you have any such case, bring it to the notice of the government.

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ میں ہاؤس کے سامنے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر مجھے وقت دیا جائے تو میں پانچ چھ بلکہ سات آٹھ ڈپو ایک ہی فیملی کے جو مختلف محلوں میں ہیں ۔ بتا سکتا ہوں اور بتاؤں گا ۔

بنک امداد باہمی کے واجب الوصول قرضوں کی وصولی

*۶۳۰ - راؤ محمد افضل خان - کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے بنک امداد باہمی کے واجب الوصول قرضوں کی وصولی کا کام پنجاب کوآپریٹو بولین سے اپنی تحویل میں لے لیا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) بالا کا جواب اثبات میں ہے تو آیا متذکرہ وصولی کی رفتار تسلی بخش ہے یا پہلے سے بھی ابتر ہو گئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو متذکرہ ابتری کی وجوہ کیا ہیں ؟

وزیر امداد باہمی (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) نہیں۔ امداد باہمی بنکوں کے قرضہ جات کی وصولی کا کام کبھی بھی "پنجاب کوآپریٹو یونین" کے سپرد نہیں ہوا تھا۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

رائے میاں خان کھرل ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ درست نہیں ہے کہ امداد باہمی کے بنکوں میں سے لوگوں نے بوگس ناموں پر قرضے لے رکھے ہیں ، وہ اپنا کام چلا رہے ہیں اور پیسہ واپس نہیں دے رہے کیونکہ انہوں نے غلط آدمیوں کے نام پر بوگس کاغذات داخل کرکے قرضہ حاصل کر رکھا ہے ؟

وزیر امداد باہمی ۔ میرے نوٹس میں یہ بات نہیں ہے۔ اگر یہ لے آئیں تو اس کا تدارک کیا جائے گا۔

راؤ محمد افضل خان ۔ کیا وزیر امداد باہمی بیان فرمائیں گے کہ اگر پنجاب کوآپریٹو یونین قرضہ جات وصول نہیں کرتی تو وہ کون سا طریقہ ہوگا جس سے یہ قرضہ جات وصول ہو سکیں گے ؟

وزیر امداد باہمی ۔ جو سوسائٹیاں اور بنک قرضے دیتے ہیں یہ ان کا کام ہے کہ وہ قرضے وصول کریں۔

چودھری محمد یعقوب علی بھہ ۔ جناب والا ۔ ان قرضوں کی وصولی کے لئے کوئی سوسائٹی کوئی موثر اقدام نہیں اٹھا رہی ۔ جب حکومت کے علم میں یہ بات ہے تو حکومت اس ضمن میں کیا اقدام کر رہی ہے ؟

وزیر امداد باہمی ۔ جناب والا ۔ مارشل لاء آرڈر ۳۱ اسی لئے اس حکومت نے پیش کیا تھا جس کے تحت ۶ کروڑ قرضوں میں سے ۳ کروڑ قرضے وصول کئے جا چکے ہیں ۔

میاں اسماعیل ضیاء ۔ کیا وزیر موصوف از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اتنی بڑی وصولی جناب گورنر مسٹر غلام مصطفیٰ کھر کی ذاتی توجہ کی وجہ سے ہوئی ہے ؟

چودھری امان اللہ لک ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ سنٹرل کوآپریٹو بنک لاہور میں ۱ کروڑ ۳۰ لاکھ روپے کا گھاٹا ہوا ؟ اس کی وصولی کے سلسلے میں حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں ۔ کیا اس کے وصول ہونے کا کوئی امکان ہے ۔

Minister for Cooperation :—This is an independent question.

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا ۔

مسٹر چیئرمین ۔ وہ کہتے ہیں یہ نیا سوال ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میرا سوال وصولی کے سلسلے میں ہے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ وہ تمام مواد اکٹھا کرکے ہی جواب دیں گے ۔

Mrs Syeda Abida Hussain : Will the Minister please state why, despite the Martial Law Order, only half of the specified amount was recovered ? Was it due to the fact that in some cases strict measures were adopted while in the case of some debtors, the same tactics were not adopted ? What were the reasons for this discrimination ?

Minister for Cooperation : There was no discrimination involved. Efforts were made to recover the amount and efforts are still continuing. Cases have been instituted against all the debtors who owed money to the banks.

Mrs. Speda Abida Hussain : In some cases of debtors property was attached but in some cases it was not attached. Why were these measures adopted in some cases and avoided in other cases ?

Minister for Cooperation : I have come across no such case where these proceedings have been avoided.

کوآپریٹو شوگر ملز راھوالی

*۶۳۱ - راؤ محمد افضل خان - کیا وزیر امداد باھمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کوآپریٹو شوگر ملز راھوالی کو جب سے کالعدم کوآپریٹو ترقیاتی بورڈ نے اپنی تحویل میں لیا ہے اس وقت سے ابتک سال وار منافع یا نقصان کس قدر ہے ؟

وزیر امداد باھمی (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - مطلوبہ تفصیل کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھا گیا -

---

گوشوارہ

نمبر شمار	سال	نفع	نقصان	جس کی طویل میں رہی
۱-	۱۹۶۲-۶۳	۱۳،۴۳،۰۰۰	—	مغربی پاکستان کوآپریٹو بورڈ
۲-	۱۹۶۳-۶۴	۱۰،۷۴،۰۰۰	—	ایضاً
۳-	۱۹۶۴-۶۵	۷،۲۸،۰۰۰	—	ایضاً
۴-	۱۹۶۵-۶۶	۴،۶۴،۰۰۰	—	ایضاً
۵-	۱۹۶۶-۶۷	۲،۴۴،۰۰۰	—	ایڈمنسٹریٹر کوآپریٹو ڈویلمنٹ پروجیکٹس اینڈ فنڈ لاھور -

۶-	۱۹۶۷-۶۸	—	۷،۳۱،۷۰۰	مسیرز العطا انڈسٹریل منیجمنٹ لمٹیڈ منیجنگ ایجنسی -
۷-	۱۹۶۸-۶۹	—	۶،۵۳،۴۸۴	ایضاً
۸-	۱۹۶۹-۷۰	—	۱۰،۸۸،۵۹۱	ایضاً
۹-	۱۹۷۰-۷۱	۴۰،۱۲،۰۰۰	—	ایڈمنسٹریٹر کواپریٹو ڈویلپمنٹ فنڈ اینڈ پراجیکٹس لاہور -

---

کواپریٹو شوگر ملز راھوالی کی منتقلی

*۶۳۲ - راؤ محمد افضل خان - کیا وزیر امداد باھمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ کوآپریٹو شوگرملز راھوالی کے انتظام و انصرام کا کام العطا نامی مینجنگ ایجنسی کو منتقل کر دیا گیا ہے اگر ایسا ہی ہے تو کب سے -

(ب) آیا متذکرہ مینجنگ ایجنسی کا معاھدہ فسخ ہو چکا ہے یا یہ ابھی موجود ہے -

(ج) آیا متذکرہ مینجنگ ایجنسی نے کچھ دعوے متذکرہ ملز کے خلاف دائر کئے اگر ایسا ہی ہے تو متذکرہ دعاوی کے تصفیہ کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں یا کون سے انتظامات کرنے کا ارادہ ہے ؟

وزیر امداد باھمی (عبدالحفیظ کاردار) - (الف) یہ درست ہے راھوالی کوآپریٹو شوگر ملز کی مینجنگ ایجنسی میسرز "العطا" انڈسٹریل منیجمنٹ لمیٹڈ کراچی کو مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو دی گئی تھی -

(ب) میسرز "العطا" انڈسٹریل منیجمنٹ لیمٹڈ کراچی نے مورخہ یکم نومبر ۱۹۷۰ء کو اس معاہدہ کو ختم کر دیا تھا -

(ج) مینجمنٹ ایجنٹس نے راھوالی کوآپریٹو شوگر ملز کو کوئی مطالبہ پیش نہیں کیا -

---

ھنگامی قانون بھاری سودی قرضہ جات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۵۹ء

*۷۳۹- - نوابزادہ سردار عطا محمد خان لغاری - کیا وزیر امداد باھمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا ھنگامی قانون بھاری سودی قرضہ جات مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۵۹ء کے احکامات کو انجمن ھائے امداد باھمی پر اطلاق پذیر کرنے کے بارے میں حکومت غور کر رہی ہے ؟

وزیر امداد باھمی (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - جی نہیں -

جلالپور پیر والا کو کھانڈ کی فراھمی

*۸۳۲ - دیوان سید غلام عباس بخاری - کیا وزیر خوراک از رہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے ضلع ملتان کے قصبہ جلالپور پیروالا کی آباد ۱۳۰۰۰ افراد پر مشتمل ہے - لیکن مذکورہ قصبہ میں صرف دو راشن ڈپو کام کر رہے ہیں -

(ب) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس قصبہ کے باشندوں کو راشن کارڈوں پر ۶ چھٹانک فی کس ماھانہ کے حساب سے کھانڈ دی جاتی ہے -

(ج) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ ضلع ملتان کے کئی دوسرے قصبوں میں صارفین کو ۱۲ چھٹانک فی کس ماہانہ کے حساب سے کھانڈ فراہم کی جا رہی ہے ۔

(د) آیا یہ بھی امر واقعہ ہے کہ موسم گرما کی سخت گرمی میں صارفین کو ٹھنڈے مشروبات وغیرہ کے لئے زیادہ کھانڈ کی ضرورت ہوتی ہے ۔

(ہ) اگر (الف) تا (د) بالا کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ قصبہ کے لئے فی کس ماہانہ کوٹا بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی ہاں ۔

(ج) صرف ضلعی ہیڈ کوارٹرز میں چینی بارہ چھٹانک فی کس ماہانہ تقسیم کی جا رہی ہے ۔ اور دیگر چھوٹے شہروں میں چینی چھ چھٹانک فی کس ماہانہ کے حساب سے تقسیم کی جاتی ہے ۔

(ج) اس ضمن میں حتمی طور کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔

(ہ) حکومت چینی کا کوٹا بڑھانے کا پختہ ارادہ رکھتی ہے مگر اس کا انحصار چینی کی پیداوار میں اضافے پر ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ آپ کی وساطت سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ جو حکومت اسلامی معاشرہ اور مساوات محمدی کے قائل ہے وہ شہری اور دیہاتی میں امتیاز کیوں برت رہی ہے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ دیوان صاحب یہ ایک بحث ہے جس کے لیے کوئی ریزولیوشن آنا چاہئے ۔ بد قسمتی سے جب سے یہ ملک بنا ہے یہی اظہار ہوتا رہا ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ جناب والا ۔ ہمارا یہ تاثر ہے کہ وزیر موصوف بہت قابل ہیں ۔ ان کو کافی معلومات ہیں ۔ اگر ہمارے سوالات کے جوابات آپ کی بجائے وہ خود دیں تو ہم زیادہ مطمئن ہوں گے ۔

مسٹر چیئرمین ۔ لائق وزیر تو پہلے بھی آتے رہے ہیں ۔ بعد میں بھی آتے رہیں گے ۔ جس کے متعلق آپ نے اظہار کیا ہے یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے کہ دیہات میں کیا کر رہے ہیں شہروں میں کیا کر رہے ہیں ۔ آپ نے تقریر کرنا چاہی تھی اس لئے میں نے روکا ہے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری - جناب والا ۔ میں نے یہ پوچھا ہے کہ یہ فرق کیوں رکھا گیا ہے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ یہ فرق تو پیدائشی طور پر ہے ۔ آپ امیر گھرانے میں پیدا ہوئے ۔ میں غریب گھرانے میں پیدا ہوا ۔ فرق تو ہوتا ہے ۔ اسکو ضرور دور کریں گے ۔ یہ کام ہو رہا ہے ۔ آپ نے مساوات محمدی کا ذکر فرمایا ہے ۔ اسکا نزول ہوگا اسکو انشاءاللہ ہم ٹھیک کریں گے ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ اسکا فرق کیوں رکھا گیا ہے ۔ اگر یہ فرق رکھا گیا ہے تو کیوں رکھا گیا ہے ؟

مسٹر چیئرمین ۔ آپ کوئی definite ضمنی سوال پوچھیں ۔ آپ تو بحث کی صورت نکال رہے ہیں ۔

دیوان سید غلام عباس بخاری - جناب والا ۔ میں وزیر متعلقہ سے یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ جو فرق رکھا گیا ہے اسکی وجوہ کیا ہیں ۔ آئندہ اس فرق کو برابر کرنے کیلئے کوئی اقدامات کرنا چاہتے ہیں ؟

مسٹر چیئرمین ۔ یہ ایک آدمی کے برابر ہونے کا سوال نہیں ۔ ساری قوم کو برابر کرنا پڑے گا ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب نے فرمایا ہے کہ مساوات محمدی کا نزول ہونے والا ہے ۔ وہ نزول جناب کا ہوگا یا اور کسی کا ؟

مسٹر چیئرمین - ساری قوم کا ہوگا -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - کیا یہ درست ہے کہ شہری اور دیہاتی علاقے میں چینی کی تقسیم کے سلسلے میں جو اصول طے ہوئے ہیں - اس کی بنا یہ ہے کہ شہری علاقے میں سیاسی اور پولیٹیکل awakening زیادہ ہے وہاں ہڑتالوں سے ڈرتے ہوئے دیہاتی آبادی کو محروم کیا گیا ہے ؟

مسٹر چیئرمین - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - میں تو اصول پوچھ رہا ہوں یہ ضمنی سوال کیسے نہیں بنتا ہے ؟

مسٹر چیئرمین - اصول کا آپکو بھی پتہ ہے مجھے بھی پتہ ہے - یہ ضمنی سوال کیسے بنتا ہے ؟

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - سوال تو بنتا ہے لیکن آپ ہمیں وزیر موصوف کے قریب نہیں جانے دیتے - میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ شہری اور دیہاتی آبادی میں چینی کی تقسیم کار کا اصول کیا ہے ؟

مسٹر چیئرمین - آپ نے تو ایک ڈر کا اظہار کیا ہے کہ شہر والوں کی طرف سے ڈر ہوتا ہے -

چودھری امان اللہ لک - اصول یہ تھا - اس لئے گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے -

وزیر مال و آبپاشی - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - یہ تو چودھری امان اللہ صاحب نے بھی سن لیا ہوگا کہ آپ نے رولنگ دے دی ہے - اس پر کسی ممبر کو بحث کا اختیار نہیں ہے - اس لئے ممبر صاحب کو ہدایت ہونی چاہئے کہ بیٹھ جائیں -

چودھری امان اللہ لک - جناب والا - وزیر موصوف بار بار اٹھتے ہیں - اور آرڈر کو enforce کرتے ہیں -

Minister for Irrigation : Every member of this House has the right to request the chair.

بیگم آباد احمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ پہلے دیہات میں گڑ اور شکر زیادہ استعمال ہوتی تھی اب اس پر پابندی لگ گئی ہے ۔ اس طرح دیہات کا حق مجروح ہوا ہے ۔ کیونکہ شہر کا کوٹا بہت کم ہے ۔ لاہور میں غریبوں کو جو راشن مل رہا ہے وہ زیادہ تر امیر لوگ فروخت کر رہے ہیں ۔ کیونکہ ان کی آمدنی میں گنجائش اتنی نہیں ہے ۔ آپ بڑی بڑی کوٹھیوں میں رہتے ۔ غریب چھوٹے گھروں میں رہتے ہیں ۔ گھر تو ہر ایک کو ملے گا لیکن چھوٹی آمدنی والے کو آپ بڑا گھر دینا چاہیں گے تو آپ یقیناً کامیاب نہیں ہوں گے ۔ ان کی گنجائش اتنی نہیں ہے کہ وہ بڑی کوٹھی رکھ سکیں ۔ اس طرح چینی نہ ہو تو کچھ گڑ اور شکر استعمال کرنے کے تو حقدار ہیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ بیگم صاحبہ ٹھیک ہے تقریر نہ فرمائیں ۔

میاں خورشید انور ۔ پھر مساوات محمدی کیسے ہوگی ۔

چودھری عبدالعزیز خان ڈوگر ۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ ضلع ہیڈ کوارٹر پر چینی ۱۲ چھٹانک کے حساب سے تقسیم کی جا رہی ہے جبکہ چھوٹے شہروں میں ۶ چھٹانک فی کس کے حساب سے کوٹا مقرر کیا ہے ۔ یہ فرق کیوں روا رکھا گیا ہے ؟

وزیر خوراک ۔ جناب والا ۔ یہ تناسب جو رکھا گیا ہے ۔ یہ لوگوں کی ضرورت کے مطابق ہے ۔ اور وہاں کے لوگوں کے رہن سہن کے طریقہ کار کے مطابق بھی ہے ۔ مثلاً دیہاتی علاقوں میں لوگ گڑ کا استعمال کرتے ہیں اور شہروں میں زیادہ تر چینی کا استعمال ہوتا ہے ۔ اس لئے ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھ کر بڑے شہروں میں ۱۲ چھٹانک چھوٹے شہروں میں ۶ چھٹانک اور دیہی علاقوں میں ۲ چھٹانک کوٹا مقرر ہے ۔

مسٹر عبدالقیوم بٹ ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ بعض علاقے ایسے ہیں جہاں فرق رکھا گیا ۔ مثال کے طور پر پنڈی ، جہلم

اور کیمبلپور کے اضلاع ہیں جہاں چینی کے کوٹے کے سلسلے میں فرق پایا جاتا ہے۔

وزیر خوراک۔ جہاں سے فاضل رکن آئے ہیں وہاں ۲ چھٹانک ہے۔

میاں مصطفیٰ ظفر۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ دیہاتی علاقوں میں اتنا زیادہ گڑ کیوں بنایا جاتا ہے؟

وزیر خوراک۔ یہ taste کی بات ہوتی ہے۔ مشاہدے میں یہی آیا ہے کہ دیہی علاقوں میں لوگ گڑ زیادہ کھاتے ہیں۔

رانا پھول محمد خان۔ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ جن دیہاتوں میں گنا ایک ایکڑ بھی کاشت نہیں ہو رہا وہاں لوگوں کے لئے چینی کا کوٹا ۶ چھٹانک کرنے کے لئے حکومت تیار ہے۔؟

وزیر خوراک۔ پیداوار کے اضافے کے بعد اس پر غور کیا جا سکتا ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ جناب والا۔ سوال کے حصہ 'ج' کے جواب میں کہا گیا ہے۔ کہ چھوٹے شہروں میں چینی ۶ چھٹانک ماہانہ کے حساب سے دیجاتی ہے۔ لیکن میں اس ضمن میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کتنی آبادی کے اوپر یہ چینی کی نسبت رکھی گئی ہے۔ یعنی کتنے ہزار آبادی ہو تو یہ کوٹا ۶ چھٹانک تک دیا جاتا ہے؟

وزیر خوراک۔ ٹاؤن کمیٹیوں کی آبادی کے لحاظ سے یہ کوٹا دیا جاتا ہے۔

رانا پھول محمد خان۔ اگر ایک ٹاؤن کمیٹی کی آبادی ۱۰ ہزار ہے تو میں اگر ایک دیہات کی آبادی ۱۵ ہزار ثابت کر دوں تو اس کو آپ اس میں شمار کریں گے؟

وزیر خوراک۔ جو کچھ کیا گیا ہے وہ کسی حساب سے ہی کیا ہوا ہے۔

چودھری عبدالعزیز ڈوگر - جناب والا - ان کی اطلاع یہ ہے کہ بعض تحصیلوں کی آبادی ۵۰ ہزار سے بھی زیادہ ہے - مثال کے طور پر بورے والا کی آبادی ۶۰ ہزار تک ہے وہاں بھی کوٹا ۶ چھٹانک سے زیادہ دیا جا رہا ہے -

مسٹر چیئرمین - یہ کوئی ضمنی سوال نہیں ہے بلکہ ایک طرح کی اطلاع ہے -

میاں مصطفیٰ ظفر - جناب والا - میں نے عرض کی ہے کہ بعض علاقوں میں گڑ بنانے پر پابندی ہے - کیا وزیر موصوف اس ضمن میں بتائیں گے کہ ان علاقوں میں آپ چینی کا کوٹا بڑھائیں گے ؟

وزیر خوراک - یہ ان علاقوں پر پابندی ہے جہاں مل زون ہیں - اور ان علاقوں میں ابھی تک کوٹا ۲ چھٹانک کا ہے اور یہ قائم رہے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر موصوف وضاحت فرمائیں گے کہ جب ٹاؤن کمیٹیاں اور میونسپل کمیٹیاں دونوں اربن ایریا میں شمار ہوتی ہیں تو قانون کے لحاظ سے ان کے کوٹہ ۶ اور ۱۲ چھٹانک میں فرق کیوں ہے ؟

وزیر خوراک - اس کے لئے مجھے نیا سوال درکار ہے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں نے فرق کی نسبت پوچھا ہے -

مسٹر چیئرمین - اس فرق کے متعلق انہیں معلوم ہے کہ یہ فرق ہے -

چودھری محمد یعقوب علی بھٹہ - جناب والا - آپ مقدمے کا فیصلہ ہونے سے پہلے ہی ڈگری دیدیتے ہیں آپ ہماری بات تو سن لیں -

مسٹر چیئرمین - یہ سوال غیر متعلقہ ہے -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میں وزیر صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ ان کے علم میں بھی ہے کہ جن علاقوں میں ملیں لگی ہوئی ہیں وہاں گڑ بنانے کی اجازت نہیں - کیا وہاں کے لوگوں کا ۱۲ اور ۱۲ چھٹاانک کا کوٹا کرنے کو تیار ہیں ؟

وزیر خوراک - جو مزدور ان شوگر ملوں میں کام کرتے ہیں ان کا کوٹا کم کر دیا گیا ہے - میں فاضل ممبر کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ کوٹا وہی رہے گا جب تک کہ آبادی نہیں بڑھتی -

رانا کے اے محمود خان - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ چینی کی پیداوا کا اضافہ تو متوقع ہے - تو پھر انہوں نے کیوں جواب دیا ہے کہ جب پیداور بڑھ جائے گی ؟

وزیر خراک - انشا اللہ اگلے سال ہو جائیگا -

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

حافظ علی اسد اللہ - ضلع جھاول نگر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہے - گڑ بنانے پر پابندی عائد ہے - کیا وہاں کے لئے چینی کا کوٹا بڑھانے کا بندوبست کیا جائیگا اور اس پر غور کیا جائیگا ؟

وزیر خوراک - صرف مل کے زونوں میں اس دفعہ کا نفاذ ہے جو تھوڑے ہی دنوں تک ہٹا لی جائے گی -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - انہوں نے جواب میں کہا ہے - "جب پیداوار میں اضافہ ہو جائیگا" ایسا کرنے کے لئے کیا انہوں نے کوئی امداد دینے کا بندوبست کیا ہے یا کوئی خاص انتظامات کئے ہیں ؟

مسٹر سپیکر - یہ بات ان کے محکمہ سے تعلق نہیں رکھتی -

رانا پھول محمد خان - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ پیداوار بڑھانے کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - تمام ضلع رحیم یار خان کو شوگر مل ایریا قرار دیا گیا ہے اور وہاں گڑ بنانے کی ممانعت ہے - ایسی صورت حال کیونکر ہے ؟

وزیر خوراک ۔ جو بھی علاقہ مل زون میں آتا ہے ۔ اس پر پابندی عائد کی جاتی ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں اس جواب کو چیلنج کرتا ہوں ۔ سارا ضلع رحیم یار خان کو شوگر مل ایریا قرار دیا گیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اگر شوگر مل ایریا میں آتا ہے تو یہ ہے ۔ اگر نہیں آتا تو نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ یہ میرے ضمنی سوال کا جواب درست نہیں دیا گیا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ شوگر مل کے ایریا کو دوسرے ایریا سے کتنے دور رکھا گیا ہے ؟

وزیر خوراک ۔ ۱۲ یا ۱۴ میل کا زون ہوتا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ اس پر مزید بحث کی اجازت نہیں دی جا سکتی ۔

امداد باہمی کے سٹور

*۹۱۳ ۔ رائے عمر حیات خان ۔ کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) امداد باہمی کے سٹوروں کی صوبہ بھر میں کل کتنی تعداد ہے ۔ ان میں سے ہر ایک میں ملازمین کی تعداد کتنی ہے ۔ نیز امداد باہمی کے سٹور کھولنے کی سکیم پر اس وقت تک کل کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے ۔

(ب) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ جزو (الف) بالا میں متذکرہ سٹور

بہت زیادہ خسارے پر چل رہے ہیں ۔ اگر اگر ایسا ہی ہے تو آیا حکومت اس سکیم کو ترک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر امداد باھمی (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) صوبہ میں سٹوروں کی کل تعداد ۲۲۳ ہے اور ہر سٹور میں تقریباً ایک یا دو ملازم کام کر رہے ہیں - کل ملازم ۲۷۳ ہیں ان کے علاوہ ۹ جز وقتی ملازم ہیں - اب تک کل ۶۳۲،۳،۲۴۵ روپے خرچ ہوئے ہیں -

(ب) ملتان ڈویژن سٹورز منافع بخش جا رہے ہیں جبکہ لاہور - سرگودھا اور راولپنڈی میں نقصان میں رہتے ہیں - بہاول پورڈویژن میں معمولی نقصان ہوا ہے ویسٹ پاکستان کواپریٹو کیزومر سوسائٹی کے سٹوروں کو چلانے یا بند کرنے کا سوال وزراء کی کابینہ میں فیصلہ کے لئے پیش کر دیا گیا ہے -

حافظ علی اسداللہ - کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ سرگودھا اور راولپنڈی کے سٹوروں کو کتنا خسارہ ہوا ہے ؟

وزیر امداد باھمی - جناب والا - اس کیلئے لیا سوال درکا رہے -

میاں خورشید انور - جناب والا - کیا مناسب نہیں ہے کہ ان سٹورز کو آپ بند کر دیں کیونکہ یہ خسارے میں جا رہے ہیں ؟

وزیر امداد باھمی - معاملہ زیر غور ہے -

رائے میاں خان کھرل - کیا وزیر موصوف یہ بیان فرمائیں گے کہ جو لوگ اس خسارے کے ذمہ دار ہیں ان کے خلاف کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر امداد باھمی - جناب والا - ان لوگوں کے خلاف جو اس میں ملوث ہیں محکمانہ ایکشن لیا جا رہا ہے - باقی کئی لوگوں کے خلا ایکشن زیرغور ہے -

مسٹر سپیکر - وقفہ سوالات ختم ہوا -

وزیر امداد باہمی - جناب والا ۔ میں بقیہ سوالوں کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں -

---

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میزپر رکھے گئے

کوآپریٹو بنکوں کے قرضے

*۹۵۳ - میاں اسماعیل صیاء ۔ کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ صوبہ میں کوآپریٹو بنکوں نے یکم اکتوبر ۱۹۵۸ء سے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء تک کتنی مالیت کے قرضے دیئے - نیز ان قرضوں کی مالیت کیا ہے جو مذکورہ مدت کے دوران ناقابل ادا سمجھ کر معاف کر دیئے گئے اور ان اشخاص کے نام کیا ہیں جن کو دیئے گئے قرضے ناقابل ادا سمجھ کر معاف کر دیئے گئے ؟

وزیر امداد باہمی (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - ۲،۸۳،۷۳،۲۴،۰۶۸ روپے

۳۵،۵۷،۲۴۱۶۸۴ روپے

*گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے ؛

کھانڈ کے نرخ

*۹۵۹ - سردار نصراللہ خان دریشک ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جب موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالا تھا ۔ اس وقت کھانڈ کا کل کتنا ذخیرہ تھا ۔ نیز منڈی میں کھانڈ کی قیمتوں میں موجودہ غیر معمولی اضافہ کی وجوہ کیا ہیں اور اس سلسلے میں حکومت کیا اقدام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؛

---

* گوشوارہ ، آخر میں ملاحظہ فرمائیں -

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ حکومت کے گوداموں میں کوئی چینی موجود نہ تھی البتہ چینی کی ملوں کے پاس ۳۵،۳۲۶۲۹ ٹن چینی ۱۵ دسمبر ۱۹۷۱ء کو موجود تھی ۔ چینی کی کمی پچھلے ایک سال سے محسوس ہو رہی ہے ۔ ۷۲-۱۹۷۱ء میں چینی کی کل پیداوار ۱۴۷،۳۸۳ ٹن ہوئی تھی جبکہ صوبہ پنجاب کی ضروریات تقریباً تین لاکھ ٹن تھی ۔ ضرورت کے مقابلہ میں پیداوار کم ہونے سے قیمت میں اضافہ ہوا ۔ موجودہ حکومت نے اس بحران پر قابو پانے کے لئے پرائیویٹ تاجروں کو چینی باہر سے منگوانے کی اجازت دی اور ساتھ ہی خود حکومت نے بھی باہر سے چینی درآمد کی ۔

باہر سے درآمد شدہ چینی پر ایک تو قیمتی زر مبادلہ خرچ ہوتا ہے اور دوسرے یہ مسئلہ کا کوئی مستقل حل نہیں ہے ۔ اس لئے گنے کی قیمت ۳۶۲۵ روپے فی من سے بڑھا کر ۴۶۲۵ روپے فی من مقرر کر دی گئی ۔

گنے کی قیمت میں اضافہ کا لازمی نتیجہ شکر کی قیمت میں اضافہ تھا ۔ چنانچہ چینی کا نرخ ۱۶۰ روپے فی سیر سے بڑھا کر ۲۵۰ روپے فی سیر کرنا پڑا ۔ اس کے علاوہ کمی پر قابو پانے کے لئے چینی کی تقسیم مکمل طور پر حکومت نے اپنے اختیار میں لے لی اور راشن ڈپوؤں کے ذریعے سے عوام تک پہنچائی جا رہی ہے ۔ ہر دیہات میں ایک ڈپو کھولنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں اور ان ڈپوؤں کی دیکھ بھال کے لئے ایک کمیٹی بھی بنا دی گئی ہے جو پانچ معزز شہریوں پر مشتمل ہوگی ۔

چینی کی سمگلنگ کو روکنے کے لیے ۲۲ چیک پوسٹ قائم کر دی گئی ہیں تاکہ چینی ناجائز ذریعہ سے صوبہ سے باہر نہ جا سکے ۔

راشن کارڈوں پر چینی دینا

*۹۷۱ ۔ سردار نصراللہ خان دریشک ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ آیا یہ امر واقعہ ہے کہ حکومت نے تقریباً

۱۶ کروڑ روپے کی مالیت کی چینی درآمد کی ہے۔ اگر ایسا ہے تو اس کی تقسیم کے لئے کیا طریقہ کار وضع کیا گیا ہے اور کیا حکومت راشن کارڈوں پر چینی دینے کے لئے دیہاتی علاقوں کو شہری علاقوں کے برابر تصور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ چینی کی درآمد اور درآمدی چینی کی تقسیم کا کام مرکزی حکومت کا ذمہ ہے اور وہ ہی اس سوال کا جواب دے سکتی ہے۔ شہری اور دیہاتی کوٹے کو یکساں کرنے کوئی تجویز زیر غور نہیں۔ کیونکہ گنے کی پیداوار کا بیشتر حصہ شکر اور دیسی کھانڈ بنانے کے کام کر آیا ہے۔ اور یہ گڑ - شکر وغیرہ زیادہ تر دیہات میں ہی استعمال ہوتا ہے۔

حکومت کی خرید کردہ گندم

*۹۷۲ - سردار نصراللہ خان دریشک - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) حکومت نے اس سال کتنی مقدار میں گندم خریدی -

(ب) حکومت کے گوداموں میں موجودہ ذخیرہ کتنا ہے۔

(ج) حکومت نے گذشتہ سال کے دوران کتنی مقدار میں گندم خریدی اور

(د) جون ۱۹۷۰ء میں گندم کے سٹوروں میں گندم کا کتنا ذخیرہ موجود تھا؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (i) ۱۰۴۱۸۱۰۳ ٹن دیسی گندم

(ii) مورخہ ۲۶-۱۰-۷۳ کو ۱۰۵۳۷۸۰۱ ٹن

(iii) ۶۷۲۲۵۳ ٹن دیسی گندم

(iv) مورخہ ۱-۶-۷۱ کو حکومت کے گوداموں میں ۱،۸۲،۹۵۷ ٹن

رورل ورکس پروگرام کے تحت گندم ذخیرہ کرنے کے لئے گودام

*۱۱۲۴ - راؤ مراتب علی خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ضلع بہاول نگر کی چاروں تحصیلوں بہاول نگر، منچن آباد، چشتیاں اور فورٹ عباس میں سال ۷۰-۱۹۶۹ء میں رورل ورکس پروگرام کے تحت مختلف مقامات پر گندم ذخیرہ کرنے کے لئے ۱۶ گودام تعمیر کئے گئے ہیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مندرجہ ذیل معلومات فراہم کی جائیں :-

(۱) ۱۶ گوداموں کی تعمیر پر کل کس قدر اخراجات ہوئے -

(۲) یہ ۱۶ گودام کن کن مقامات یا چکوک میں تعمیر کئے گئے ہیں اور نزدیک ترین ریلوے اسٹیشن ہائے سے ہر گودام کا فاصلہ کیا ہے -

(۳) ان گوداموں میں کس قدر گندم ذخیرہ ہوئی ہے - گودام وار تفصیل بتائی جائے - اگر کسی گودام میں گندم ذخیرہ نہیں ہوئی تو اسکی وجوہات کیا ہیں -

(۴) ہر گودام پر کس قدر ملازمان رکھے گئے ہیں اور اس طرح ہر گودام پر سالانہ اخراجات کیا ہیں -

(۵) موضع کھانان چک نمبر آر/۳۸ و چک نمبر آر - ۳/۷۲ و چک نمبر آر ۵۸/۶ و چک نمبر ۱۲ کجیانی چھبیانہ روجھالوالی چک نمبر مراد ۳۳ میں تعمیر شدہ گوداموں میں آج تک کس قدر گندم ذخیرہ ہوئی ہے اور ان گوداموں کی حفاظت پر علیحدہ علیحدہ سال وار کس قدر اخراجات ہوئے ہیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) درست ہے ۔

(ب) (i) مبلغ ۱۱،۵۳،۵۳۶ روپے -

(ب) (i) و (iii) مطلوبہ کوائف ایوان کی میز رکھدیئے گئے ہیں -

(ب) (v) ہر گودام پر ایک چوکیدار تعینات ہے - اور گندم کی خریداری کے دوران درج ذیل سنٹروں پر دو چوکیدار تعینات کئے جاتے ہیں :-

۱ - روجھالوالی گودام -

۲ - مرید والا گودام -

۳ - چھبالہ -

۴ - بخشی خان -

۵ - کھانان -

۶ - چک نمبر ۷۰/۳-R-

گوشوارہ تفصیل سالانہ اخراجات ایوان کی میز رکھدیا گیا ہے -

(پ) (v) اس کا جواب اوپر (ب) (i) اور (ب) (v) میں تفصیل سے دے دیا گیا ہے -

گوشوارہ نمبر ۱ متعلقہ جزو ب -۲

نام گودام	محل و قوع	نزدیکی ریلوے سٹیشن	فاصلہ
۱- روجھانوالی (تین گودام)	جانب مشرق بہاول نگر شہر	بہاول نگر	تقریباً ۱ $\frac{۱}{۳}$ میل
۲- کھاٹاں (ایک گودام)	موضع کھاٹاں	کھاٹاں	" $\frac{۱}{۲}$ میل
۳- چک نمبر ۱۲ گجیانی (دو گودام)	چک نمبر ۱۲ گجیانی تحصیل چشتیاں	چشتیاں	" ۲ میل
۴- چک نمبر ۳۴ مراد (۱ گودام)	چک نمبر ۳۴ مراد ڈیہرانوالہ روڈ	چشتیاں	" ۱۱ میل
۵- چک نمبر ۵۴ فتح (۱ گودام)	چک نمبر ۵۴ فتح تحصیل چشتیاں	بخشن خان	" ۲ فرلانگ
۶- مرید والہ (۲ گودام)	منچن آباد ملحقہ ریلوے سٹیشن	منچن آباد	ملحقہ ریلوے سٹیشن
۷- چک نمبر $\frac{۷۰}{۴۰R}$ (۲ گودام)	چک نمبر $\frac{۷۰}{۴۰R}$ برلب سڑک ہارون آباد فورٹ عباس	ہارون آباد	" ۲ $\frac{۱}{۲}$ میل
۸- چیانہ (۲ گودام)	برلب سڑک بہاولنگر ہارون آباد	چیانہ	بالمقابل ریلوے
۹- چک نمبر $\frac{۵۸}{۴۰R}$ (۱ گودام)	برلب سڑک چشتیاں ہارون آباد	ہارون آباد	۳ میل
۱۰- چک نمبر $\frac{۱۰۷}{۶۰R}$ (۱ گودام)	چک نمبر $\frac{۱۰۷}{۶۰R}$	فقیروالی	۸ میل کچا

گوشوارہ نمبر ۲ متعلقہ جزو ب - ۳

گودام	سال ۶۹-۷۰	سال ۷۰-۷۱	سال ۷۱-۷۲	سال ۷۲-۷۳
۱- روجھانوالی	۱۱٬۹۸۷ بوری	۱۱٬۰۰۰ بوری	۶٬۰۰۰ بوری	۶٬۰۰۰ بوری
۲- کھاٹان	—	۵٬۰۰۰ بوری	۷۷۹ بوری	—
۳- چیبالہ	۹٬۳۷۸	۹٬۰۳۲	۵٬۵۶۹	۱٬۰۶۱
۴- مرید والہ (سنجن آباد)	۲۱٬۱۲۳	۱۳٬۶۳۲	۱٬۹۹۳	۱۶۰ ٹن چینی
۵- چک $\frac{۷۰}{۳\text{-}R}$	۱۱٬۰۰۰	—	—	—
۶- $\frac{۵۳}{R}$ (بخشن خان)	۵٬۰۰۰	۵٬۰۰۰	۳٬۵۸۵	۵۳۳
۷- چک نمبر ۱۲ گجیانی	۱۱٬۰۰۰	—	—	—
۸- چک نمبر $\frac{۱۰۷}{۶\text{-}R}$	—	—	—	—
۹- چک نمبر $\frac{۵۸}{۳\text{-}R}$	—	—	—	—
۱۰- چک نمبر ۳۳ مراد	—	۵٬۹۲۳	۱٬۷۸۱	۸۰

نوٹ :- گودام چک نمبر $\frac{۱۰۷}{۶\text{-}R}$ ، چک نمبر $\frac{۸۵}{۳\text{-}R}$ میں کبھی گندم یا کوئی دیگر اشیاء ذخیرہ نہیں کی گئیں ، کیونکہ یہ مراکز خریداری نہیں ہیں ۔ دوسرے سنٹروں سے گندم ذخیرہ کرنے میں گورنمنٹ کو نقصان ہے ۔

گوشوارہ نمبر ۳ متعلقہ جزو ب - ۴

سنٹر	سال ۶۹-۷۰	سال ۷۰-۷۱	سال ۷۱-۷۲	سال ۷۲-۷۳
۱- کھاٹان	۱۲۹۶/- روپے	۱۶۹۶/- روپے	۱۲۹۶/- روپے	۱۲۹۶/- روپے ہونگے
۲- چک نمبر $\frac{۵۸}{۳\text{-}R}$	—	۱۲۹۶/- "	۱۲۹۶/- "	۱۲۹۶/- "

۳- چک نمبر ۷۰/۳۰R	۱۹۳۳/-	"	۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"
	—		—		۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"		
۵- کجیانی	۱۹۳۳/-	"	۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"
۶- والی	۲۵۹۲/-	"	۲۵۹۲/-	"	۲۵۹۲/-	"	۲۵۹۲/-	"	۲۵۹۲/-	"
۷- ۲۳ مراد بخش خان	—		۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"
۸- چیبالہ	۱۹۳۳/	"	۱۰۸۰/-	"	۶۳۸/-	"	۱۲۹۶/-	"		
۹- چک نمبر ۵۳/۳۰R	۱۹۹۶/-	"	۱۱۵۲/-	"	۹۸۳/-	"	۱۲۹۶/-	"		
۱۰- مرید والہ	۲۵۹۲/-	"	۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"	۱۲۹۶/-	"

حثی سنز شوگر مل کی جیٹھہ بھٹہ سے وصول شدہ شوگر سیس

*۱۱۳۷- حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے -

(الف) حکومت کو حثی سنز شوگر مل جیٹھہ بھٹہ تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان سے آج تک شوگر سیس (sugar cess) کے سلسلے میں کتنی رقم وصول ہوئی ہے اور اس میں سے آج تک کتنی رقم خرچ ہوئی -

(ب) مذکورہ خرچ شدہ رقم کی تفصیل ترتیب وار بتائی جائے -

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سیس (cess) مذکورہ کے ذریعے آمدنی کی نسبت خرچہ کم ہوا -

(د) کیا یہ درست ہے کہ cess اس علاقے کے فلاح و بہبود کے لئے وصول کیا جاتا ہے ۔

(ہ) اگر جزو (ج) و (د) کا جواب اثبات میں ہو تو روکے مطلوبہ خرچ نہ کرنے کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) دوران مالی سال ۶۵-۱۹۶۴ء تا ۷۲-۱۹۷۱ء مبلغ ۷۸،۵۰،۸۶۶ روپے وصولی ہوئے تھے ۔ چنانچہ حکومت نے اپنے اخراجات وصول وضع کرنے کے بعد مبلغ ۷۷،۳۷،۰۰۰ روپے کی رقم برائے اخراجات منظور دی ہے ۔ مالی سال ۶۵-۱۹۶۴ء تا ۷۳-۱۹۷۲ء کے دوران میں ہونے والے اخراجات کا میزان مبلغ ۴۲،۲۶،۷۸۸ روپے بنتی ہے ۔

(ب) اخراجات کا تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی ہے ۔

(ج) درست ہے ۔

(د) درست ہے ۔

(ہ) اخراجات کیلئے مخصوص کردہ رقوم اراضی کے حصول کے طریق کار کی وجہ سے پیش آنے والے جھگڑوں کی وجہ سے پوری طرح خرچ نہیں کی جا سکیں ۔ بعد ازاں دسمبر ۱۹۷۱ء میں پیش نے والے ہنگامی حالات کی وجہ سے مجبوراً تعمیرات کا کام بند کرنا پڑا ۔

STATEMENT SHOWING THE DETAILS OF WORK DONE AND EXPENDITURE INCURRED WITHIN THE ZONAL AREA OF HYESONS SUGAR MILLS, LTD., JBHTA BHUTTA, DISTT. R. Y. KHAN

Sr. No.	Particular of scheme work	Length of road completed	Expenditure 1966-67	1967-68	1968-69	1969-70	1970-71	1971-72	1972-72 up to 9/72
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
	Jetha Bhatta Sugar Mills Zone.								
1.	Metalling/tarring Jetha-Bhutta to Kawani Road 4 miles Length	4 miles completed	323767	59140	99442	13675	—	1644	—
2.	Construction of metal led road from Khanpur to Chak 98. 2 miles.	2-do-	162043	43936	9015	6889	—	820	—

نشان زدہ سوالات کے جوابات جو ایوان کی میز پر رکھے گئے ۱۵۳۷

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
3.	Widening of Jetha Bhutta-Khanpur Sgahi Road miles 52 59) 7 miles.	4-do- upto 2 coats bitumen (82-86) miles 86-89 completed upto 1st cost of Bitumen.	—	2000000	233716	5483	(—)10811	44990	—
4.	Construction of Jetha Bhutta to Nawankot Road (black top) mile 4/0 to 6/25 2 25 miles	2.25 miles completed	—	100000	335020	45591	4270	(—)4017	871
5.	Construction of road from Sadiqpur to Gharib Shah 1.50 miles.	1.50 -do-	—	50000	161926	78760	2650	52031	18182
6.	Construction of road from Chak 4 to Gullan Gul Kala 1 85 miless.	1.57 -do-	—	50000	304026	101469	2785	30431	—
7.	Construction of road from Chak 4 to 1/P 2 miles.	2 -do-	—	—	303936	137857	8966	13739	—
8.	Construction of road from Faroza to Kandani 2.50 miles	2.50 -do-	—	50000	304019	16131	1697	22857	(—)15328

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
9.	Construction of road from Jetha Bhatta to Nawakot (portion from Shahi Road to Minchin Branch) 0.85 miles.	0.85 miles completed	—	—	—	—	—	153457	29372
10.	Strengtheng of West Pakistan Highway mile 466 to 470-	4 -do-	—	—	250006	233569	4109	12523	—
11.	Construction of By-Pass road at Khanpur 2.58 miles.	1. Earth work completed 0.25 2. Sub-Base complete 0.25 miles.	—	—	—	—	—	959	58006
12.	Construction of road from Moni Thal to Chak 2/P.	Pending for want of road land.	—	—	—	—	—	5185	—
		Total :-	4,85,830	5,53,075	20,32,110	6,41,444	8,666	4,34,560	71,103

کواپریٹو فارمنگ سکیم کے تحت کاشتکاروں کو حقوق ملکیت دینا

*۱۱۶۷ - میاں محمد رشید انور - کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ۱۹۴۸ء میں کواپریٹو فارمنگ سکیم جاری کرتے وقت یہ اعلان کیا گیا تھا کہ پانچ سال بعد اس سکیم کے تحت متعلقہ کاشتکاروں کو حقوق ملکیت دیئے جائیں گے -

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ حقوق ملکیت دینے کے لئے ۱۹۵۰ء میں مستحق اور غیر مستحق کاشتکاروں کی پڑتال شروع ہوئی تھی -

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ۱۹۶۸-۶۹ء میں اس سکیم کی چھٹی بار پڑتال مکمل ہو چکی ہے -

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ حکومت اب پھر ۱۹۷۲ء میں اس قسم کی پڑتال کرانے کے لئے فارم جاری کر چکی ہے -

(ہ) کیا حکومت کاشتکاروں کو حقوق ملکیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے -

(و) اگر سوال (ہ) کا جواب ہاں میں ہے تو پڑتالوں کو ختم کرکے حکومت کب تک متعلقہ کاشتکاروں کو ملکیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر امداد باہمی (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) جی نہیں -

(ب) جی ہاں

(ج) جی نہیں -

(د) جی ہاں ۔

(ہ) جی ہاں ۔

(و) جونہی اُن کا مستحق ہونا ثابت ہو جائے گا ۔

شجاع آباد میں چینی کا سٹاک

*۱۲۰۵ - چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ شجاع آباد میں پہلے محکمہ خوراک خود چینی کا سٹاک رکھتا تھا لیکن اب یہ کام ایک پرائیویٹ ڈیلر کو دے دیا گیا ہے اور بعض دفعہ یہ ڈپو ہولڈر اپنا کوٹا چھوڑ کر رقم لے آتا ہے جس کی پڑتال بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کے پاس پرائیویٹ کوٹا بھی ہوتا ہے ۔ اور اس طرح بدعنوانی کو فروغ ملتا ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ یہ خامی اسسٹنٹ کمشنر شجاع آباد کے نوٹس میں لائی گئی اور انہوں نے اس خامی کو محسوس کرتے ہوئے سابقہ نظام کو بحال کرنے کا وعدہ کیا ۔ لیکن ڈی ایف سی ملتان نے ابھی تک نا معلوم وجوہات کی بنا پر کوئی کارروائی نہیں کی اگر ایسا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے ۔

(ج) کیا حکومت آئندہ پرائیویٹ ڈیلر کی بجائے محکمہ خوراک کے پاس سٹاک رکھے گی ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) حکومت کے واضع کردہ طریقہ کار کے مطابق چینی کا سٹاک مل کے ایجنٹ کے پاس رکھا جاتا تھا اور پھر وہاں سے ڈپو ہولڈر گورنمنٹ کے پرمٹ کے مطابق چینی لیتے تھے - یہ طریقہ کار

بدل دیا گیا ہے اور اب ڈپو ہولڈر سیدھے گورنمنٹ کے گوداموں سے چینی اٹھا رہے ہیں ۔

(ب) و (ج) ان کا جواب (الف) میں آ چکا ہے ۔

دیہات کے لئے چینی کا کوٹا

*۱۲۰۷۔چوہدری علی بہادر خان ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا وجہ ہے کہ دیہات کے لئے بہت تھوڑا چینی کا کوٹا دیا جاتا ہے جبکہ شہر والوں کو ان سے کئی گنا کوٹا دیا جاتا ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ یہ درست ہے کہ دیہات میں چینی کا کوٹا دو چھٹانک فی کس ماہانہ کے حساب سے دیا جاتا ہے جبکہ بڑے اور چھوٹے شہروں میں چینی بالترتیب بارہ چھٹانک اور چھ چھٹانک فی کس ماہانہ کے حساب سے تقسیم کی جاتی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دیہات میں چینی کی نسبت گڑ شکر اور دیسی کھانڈ زیادہ استعمال ہوتے ہیں اس کا اندازہ اس سے ہو جائے گا کہ گنے کی کل پیداوار کا اسی فیصد سے زیادہ حصہ گڑ شکر اور دیسی کھانڈ بنانے میں استعمال ہوتا ہے اور ان کی زیادہ کھپت دیہی علاقوں ہی میں ہوتی ہے ۔

مسمی اللہ بخش ولد کریم بخش بلوچ سکنہ جلال پور پیروالہ (ملتان کا کوآپریٹو سوسائٹی موضع نڑول تحصیل شجاع آباد سے قرض لینا

*۱۲۳۲۔ دیوان سید غلام عباس بخاری ۔ کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مسمی اللہ بخش ولد کریم بخش بلوچ سکنہ جلال پور پیروالہ (ملتان) نے ۲۳-۸-۱۹۵۲ کو کوآپریٹو

موضع بڑول تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان سے مبلغ یکصد روپیہ قرض لیا تھا ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس نے کل ۳۰۱۶۸۰ روپے کی حسب ذیل طور پر قرضہ کی واپسی کے سلسلے میں ادائیگی کر دی ہے ۔

(۱) ۶۵-۵-۸ کو ۵۰ روپے - (۲) ۶۵-۸-۱۲ کو ۵۰ روپے اس کے بعد (۳) منشی عبداللہ وصول کنندہ کوآپریٹو بنک نے بانفذ رسید مبلغ ۲۰۱۶۸۰ روپے وصول کئے ۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قرضدار مذکور نے افسران بنک کو فہمید حساب کرنے اور زائد وصول شدہ رقم واپس کرنے کے لئے متعدد درخواستیں دیں مگر کوئی جواب تک نہیں دیا گیا ۔

وزیر امداد باہمی (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) جی ہاں

(ب) جی ہاں ۔

(ج) فہمید حساب بموجب انسپکٹر صاحب کوآپریٹو سوسائیٹز شجاع آباد مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۷۱ء کو اس کے لڑکے مسمی غلام شبیر پٹواری کے ساتھ کی گئی تھی ۔ جس کے مطابق مبلغ ۵۰ روپے زائد وصولی مقروض کے کھاتہ میں جمع کر دی گئی ہے ۔ اس فہمید حساب پر غلام شبیر کے دستخط موجود ہیں ۔

غلہ کے گودام

*۱۲۷۲ - حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں کس قدر غلہ کے گودام حکومت نے اپنے وسائل سے اور دیہی کاموں کے پروگرام کی رقم سے تعمیر کئے ہیں - ان کی تفصیل مقام وار مع رقبہ برائے ذخیرہ اندوزی بتائی جائے۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ الہ آباد ضلع رحیم یار خان میں غلہ کا گودام سال ۱۹۶۹ء میں تعمیر ہوا تھا مگر اسے آج تک استعمال نہیں کیا گیا ۔

(ج) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو اس کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) صوبے میں حکومت کے وسائل اور دیہی کاموں کے پروگرام کی رقم سے تعمیر کردہ غلے کے گوداموں کے مقامات کی تفصیل ایوان کی میز پر پیش کر دی گئی ہے ۔

(ب) درست ہے ۔

(ج) مذکورہ گودام کو استعمال نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ الہ آباد جہاں کہ گودام واقع ہے مرکز خریداری نہیں ہے لہذا گندم کی خریداری کے موسم میں وہاں سے گندم نہیں خریدی گئی اور نہ ہی گودام کو استعمال کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ گندم کی قلت پیدا ہونے پر اس علاقے میں ملوں کا پسا ہوا آٹا عوام میں تقسیم کیا جاتا ہے ۔ اس وجہ سے بھی اس گودام میں غلہ ذخیرہ کرنے کی نوبت نہیں آئی ۔

تفصیل

سوال نمبر ۱۲۷۲ کے جزو (الف) میں دریافت کردہ دیہی کاموں کے پروگرام اور حکومت کے وسائل سے تعمیر کردہ گوداموں کی تفصیل ۔

حکومت کے وسائل سے تعمیر کردہ گودام

نام ضلع	مقام	ٹن	لاہور ٹائپ شیڈ	سکان نما گودام	دیہی کاموں کے پروگرام کے تعمیر کردہ گودام	میزان
لاہور						
	بادامی باغ و گلبرگ	۱۰،۰۰۰	—	۱۳،۵۰۰	—	۲۳،۵۰۰
	رائے ونڈ	—	—	۳،۰۰۰	—	۳،۰۰۰
	پتوکی	—	—	۴،۰۰۰	—	۴،۰۰۰
	قصور	۲،۰۰۰	—	۳،۰۰۰	—	۵،۰۰۰
	میزان	۱۲،۰۰۰	—	۲۳،۵۰۰	—	۳۶،۵۰۰
شیخوپورہ						
	شیخوپورہ	۲،۵۰۰	۱،۰۰۰	۸،۰۰۰	—	۱۱،۵۰۰
	ننکانہ صاحب	۱،۵۰۰	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰	—	۳،۵۰۰
	سانگلہ ہل	۳،۰۰۰	—	۵۰۰	۲،۰۰۰	۵،۵۰۰
	وار برٹن	۵۰۰	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
	نارنگ	—	—	۱،۰۰۰	—	۱،۰۰۰
	چوہڑکانہ	۱،۵۰۰	—	۴،۰۰۰	—	۵،۵۰۰
	شاہ کوٹ	—	—	—	۲،۰۰۰	۲،۰۰۰
	ڈھابان سنگھ	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
	کوٹ حسین	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰

مریدکے	—	—	—	۱۲،۰۰۰	۱۲،۰۰۰
میزان	۹،۰۰۰	۲،۰۰۰	۱۴،۵۰۰	۸،۰۰۰	۳۳،۵۰۰

گوجرانوالہ

گوجرانوالہ	۲،۰۰۰	—	۸،۰۰۰	—	۱۰،۰۰۰
ایمن آباد	—	—	۱،۰۰۰	۲،۰۰۰	۳،۰۰۰
حافظ آباد	۱،۰۰۰	—	۳،۰۰۰	۲،۰۰۰	۶،۰۰۰
وزیر آباد	—	—	۲،۰۰۰	—	۲،۰۰۰
علی پور چٹھہ	—	—	—	۲،۰۰۰	۲،۰۰۰
گکھڑ	—	—	—	۲،۰۰۰	۲،۰۰۰
کاموکے	۱،۰۰۰	—	۶،۰۰۰	—	۷،۰۰۰
میزان	۴،۰۰۰	—	۲۶،۰۰۰	۸،۵۰۰	۳۲،۰۰۰

سیالکوٹ

سیالکوٹ	—	—	۵،۰۰۰	—	۸،۵۰۰
نارووال	—	—	۱،۰۰۰	—	۱،۰۰۰
سمبڑیال	—	—	۱،۴۰۰	۱،۵۰۰	۲،۰۰۰
پسرور	—	—	—	۱،۵۰۰	۱،۵۰۰
میزان	—	—	۱۱،۰۰۰	۳،۰۰۰	۱۴،۰۰۰

لائلپور

لائل پور	۴،۰۰۰	—	۷،۰۰۰	—	۱۱،۰۰۰
جڑانوالہ	۳،۰۰۰	—	۱،۰۹۰	—	[illegible]
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۴،۵۰۰	—	۱،۵۰۰	—	۶،۰۰۰
چک جھمرہ	۳،۰۰۰	—	۵،۰۰۰	۲،۰۰۰	۵،۰۰۰
گوجرہ	۵،۰۰۰	—	۱۱،۰۰۰	—	۱۶،۰۰۰

تاندلیانوالہ	۴٬۵۰۰	—	۵۰۰	—	۵٬۰۰۰
ماموں کانجن	۳٬۰۰۰	—	—	۲٬۰۰۰	۵٬۰۰۰
سمندری	—	—	—	۳٬۰۰۰	۳٬۰۰۰
چشیانہ	—	—	—	۱٬۰۰۰	۱٬۰۰۰
رورالا روڈ	—	—	—	۱٬۰۰۰	۱٬۰۰۰
کمالیہ	۳٬۰۰۰	—	—	—	۳٬۰۰۰
پیر محل	۵٬۵۰۰	—	—	۲٬۰۰۰	۷٬۵۰۰
کنجوانی	۲٬۰۰۰	—	—	—	۲٬۰۰۰
میزان	۴۷٬۵۰۰	—	۱۱٬۰۰۰	۱۱٬۰۰۰	۵۹٬۵۰۰

جھنگ

جھنگ	۱٬۰۰۰	—	۱٬۵۰۰	—	۲٬۵۰۰
چنیوٹ	۱٬۰۰۰	—	—	—	۱٬۰۰۰
شور کوٹ روڈ	۱٬۰۰۰	—	۵۰۰	۱٬۰۰۰	۲٬۵۰۰
شور کوٹ ٹاؤن	—	—	—	۱٬۰۰۰	۱٬۰۰۰
لالیاں	۱٬۰۰۰	—	—	۱٬۵۰۰	۱٬۵۰۰
شاہ جیونا	۱٬۰۰۰	—	—	—	۱٬۰۰۰
چک گھمانا	—	—	—	۲٬۵۰۰	۲٬۵۰۰
گڑھ مہاراجہ	—	—	—	۱٬۰۰۰	۱٬۰۰۰
مہروانی	—	—	—	۱٬۰۰۰	۱٬۰۰۰
میزان	۵٬۰۰۰	—	۲٬۰۰۰	۸٬۰۰۰	۱۵٬۰۰۰

سرگودھا

سرگودھا	۵٬۰۰۰	۱٬۰۰۰	۶٬۰۰۰	—	۱۲٬۰۰۰
شاہ پور	—	—	—	۳٬۰۰۰	۳٬۰۰۰
خوشاب	۲٬۰۰۰	—	—	۱٬۰۰۰	۳٬۰۰۰

تاند آباد	۳،۰۰۰	—	—	۶،۰۰۰	۵،۰۰۰
پہلروان	۱،۰۰۰	—	—	۱،۰۰۰	۲،۰۰۰
سلانوالی	۲،۰۰۰	—	—	۱،۰۰۰	۳،۰۰۰
بھلوال	۱،۰۰۰	—	—	۱،۰۰۰	۲،۰۰۰
میزان	۱۶،۰۰۰	۱،۰۰۰	۶،۰۰۰	۹،۰۰۰	۳۲،۰۰۰

میانوالی

میانوالی	۳،۰۰۰	—	۵۰۰	—	۳،۵۰۰
بھکر	۳،۵۰۰	—	۵۰۰	۱،۰۰۰	۴،۵۰۰
لیاقت پور	۲،۰۰۰	—	۵۰۰	—	۳،۵۰۰
پہاڑی انڈس	—	—	۱،۰۰۰	—	۱،۰۰۰
واں بھچراں	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
دریا خان	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
میزان	۸،۰۰۰	—	۲،۵۰۰	۳،۰۰۰	۱۳،۵۰۰

گجرات

گجرات	—	—	۴،۰۰۰	—	۴،۰۰۰
لالہ موسیٰ	—	—	۲،۵۰۰	—	۵،۰۰۰
منڈی بہاؤالدین	۱،۰۰۰	—	۴،۰۰۰	—	۵،۰۰۰
ادھووال	—	—	—	۱،۵۰۰	۱،۵۰۰
سوناوا سلامی	—	—	—	۱،۵۰۰	۱،۵۰۰
میزان	۱،۰۰۰	—	۱۰،۵۰۰	۳،۰۰۰	۱۴،۵۰۰

جہلم

جہلم	—	—	۶،۵۰۰	—	۶،۵۰۰
چکوال	—	—	۴،۰۰۰	—	۴،۰۰۰

سوہاوا	—	—	۳٬۰۰۰	—	۳٬۰۰۰
کھیوڑا	—	—	۵٬۵۰۰	—	۲٬۰۰۰
میزان	—	—	۱۶٬۰۰۰	—	۱۶٬۰۰۰

راولپنڈی

راولپنڈی	۱٬۰۰۰	—	۱۳٬۰۰۰	—	۱۸٬۰۰۰
اسلام آباد	—	—	۱۰٬۰۰۰	—	۱۰٬۰۰۰
گوجرخان	—	—	۵٬۰۰۰	—	۵٬۰۰۰
کہوٹہ	—	—	۲٬۰۰۰	—	۲٬۰۰۰
مری	—	—	۱٬۵۰۰	—	۱٬۵۰۰
ٹیکسلا	—	—	۱٬۰۰۰	—	۱٬۰۰۰
سہالہ	—	—	۳٬۰۰۰	—	۳٬۰۰۰
واہ چھاؤنی	—	—	۱٬۵۰۰	—	۱٬۵۰۰
میزان	۵٬۰۰۰	—	۳۷٬۰۰۰	—	۴۲٬۰۰۰

کیمبل پور

کیمبل پور	—	—	۲٬۰۰۰	—	۲٬۰۰۰
تلہ گنگ	—	—	۱٬۰۰۰	—	۱٬۰۰۰
پسال	—	—	۱٬۰۰۰	۱٬۵۰۰	۲٬۶۰۰
جنڈ	—	—	۵۰۰	—	۵۰۰
لارنس پور	—	—	۱٬۰۰۰	—	۱٬۰۰۰
فتح جنگ	—	—	۱٬۰۰۰	۵۰۰	۱٬۵۰۰
پنڈی گھیب	—	—	۵۰۰	۵۰۰	۱٬۰۰۰
حسن ابدل	—	—	۲٬۰۰۰	—	۲٬۰۰۰
چنترہ	—	—	—	۵۰۰	۵۰۰
میزان	—	—	۹٬۰۰۰	۳٬۰۰۰	۱۲٬۰۰۰
میزان لاہور ریجن	۹۷٬۵۰۰	۳٬۰۰۰	۱۶۳٬۰۰۰	۵۶٬۰۰۰	۳۲۰٬۵۰۰

ملتان

ملتان	۳،۰۰۰	—	۴،۵۰۰	—	۷،۵۰۰
خانیوال	۸،۵۰۰	—	۵۰۰	—	۹،۰۰۰
وہاڑی	۵،۰۰۰	—	۲،۵۰۰	—	۷،۵۰۰
عبدالحکیم	۲،۰۰۰	—	۱،۰۰۰	—	۳،۰۰۰
بوریوالہ	۵،۰۰۰	—	۲،۰۰۰	—	۷،۰۰۰
کہروڑپکا	۲،۰۰۰	—	—	—	۲،۰۰۰
میاں چنوں	۵،۰۰۰	۱،۰۰۰	۲،۵۰۰	—	۸،۵۰۰
جہانیاں	۵،۰۰۰	—	—	—	۵،۰۰۰
چک دارگھانا	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
لودھراں	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
ککوجانا	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
کوٹلہ مہد باغ	—	—	—	۲،۵۰۰	۲،۵۰۰
امید گڑھ	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
چک R:۱۲۳/۱۵	—	—	—	۲،۰۰۰	۲،۰۰۰
چک WD/۳۱	—	—	—	۱،۵۰۰	۱،۵۰۰
چک R.۱۰۰/۱۶۸	—	—	—	۲،۰۰۰	۱،۰۰۰
چک EE/۳۳۵	—	—	—	۱،۵۰۰	۱،۵۰۰
موضع ڈوڈھا	—	—	—	۱،۵۰۰	۱،۵۰۰
میزان	۳۵،۵۰۰	۱،۰۰۰	۱۲،۰۰۰	۱۵،۰۰۰	۴۳،۵۰۰

ساہیوال

ساہیوال	۵،۰۰۰	—	۱،۰۰۰	—	۶،۰۰۰
اوکاڑہ	۵،۰۰۰	—	۷،۰۰۰	—	۱۲،۰۰۰
پاک پتن	۱،۰۰۰	—	۳،۵۰۰	—	۴،۵۰۰
عارف والہ	۵،۰۰۰	—	۵۰۰	—	۵،۵۰۰
چیچاوطنی	۴،۰۰۰	—	—	—	۴،۰۰۰

رینالہ خورد	۲،۰۰۰	—	۳،۰۰۰	—	۵،۰۰۰
کسووال	۱،۵۰۰	—	—	۲،۰۰۰	۳،۵۰۰
ککو	۳،۰۰۰	—	—	۱،۰۰۰	۴،۰۰۰
ہڑپہ	—	—	—	۲،۰۰۰	۲،۰۰۰
اختر آباد	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
دیپال پور	—	—	—	۲،۰۰۰	۲،۰۰۰
بصیر پور	—	—	—	۲،۰۰۰	۲،۰۰۰
حویلی	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
میزان	۲۶،۵۰۰	—	۱۵،۰۰۰	۱۱،۰۰۰	۵۲،۵۰۰

مظفر گڑھ

مظفرگڑھ	۱،۰۰۰	—	۲،۰۰۰	—	۳،۰۰۰
کوٹ ادو	—	—	۵۰۰	—	۵۰۰
لیہ	۳،۰۰۰	—	۲،۰۰۰	—	۵،۰۰۰
علی پور	—	—	۵۰۰	—	۵۰۰
چک نمبر ۳۵۴/TDA	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
چک نمبر ۵۷۱/TDA	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
چوک وڈھا	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
شہر سلطان	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
خان گڑھ	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
میزان	۴،۰۰۰	—	۵،۰۰۰	۵،۰۰۰	۱۴،۰۰۰

ڈیرہ غازی خان

ڈیرہ غازی خان	۱،۵۰۰	—	۲،۰۰۰	—	۳،۵۰۰

راجن پور	۱،۰۰۰	—	۱،۰۰۰	۲،۰۰۰	۳،۰۰۰
جام پور	—	—	۱،۰۰۰	—	۲،۰۰۰
میزان	۲،۵۰۰	—	۴،۰۰۰	۳،۰۰۰	۹،۵۰۰

رحیم یار خان

رحیم یار خان	—	—	۲،۵۰۰	—	۲،۵۰۰
لیاقت پور	۱،۰۰۰	—	—	۵۰۰	۱،۵۰۰
خان پور	—	—	۲،۰۰۰	—	۲،۰۰۰
ظاہر پور	—	—	۵،۰۰	—	۵۰۰
کوٹ سمابہ	—	—	۵۰۰	—	۵۰۰
صادق آباد	—	—	۲،۰۰۰	—	۲،۰۰۰
ترنلہ	—	—	—	۵۰۰	۵۰۰
جھاعباسیاں	—	—	—	۵۰۰	۵۰۰
ماڑی اللہ بچایا	—	—	—	۵۰۰	۵۰۰
چک نمبر ۱۵۸/P	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
بھٹاوان	—	—	—	۵۰۰	۵۰۰
اللہ آباد	—	—	—	۵۰۰	۵۰۰
میزان	۱،۵۰۰	—	۷،۵۰۰	۴،۰۰۰	۱۳،۰۰۰

بہاولپور

بہاول پور	۱،۵۰۰	—	۲،۵۰۰	—	۵،۰۰۰
احمد پور	۱،۰۰۰	—	—	—	۱،۰۰۰
حاصل پور	۱،۰۰۰	۵۰۰	۱،۵۰۰	۲،۰۰۰	۴،۰۰۰
چنی گوٹھ	۵۰۰	—	—	—	۵۰۰
ذخیرہ سمہ سٹہ	—	—	—	۲،۰۰۰	۲،۰۰۰
یزمان	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰

مبارک پور	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
گھوٹیاں	—	—	—	۱،۰۰۰	۱،۰۰۰
میزان	۴،۰۰۰	۵۰۰	۴،۰۰۰	۸،۰۰۰	۶،۵۰۰

بہاولنگر

بہاولنگر	۲،۰۰۰	—	—	۲،۰۰۰	۴،۰۰۰
میکلوڈ گنج	۵۰۰	—	—	—	۵۰۰
منچن آباد	۵۰۰	—	—	۲،۰۰۰	۲،۵۰۰
ڈونگا بونگا	۱،۰۰۰	—	—	—	۱،۹۰۰
ہارون آباد	۳،۰۰۰	—	۳،۰۰۰	—	۶،۰۰۰
فورٹ عباس	۵۰۰	—	—	۲،۰۰۰	۲،۰۰۰
چشتیاں	۳،۰۰۰	—	۲،۵۰۰	۲،۰۰۰	۷،۵۰۰
میزان	۱۰،۵۰۰	—	۵،۵۰۰	۸،۰۰۰	۲۴،۰۰۰
میزان ملتان ریجن	۸۴،۵۰۰	۱،۵۰۰	۵۷،۰۰۰	۵۴،۰۰۰	۱،۹۳،۰۰۰
میزان لاہور ریجن	۹۷،۵۰۰	۳،۰۰۰	۱،۶۴،۵۰۰	۵۶،۰۰۰	۳،۲۰،۵۰۰
کل میزان	۱،۸۲،۰۰۰	۴،۵۰۰	۱،۱۷،۵۰۰	۱،۱۰،۰۰۰	۵۱۴،۵۰۰

نوٹ :— ہر مکان نما گودام فی یونٹ ۵۰۰ ٹن کا ۵۰ × ۱۰۰ مربع فٹ ہے۔

(ii) ہر بن کے ایک سیل (cell) کا رقبہ ۱۲۰۰ مربع فٹ ہے اور ۱۰۰۰ ٹن غلہ ۲۸ سیل میں ذخیرہ کیا جا چکا ہے۔

صوبہ میں فلور ملیں اور شوگر ملیں

*۱۲۷۳ - حاجی محمد سیف اللہ خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنی رولر فلور ملیں ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں - ان کی سالانہ مقرر شدہ پیداوار کتنی ہے اور سالانہ اصل پیداوار کیا ہے -

(ب) صوبہ میں کس قدر شوگر ملیں ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں اور ان کی سالانہ پیداوار سال ۷۲-۱۹۷۱ء میں کیا ہوئی ہے اور چینی کی صوبہ میں سالانہ ضرورت کتنی ہے -

(ج) کیا حکومت چینی کی قلت کے پیش نظر چینی کے مزید کارخانے نصب کرنے پر غور کر رہی ہے اور کیا ایسے کارخانے لگانے کی اجازت دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) صوبہ میں اس وقت ۸۷ رولر فلور ملیں ہیں - ان میں سے ۳ ملیں کام نہیں کر رہی ہیں مذکورہ بالا رولر فلور ملیں مندرجہ ذیل اضلاع میں واقع ہیں -

ضلع	تعداد رولر فلور ملز
۱ - لاہور	۲۰
۲ - شیخوپورہ	۶
۳ - گوجرانوالہ	۶
۴ - سیالکوٹ	۱
۵ - گجرات	۴
۶ - جہلم	۹
۷ - راولپنڈی	۱۹

۸ - سرگودھا	۳
۹ - جھنگ	۲
۱۰ - لائلپور	۱۳
۱۱ - کیمبلپور	۱
۱۲ - ساہیوال	۶
۱۳ - ملتان	۲
۱۴ - بہاولپور	۲
کل	۸۷

ان ۸۷ رولر فلور ملز کی سالانہ مقررہ پیداوار ۳۱,۵۰,۶۵۸ ٹن ہے - رولر فلور ملز کو سال ۱۹۷۲ء جنوری تا دسمبر تقریباً ۶,۷۵,۰۰۰ ٹن گندم سرکاری ذخائر سے جاری ہوئی - اس کے علاوہ ملز پر حکومت کی طرف سے منڈیوں سے خرید کردہ گندم کی پسائی پر کوئی پابندی نہ تھی - وہ جتنی پیداوار چاہیں کر سکتے تھے -

(ب) اور (ج) کا جواب نہیں آیا -

بارڈر ایریا کے زمینداروں کی پیدا کردہ اجناس اندرون صوبہ لانے کی اجازت

*۱۲۸۴ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آج تک صوبہ پنجاب سے کوئی اجناس خوردنی ہندوستان کو سمگل نہیں کی گئی - اگر ہوئی ہو تو کیس کا حوالہ دیا جاوے -

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے بارڈر ایریا کے زمینداروں کو اپنی پیدا کردہ اجناس اندرون صوبہ لانے پر سخت ترین پابندی عائد کی ہوئی ہے -

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجہ ہے -

(د) کیا حکومت اپنے اس طریقہ کار میں کچھ ترمیم کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ بارڈر ایریا کے زمینداروں کو ان کی پیدا کردہ اجناس کی صحیح قیمت حاصل کرنے کے لئے منڈیوں میں لانے کے لئے مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) اجناس خوردنی کی ہندوستان کو سمگلنگ کا کوئی کیس محکمہ خوراک کے نوٹس میں نہیں لایا گیا - شاید کوئی کیس پولیس یا رینجرز کے نوٹس میں ہو -

(ب) جی نہیں -

(ج) اور (د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

گندم کی سرکاری قیمت خرید

*۱۳۰۶ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ میں گندم کی سرکاری قیمت خرید فی من کیا ہے -

(ب) اب تک سرکاری طور پر کتنی گندم خرید کی گئی ہے -

(ج) گذشتہ سال کتنی مقدار میں گندم خریدی گئی تھی اور فلور ملوں کو کس بھاؤ گندم دی گئی ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) ۱۷ روپے فی من -

(ب) ۱,۱۸,۱۴۳ ٹن -

(ج) (حصہ اول) ۶,۳۲,۰۵۳ ٹن -

(حصہ دوم) ۱۷ روپے فی من بمعہ باردانہ -

گندم کی پیداوار میں کمی

*۱۳۰۷ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد اور بلوچستان کی حکومتوں نے حال ہی میں پنجاب کی حکومت سے گندم خریدنے کی درخواستیں کی تھیں -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ان درخواستوں کی بابت کیا فیصلے کئے گئے ہیں -

(ج) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ گذشتہ سال کے مقابلے میں اس سال گندم کی پیداوار میں کمی واقع ہوگئی ہے -

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کمی کی مقدار کیا ہے اور اسے پورا کرنے کے لئے سرکاری سطح پر کیا انتظامات کئے جا رہے ہیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) جی نہیں -

(ب) جواب کی ضرورت نہیں -

(ج) جی نہیں -

(د) جواب کی ضرورت نہیں -

فلور ملیں لگانے کے لائسنس

*۱۳۲۳ - (الف) ملک محمد علی خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) اس وقت پنجاب میں کتنی رولر فلور ملیں کام کر رہی ہیں -

(ب) کتنی فلور ملوں کی انتظامیہ نے حکومت کی جاری کردہ ہدایات کی خلاف ورزیاں کیں اور ان میں کتنے افراد کے خلاف مقدمات درج کئے گئے -

(ج) پنجاب میں مستقبل قریب میں کتنے نئی رولر فلور ملیں قائم کی جائیں گی اور کیا صوبائی حکومت کی جانب سے نئی فلور ملیں لگانے کے لائسنس دئے جا چکے ہیں - اگر ایسا ہے تو ان اصحاب کے نام کیا ہیں جنہیں یہ لائسنس دیئے گئے ہیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) اس وقت صوبہ میں ۸۳ رولر فلور ملیں کام کر رہی ہیں -

(ب) ۵۸ رولر فلور ملوں کی انتظامیہ نے حکومت کی جاری کردہ ہدایات کی خلاف ورزیاں کیں اور ۱۲۳ مقدمات درج کئے گئے -

(ج) رولر فلور ملیں نصب کرنے کے لئے محکمہ خوراک کوئی لائسنس جاری نہیں کرتا -

قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے منتخب ارکان کی سفارشات پر چینی

*۱۳۲۴ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) پنجاب کے کن کن علاقوں میں چینی راشن کارڈوں پر دی جاتی ہے -

(ب) ۱۹۷۲ء میں ضلع لاہور میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے منتخب ارکان کی سفارشات پر کتنی مقدار میں چینی لوگوں کو فراہم کی گئی ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) پنجاب کے جن علاقوں میں چینی راشن کارڈوں پر دی جاتی ہے - ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھدی گئی ہے -

(ب) کسی کی سفارش پر کوئی چینی نہیں دی گئی -

علاقوں کی فہرست جہاں راشن کارڈوں پر چینی دی جاتی ہے

۱- ضلع بہاولپور

۱- بہاولپور
۲- احمد پور شرقیہ
۳- حاصل پور
۴- آج شریف
۵- خیرپور ٹامی والی
۶- سمہ سٹہ (شہر اور ریلوے کا کوٹہ)

۲- ضلع بہاولنگر

۱- چشتیاں
۲- بہاولنگر
۳- منچن آباد
۴- منڈی صادق گنج
۵- ہارون آباد
۶- فورٹ عباس
۷- ڈونگا بونگا

۳- ضلع رحیم یار خان

۱- رحیم یار خان
۲- ترنڈا سوائے خان
۳- صادق آباد
۴- احمد پور لاما
۵- خان پور
۶- لیاقت پور
۷- اللہ آباد

۴- ضلع مظفر گڑھ

۱- مظفر گڑھ
۲- خان گڑھ
۳- علی پور
۴- شہر سلطان
۵- جتوئی
۶- کوٹ ادو
۷- ڈیرہ دین پناہ
۸- لیہ
۹- کروڑ

۵- ضلع ڈیرہ غازی خان

۱- ڈیرہ غازی خان
۲- جام پور
۳- راجن پور
۴- تونسہ
۵- کوٹ مٹھن
۶- روجھان
۷- دیوا

۶- ضلع ملتان

۱- ملتان
۲- جہالیاں
۳- خانیوال
۴- کبیر والا

۵- میاں چنوں
۶- تلمبہ
۷- عبدالحکیم
۸- میلسی
۹- کروڑ پکا
۱۰- لودھراں
۱۱- دنیا پور
۱۲- شجاع آباد
۱۳- جلال پور پیر والا
۱۴- بورہوالہ
۱۵- وہاڑی

۷- ضلع ساہیوال

۱- ساہیوال
۲- اوکاڑہ
۳- رینالہ خورد
۴- چیچا وطنی
۵- عارف والا
۶- پاکپٹن
۷- حویلی
۸- دیپال پورہ

۸- ضلع گوجرنوالہ

۱- گوجرانوالہ
۲- گکھولکے
۳- قلعہ دیدار سنگھ
۴- ایمن آباد
۵- وزیرہ آباد
۶- ککھڑ
۷- سادھورا
۸- علی پور چٹھہ
۹- رسول نگر
۱۰- حافظ آباد
۱۱- پنڈی بھٹیاں

۹- ضلع جھنگ

۱- جھنگ
۲- گڑھ مہاراجہ
۳- چنیوٹ
۴- ربوہ
۵- لالیاں
۶- شور کوٹ روڈ ٹاؤن

۱۰- ضلع جہلم

۱- جہلم
۲- چکوال
۳- پنڈ دادن خان
۴- منگلا
۵- کھیوڑہ

۱۱- ضلع سیالکوٹ

۱- سیالکوٹ
۲- سمبڑیال
۳- بیکووال
۴- پھوپال والا

۵- ڈسکہ
۶- جھامکے
۷- سرور
۸- چونڈہ
۹- کلاس والا
۱۰- نارووال
۱۱- بدو ملہی
۱۲- قلعہ صوبہ سنگھ
۱۳- ظفر وال
۱۴- شکر گڑھ

۱۲- ضلع سرگودھا

۱- سرگودھا
۲- سلانوالی
۳- بھلوال
۴- بھیرہ
۵- للیانی
۶- پھلروان
۷- کوٹ مومن
۸- خوشاب
۹- بڈالی
۱۰- جوہر آباد
۱۱- قائد آباد
۱۲- نور پور
۱۳- مٹھاٹوانہ
۱۴- شاہ پور صدر
۱۵- شاہ پور سٹی
۱۶- ساہیوال

۱۳- ضلع گجرات

۱- گجرات
۲- جلال پور جٹاں
۳- کنجاہ
۴- شادی وال
۵- لالہ موسیٰ
۶- کھاریاں
۷- سرائے عالمگیر
۸- ڈنگہ
۹- منڈی بہاؤالدین
۱۰- سکوال
۱۱- پھالیہ

۱۴- ضلع لاہور

۱- لاہور شہر
۲- قصور
۳- رائے ونڈ
۴- پتوکی
۵- کوٹ رادھاکشن
۶- للیانی
۷- کھڈیاں
۸- راجہ جنگ

۱۵- ضلع لائلپور

۱- لائلپور

۲- چک جھمرہ
۳- پیر محل
۴- گوجرہ
۵- ٹوبہ ٹیک سنگھ
۶- تالدلیالوالہ
۷- جڑانوالہ
۸- سمندری
۹- ساموکانجن
۱۰- کمالیہ

۱۶- ضلع میانوالی

۱- میانوالی
۲- بھکر
۳- عیسیٰ خیل
۴- کالا باغ
۵- کلور کوٹ
۶- لیاقت آباد

۱۷- ضلع کیمبلپور

۱- کیمبلپور
۲- حضرو
۳- حسن ابدال
۴- فتح جنگ
۵- پنڈی گھیب
۶- کھوڑ
۷- تلہ گنگ

۱۸- ضلع راولپنڈی

۱- راولپنڈی
۲- مری
۳- واہ
۴- گوجر خان
۵- کہوٹہ

۲۹- ضلع شیخوپورہ

۱- شیخوپورہ
۲- سانگلہ
۳- چوہڑ کانہ
۴- ننکانہ
۵- ڈھابان سنگھ
۶- مریدکے
۷- لارنگ
۸- شرقپور کلاں
۹- خانقاہ ڈوگراں
۱۰- شاہ کوٹ
۱۱- وار برٹن

چینی کی کھلی مارکیٹ میں فروختگی

*۱۳۲۴ ۔ (الف) ۔ ملک محمد علی خان ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ چینی راشننگ کے باوجود مارکیٹ اور دکانوں میں کھلے بندوں فروخت ہو رہی ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کھلی مارکیٹ میں فروخت ہونے والی چینی کن ذرائع سے حاصل ہوتی ہے ۔

(ج) کیا یہ حقیقت ہے کہ کھلی مارکیٹ میں تین سے ساڑھے تین روپے فی سیر چینی فروخت ہو رہی ہے ۔ اگر ایسا ہے تو کیوں ۔

(د) چینی کی بلیک کرنے کے الزامات میں اب تک کتنے افراد کے خلاف کارروائی کی گئی ہے ۔

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) جی نہیں ۔

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) کھلی مارکیٹ میں چینی کی کوئی خرید و فروخت نہیں ہو رہی ۔ ممکن کہ ہے بعض ذخیرہ اندوز یا حاجت مند راشن فروش چینی کی بلیک مارکیٹ کر رہے ہوں ۔

(د) اب تک صوبے کے مختلف شہروں میں ۳۰۴ افراد کے خلاف کارروائی کی گئی ہے ۔

امداد باہمی کی انجمنوں کے ذریعہ کھاد کی فروخت اور تقسیم

*۱۳۸۰ ۔ میاں غلام فرید چشتی ۔ کیا وزیر امداد باہمی از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں امداد باھمی کی انجمنوں کے ذریعہ کھاد کی فروخت اور تقسیم کا نظام اب تک جاری ہے ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ان انجمنوں کے ذریعہ کھاد کی تقسیم اور فروخت کا کام قابل اعتماد طریقے سے ممکن نہیں ہے ۔

(ج) کیا ان انجمنوں کے عہدیداروں کے خلاف کھاد کی فروخت کی بابت بدعنوانی کی شکایات موصول ہوئی ہیں ۔

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا وزیر موصوف اس کی تفصیلات بیان کر سکتے ہیں ؟

وزیر امداد باھمی (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) جی نہیں ۔ امداد باھمی کی انجمنیں ان بہت سی ایجنسیوں میں سے ایک ہیں ۔ جو کہ کھاد کی فروخت اور تقسیم کا کام کر رہی ہیں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) جی نہیں ۔

(د) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

محکمہ خوراک کے ملازم چوکیدار

*۱۴۱۵ - میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) صوبہ میں مختلف مقامات پر محکمہ خوراک نے کل کتنے چوکیدار ملازم رکھے ہوئے ہیں ۔

(ب) کیا یہ حقیقت ہے کہ ان چوکیداروں کو ہفتہ وار رخصت نہیں دی جاتی ۔

(ج) ان چوکیداروں سے ہر روز کتنے گھنٹے کام لیا جاتا ہے ۔

(د) کیا یہ حقیقت ہے کہ ان چوکیداروں کو پنشن نہیں دی جاتی ۔

(ہ) اگر جزو (ب) اور (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان چوکیداروں کو دوسرے سرکاری ملازمین کی طرح رخصت اور پنشن کی مراعات دینے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) صوبہ میں مختلف مقامات پر محکمہ خوراک نے کل ۷۷۸ چوکیدار ملازم رکھے ہوئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

۱ ۔ لاہور ریجن	۵۳۰
۲ ۔ ملتان ریجن	۲۴۴
۳ ۔ ہیڈ کوارٹرز	۴

(ب) ان چوکیداروں کو ہفتہ وار چھٹی نہیں دی جاتی مگر ان کو درجہ چہارم کے ملازمین کی طرح رخصت الفالیہ دی جاتی ہے ۔

(ج) ان چوکیداروں کو روزانہ بارہ گھنٹہ حاضر رہنا پڑتا ہے ۔

(د) جی ہاں ۔

(ہ) چوکیداروں کو رخصت اور پنشن دینے کا مسئلہ محکمہ خوراک کی ذمہ داری نہیں ہے یہ کام محکمہ مالیات حکومت پنجاب کا ہے ۔ حال ہی میں اس محکمہ نے انکی تنخواہیں بڑھائی ہیں نیز انہیں درجہ چہارم کے ملازمون کی طرح باقاعدہ ملازم تصور کئے جانے کا مسئلہ زیر غور ہے اور اس کی منظوری کی صورت میں انہیں رخصت اور پنشن کی مراعات حاصل ہو جائیں گی ۔

محکمہ خوراک کی لیبارٹری کو گندم (چناب) کے متعلق ہدایات

*۱۴۲۵ ۔ میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گندم کی قسم "چناب" کے دانہ کے ایک سرے پر قدرتی طور پر ایک کالا نشان ہوتا ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک کی لیبارٹری کالے نشان والے دانوں کو ناقص قرار دے کر سپلائی کرنے والوں سے جرمانے وصول کرتی ہے ۔

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا گندم کی اس قسم کی کاشت بند ہو جانے کا اندیشہ نہیں ۔

(د) کیا حکومت متعلقہ لیبارٹریز کو ہدایت کرے گی کہ ایسی گندم کو ضائع شدہ یا خراب شمار نہ کیا جائے کیونکہ یہ نشان قدرتی ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) گندم کی قسم "چناب" کے دانہ کے سرے پر کالا نشان موروثی خصوصیت نہیں بلکہ یہ زیادہ رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے ۔

(ب) اگر سیاہ نشان صرف پھوٹنے والے سرے پر ہو تو اسے صحتمند دانہ تصور کیا جاتا ہے اور اسپر کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا جاتا ۔ البتہ اگر سیاہ نشان پھوٹنے والے مقام کے علاوہ بقیہ حصہ پر پھیلا ہوا ہو تو اسے جزوی طور پر خراب دانہ قرار دیا جاتا ہے ۔ اور مقررہ ضابطہ کے مطابق کٹوتی عائد کی جاتی ہے ۔

(ج) سوال پیدا نہیں ہوتا ہے ۔

(د) سوال پیدا نہیں ہوتا ہے ۔

بہاولنگر شوگر ملز چشتیاں کے علاقہ میں سڑکیں تعمیر کرنے کے لئے گنا سپلائی کرنے والے کسانوں سے روڈ ٹیکس کی وصولی

*۱۴۷۵ - حافظ علی اسد اللہ - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) آیا یہ امر واقعہ ہے کہ بہاولنگر شوگر ملز چشتیاں کی انتظامیہ مل کے قیام سے لے کر اب تک مل کے ارد گرد کے علاقہ میں سڑکیں تعمیر کرنے کی غرض سے گنا سپلائی کرنے والے کسانوں سے روڈ ٹیکس وصول کرتی رہی ہے ۔

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اب تک اس ٹیکس سے کتنی رقم جمع ہوئی ہے ۔ اور اس سے کہاں کہاں سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں ۔

(ج) ان میں سے ۷۲-۱۹۷۱ء میں کونسی سڑکیں تعمیر ہوئیں ۔

(د) کیا ۷۳-۱۹۷۲ء میں کوئی سڑکیں تعمیر کرنے کا پروگرام ہے ۔ اگر ہے تو اس کی تفصیل بتائی جائے ۔ اور اگر نہیں تو وجہ بتائی جائے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) درست ہے ۔

(ب) دوران مالی سال ۱۹۶۸-۶۹ء تا ۱۹۷۲ء مبلغ ۲۶،۳۳،۲۳۶ روپے وصول ہوئے ۔ اس عرصہ کے دوران مبلغ ۳،۴۳،۱۶۵ روپے خرچ کئے گئے جسکی تفصیل منسلک ہے ۔

(ج) ۱۹۷۱-۷۲ء میں تعمیر و توسیع کی جانے والی سڑکوں کی تفصیل جزو (ب) کے تحت منسلک ہے۔

(د) ۱۹۷۲-۷۳ء میں مندرجہ ذیل سڑکیں تعمیر کرنے کا منصوبہ ہے:-

	تخمینہ رقم
(i) چشتیاں تا سینگراں شریف فیصلہ ۴ میل .. ۶ فرلانگ ۱۸۰ فٹ سڑک کی تعمیر۔	۱۳,۲۷,۳۰۹
(ii) بخشن خان بس اسٹینڈ تا فورڈ واہ برج سڑک کی تعمیر (۵۰۸) ..	۱,۷٦,۰۰۰
(iii) رابطہ سڑک شوگر ملز تا شاہراہ فرید کے درمیان ۵۰۱ میل کی تعمیر ..	۱۲,۹۷,۰۰۰
(iv) ریلوے اسٹیشن سخی شوق الٰہی تا چک چوہا ۴۰۷ میل سڑک کی تعمیر ..	۱۴,۵۱,۹۰۰
میزان ..	۴۲,۵۰,۹۰۹

مذکورہ بالا سڑکوں کی تعمیر جون ۱۹۷۳ء تک مکمل ہو جائے گی۔

تفصیل خرچہ

سال	رقم (روپے)
۱۹٦۹-۷۰	۳۹,۹۵۰
۱۹۷۰-۷۱	۲,۹۲,۹۷۱
۱۹۷۱-۷۲	۱۰,۲۴۴
میزان ۔	۳,۴۳,۱٦۵

تفصیلات کام جو حلقہ شوگر ملز میں کیا گیا

کام کی مختصر کیفیت	رقم ۱۹۶۹-۷۰ء	۱۹۷۰-۷۱ء	۱۹۷۱-۷۲ء
	روپے		
رابطہ سڑک برائے گڈا جات CTN مٹھا جیٹھو تا شوگر ملز کی تعمیر ۔	۳,۹۵۰	۳۵,۷۶۷	۵۸(-)
میل ۷۸/۱ تا ۸۰ سٹیٹ ہالی وے بہاول پور تا شوگر ملز سڑک کی توسیع ۔	۲۵,۰۰۰	۱,۱۵,۰۶۳	۱,۱۹۵
میل ۰ تا ۵ چشتیاں تا مٹھا جیٹھو سڑک کی توسیع ۔	۱۰,۰۰۰	۱,۳۲,۱۳۱	۹,۱۰۷
میزان ۔	۳۹,۹۵۰	۶,۹۶,۹۷۱	۱۰,۲۳۳

پہلولنگر شوگر ملز چشتیاں میں کسانوں کے لئے آرام گاہ اور دیگر سہولتیں

*۱۴۷۶ ۔ حافظ علی اسد اللہ ۔ کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا بہاولنگر شوگر ملز چشتیاں میں ان کسانوں کے لئے جو مل کو گنا سپلائی کرتے ہیں مل کے قواعد کے مطابق آرام گاہ اور دیگر سہولتیں مہیا کی گئی ہیں ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی تفصیل دی جائے ۔

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب نفی میں ہے تو وجوہات بتائی جائیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) جی ہاں -

(ب) بہاولنگر شوگر ملز لمیٹڈ نے گنا لانے والے زمینداروں کے آسائش و آرام کے لئے گیٹ کے باہر ایک وسیع آرام گاہ تعمیر کرائی ہوئی ہے - جس میں بجلی پانی اور بیٹھنے کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے - علاوہ ازیں جو زمیندار دور دراز علاقوں سے آتے ہیں ان کیلئے قیام و طعام کا انتظام بھی موجود ہے اور بینچ رکھے گئے ہیں -

(ج) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

پنجاب کین بورڈ میں مقامی رکن صوبائی اسمبلی کی نمائندگی

*۱۴۸۹ - حافظ علی اسد اللہ - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پنجاب کین بورڈ میں مقامی رکن صوبائی اسمبلی کو متعلقہ شوگر مل ایریا کی نمائندگی کرنے کے لئے شامل کیا جاتا ہے -

(ب) اگر جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو چشتیاں کے بارے میں یہ طریقہ اختیار نہ کرنے کی وجہ کیا ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) یہ ضروری نہیں کہ مقامی رکن صوبائی اسمبلی کو متعلقہ شوگر مل ایریا کی نمائندگی کے لئے پنجاب کین بورڈ میں شامل کیا جائے -

(ب) جواب (الف) کے پیش نظر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

ڈیرہ غازی خان کے دیہات کے لئے چینی کا کوٹا

*۱۵۱۱ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت - حال ہی میں ضلع ڈیرہ غازی خان کے دیہات کے لئے چینی کا کوٹہ ۲۰۰ فیصد بڑھا دیا ہے مگر باقی اضلاع کے دیہات میں ایسا نہیں کیا گیا -

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس امتیازی سلوک کی کیا وجہ ہے ؟

وزیر خوراک - (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) ڈیرہ غازی خان ضلع کے شکر کے ماہانہ کوٹہ میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہیں ہوا - شکر کی تقسیم تمام اضلاع میں مساوی پیمانہ پر جو حکومت کا مقرر شدہ ہے ہو رہی ہے -

(ب) سوال ہی پیدا نہیں ہوتا -

چینی کی ناجائز ذخیرہ اندوزی

*۱۵۷۲ (الف) - راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ جب سے انہوں نے وزیر خوراک کا عہدہ سنبھالا ہے انہوں نے چینی کی کوئی ناجائز ذخیرہ اندوزی پائی ہے - اگر پائی ہے تو اس سلسلے میں اب تک کوئی کارروائی کی گئی ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - تین افراد کے خلاف مقدمات متعلقہ پولیس سٹیشنوں میں درج کرائے گئے اور تین افراد کو گرفتار کیا گیا جو ضمانت پر ہیں -

---

سرائے عالم گیر اور کھاریاں میں شکر یا گڑ کی تیاری

*۱۵۷۲ - (ب) - راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر خوراک از راہ

کرم بیان فرمائیں گے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ سرائے عالم گیر اور کھاریاں کے علاقہ میں حکومت کے حکم امتناعی کے باوجود بعض لوگ شکر یا گڑ تیار کر رہے ہیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - یہ درست نہیں ہے -

دیہی اور شہری علاقوں کے باشندوں کو چینی کا کوٹا

*۱۵۷۲ - (ج) - راجہ محمد افضل خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ اس سال صوبے کے دیہی اور شہری علاقوں کے باشندوں کو چینی کا فی کس کتنا کوٹا مہیا کیا گیا ہے - اگر دونوں کے کوٹا میں کوئی فرق ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں اور کیا حکومت اس فرق کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - شہروں - قصبوں اور دیہاتوں میں چینی کا کوٹا بالترتیب ۱۲ چھٹانک ، ۶ چھٹانک اور ۲ چھٹانک فی کس ہے - اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ دیہات میں گڑ شکر اور کھانڈ مشری کے استعمال کا رواج عام ہے - یہ اشیاء مقامی طور پر تیار کی جاتی ہیں - اور مقابلتاً سستی ہیں - علاوہ ازیں دیہی خوراک میں شیرینی کا استعمال شہروں کے مقابلے میں کم ہے -

حکومت دیہات میں چینی کا کوٹا بڑھانے کا پختہ ارادہ رکھتی ہے - مگر اس کا انحصار چینی کی پیداوار میں اضافے پر ہے -

---

نئے راشن کارڈوں کا اجراء

*۱۵۷۹ - میاں خورشید انور - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) صوبہ میں اس وقت کل کتنے افراد کو چینی کا راشن دیا جا رہا ہے -

(ب) نئی مردم شماری کے مطابق صوبہ کی کل آبادی کتنی ہے -

(ج) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس وقت بہت زیادہ تعداد میں جعلی راشن کارڈ بنے ہوئے ہیں -

(د) کیا ان جعلی راشن کارڈوں کو ختم کرنے کے لئے نئی آبادی کی بنیاد پر نئے راشن کارڈ جاری کرنے کا کوئی پروگرام ہے -

(ہ) کیا حکومت دیہات میں بھی راشن کارڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) - (الف) صوبہ میں اسوقت ۳،۲۱،۹۳،۶۲۱ افراد کو چینی کا راشن دیا جا رہا ہے -

(ب) نئی مردم شماری کے اعداد و شمار ابھی موصول نہیں ہوئے ہیں -

(ج) جی ہاں -

(د اور ہ) نئی مردم شماری کے اعداد و شمار موصول ہونے پر اس سلسلہ میں کارروائی کی جائے گی -

---

چک نمبر ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا میں چینی کا کوٹا

*۱۶۴۰ - سردار محمد عاشق - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ -

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر ۴۴ جنوبی تحصیل سرگودھا میں چینی کا جو کوٹا دیا جاتا ہے وہ آبادی کے لحاظ سے بہت کم ہے -

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چک کے غریب عوام کو چینی بالکل نہیں دی جاتی اور ساری کی ساری چینی وہاں کے چند بڑے آدمیوں میں تقسیم کر دی جاتی ہے -

(ج) اگر جزو (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ چک کا چینی کا کوٹا بڑھانے اور ڈپو ہولڈر کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) جی ہاں ۔

(ب) جی نہیں ۔

(ج) ۱۹۷۲ء کی مردم شماری کے نتائج محکمہ خوراک کو موصول ہونے کے بعد کوٹے میں اضافہ پر غور کیا جائے گا ۔ ڈپو ہولڈر کے خلاف شکایت آنے پر ضروری کارروائی کی جائے گی ۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

صوبے میں گندم کی درآمد

۲۱ - ملک محمد علی خان - کیا وزیر خوراک از راہ کرم بیان فرمائیں گے کہ ۔

(الف) یکم نومبر ۱۹۷۲ء سے یکم اپریل ۱۹۷۳ء تک پنجاب میں کتنی گندم کی ضرورت ہے ۔

(ب) یکم نومبر ۱۹۷۲ء سے اب تک کتنی گندم پنجاب کے استعمال کے لئے باہر سے درآمد کی گئی ہے ؟

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کاردار) ۔ (الف) تقریباً ۲۳،۵۰،۰۰۰ ٹن ۔

(ب) چونکہ مرکزی حکومت گندم درآمد کرتی ہے ۔ لہذا صوبائی حکومت یہ اطلاع بہم پہنچانے سے قاصر ہے ۔ البتہ مرکزی

حکومت نے یکم نومبر ۱۹۷۲ء سے ۷ جنوری ۱۹۷۳ء تک ۱۱،۷۹،۵۷۰ ٹن گندم پنجاب کے مختلف مقامات کو ارسال کی ۔

اراکین اسمبلی کی رخصت

ملک سردار محمد اقبال خان

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست ملک سردار محمد اقبال خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ بخار کی وجہ سے ۳۰ اور ۳۱ جنوری کو نہیں آ سکا ہوں ۔ مہربانی فرما کر رخصت عطا فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حافظ علی اسداللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست حافظ علی اسد اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ ایک ضروری کام کل مورخہ ۳۰-۱-۷۳ کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

حافظ علی اسد اللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست حافظ علی اسد اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ ایک ضروری کام کے مجلس قائمہ برائے تعلیم پنجاب اسمبلی کی ۳۰-۱-۷۳ کی میٹنگ میں شرکت نہ کر سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی) ۔

حافظ علی اسد اللہ

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست حافظ علی اسد اللہ صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گزارش ہے کہ میں بوجہ اطلاع نہ ملنے کے پنجاب اسمبلی کی مجلس قائمہ (تعلیم) کی مورخہ ۲۵-۱-۷۳ کی میٹنگ میں شرکت نہ کر سکا ۔ رخصت منظور فرمائی جاوے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر نور احمد

سیکرٹری اسمبلی ۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر نور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں مورخہ ۲۹-۱-۷۳ اور ۳۰-۱-۷۳ دو یوم بیمار ہونے کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکا۔ اس لئے دو یوم کی رخصت عنایت فرمائی جاوے۔

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راجہ منور احمد

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست راجہ منور احمد صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

"Please grant me leave of absence from the Assembly from 31-1-7 to 2-2-73 (both days inclusive) as I have to go to Rawalpindi."

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مسٹر محمد اکبر مہناس

سیکرٹری اسمبلی۔ مندرجہ ذیل درخواست مسٹر محمد اکبر مہناس صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

میں بسبب عدالت ۲۹ جنوری ۷۳ کو اسمبلی کی کارروائی میں شریک نہیں ہو سکا۔ رخصت منظور فرمائی جائے۔

مسٹر سپیکر۔ سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

راؤ محمد افضل خان

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست راؤ محمد افضل خان صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

گذارش ہے کہ میں بوجہ خرابی طبیعت مورخہ ۲۹-۱-۷۳ اور ۳۰-۱-۷۳ کو اسمبلی میں حاضر نہ ہو سکا - لہذا دو یوم کی رخصت منظور فرمائی جاوئے -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

سردار امجد حمید خان دستی

سیکرٹری اسمبلی - مندرجہ ذیل درخواست سردار امجد حمید خان دستی صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی طرف سے موصول ہوئی ہے :

جناب عالی - میں نے والدہ صاحبہ مرحوم کے چالیسویں کے موقعہ پر شرکت کے لئے مورخہ ۱-۲-۷۳ یا ۲-۲-۷۳ یعنی دو یوم کے لئے مظفر گڑھ جانا ہے - براہ کرم ان دو یوم کی رخصت منظور فرمائی جاوئے مشکور ہونگا -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

کہ مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے -

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

مسٹر سپیکر ۔ اب تحریک استحقاق چودھری علی بہادر کی طرف سے آئی ہوئی ہے ۔

میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سروسنسر ہسپتال کا ناروا سلوک

چودھری علی بہادر خان ۔ جناب والا ۔ میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے خاص اہمیت کے حامل مسئلہ پر غور کرنے کیلئے جو اسمبلی کی دخل اندازی کا متقاضی ہے ۔ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں معاملہ یہ ہے کہ مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۷۳ کو میرے حلقہ کے ایک شخص نے آ کر مجھے شکایت کی کہ بیس دن ہوگئے ہیں سروسز ہسپتال سے مجھے طبی سرٹیفکیٹ نہیں دیا جا رہا اور مختلف طریقوں سے اس سے پیسے بٹورے جا رہے ہیں ۔ میں اس کے ساتھ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے پاس گیا ۔ میرے ساتھ میاں لیاقت حسین صاحب ایم ۔ پی ۔ اے بھی تھے ۔ جب ہم وہاں گئے تو ایم ۔ ایس نے ہماری بات سننے سے قطعی انکار کر دیا ۔ وہ موٹر میں بیٹھے رہے نیچے موٹر سے نہیں اترے بلکہ اندر سے ہی بات کرتے رہے ۔ ہم نے کہا کہ ہمیں صرف دو منٹ دیں ۔ ہم تمام واقعات آپ کو بتائیں کہ سروسز ہسپتال میں لاکھوں روپے کا غبن ہو چکا ہے اور وہاں جعلی رسیدیں بنا بنا کر لاکھوں روپے کا ہسپتال میں جو غبن ہے وہ پورا کیا جا رہا ہے ۔ ہسپتال میں بدعنوانی بہت بڑھ چکی ہے ۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے صرف موٹر میں بیٹھے بیٹھے ہم سے تحکمانہ انداز میں باتیں کی ہیں اور ہم نے کہا ہمیں کوئی اور ٹائم دے دیں ۔ لیکن انہوں نے وہ بھی انکار کر دیا اور ہمیں چھوڑ کر موٹر سٹارٹ کرکے چلے گئے ۔ اس میں ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ہماری سخت توہین کی گئی ہے ۔

آوازیں ۔ شیم ۔ شیم ۔ اس کے خلاف ایکشن لینا چاہیے ۔

وزیر صحت ۔ جناب سپیکر ۔ میرے نوٹس میں ابھی یہ بات لائی گئی ہے ۔ میں اس بات کا پورا پتا کرونگا ۔ اور اس کے متعلق انکوائری کرونگا اور اسے پوری پوری سزا دی جائے گی ۔

Mr. Speaker : Should it go to the Privileges Committee or should it be left to the Minister concerned ?

Voices : It should go to the Privileges Committee.

Mr. Speaker : This is referred to the Privileges Committee, the Report to come within ten days.

تحریک التوائے کار

گنے کی قیمت کی ادائیگی

مسٹر سپیکر - تحریک التوا نمبر ۲۳۲ چودھری امان اللہ لک صاحب کی ہے وہ یہ تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت طلب کرتے ہیں - کہ اہمیت عامہ رکھنے والا ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے - مسئلہ یہ ہے کہ ماہ نومبر ۱۹۷۲ء میں وزیر خوراک نے اعلان فرمایا تھا کہ کاشتکاران پنجاب کو گنے کی قیمت بحساب ۴،۲۵ روپے فی من اس season کے شروع سے دی جائے گی - اور زمینداروں سے چینی کا حق واپس لے لیا تھا - شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین نے وزیر خوراک کے اعلان کے باوجود کاشتکاران کو گنے کی قیمت شروع سیزن سے ادا نہیں کی - جس کا مطالبہ کاشتکاران کر رہے ہیں اور اس واقعہ سے کاشتکاران تحصیل پھالیہ اور شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین میں سخت کشیدگی پیدا ہو چکی ہے - اور اس واقعہ سے اس علاقہ میں بھی سخت کشیدگی پیدا ہو رہی ہے عوام پریشان اور خوف و ہراس کا شکار ہو گئے ہیں اور کاشتکاران میں سخت بےچینی پیدا ہو چکی ہے - مسئلہ زیر بحث لایا جائے -

وزیر خوراک (مسٹر عبدالحفیظ کار دار) - جناب والا - میں آپکی اجازت سے عرض کروں کہ شوگر کی نئی پالیسی ۷ دسمبر کو آئی - جس کے تحت شوگر مل کی پیداوار اور تقسیم کا مکمل کنٹرول کیا گیا - مگر اس سے پہلے سنٹرل حکومت کی پالیسی یہ تھی کہ ٹوٹل پروڈکشن میں سے ۸۰ فیصد صوبائی حکومتوں کو ملے گا اور ان علاقوں کو شوگر ملوں سے ۱۴ فیصد شوگر ملے گی - open distribution کے لئے گنا سپلائی کرنے والوں کو چھ فیصد ملے گی - جب دوسری مرتبہ اس چیز کا جائزہ لیا گیا تو حکومت اس نتیجہ پر پہنچی کہ اس طرح

قیمتیں اعتدال پر نہیں رکھی جا سکیں گی ۔ قیمتیں ایک طرف تو کنٹرول پرائس پر رہیں گی اور دوسری طرف وہ کھلی منڈی میں آسمان تک پہنچ جائے گی ۔ اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اب پروڈکشن کو کنٹرول میں لیا جائے اس طرح ۸۰ فیصد حکومت کا - ۱۴ فیصد مل والوں کا اور ۶ فیصد گنا سپلائی کرنے والوں کا جو کوٹا تھا اس کو ختم کر دیا گیا ہے ۔ ان حالات میں جب یہ ختم ہوا تو شاید ۷ دسمبر کی تاریخ تھی ۔ پروڈکشن یکم نومبر سے شروع ہوئی اور حکومت کا پہلا فیصلہ تھا ۔ اس کے زیر اثر اور اس کے تحت مل والوں نے چند زمینداروں اور گنا سپلائی کرنے والوں کو ان کے حصہ کی چینی مہیا کر دی ۔ اور باقی لوگوں کو نہیں ملی تھی ۔ جب نئی پالیسی کا میں نے اعلان کیا اور میں نے شوگر ملوں کے ایریا کا دورہ کیا ہے تو یہ مسئلہ وہاں پر زیر بحث آیا انہوں نے یہی کہا کہ انکو ۹۰ پیسے جو منافع ملتا ہے ۔ انکو دیا جائے چنانچہ جو گنا پہلے ۳ روپے ۳۵ پیسے سپلائی کیا جا رہا تھا ۔ وہ ۴ روپے ۲۵ پیسے کر دیا گیا ۔ انکو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔ میں نے اس کا نوٹس لے لیا ہے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں وزیر خوراک کی یقین دہانی پر یقین رکھتا ہوں ۔

میاں محمد اسلام ۔ جناب والا ۔ جن لوگوں کو چینی کا کوٹہ پہلے دیا گیا ہے ۔ انکو نفع پر دیا گیا ہے ۔ میں اس علاقے کا رہنے والا ہوں اور میں وزیر خوراک کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ کوٹا بالکل نہیں دیا گیا ۔ اس معاملہ میں تحقیقات کرائی جائے ۔

وزیر خوراک ۔ آپ یقین رکھیں ۔ چینی کے کوٹے کے احکامات جاری کر دئے گئے ہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب محترم وزیر قانون نے یہ فرمایا تھا کہ حزب اختلاف کے ارکان اپنے وعدے سے منحرف ہو گئے ہیں وہ قانون سازی میں رکاوٹیں پیدا کر رہے ہیں اور وقت ضائع کر رہے ہیں ۔ اس الزام کا جواب بڑی حد تک میرے رفیق کار رانا پھول محمد خان صاحب نے دے دیا تھا لیکن کچھ چیزیں رہ گئی تھیں جنکے متعلق مجھے وضاحت کرنی ہے ۔

مسٹر سپیکر - آپ اس بات کے سب سے بڑے شاہد ہیں - سب سے بڑے گواہ ہیں پارلیمانی روایات بھی یہی ہیں کہ جب قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف میں ہاؤس کی کارروائی کے متعلق کوئی معاہدہ ہوتا ہے - تو سپیکر صاحب اس میں تشریف فرما ہوتے ہیں تا کہ ان کے سامنے بات مکمل طور پر طے پائے - میں اپنے اس طرف بیٹھنے والے معزز ارکان اور اس طرف بیٹھنے والے ساتھیوں کی خدمت میں وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ میں نے اس قسم کا کوئی معاہدہ رولنگ پارٹی کے قائد ایوان سے نہیں کیا جس میں bed legistation کی تائید اور حمایت ہو - ہم قواعد وضوابط سے ہٹ کر الگی قانون سازی میں کسی قسم کی امداد نہیں کریں گے - جناب والا آپ بھی اس بات کے بہترین منصف اور جج ہو سکتے ہیں کہ ایوان کا پورا ہفتہ اس بات پر ضائع ہو گیا ہے کہ قاعدہ ۳۷ کو معطل کیا جائے - جب جناب والا قائد ایوان نے قاعدہ ۳۷ کو واپس لے لیا اور یونیورسٹی آرڈیننس مجلس قائمہ کے سپرد کر دیا گیا - انہوں نے مزید تین دن لے لئے ہیں - لیکن میں آپکے توسط سے احتجاج کرتا ہوں کہ وزیر قانون ہمیشہ فرماتے ہیں کہ اس ایوان کا وقت ضائع کیا جاتا ہے - یہ لفظ مناسب نہیں ہے یہ فرما سکتے ہیں کہ قیمتی وقت صرف ہو رہا ہے آپکو علم ہوگا کہ یہاں تین چار حزب اختلاف کے ممبران ہوا کرتے تھے مسٹر حمزہ خواجہ صفدر وغیرہ اپنی پارلیمانی روایات چھوڑ گئے ہیں - اور ہمارے لئے اتنا مواد مہیا کر گئے ہیں کہ ہم آج تک اس سے استفادہ کر رہے ہیں - وہ اس معزز ایوان میں کچھ قانون سازی کی روایات بھی چھوڑ گئے - میری گذارشات کا مقصد کوئی وقت ضائع کرنا نہیں بلکہ میں آپکو واضح طور پر بتلا دینا چاہتا ہوں پر bed legislation میں مزاحمت کی جائے گی - ہم ہوی قانون سازی میں پوری پوری مزاحمت کرئیگے میں بار بار آپکو متوجہ کر رہا ہوں کہ ہم صرف معقولیت کی بنیاد پر ہر قانون سازی میں آپکی تائید کریں گے - اسکے لئے پورا پورا تعاون کیا جائیگا لیکن ہم اکثریت کی بنیاد پر کی جانے والی قانونی سازی کی مزاحمت کریں گے -

وزیر قانون - جناب والا - میں قائد حزب اختلاف کا بہت احترام کرتا ہوں - اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ حزب اختلاف کے تمام معزز ارکان ان کی قیادت میں متحد اور منظم طریقے سے کام کر رہے ہیں - جناب والا - میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں - .....

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں جناب قائد ایوان کا اور ان کا بھی احترام کرتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ جناب علامہ صاحب نے ابھی ابھی فرمایا ہے کہ میں نے بعض دفعہ اپنی تقاریر میں معاہدہ سے منحرف ہونے کی بات کی ہے ۔ میں نہیں سمجھتا کہ قائد حزب اختلاف کبھی بھی کئے گئے وعدوں سے منحرف ہوئے اور نہ کبھی بعد میں ہونگے ۔ کیونکہ جب بھی کوئی بات ہوتی ہے کوئی معاہدہ ہوتا ہے تو قائد ایوان اور حزب اختلاف کے درمیان باہمی افہام و تفہیم کے جذبے کے ساتھ کچھ خطوط وضع کئے جاتے ہیں ۔ ہم پہلے بھی حزب اختلاف کے ان وضع کردہ خطوط کا احترام کرتے ہیں اور اب بھی کر رہے ہیں ۔

جہاں تک حمیران کے ۲۵ پرائیویٹ بلوں کا تعلق ہے اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے move کیا گیا تھا کہ مسودہ قانون کو قاعدہ ۷۴ کی مقتضیات سے مستثنیٰ کیا جائے اور قائد ایوان نے اس تحریک کو واپس لے لیا تھا ۔ جناب والا ۔ ساٹھ معزز ارکان پر مشتمل ایک سپیشل کمیٹی بنائی گئی تھی تاکہ وہ رولز آف پروسیجر کے سلسلے میں تمام خطوط وضع کرے ۔ اس سلسلے میں لابی میں دوسرے معزز ارکان اور قائد ایوان بھی مدعو تھے ان کے درمیان جو بات کی گئی تھی اس کو قائد ایوان نے تسلیم کیا تھا اور یہاں آ کر ہاؤس میں اعلان فرمایا تھا کہ میں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ ہم نے افہام و تفہیم کے جذبے سے جو خطوط وضع کئے ہیں اب ہم یقیناً قانون سازی کے کام کو خوش اسلوبی سے سر انجام دیں گے ۔ جب قائد ایوان ہاؤس میں داخل ہوئے تو انہوں نے پورے ایوان کے سامنے اس بات کی وضاحت فرمائی تھی کہ ہم نے چند خطوط وضع کئے ہیں اور اب قانون سازی کا کام خوش اسلوبی سے ہوگا اور کسی طرف سے کسی صورت سے کوئی تعطل پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی جائیگی ۔ یہ سب کچھ اسی لئے ہوا تھا ۔

جناب والا ۔ اگر میں آپ کو اعداد و شمار بتاؤں ۔ اگر میں آپ کو ایک دن کا خرچہ بتاؤں جو ۲۵/۲۶ پرائیویٹ ممبرز بل کو مجالس قائمہ کے سپرد کرنے پر ہوا ہے تو یہ لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں روپے بنتے ہیں ۔ اس کے علاوہ جو ۶۰ رکنی کمیٹی رولز آف پروسیجر کے سلسلے میں بنی

تھی جس کو سپشل کمیٹی کا نام دیا گیا اگر اس کے اعداد و شمار کو بھی اکٹھا کیا جائے تو مستقل آئین کے آ جانے کے بعد جب اس کے اجلاس ہونگے اگر یہ اجلاس روزانہ ہوں تو کروڑوں روپے سے کم خرچہ نہیں بنے گا - یہ ۶۰ رکنی کمیٹی اسلئے بھی بنائی گئی تھی کیونکہ میرے اس طرف بیٹھنے والے معزز اراکین کی خواہش تھی اور حاجی محمد سیف اللہ صاحب کی طرف سے تحریک تھی - آپ غور فرمائیں یہ ۶۰ ارکان کی تعداد سندھ اسمبلی کے ممبران جتنی تعداد ہے - جناب والا - اتنی بڑی کمیٹی کی ضرورت نہیں تھی - بات حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھنے والے معزز ارکان کی خاطر قائد ایوان نے تسلیم کی تھی - حضور والا - قائد حزب اختلاف کے تمام اراکین کا قائد ایوان نے اس حد تک احترام کیا اور اس حد تک افہام و تفہیم سے کام کرنا شروع کیا - حالانکہ جب میں یہاں بیٹھ کر اعداد و شمار کر رہا تھا تو میرا خدا جانتا ہے کہ میری آنکھوں میں اس وقت آنسو تھے کہ یہ عیاشی نہیں تو اور کیا ہے کہ یہ کروڑوں روپیہ محض اسلئے خرچ کر دیا جائے - یہ غریب عوام کے خون پسینے کی کمائی ہے -

میاں خورشید انور - پوائنٹ آف آرڈر - جناب - بہتر ہے کہ اس کمیٹی کی تعداد کو کم کر لیں - یہ جو انہوں نے جوش میں آ کر فرمایا ہے کہ وہ رو رہے تھے تو اس کمیٹی کو چھوٹا کر لیں -

رانا پھول محمد خان - یہ تو کوئی بات نہیں ہے - اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد کم کر لیں -

وزیر قانون - جناب والا - میں نے کسی معزز رکن کے بارے میں نہیں کہا نہ میں نے ہاؤس کے بارے میں کہا ہے - میں تو سوچ رہا ہوں کہ جو غریب عوام اس ایوان سے باہر بیٹھے ہیں - جنہوں نے ہمیں ووٹ دیکر بھیجا ہے کیا ان کے ذہن میں یہ بات نہیں آئیگی کہ کیسی جمہوری اقدار کو روا رکھا جا رہا ہے اور ان کی پابندی کی جا رہی ہے - قائد حزب اختلاف نے بھی فرمایا ہے کہ معاہدہ نہیں ہوا تھا - معزز اراکین اس بات کے گواہ ہیں کہ باہر لابی میں اگر قائد ایوان نے یہ تمام باتیں مانی نہیں تو کیوں مانی تھیں ؟ کیا ہم سب کچھ دینے کیلئے ہیں ؟ اگر حزب اختلاف لینا چاہے تو ہمارے پاس کروڑوں روپیہ ہے ہم دے دینگے لیکن ان کی طرف سے کوئی تعاون نہیں ہوا .....

(قطع کلامیاں)

میاں خورشید انور ۔ اس وقت وزیر قانون نے بڑی خوشی میں آ کر یہ اعلان فرمایا تھا اور آج بڑے غصے میں آ کر اس کی خود ہی تردید فرما رہے ہیں ۔ اگر وہ اتنی بڑی کمیٹی پر ناراض ہیں تو وہ اس کو کم کر سکتے ہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ اس کو توڑ دیں ۔

میاں خورشید انور ۔ اس دن تو وزیر قانون نے بڑی خوش سے منظور کیا تھا ۔

مسٹر سپیکر ۔ میاں صاحب تقریر نہ کریں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب وزیر قانون نے جذبات میں آ کر ایسی ایسی باتیں کی ہیں ....

رانا پھول محمد خان ۔ نا تجربہ کاری کی وجہ سے ۔

مسٹر سپیکر ۔ بات کرنے کا یہ کوئی پارلیمانی طریقہ نہیں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ میں گزارش کر رہا ہوں کہ مجھے اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ جناب وزیر قانون کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں کہ جمہوریت پر روپیہ کیوں خرچ ہو رہا ہے ۔ لیکن جس وقت ان کی کوٹھی کیلئے تیس ہزار روپیہ کا فرنیچر مہیا کیا جا رہا تھا تو اس وقت ان کی آنکھوں میں آنسو کیوں نہیں آئے تھے ؟

Mr. Speaker : This is no point of order. It does not require interpretation of any law or rule.

غیر سرکاری کارروائی کا دن ہے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آرڈ ۔ آرڈر ۔

مسٹر محمد سرور جوڑا ۔ جناب والا ۔ اس کمیٹی کو توڑ دیا جائے ۔ یہ عیاشی ہے ۔

میاں خورشید انور - یہ آپ کو آج پتہ چلا ہے ؟

سید تابش الوری - اگر یہ عیاشی ہے تو اس کو توڑ دیا جائے -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں - اس ایوان کا ایک ضابطہ ہے تمام تجاویز کسی ضابطے کے مطابق یہاں پیش کی جاتی ہیں -

وزیر قانون - میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ سپیشل کمیٹی کا قیام سارے ہاؤس کی متفقہ رائے اور رضامندی سے عمل میں لایا گیا تھا .....

Mr. Speaker : This is not the issue.

وزیر قانون - Let me complete my sentence please.
تو آج اس پر دوبارہ تنقید شروع کر دینا قرین انصاف اور مناسب نہیں ہے - جو فیصلہ ایک دفعہ ہوا ہے وہ concensus سے ہوا ہے - (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - وہ اس پر تنقید نہیں کرتے - میں نے اسی لئے عیاشی کے لفظ پر اعتراض کیا ہے - وہ اس کا پس منظر بتا رہے ہیں کہ یہ کیسے پاس ہوا ہے -

وزیر قانون - مجھے صرف اتنی عرض کرنی تھی کہ قائد ایوان نے یہ سب باتیں مانیں اور یہ باتیں تسلیم کیں کہ سپشل کمیٹی بنائی جائے -

رانا پھول محمد خان - پوائنٹ آف آرڈر - - - -

وزیر قانون - جناب والا - میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں - - -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - پہلے انہیں کہیں کہ وہ خاموش ہو جائیں تو پھر میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر عرض کرونگا -

وزیر قانون - جناب والا - معزز رکن کو بے شک پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دی جائے لیکن مجھے بھی جملہ ختم کرنے کی اجازت دی جائے - میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر اس طریقے پر میری تقریر کو interrupt کیا جائیگا تو میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ :

مجھ سے گریز پا ہے تو ہر راستہ بدل
میں سنگ راہ ہوں تو سبھی راستوں میں ہوں

حاجی محمد سیف اللہ خان - ذاتی نکتہ وضاحت میں عرض کرونگا کہ :

اتنی نہ بڑھا پاکئی دامان کی حکایت
خود کو بھی ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - غالباً شعر یوں ہے :-

اتنی نہ بڑھا پاکی دامن کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب - دامن تو الگا ہے ہی نہیں - اس لئے میں نے خود کا لفظ استعمال کیا ہے -

(قطع کلامیاں)

کرنل محمد اسلم خان نیازی - حاجی سیف اللہ خان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں -

غیر کی آنکھ کا تنکا تو تجھے آتا ہے نظر
ذرا اپنی آنکھ میں شہتیر بھی تو دیکھ

حاجی محمد سیف اللہ خان - فکر ہر کس بقدر ہمت اوست - شہتیر کو شہتیر ہی دکھائی دیتے ہیں - میں گذارش کر رہا تھا کہ جناب وزیر قانون نے اپنے اعتراضات میں میرا نام بھی شامل کیا تھا - میں اس وقت موجود تھا - جس وقت اس دن کی کارروائی کیلئے متفقہ طور پر ایک لائحہ عمل طے ہوا تھا - اس میں میری ہی تجویز کردہ پابندی کے متعلق جناب وزیر قانون نے فرمایا ہے کہ یہ تضیع سرمایہ ہے - اس کے بارے میں عرض کر دوں کہ ہمارا مقصد کبھی بھی تضیع سرمایہ نہیں رہا اور اس کمیٹی کا حزب اختلاف کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا کیونکہ اس ۶۰ رکنی کمیٹی میں حزب اختلاف کے صرف سات ممبر ہیں اور باقی ۵۳ ممبر حزب اقتدار کے ہیں - اصول کیلئے جمہوریت کیلئے اور اس صوبے کی بقاء کیلئے اگر ہمیں اپنے جسم

کے خون کا ایک ایک قطرہ بھی بیچنا پڑے تو بھی اس جمہوریت کو باقی رکھنا سستا سودا ہوگا ۔

Mr. Speaker : This is no personal explanation. You have gone beyond that.

رانا پھول محمد خان ۔ جناب ۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر ابھی باقی ہے۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ ابھی رانا پھول محمد خان کا پوائنٹ آف آرڈر باقی ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میرا بھی پوائنٹ آف آرڈر ہے اور میں نے پہلے عرض کی تھی ۔

مسٹر سپیکر ۔ رانا پھول محمد خان کا پوائنٹ آف آرڈر آدھ گھنٹہ سے ہے ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ جناب والا ۔ میں تو آج صبح سے بار بار اٹھا ہوں ۔ میری بد قسمتی ہے کہ آج مجھے وقت نہیں دیا جا رہا ۔

مسٹر سپیکر ۔ آنکھوں کی بجائے عینک میرے ہاتھ میں ہے ۔ شاید مجھے نظر نہیں آیا ۔ (قہقہہ)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ آپ انہیں اجازت دے دیں ۔ میں اپنا پوائنٹ آف آرڈر واپس لیتا ہوں ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ملک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میرے فاضل دوست حاجی سیف اللہ صاحب نے جمہوریت کے لیے اور ملک کے لیے اپنے خون کا آخری قطرہ تک دینے کا عہد کیا ہے ، لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ملک ۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ پوائنٹ آف آرڈر کسی رول یا کسی قانون کی تشریح کے متعلق ہوتا ہے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ملک - جناب والا - انہوں نے کہا ہے کہ ہم جمہوریت کے لئے خون کا آخری قطرہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں - لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ جس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں - اس میں پچیس سال تک کیا ہوتا رہا ہے -

مسٹر سپیکر - یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے - مسٹر جاوید حکیم قریشی -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے جناب والا - کہ حاجی سیف اللہ صاحب نے ایک ایسے شاعر کا شعر پڑھا ہے جو مرحوم ہے - اور اس ایوان میں موجود نہیں - انہوں نے وہ شعر غلط پڑھا ہے - لہذا انہیں اس کے لیے معافی مانگنی چاہئے - مجھے ان کی خدمت میں یہ بھی عرض کرنا ہے -

تر دامنی پہ شیخ ہماری نہ جائیو
دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں

مسٹر سپیکر - یہ اشارہ میری طرف ہے یا حاجی صاحب کی طرف -

(قہقہہ)

سید ثابش الوری - جناب سپیکر - میں شدید احتجاج کرتا ہوں - کیونکہ وزیر قانون نے حزب اختلاف پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے اس معاہدے میں کچھ لیا ہے - میں اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے نہ کچھ لیا ہے اور نہ کچھ لیں گے - یہ الزام تراشی محض حزب اختلاف کو بد نام کرنے کے لئے کی جا رہی ہے - ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے حزب اقتدار سے کسی قسم کی کوئی مراعات نہیں لیں -

مسٹر سپیکر - آپ تشریف رکھیں - It is not a general debate on this matter.

وزیر خزانہ - جناب والا - قائد حزب اختلاف نے جو بحث چھیڑی ہے اس کا جواب میرے عزیز رفیق کار مختار احمد اعوان صاحب دے چکے ہیں -

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں اپنے عزیز اور خطیب دوست کو interrupt نہیں کرنا چاہتا تھا ۔ لیکن میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ بحث ہم نے نہیں انہوں نے چھیڑی تھی ۔ میں نے تو personal explanation دی تھی ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ جس بحث میں ہم پڑ گئے ہیں ۔ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں ، کہ آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کو اور اپنے رفقائے کار کو اس بحث سے نکال کر واپس اپنے اصل مقصد کی جانب لے آؤں ۔ ہمارا یہاں کام بنیادی طور پر قانون سازی ہے ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ یہ بجا ہے کہ ہم تمام دوست یہاں اس کام کے لیے جمع ہوتے ہیں اور اسمبلی نے ہمیں جو استحقاقات دے رکھے ہیں ۔ ان کے استعمال کے تحت آپ کی اجازت ہی سے بہت سی باتیں یہاں ہوتی ہیں ۔ جناب والا ۔ آپ کی اجازت ہی سے یہاں شعر بھی پڑھے جاتے ہیں ۔ یہاں پھلجھڑیاں بھی چھوڑی جاتی ہیں ۔ شگوفے بھی چھوڑے جاتے ہیں ۔ یہ سب شاید ضروری ہے ۔ اسمبلی کی تاریخ میں یہ ہوتا رہا ہے ۔ یہ اسمبلی کے درو دیوار جن کا حوالہ دیا جاتا ہے گواہ ہیں ۔ اور ان درو دیوار سے زیادہ یہ لوگ جو بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اور ان لوگوں سے باہر جنہوں نے ہمیں منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے ۔ وہ لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں ۔ ہمارے قائد کہا کرتے ہیں ۔ ایک اسمبلی ایوان کے اندر ہے اور ایک اسمبلی ایوان سے باہر لگی ہوئی ہیں ۔ اس لیے میں آپ کی وساطت سے سب دوستوں کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ بحث جو ہو چکی ہے ۔ بے معنی ہے ۔ جس بات کے متعلق ہم عرض کر رہے ہیں وہ صرف اتنی ہے ۔ کہ جب قائد حزب اختلاف اور قائد ایوان میں کوئی معاہدہ ہوتا ہے تو وہ ایک طرح کا ، جیسے انگریزی میں کہتے ہیں ۔ 'give and take' ۔ کچھ لیا اور کچھ دیا کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہم نے اپنی جیب سے کچھ روپے نکال کر حزب اختلاف کو دے دیے ہیں ۔ ایسا نہیں ہے ۔ یہ سیاسی "لے" اور "دے" ہے ۔ سیاسی 'give and take' ہوتی ہے ۔ ہم آپ کو concede کر کے واپس آپ سے کچھ concession بھی لیتے ہیں ۔

جناب والا ۔ جب وزیر قانون فرماتے ہیں کہ ہم نے اپوزیشن کی رائے کا احترام کرتے ہوئے ۔ اپنے غریب قسم کے خزانے پر اتنا بوجھ ڈالنا پسند کر

لیا کہ چلیے ، اس طریقے سے اسمبلی کی کارروائی آگے بڑھتی ہے تو ہم یہ برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں تو اس سے ہمیں کم از کم یہ تسلی ہوتی تھی کہ اب جو قانون سازی کا کام ہے وہ آگے بڑھے گا ۔ اس پر یہ خواہ مخواہ کی ایک بحث ، کہ صاحب ہم نے کچھ نہیں لیا ، ہم کچھ نہیں لینا چاہتے ۔ جو آپ کا استحقاق ہے وہ آپ لے لیں ، ہم تب بھی آپ کو دیں گے ۔ آپ کو آپ کا حق ضرور دیں گے ۔ (نعرہ ہائے تحسین) ۔ اس لیے اس میں لینے دینے کا کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔ مسئلہ تو صرف یہ ہے کہ جب آپس میں ایک معاہدہ ہوا اس کے بعد ہاؤس میں ہم بار بار یہ دیکھتے ہیں کہ جیسے اپوزیشن نے واک آؤٹ کر رکھا ہے ۔ جب قانون سازی کا لمحہ آتا ہے تو یہ تمام دوست اٹھ کر چلے جاتے ہیں ۔ اس وقت تقریروں میں ایک خاص قسم کا شور شروع ہو جاتا ہے ۔ آپ کی وساطت سے میری گذارش صرف اتنی ہے ۔ میں اپنے ساتھیوں سے بھی التماس کروں گا ۔ اور قائد حزب اختلاف اور ان کے ساتھیوں سے بھی گذارش کروں گا ، التماس کروں گا ، عاجزانہ طور پر گذارش کروں گا کہ وہ مہربانی سے جہاں اور بہت کام کرنے کے لیے تشریف لائے ہیں وہاں اس بات کو بھی نظر انداز نہ کریں کہ یہاں ان کا بنیادی کام قانون سازی ہے ۔ بے شک آج کا دن اس قانون سازی کے لیے وقف نہیں ۔ لیکن آج بھی جب مسائل درپیش ہوں تو ان پر بحث ضروری ہو جاتی ہے ۔ اور یہ تمام اوقات جو ہم خرچ کر رہے ہیں ۔ اس میں ہماری درمیان افہام و تفہیم ہونی چاہیئے ۔ جب قانون سازی کا لمحہ آئے تو جس طرح آج دلچسپی ہے ، جوش و خروش سے کام ہو رہا ہے یہ جوش و خروش کچھ اس دن کے لیے ۔ کچھ اس لمحے کے لیے بھی وقف کرنا چاہیے ۔ یہی میری گذارش ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ پوائنٹ آف پرولیج ۔ جناب سپیکر ۔ یہ جو آج بحث شروع ہو گئی ہے یہ کیسے شروع ہوئی ۔ کس نے شروع کی اور کیوں شروع ہوئی ؟ آج ریزولیوشن کا دن ہے اور ہمیشہ کی طرح میرا ریزولیوشن آخر میں رکھا گیا ہے ۔ یہاں ہم ادھر ادھر کی بحث میں الجھ گئے ہیں ہمیں فوراً ریزولیوشن کی طرف آ جانا چاہیے ۔ میرا بھی ریزولیوشن ہے اور میں اس پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہتی ہوں ۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اس وقت غیر سرکاری ارکان کی کارروائی ہو رہی ہے ۔ لہذا اس وقت غیر متعلقہ گفتگو میں وقت ضائع نہ کیا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ علامہ صاحب نے بحث شروع کر کے محترمہ کا استحقاق خراب کیا ہے ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ میں جناب وزیر خزانہ کی تقریر سے کافی حد تک اتفاق کرتا ہوں ۔ ہم یہاں قانون سازی کے لیے آئے ہیں ۔ میں اپنے دوستوں سے جو اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں ان سے بھی گذارش کروں گا کہ کورم پورا کرنے کے لیے حکومتی پارٹی کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں تاکہ قانون سازی کا معاملہ جلد از جلد نمٹایا جا سکے ۔ دوسری بات انہیں نے یہ فرمائی ہے کہ جب قانون سازی کا مرحلہ آتا ہے تو تقاریر ہوتی ہیں ۔ میں آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ قانون سازی بغیر دیکھے بھالے نہیں کی جا سکتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے کہا ہے کہ تقاریر کے دوران شور ہوتا ہے اور انہوں نے اپنی پارٹی کے ممبران کی خدمت میں بھی استدعا کی ہے کہ وہ ایسا نہ کریں ۔

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ مگر جناب والا حنیف رامے صاحب کی زبان وزیر قانون استعمال کرتے تو شاید اس ایوان کا وقت ضائع نہ ہوتا ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینشن ۔ علامہ صاحب زبان کے بارے میں فرما رہے ہیں اور انہوں نے میری طرف اشارہ کیا ہے تو میں بڑے احترام کے ساتھ ان کی خدمت میں آپ کی وساطت سے کیونکہ قائد حزب اختلاف میرے بزرگ بھی ہیں عرض کروں گا کہ جہاں تک زبان کا تعلق ہے ۔ اس پارلیمنٹ کے در و دیوار کو سامنے رکھتے ہوئے زبان بالکل صحیح پارلیمانی انداز میں استعمال کی جائے گی ۔ لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ حکومتی پارٹی کی بینچوں پر بیٹھے ہوئے وزراء اور معزز اراکین بنیادی طور پر عوامی انقلابی کارکن ہیں اور انقلابی زبان جو ہے اس کو کوئی نہیں روک سکتا ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

علامہ رحمت اللہ ارشد ۔ جناب والا ۔ پارلیمانی زبان اور انقلابی زبان میں کیا فرق ہوتا ہے وہ ذرا واضح فرما دیں ۔

رانا پھول محمد خان - جناب والا - قاعدے اور قانون کے مطابق ہم قانون سازی میں شق وار بحث کرتے ہیں اور اس میں ہم حصہ لیں گے - ہمارے بنیادی حقوق سے ہمیں کوئی روک نہیں سکتا جس قسم کی زبان یہ دوست استعمال کریں گے انشاء اللہ ہم بھی اسی قسم کا جواب دیں گے - اخلاق کا جواب اخلاق سے دیں گے - جہاں تک افہام و تفہیم کا تعلق ہے وہ جذبہ ہم میں بھی کار فرما ہے - میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جہاں ایسی چیز ہوگی کہ جس قانون کو آپ غلط بنانا چاہتے ہیں یا اپنی 'لاعلومیت' کی وجہ سے غلط چیز پیش کریں گے تو ہم اس کو ضرور جھٹلائیں گے اور اس کی مخالفت کریں گے -

وزیر قانون - رانا پھول محمد خان صاحب تو شیر بن چکے ہیں -

رانا پھول محمد خان - جناب والا - میں شیر نہیں ہوں کیونکہ میرے پاس تلوار نہیں ہے -

---

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کا انسداد

(تحریک زیر قاعدہ ۲۱۰ (۱) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب)

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

"کہ یہ ایوان وفاقی مقننہ سے التماس کرتا ہے کہ وہ صوبہ پنجاب کے لئے آئین کی صوبائی فہرست قانون سازی میں مندرج شق بابت اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کے انسداد کے معاملہ کو منضبط کرنے کے لئے منظور کرے -

مسٹر سپیکر - ایوان میں تحریک پیش کی گئی ہے -

"کہ یہ ایوان وفاقی مقننہ سے التماس کرتا ہے کہ وہ صوبہ پنجاب کے لئے آئین کی صوبائی فہرست قانون سازی میں مندرج شق بابت اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کے انسداد کے معاملہ کو منضبط کرنے کے لیے منظور کرے -

وزیر قانون - میں اس کی مخالفت کرتا ہوں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - پیشتر اس کے کہ میں اس قرارداد کے ضمن میں اپنے خیالات کا اظہار کروں - میں سب سے پہلے جناب والا کی توجہ رول ۹۷ کی طرف مبذول کرؤں گا جس میں یہ ضروری نہیں کہ پہلے قرارداد پیش کی جائے پھر سپیکر صاحب اس کو دہرائیں اور کوئی اس مخالفت کرے پھر پیش کرنے والا تقریر کرے - اس میں صاف لکھا ہوا ہے کہ جب قرارداد پیش کی جائے تو پیش کرنے والا اس کو واضح کرنے کے لیے ساتھ ہی تقریر کر سکتا ہے" - ویسے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب اس کا مطلب یہ ہے کہ متن پڑھنے کے بغیر تقریر نہیں کرے گا -

It only qualifies and puts a condition to his speech that before he starts speaking, he has to read the contents of his resolution. He cannot do otherwise.

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میری اس قرارداد کا مطلب اور مقصد یہ نہیں ہے کہ میں ایسے قانون کو قانون سازی کے لیے پیش کر رہا ہوں جس کا پہلے ہی ہمیں اختیار ہے - اس قرارداد کے پیش کرنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ یہ ایوان اس قابل نہیں ہے کہ وہ قوانین منضبط کر سکے یا اس ایوان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ انسداد ملاوٹ خوراک کے قوانین کو صحیح معنوں میں وضع کر سکے ، بنا سکے اور نافذ کر سکے - بلکہ آئین اور قواعد میں اس قسم کی گنجائش اس لیے رکھی گئی ہے کہ بعض قوانین ایسے ہوتے ہیں جن کو ہم اپنے صوبے میں تو منظور کر سکتے ہیں ، نافذ کر سکتے ہیں اور انہیں رائج کر سکتے ہیں - مگر وہ اس لیے موثر ثابت نہیں ہوتے کہ ملک کے دوسرے صوبوں میں اس قسم

کے قوانین نہیں ہوتے ۔ دوسرے صوبے اس قسم کے قوانین نہیں بناتے جس کا اثر اس صوبے میں ہوتا ہے اور وہ چیز جو ہم اپنے صوبے میں ممنوع قرار دیتے ہیں یا جس پر قوانین کے ذریعے ہم صوبے میں پابندی عائد کر دیں تو وہ دوسرے صوبے میں نہ ہونے کی وجہ سے وہی چیزیں ہمارے صوبے میں آنا شروع ہو جاتی ہیں اور ہمارے بنائے ہوئے قوانین ، ہمارے وضع کردہ قوانین جامع consolated اور یونیفارم شکل میں نہیں ہوتے ۔ جس کا فائدہ صحیح معنوں میں اس صوبے کو پہنچ سکے ۔

انسداد ملاوٹ کے متعلق ہر ذی شعور اور ہر شخص آگاہ ہے ۔ اس وقت ملاوٹ کی یہ لعنت ایسا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے کوئی چیز بھی ہمیں خالص شکل میں نہیں ملتی ہے ۔ جہاں تک صحت کا تعلق ہے ۔ جہاں تک انسانی وجود کا تعلق ہے ۔ جہاں تک تندرستی کا تعلق ہے اس لیے کہ خالص غذا ۔ خالص اشیاء خوردنی کا ہونا نہایت لازمی ہے ۔ میں کہتا ہوں آپ صوبہ میں دولت کے انبار لگا دیں ۔ آپ ہر قسم کی اصلاحات نافذ کر دیں ، آپ صوبے کو پورپی ترقی پر لے آئیں لیکن اگر صوبے کے باشندوں کو خالص غذا میسر نہیں ۔ خالص اشیاء خوردنی میسر نہ ہوں تو قومی زندگی اور اس کی بقا خطرے میں پڑ جائے گی اس سے آپ کی ترقی ، آپ کی اصلاحات اور آپ کی تمام ترکارکردگی متاثر ہوگی ۔ یہ وقت کی ایک بہت بڑی ضرورت ہے جو ہر دور میں محسوس کی جاتی رہی ہے ۔ ہر حکومت نے اس چیز کو محسوس کیا ہے اور وہ بھی یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ اشیاء خوردنی میں ملاوٹ کا انسداد کیا جائے ۔ اس کے لیے قوانین بنائے جائیں اور بنائے گئے ۔ اس کے لیے ریزولیوشن بھی دئے گئے اور ہر قسم کی موثر تدابیر بھی سوچی گئیں مگر اس کے باوجود ہم اس میں کامیاب نہیں ہو سکے اس کی وجہ کیا تھی ؟ وجہ یہ تھی کہ اس قسم کے قوانین کو یونیفارم شکل نہیں دی گئی ۔ قوانین کو تعزیری تو بنایا گیا اصلاحی نہیں بنایا گیا ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کوئی بھی قانون بنائیں اس کے لیے ایک ضروری چیز ہے کہ سب سے پہلے آپ قانون نافذ کرنے والے کے اختیارات کو اتنا محدود بنائیں اور اس کے اختیارات کو اتنا محدود کریں کہ اس کے اختیارات اس کی مرضی کے تابع نہ آ جائیں ۔ اس میں صدابعید کا تعلق نہ ہو ۔ بلکہ ایسے اصول وضع کر دیں کہ وہ اختیارات صرف ان اصولوں کو وضع کرنے ان اصولوں کو نافذ کرنے میں صرف کر سکے ۔ ان اختیارات کو وہ اپنی مرضی کے مطابق نہ چلا سکے ۔

اس وقت جو چیز ہمارے صوبہ میں آ رہی ہے ان کے لئے لیبارٹریز بھی بنی ہوئی ہیں ۔ اشیاء خوردنی کیلئے نمونے بھی لئے جاتے ہیں - فوڈ انسپکٹر بھی رکھے گئے ہیں اور فوڈ انسپکٹر کے اختیارات بہت سے محکموں کے سربراہوں کو بھی دیئے گئے ہیں مگر ہم دیکھ رہے ہیں اور واقعات شاہد ہیں - حالات شاہد ہیں کہ اس کے باوجود ملاوٹ میں ذرا بھر فرق نہیں آتا - روز بروز ملاوٹ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور اب اس حد تک ہو گیا ہے کہ پانی میں بھی ملاوٹ ہے ۔ جو نمونے لئے جاتے ہیں ان کو لیبارٹریز میں بھیجا جاتا ہے ۔ اس چیز کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ لیبارٹریز میں جو طرز عمل اختیار کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ وہاں بڑے بڑے صنعت کار ہوتے وہاں بڑے بڑے لوگ ہوتے ہیں - جن لوگوں کا پیشہ ہی ملاوٹ کرنا بن چکا ہے انہوں نے اپنے ماہانہ مقرر کر رکھے ہیں کہ اس نام سے ہماری کسی چیز کا کوئی نمونہ آئے اسکو آپ نے پاس کر دینا ہے اور وہاں بجائے اسکے کہ وہ حقیقت پر کوئی تجزیہ کریں بڑے بڑے لوگوں کی امداد کرتے ہیں ۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دن ہمارے ضلع میں یہ مہم شروع ہوئی کہ وہاں ملاوٹ والی چیزیں پکڑی جائیں ۔ لیکن پکڑے کون جاتے ہیں چھوٹے چھوٹے دوکاندار ۔ چھوٹے چھوٹے تاجر یا وہ لوگ جن کی دوکانوں پر صرف ہلدی مرچ اور نمک وغیرہ ہوتا ہے ۔ پانچ پانچ دس دس روپے سے زیادہ سودا ان کا نہیں ہوتا ۔ ان کے نمونے پکڑے جاتے ہیں ان کو لیبارٹریز میں بھیجا جاتا ہے اور وہاں سے نتیجہ نکل کر آتا ہے کہ اس میں اتنی مٹی ہے ۔ اس میں اتنی فلاں چیز ہے - یہ بغیر دیکھے بھالے کیا جاتا ہے - جو صحیح معنوں میں تھوک کے تاجر ہیں اور ملاوٹ کے ذمہ دار ہوتے ہیں - جو مینوفیکچرز ہوتے ہیں ۔ جن کا دھندا ہی ملاوٹ کرنا ہے ان کو کوئی پوچھتا تک نہیں - اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم ملک میں کوئی ایسا قانون منضبط کریں ۔ کوئی ایسی صورت حال پیدا کریں جس سے اس چیز کا سد باب ہو سکے -

جناب والا ۔ آپ بڑے بڑے ممالک میں ، ترقی یافتہ ممالک میں جا کر دیکھیں کہ اشیاء خوردنی کی بہت سے چیزیں ایسی ہیں بلکہ ۹۰ فیصد چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو کھلی نہیں بک سکتیں - وہ پیکٹ میں بکتی ہیں بلکہ صرف مینوفیکچرز اپنی سیل لگا کر اپنے پیکٹ بنا کر بیچتے ہیں - وہاں اشیائے خوردنی کا تھوک کا کاروبار کرنے والوں کے علاوہ پرچون کا کاروبار کرنے والوں

کو موقع ہی میسر نہیں آتا کہ وہ اس میں کسی قسم کی ملاوٹ کریں ۔ اگر کسی کا sealed پیکٹ پکڑا جائے ۔ اگر کسی sealed پیکٹ سے کسی قسم کی ملاوٹ ثابت ہو جائے تو کارخانہ یا ادارہ جو سارے ملک میں اس چیز کو فراہم کر رہا ہے وہ اسکا ذمہ دار ہوتا ہے ۔ ابھی کہا جائے گا کہ اگر اس قسم کی چیز کر دیں ۔ اگر ہم منضبط کر دیں تو اس میں دقت پیدا ہوگی ۔ اس میں مولاپلی پیدا ہو جائے گی ۔ اس میں قطعاً" کوئی خدشہ نہیں ہے کیونکہ مینوفیکچرز ملک میں ایک نہیں ہوگا بلکہ وہ لوگ جو اشیائے خوردنی کی تیاری یا ان کے پیکٹ بنا سکیں گے ۔ جنہیں گورنمنٹ لائسنس دے گی اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں دے گی ۔ وہ لوگ جو اس کا کاروبار کرتے ہیں وہ بجائے اسکے کہ اسکو کھلے طریق پر بیچیں ۔ بغیر کسی قسم کے پیکٹ کے یا بغیر کسی قسم کے coverage کے بیچیں وہ ان چیزوں کے پیکٹ بنا کر اپنا کاروبار چلا سکتے ہیں ۔ اس سے نہ تو کسی کی مولاپلی کا سوال پیدا ہوتا ہے ۔ .....

مسٹر سپیکر ۔ حاجی صاحب ۔ کیا آپ اپنے ریزولیوشن پر تقریر کر رہے ہیں ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جی ہاں ۔ یہ اشیائے خوردنی کے نظام کو منضبط کرنے کیلئے ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ تو آپ نے indicate نہیں کیا ہے کہ اسکو کس طرح منضبط کرنا ہے اور آپ اس پر تقریر کر رہے ہیں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں تو یہی عرض کر رہا ہوں کہ کھلی فروخت بند کی جائے اور چیزیں پیکٹ میں فروخت کی جائیں۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ اس میں نہیں ہے ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پھر منضبط کرنے کا مطلب کیا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ معاملے کو منضبط کرنا اور اشیائے خوردنی کو منضبط کرنا دونوں میں فرق ہے ۔ میری اردو کمزور سہی لیکن اتنی کمزور نہیں ہے ۔ (قہقہہ)

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ حاجی صاحب دراصل مرکزی اسمبلی کے کام کو آسان کر رہے ہیں ۔ یہ تجویز کر رہے ہیں کہ وہ یہ کام کرے ۔

مسٹر سپیکر ۔ قرار داد میں یہ نہیں ہے کہ ان کو کہا جائے کہ ان لائنوں پر کام کریں ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ ہم نے اس قرار داد کی مخالفت کی ہے ۔ ان کو یہ بتانا چاہئے کہ یہ کام کیوں مرکزی اسمبلی کے سپرد کیا جائے ؟

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ میں بتا تو رہا ہوں کہ اگر ہم اس کو اپنے صوبے میں منضبط کریں تو مقصد حل نہیں ہوگا کیونکہ دوسرے صوبوں میں اس کا انضباط نہ ہونے کی وجہ سے وہ چیزیں ہمارے صوبے میں داخل ہوں گی اس طرح ہمارے صوبہ کا قانون بھی غیر موثر ہو کر رہ جائے گا ۔ یہ میں نے اپنے شروع کے الفاظ میں بتایا ہے ۔

شیخ عزیز احمد ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر ۔ میرے فاضل دوست حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے رول ۲۱۰ کے تحت اس ریزولیوشن کو پیش کیا ہے ۔ قاعدہ ۲۱۰ (۱) اس طرح سے ہے :

> "A member may give notice in respect of a resolution under Article 140 of the Constitution for moving the Federal Legislature to pass an Act for regulating any matter enumerated in the Provincial Legislative List of the Constitution."

اب جناب والا ۔ میں آپ کی توجہ عبوری آئین کے آرٹیکل ۱۴۰ کی طرف دلاتا ہوں ۔ آرٹیکل ۱۴۰ اس طرح سے ہے :

> "If it appears to the Assemblies of two or more Provinces to be desirable that any of the matters enumerated in the Provincial Legislative List should be regulated in those Provinces by Act of the Federal Legislature, and if resolutions to that effect are passed by all those Provincial Assemblies, it shall be lawful for the Federal Legislature to pass an Act for regulating that matter accordingly....."

Mr. Speaker : How are these two provisions relevant to the discussion ?

شیخ عزیز احمد - میں عرض کرتا ہوں کہ اس ریزولیوشن کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی - اگر آپ نے صوبائی لسٹ میں شامل کیا ہے .....

Mr. Speaker : I don't need any explanation. I have, understood both the provisions.

آپ مجھے بتائیں کہ اسکا اطلاق کیسے ہوگا -

شیخ عزیز احمد - اسکا اطلاق ایسے ہوگا کہ اگر دوسری اسمبلیاں ایسا کوئی ریزولیوشن پاس نہیں کرلیں ... ...

مسٹر سپیکر - تو کیا فرق پڑتا ہے -

شیخ عزیز احمد - اس کے علاوہ اگر اسی موضوع کے متعلق صوبائی ایکٹ موجود ہے تو پھر فیڈرل لیجسلیچر کو ایک ریزولیوشن کے ذریعہ عرضداشت بھیجنے کے یہ معنی ہوئے کہ ہم اپنے ایکٹ کو repeal کر رہے ہیں یا اس کے لئے مطالبہ کر رہے ہیں -

مسٹر سپیکر - شیخ صاحب میں آپ کے پوائنٹ آف آرڈر سے متفق نہیں ہوں - یہ اصل میں مرکزی اسمبلی کو اختیارات دینے کا ایک طریقہ ہے - آپ کی یہ اسمبلی اگر یہ قرار داد منظور کر لیتی ہے اس کے بعد اگر کسی دوسرے صوبے کی اسمبلی بھی قرار داد منظور کر دیتی ہے تو مرکزی اسمبلی کو یہ اختیار ہو جائے گا - آپ نے آئین کے جس آرٹیکل کا حوالہ دیا ہے اس کے تحت یہ آپ کی limitation نہیں ہے - آپ کے رولز میں enabling provision ہے - مرکزی اسمبلی کی limitation ہے کہ جب تک دوسرے صوبوں کے ایوان اس قسم کی قرار داد منظور نہ کریں قومی اسمبلی کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ وہ لیجسلیشن کرے -

Therefore this Point of order is ruled out.

رانا کے - اے محمود خان - جناب والا - میں عرض کروں گا کہ چائے کا وقفہ ہو گیا ہے - آج جمعرات کا دن ہے - کچھ میٹھی چیز بھی کھائی جائے گی -

مسٹر سپیکر - وقت ہوگا تو وقفہ کر دیں گے -

سردار صغیر احمد - کیا وفاقی مقننہ کو قانون پاس کرنے کا اختیار ہوگا -

مسٹر سپیکر - نہیں -

سردار صغیر احمد - پھر یہ قرار داد ایسے ہی غلط ہو جاتی ہے - اس قرار داد میں صوبہ پنجاب کے لئے قانون سازی کا مطالبہ کیا گیا ہے -

مسٹر سپیکر - قانون سازی کیلئے اپنے ہی صوبہ کے متعلق کہا جاتا ہے - دوسرے صوبوں کے لئے نہیں کہا جاتا - آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ دوسرے صوبوں کیلئے قانون منظور کیا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں یہ گذارش کروں گا کہ صوبہ پنجاب کی اس اہم ترین ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اس صوبہ میں اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کا انسداد کیا جائے اور صوبہ کے غریب عوام کی جانیں بچانے کے مواقع فراہم کئے جائیں - جو دن بدن ہزاروں غریب افراد محض اس لئے شکار ہو رہے ہیں کہ انہیں صحیح خالص اجناس اور اشیائے خوردنی نہیں مل رہیں اور ملاوٹ کا دھندا اتنا عام ہو گیا ہے کہ ہمارے موجودہ قوانین - ہمارے موجودہ ضابطے - ہماری موجودہ مشینری قطعی طور پر اس کے انسداد کیلئے ناکام ہو گئی ہے - محض اسی چیز کو منضبط کرنے کے لئے محض اشیائے خوردنی اور غذا کو صحیح طور پر عوام کو فراہم کرنے کیلئے میں نے یہ قرارداد دی ہے - اگر ارباب اقتدار محض اس لئے میری اس قرار داد کی مخالفت کریں کہ یہ حزب اختلاف کی طرف سے آئی ہے تو یہ ان کی اپنی مرضی ہے - ان کے اختیار میں میرا اختیار نہیں ہے - جہاں تک عوام کا تعلق ہے - جہاں تک غریبوں کا تعلق ہے - جہاں تک اس صوبہ کے باشندوں کا تعلق ہے بار بار ہم تقاضا کر رہے ہیں - بار بار کہہ رہے ہیں کہ خدا کے لئے کھانے کیلئے تو کم از کم خالص چیز دے دی جائے - ہماری غذا کم از کم صحیح اور پاک بنائی جائے - جب تک آپ توجہ نہیں دیں گے اس وقت تک کوئی اصلاح نہیں ہوگی کوئی کار کردگی کوئی عمل ان کے لئے قابل قبول نہیں ہوگا -

جناب والا ۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی اس قرار داد کو ایوان میں پیش کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ صوبہ کے وسیع تر مفاد کے تابع اسے منظور کر لیا جائے ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ جناب سپیکر ۔ یہ قرار داد جو حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے پیش کی ہے ۔ انہوں نے بڑی ہوشیاری سے اور اپنے طور پر اپنی ذہانت کا کمال ثبوت دیتے ہوئے یہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ اس صوبے کی حکومت ناکام ہو چکی ہے اور اس قرار داد کے ذریعے وہ حکومت کے خلاف عدم اعتماد لانا چاہتے ہیں ۔ انہوں نے جتنی بھی تقریر کی ہے وہ اپنی تحریک کے متن کے بارے میں کم کی اور دوسری باتوں کے بارے میں زیادہ کی ہے ۔ انہوں نے کہا کہ پانی میں بھی ملاوٹ ہوتی ہے ۔ جناب والا نہ صرف پانی میں ملاوٹ ہوتی ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ اس ملک میں ایسی اپوزیشن جماعتیں ہیں جنہوں نے سچائی اور حقائق میں ملاوٹ کرنے کے لئے کارخانے کھول رکھے ہیں ۔

اگر اس قرار داد کو سنجیدگی سے دیکھا جائے تو اس کا سوائے اس کے اور کوئی مطلب نہیں نکلتا کہ صوبوں کی خود مختاری کو کم کرنے کے نسبت وہ سوچتے ہیں ۔ اگر معزز رکن کے ذہن میں کوئی ایسی بات یا تجویز تھی کہ ملاوٹ کو کس طریقے سے دور کیا جائے یا ملاوٹ کا انسداد کیسے کیا جائے تو وہ اس معزز ایوان میں جو ناقص قانون کو بدلنے کا مجاز ہے وہ اپنی تجویز یہاں لا سکتے تھے ۔

اس کے بعد جناب والا آج اس ملک کے جو سیاسی حالات ہیں اس کی روشنی میں دیکھیں تو ہم یہ محسوس کریں گے کہ صوبائی خود مختاری کا مسئلہ آئین سازی کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے ۔ آج پنجاب سے یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ ملاوٹ جیسے مسئلے پر بھی مرکز کی اسمبلی قانون سازی کرے ۔ یا آئین میں اس کو جگہ دے میں سمجھتا ہوں اس سے اور کئی قسم کی غلط فہمیاں پیدا ہونے کا احتمال ہے ۔

(اس مرحلہ پر بیگم ریحانہ سرور کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

جناب والا ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ کل کو اگر حاجی سیف اللہ صاحب یا کوئی اور دوست حزب اختلاف کی طرف سے یہ کہے کہ فریقک کا

قانون نئے سرے سے بنایا جائے یا یہ کہ بہاول پور میں پکی گلیاں کیسے بنائی جائیں اور اس کے لئے مرکز قانون وضع کرے تو یہ بے معنی سی بات ہوگی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ایوان کی توہین ہے ۔ بار بار اس ایوان میں جمہوریت کا نام لیا جاتا ہے ایوان کے وقار اور احترام کا نام لیا جاتا ہے ۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرار داد اس ایوان کے اختیارات اور اس ایوان کے احترام و وقار کے منافی ہے ۔ موجودہ حکومت ملاوٹ کے بارے میں فیصلہ کر سکتی ہے ۔ حکم صادر کر سکتی ہے ۔

میں آخر میں کہوں گا کہ جن لوگوں نے ۲۵ سالوں میں جو کچھ کیا اور لوگوں کو جس راہ پر چلایا ۔ آج پاکستان پیپلز پارٹی اس صورتحال کو صحیح کرنے کے لئے ایک سائنٹیفک طریقہ سے میدان عمل میں آئی ہے اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں کہ اس ملک میں نہ صرف اشیائے خوردنی میں ملاوٹ ختم ہو جائیگی بلکہ وہ تمام آہوزیشن جماعتیں جو حقائق اور سچائی میں ملاوٹ کرتی ہیں ان کا وجود تک باقی نہیں رہے گا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ اس قرار داد کے پیش کرنیکا مقصد صرف ہماری حکومت کی بے بسی ہے ۔

مسٹر چیرمین ۔ آپ تشریف ۔ رکھیں یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ آج اس معزز ایوان میں حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے ایک تحریک پیش کی ہے جو صریحاً اس بات کا بین ثبوت ہے .....

Minister for Irrigation : There is one point of ambiguity at least in my mind and perhaps in the minds of other members also. Should we address the Chair as Mr. Speaker or Mrs. Speaker ?

Mr. Chairman : Well, you can say Madam Chairman.

میاں منظور احمد موہل ۔ جناب والا ۔ اس بات کا یہ بین ثبوت ہے کہ محترم حاجی سیف اللہ صاحب آج اس بات کو قومی اسمبلی میں لے

جانا چاہتے ہیں حالانکہ میرے معزز دوست مسٹر رؤف طاہر نے فرمایا ہے کہ ہمیں اپنے اختیارات کو اس قدر سستا نہیں کرنا چاہئے کہ ہم اسے فوری طور پر قومی اسمبلی میں بھیج دیں بلکہ ہمیں چاہئے کہ ہم سوچیں کہ ہمارے اپنے اختیارات کیا ہیں اور ہم اس لائحہ عمل کو کس حد تک قابو میں لا سکتے ہیں ۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہر معاملہ میں قانون بنانے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہو سکتا ۔ جب تک قوم ذہنی طور پر اور مکمل طور پر اس کام کو پورا کرنے کے لئے تیار نہ ہو ۔ جناب والا ۔ آپ کو علم ہے کہ اس سے پہلے جو حکومتیں تھیں انہوں نے خوراک کے مسئلے کی طرف یا اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کے مسئلے کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی جس کی بنا پر ہمیں آج ان تکالیف کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے ۔ میں بڑے وثوق سے حزب اختلاف کے اراکین کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارا اصول اسلامی مساوات پر مبنی ہے ۔ ہم اس معاشرے میں انشاء اللہ ایسے اقدامات کریں گے کہ قانون بنانے کی بجائے بتدریج ان چیزوں کو ایک تحریک کے ذریعے سے بالکل ختم کر دیں ۔ کیونکہ جب تک ذہنی طور پر قوم کو نہ تیار کیا جائے تب تک یہ مقاصد قانون بنانے سے حاصل نہیں ہو سکتے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب سپیکر صاحبہ ۔ چائے کا وقفہ اب ملنا چاہئے ۔ رانا کے اے محمود خان تڑپ رہے ہیں ان کی نبضیں بند ہو رہی ہیں ۔

مسٹر چیئرمین ۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔ آپ ابھی تشریف رکھیں ۔

مسٹر جاوید حکیم قریشی ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ رانا پھول محمد خان آپ کو جناب سپیکر کہہ رہے ہیں ایسا کہہ کر وہ آپ کی جنس کو تبدیل کر رہے ہیں ۔ میں اس پر پرزور احتجاج کرتا ہوں ان کو معافی مانگنی چاہئے ۔

Mr. Chairman : That is for the respect of the Chair. It is alright.

(اس مرحلہ پر مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میاں منظور احمد موہل - جناب والا - اس وقت ہمارے ملک میں عارضی آئین نافذ العمل ہے -

مسٹر سپیکر - میاں صاحب آپ کو اور کتنا وقت درکار ہے ؟

میاں منظور احمد موہل - میں اپنی تقریر ختم کر رہا ہوں - جناب والا - جو کام ہماری اپنی اسمبلی کر سکتی ہے اس کو قومی اسمبلی میں کیوں بھیجا جائے - ہم نہیں چاہتے کہ اس قسم کی جو قراردادیں ہیں انہیں پاس کرکے نیشنل اسمبلی میں بھیجیں - آپ یقین رکھیں کہ یہاں پر بھی عوام کے نمائندگان موجود ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ لازمی طور پر ان تمام چیزوں کا تدارک کریں گے - انشاء اللہ -

مسٹر سپیکر - اب وقفہ چائے کیلئے ۱۵ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے -

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی پندرہ منٹ کیلئے ملتوی کر دی گئی)

(چائے کے وقفہ کے بعد مسٹر سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

مسٹر سپیکر - رانا کے اے محمود خان -

رانا کے - اے - محمود خان - جناب سپیکر - میں حاجی سیف اللہ خان کی قرار داد کے چند ایک points پر مخالفت کرتا ہوں - پہلا پوائنٹ جناب والا یہ ہے کہ اس وقت ملک میں عبوری دستور نافذ ہے - اس کے آرٹیکل ۱۴۰ کے تحت ہم یہ سفارش کر سکتے ہیں - لیکن جناب والا اب مستقل دستور کا مسودہ قانون نیشنل اسمبلی کے سامنے آ چکا ہے -

سید تابش الوری - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - کسی ایسے آئین کا حوالہ نہیں دیا جا سکتا جو ابھی تک منظور نہیں ہو سکا -

مسٹر سپیکر - وہ اس کے political aspect بیان کر رہے ہیں -

رانا کے - اے - محمود خان - جناب والا - حکومت نے یہ وعدہ کر رکھا ہے کہ مستقل آئین ۲۳ مارچ تک یا زیادہ سے زیادہ ۲۱ اپریل تک

نافذ ہو جائے گا ۔ تو میں یہ گذارش کروں گا کہ اس طرح سے عبوری آئین ایک دو مہینے تک لاگو رہیگا تو اس صورت میں اگر یہ قرار داد سفارش کے ساتھ بھیج بھی دی جائے تو اس کا کوئی خاص نتیجہ برآمد نہ ہوگا ۔ کیونکہ جو نیا آئین ہے وہ فیڈرل پارلیمانی طرز کا ہے اور اس میں صوبوں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات دیے جا رہے ہیں ۔ اس لئے ہمیں سفارش کرنے کا قطعاً کوئی فائدہ نہ ہوگا ۔

دوسری بات جو میں عرض کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ دراصل ملاوٹ کے متعلق قانون پہلے سے موجود ہے ۔ اس میں سزائیں بھی کافی سخت رکھی گئی ہوئی ہیں ۔ اصل بات یہ ہے کہ جو قانون اس وقت لاگو ہے اس کو موثر بنانے کی زیادہ ضرورت ہے ۔ اگر قانون وفاقی مقننہ بھی بنا دے تب بھی اس سے کیا فرق پڑتا ہے ۔ اگر اس کی پابندی باقاعدگی سے صوبوں پر نہیں ہو سکتی تو پھر اس کا فائدہ نہیں ہوگا ۔ اس لئے ہمارے لئے زیادہ بہتر ہے کہ ہم یہ کوشش کریں کہ اس قانون کو جو اس وقت Pure Food Act کی شکل میں ہمارے پاس ہے اس کو زیادہ موثر کرنے کیلئے اقدامات کریں تاکہ لوگوں کی صحت جو ملاوٹ کی وجہ سے خراب ہو رہی ہے ۔ مزید خراب نہ ہو اور ملاوٹ کرنے والوں کو عبرت ناک سزا ملے ۔

جناب والا ۔ تیسری بات جو میں عرض کر رہا ہوں یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی ان قوانین میں جو پہلے سے موجود ہیں ۔ تبدیلی لا کر ان کو زیادہ موثر بنا سکتی ہے ۔ ہماری اسمبلی خود مختار اسمبلی ہے ۔ ہم اپنے ہاتھ کاٹ کر دوسروں کے سپرد کیوں کریں ۔ ہمیں اپنی ذمہ داریاں خود نبھانے کی کوشش کرنی چاہیں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ کیا یہ ہماری توہین نہیں ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ یہ کوئی توہین نہیں ہے ۔ یہ اپنے اپنے اختیارات کی بات ہے ۔

رانا کے ۔ اے ۔ محمود خان ۔ جناب والا ۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ چونکہ یہ ہماری اپنی Jurisdiction ہے ۔ ہم اعلیٰ اسمبلی کے وقت کا ضیاع ان باتوں کیلئے کیوں کریں جو باتیں ہم خود کر سکتے ہیں ۔

Haji Humammad Saif Ullah Khan : Sir, I move that the question may be put to vote.

سردار صغیر احمد ۔ جناب والا ۔ ہم نے اس کی مخالفت کی ہے ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ closure motion آ چکا ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ سید تابش الوری ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ میں نے بولنے کیلئے درخواست نہیں کی ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ کا نام میرے پاس لکھ کر آیا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب والا ۔ closure motion آ چکا ہے ۔

Mr. Speaker : I am not satisfied yet. It has not been thoroughly discussed. Syeda Abida Hussain.

Mrs. Syeda Abida Hussain : Sir. It cannot be doubted or denied that a legislation for curbing adultration of foods would be a good legislation and relevant one. But what has to be questioned is whether Haji Muhammad Saifullah Khan, the Hon'ble Member's resolution that this legislation be moved by the National Assembly has really a bearing in the present context. To begin with, National Assembly is framing a Constitution. A country without a Constitution is like a body without a soul. We need our Constitution to be framed immediately and the National Assembly is dealing with this matter. But apart from this, laws on adultration of foods are already existing. Adultration of food is a crime and there are laws for this, but it is a question of getting these laws implemented. Now, the Provincial Assembly of the Punjab is

more than competent to move an amendment in the existing laws and to improve the existing laws. It would be very relevant for the legislators within this House to ask the Administration that laws pertaining to adultration of food are made effective and that a general spirit is created among the people where a matter of such a serious nature is not allowed to remain on paper only by the general populace.

Then the Hon'ble Member stated that things are so bad that even water is polluted and has suggested that foods should be in packages. Well, unfortunately water cannot be packaged and we cannot package all foods. We have to create an awareness among the people that by adultrating food for their personal gains they jeopardise the lives and safety and health of the general citizenry, and that this is a criminal offence which is liable to punishment, rather than to try and move this resolution, what I personally consider to be a very temporary suggestion. Then again another Hon'ble member contended that we cannot check food-adultration on Provincial level because things manufactured here are consumed in another Province. It does not seems to be too relevant. If we are sincere about this matter, and if we believe that this has to be dealt with as a common problem, we must create a sense of responsibility among the people to practise it and to be law abiding citizens. Thank you Sir.

مسٹر سپیکر - حاجی سیف اللہ آپ اپنا right of relpy استعمال کریں گے -

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جناب والا ۔ جب سٹیج آئے گی اس وقت بتاؤں گا ۔

مسٹر سپیکر ۔ وزیر قانون ۔

وزیر قانون (ملک مختار احمد اعوان) ۔ جناب والا ۔ فاضل رکن حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے یہ قرار داد ایوان کے سامنے پیش کی ہے کہ وفاقی مقننہ سے التماس کی جائے کہ اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کے انسداد کے معاملے کو منضبط کرنے کیلئے قانون منظور کرے ۔

جناب والا ۔ مجھے سب سے پہلے حاجی صاحب کا آپ کی وساطت سے شکریہ ادا کرنا ہے کہ آج دس بارہ دنوں کے بعد خدا خدا کرکے ان کے ذہن میں بھی قانون سازی کے بارے میں کوئی بات آئی ۔ کیونکہ اس قرار داد کے ذریعہ سے وفاقی مقننہ کو التماس کی جاتی ہے کہ قانون بنایا جائے ۔ لیکن جناب والا ۔ نیت اب بھی صوبائی مقننہ کے دائرہ اختیار کو چیلنج کرنا ہے ۔ اگر تھوڑی سی اور خلوص برمتبی بات ہوتی تو پھر یہی بات حاجی محمد سیف اللہ صاحب پرائیویٹ ممبر بل کے ذریعہ سے اس معزز ایوان کے معزز اراکین کے سامنے لا سکتے تھے کہ موجودہ قانون میں کوئی ترمیم کی جائے یا اس کو زیادہ موثر بنایا جائے ۔

جناب والا ۔ یہ تحریک ۔ یہ قرارداد یہ ایوان پاس کرے اور وفاقی مقننہ سے التماس کیا جائے کہ وہ قانون بنائے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک اس معزز ایوان کے معزز اراکین کے استحقاق کو پامال کرتی ہے ۔ اگر پروایشنل لسٹ پر یہ موضوع نہ ہوتا تب کوئی بات ہوتی ۔ اگر یہ چیز صوبائی اسمبلی کے دائرہ اختیار میں ہے ۔ ہم ایسا قانون بنا سکتے ہیں یا موجودہ قانون میں موثر ترمیم کی جا سکتی ہے تو یہ بات زیادہ موثر ہوتی اور صوبہ پنجاب کے غریب عوام کے مفادات کے تحفظ میں ہوتی ۔ اگر بات کی گئی ہے کہ صوبہ پنجاب کے غریب عوام کو غذا اچھی نہیں مل رہی اور غذا میں ملاوٹ کی وجہ سے ان کی صحت خراب ہو رہی ہے تو حضور والا یہ مسئلہ اسی ایوان کے سامنے لایا جاتا ۔

جناب والا ۔ آرٹیکل ۱۴۰ کے تحت جیسا کہ ابھی فاضل رکن شیخ عزیز احمد صاحب نے اس معزز ایوان کی توجہ دلائی تھی ۔ اس آرٹیکل کے تحت دو صوبائی اسمبلیاں وفاقی مقننہ کے سامنے ایسی استدعا کر سکتی ہیں اگر دو یا دو سے زائد ایسی استدعا نہ کریں اور ایک ہی صوبائی اسمبلی کہے تو کسی صورت میں وفاقی مقننہ کو قانون بنانے کا اختیار حاصل نہیں ہے ۔ اس سے پیشتر بھی صوبائی خود مختاری کے متعلق حزب اختلاف کی جانب سے باتیں کی گئی ہیں ۔ پنجاب ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے اگر پنجاب بھی صوبائی خود مختاری کی بات کرے تو بیجا نہ ہوگا ۔ یہ صوبائی مختاری جو عوامی حکومت دینا چاہتی ہے یہ ایسی ہوگی جو ماضی میں دی گئی صوبائی خود ختاری سے بالکل ہٹ کر جدا اور بہتر ثابت ہوگی ۔ کیونکہ ہم کسی صورت میں بھی جناب صدر مملکت ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں کوئی ایسی صوبائی مختاری نہیں دینا چاہتے کہ کسی بھی صوبے کے سرمایہ دار یا اجارہ دار ماضی کی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اس صوبے کے غریب عوام کا استحصال کر سکیں ۔ جناب والا ۔ جیسے کہ ہماری پارلیمانی جمہورت مختلف ہے اور ہم برطانوی طرز کی جمہوریت اپنے مستقل آئین میں نہیں دینا چاہتے اسی طرح ہم بالکل کسی اور طرز کی صوبائی خود مختار نہیں دینا چاہتے تو اس صورت حال کے پیش نظر کیا بہتر نہ تھا فاضل ممبر کوئی ایسی ترمیم پیش کرکے موجودہ قوانین کو موثر بنانے اور اس قانون سازی کے کام کو جلد از جلد ختم کرنے کے لئے پرائیویٹ ممبر بل پیش کر دیتے ۔

میاں خورشید انور ۔ کیا وزیر محترم کے لئے کوئی خاص وقت کا تعین ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اس ریزولیوشن پر سیر حاصل بحث ہو چکی ہے اور بظاہر مزید تقریر کی اس پر ضرورت معلوم نہیں ہوتی ۔

مسٹر سپیکر ۔ جب حاجی صاحب نے question put کہا تھا ۔ اس وقت میری تسلی نہ تھی ۔ میں اب بھی مطمئن نہیں ہوں لیکن اگر کوئی اور اس پر مزید کچھ کہے تو ممکن ہے کہ میں مطمئن ہو جاؤں ۔

رانا پھول محمد خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ میں جناب کی توجہ ایک نہایت اہم قرار داد جو کہ نیشنل پریس ٹرسٹ سے متعلق ہے کی طرف مبذول کرانی چاہتا ہوں ۔

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں۔ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ یہ سچ ہے کہ قوانین صوبہ پنجاب میں ایسے موجود ہیں ۔ جن پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے اور ان پر زیادہ موثر انداز میں عملدر آمد کرنیکی ضرورت ہے لیکن اگر جناب والا بات کی گئی ہے پنجاب کے غریب عوام کی اور بات بھی اگر حاجی صاحب کے خلوص پر مبنی ہے تو یہ بہتر ہے کہ نہ صرف اشیائے خوردنی کے بارے میں بلکہ میں آپ کی اجازت سے فاضل رکن رانا پھول محمد خان سے التماس کرتا ہوں کہ بہت اچھا ہوتا اگر پھول صاحب اس قانون کو پرائیٹ ممبر بل کی صورت میں لاتے اور اس صوبہ میں سمگلنگ چور بازاری اور اجارہ داری کے خاتمہ کے لئے کوئی ایسی تحریک لاتے ۔ جناب والا ۔ محض اشیائے خوردنی کی بات کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا ۔

رانا پھول محمد خان ۔ جناب والا ۔ میں محترم وزیر قانون کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری طرف سے بل آئے ہیں کہ اس صوبہ کے جرائم کی روک تھام کے لئے کوئی شرعی قانون نافذ کر دیا جائے۔ ہمیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے قانون پر عمل کرنا چاہئے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ ایسی قرار داد پیش کر کے صوبہ کے غریب عوام کی محض بات کی گئی ہے اور اس ضمن میں ملاوٹ کے سلسلے میں بات کی جاتی ہے تو یہ بہتر ہے ۔ لیکن ہم تمام معزز اراکین مل کر کوشش کریں کہ یہ ہاؤس ایسے قوانین مرتب کرے جن کی رو سے ہم بنیادی خرابیاں دور کر سکیں اور صوبہ سے اجارہ داری سرمایہ داری ۔ سمگلنگ ۔ چور بازاری اور رسہ گیری کا خاتمہ کر سکیں ۔ میں یہ بات جس انداز میں کہہ رہا ہوں شاید حزب اختلاب کی نشستوں پر بیٹھے ہوئے میرے اس انداز کو بھی پسند نہ کریں لیکن جناب والا میں یہ گزارش کر دوں کہ یہ باتیں دل کی گہرائیوں سے نکل رہی ہیں ۔ کیونکہ ہماری صدر مملکت سے commitments ہیں ۔ ان کی قیادت میں رہ کر ہم کام کر رہے ہیں ۔ گورنر پنجاب سے ہماری commitments ہیں کہ ہم ایسے قوانین پاس کریں جن سے بعد بنیادی خرابیاں از خود دور ہو جائیں گی ۔ ہم اشائے خوردنی میں ملاوٹ کے خاتمے کے لئے اس ہاؤس میں قوانین بنا سکتے ہیں اور ہم انشاء اللہ

اجارہ داری سمگلنگ چور بازاری اور رسہ گیر لوگوں کے خاتمے کیلئے قوانین بنائیں گے اور یہ بات اس صوبہ کے دائرہ اختیار میں ہے ۔

پوائنٹ آف آرڈر

ایک اجنبی شخص کا ایوان میں بیٹھنا

ڈاکٹر حلیم رضا ملک ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ ابھی ابھی لابی میں ایک آدمی پکڑا گیا ہے ۔ جو تین دن سے مسلسل اس اسمبلی کے اجلاس میں بیٹھ رہا ہے حالانکہ وہ ایم پی اے بھی نہیں ہے ۔ یہ مسئلہ ہمارے استحقاق کا ہے ۔ میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانی چاہتا ہوں ۔ اس شخص کے خلاف تادیبی کارروائی ہونی چاہئے ۔

مسٹر سپیکر ۔ ابھی سیکرٹری صاحب تشریف لاتے ہیں تو وہ اس کے متعلق فرمائیں گے ۔

ڈاکٹر حلیم رضا ملک ۔ جناب والا ۔ ہمیں غور کرنا ہوگا اور فیصلہ کرنا ہوگا اس کا بیان ہے کہ وہ مسلسل ۳ دن سے یہاں بیٹھ رہا ہے ۔ اس واقعہ میں جو لوگ ملوث پائے جائیں میں سمجھتا ہوں ان کے خلاف انضباطی کارروائی ہونی چاہئے اور جتنے دن وہ شخص اس ایوان میں بیٹھا ہے یا بیٹھتا رہا ہے ان تمام دنوں کی کارروائی کو بے ضابطہ قرار دیدیا جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ آئین اس پر بڑا واضح ہے اور کارروائی کی تجدید آئین کے سراسر خلاف ہے ۔

میاں خورشید انور ۔ جناب والا ۔ آپ تصدیق فرما لیں کہ وہ بیٹھنے والا شخص پیپلز پارٹی کے کسی یونٹ کا چیئرمین نہ ہو کیونکہ ان کا مرتبہ بھی تو حکومت نے ہمارے برابر رکھا ہے ۔

وزیر آبپاشی ۔ جناب والا ۔ میرا خیال ہے کہ وہ کونسل لیگ کا کوئی آڑھتی معلوم ہوتا ہے ۔ (قطع کلامیاں)

رانا پھول محمد خان ۔ جناب سپیکر ۔ یہ مسئلہ مذاق والا نہیں ہے یہ مسئلہ بڑا اہم ہے اور میں گذارش کرونگا کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص بجٹ سیشن میں بھی ہاؤس اور لابی میں بیٹھتا رہا ہے ۔ یہ کس قدر شرم کا مقام ہے کہ اس نمائندہ ہاؤس کو بھی سی ۔ آئی ۔ ڈی سے محفوظ نہ رکھا گیا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو بطور سی ۔ آئی ۔ ڈی حکومتی پارٹی نے یا اپوزیشن نے یا کسی نے بھی ۔ جس نے بھی اس کو تعینات کیا ہے ان کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے ۔ اس آدمی کو حوالہ پولیس کرنا چاہیے ۔ اس کی تحقیقات کرائی جاہیے کہ اس کا یہاں بیٹھنے کا مقصد کیا ہے ۔ اگر اس ہاؤس کو بھی سی ۔ آئی ۔ ڈی سے محفوظ نہیں رکھا جا سکتا تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کا کوئی گھر ۔ کوئی فرد سی ۔ آئی ۔ ڈی سے محفوظ نہیں ہو سکتا ۔

جناب والا ۔ آج تک کوئی غیر ممبر ہاؤس میں یا لابی میں نہیں آ کر بیٹھا ۔ لہذا اس کے بارے میں فیصلہ کیجئے اور آج کی کارروائی کل تک ملتوی کیجئے ۔ میں پھر گذارش کروں گا کہ یہ اس ہاؤس کے وقار کا مسئلہ ہے ۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ کسی کی پارٹی کا ہو یا کسی کی مخالفت کا ہو ۔ اگر اس ہاؤس کی یہی حالت رہی تو پھر اس قوم اور ملک کا خدا حافظ ۔

Mr. Speaker : It is a very serious matter.

سردار صغیر احمد ۔ جناب سپیکر ۔ کیا اس واقعہ کی تفصیلات اس ہاؤس کو بتائی جا سکتی ہیں ۔ ہمیں تو پتا نہیں کہ وہ شخص کون ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ تفصیلات ابھی دستیاب نہیں ہوئی ہیں ۔ جب تک اصل واقعہ کا پتا نہ چل جائے کیسے بتایا جا سکتا ہے ۔ سیکرٹری صاحب کو معلوم کرنے کیلئے بھیجا تھا وہ اب تشریف لے آئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ شخص دو تین دن سے اس ایوان کے اندر بیٹھتا رہا ہے ۔ وہ کل اور آج بھی سیکرٹری صاحب کے دفتر میں جانے کے لئے تڑپتے تھے ۔ اس شخص نے یہ بھی کہا ہے کہ میں باقاعدہ یہاں meeting attend کرتا رہا ہوں اور مجھے میرا الاؤنس دیا جائے ۔ وہ پکڑا بھی اسی طرح گیا ہے کہ وہ بل کلرک سے ملا ہے ۔

بیگم ریحانہ سرور شہید ۔ جناب والا ۔ ان کو ہاؤس کے سامنے پیش کیا جائے ۔ ہم اس کی شکل دیکھنا چاہتے ہیں ۔ (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - یہ بات بڑی serious ہے اور میں معزز ممبران سے کہوں گا کہ اس موضوع کو کسی ایک دوسرے کے خلاف طعنہ تشنہ میں نہ کم کر دیں - بعض معزز ممبران نے کہا ہے کہ یہ سی - آئی - ڈی کا آدمی ہے - جو بھی بات کی جائے بڑی سنجیدگی سے کی جائے - یہ پورے ایوان ہی کا مسئلہ نہیں پورے صوبے کا مسئلہ ہے بلکہ آئین کے وقار - عزت اور اس پر مناسب عمل پیرا ہونے کا مسئلہ ہے - اگر سی - آئی - ڈی کی بات ہے تو اوپر گیلری میں جس طرح visitors بیٹھے ہوئے ہیں - سی - آئی - ڈی کا کوئی شخص بھی پاس لے کر یا کسی اور طریقے سے وہاں بیٹھ سکتا تھا - لیکن یہ بات اس سے بھی زیادہ سنگین ہے -

وزیر خزانہ - جناب والا - جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ یہ نہایت سنجیدہ مسئلہ ہے چونکہ وہ صاحب کل سے یہاں تشریف لاتے رہے ہیں - اس لئے تمام اراکین کے فائدہ کے لئے میری یہ گذارش ہے کہ ایک دفعہ ہاؤس میں اس کی شکل دکھائی جائے تاکہ آئندہ بھی ہم لوگ اس قسم کے واقعہ سے محفوظ رہ سکیں - (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اس وقت یہ ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے - ایک دوسرے کے ساتھ طعنہ تشنہ کی بات نہیں ہے - یہ پورے ایوان کے وقار کا مسئلہ ہے - اس میں حزب اقتدار یا حزب اختلاف کا مسئلہ نہیں ہے -

سید قابش الوری - جناب سپیکر - جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ واقعی بڑا سنگین مسئلہ ہے - ہمیں سنجیدہ فکر اس کے لئے وقف کرنی چاہئے میری تجویز یہ ہے کہ اس مسئلہ کو فوری طور پر پرولیج کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے -

مسٹر سپیکر - آپ پہلے شکل دیکھ لیں - پھر جس طرح تجویز ہوگی اسی طرح ہو جائے گا -

(اس مرحلہ پر اجنبی شخص کو ہاؤس کے اندر لایا گیا تمام معزز ممبران کو اس کی شکل دکھائی گئی)

Mr. Speaker: He should be arrested immediately. I allow his arrest by the Police and a proper investigation into the case.

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا - میں درخواست کرونگا کہ یہ مسئلہ حزب اقتدا یا حزب اختلاف کا نہیں - جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ اس معزز ایوان کے استحقاق کا مسئلہ ہے - لہذا کوئی نہ کوئی ایسی صورت حال پیدا کی جائے کہ آئندہ کے لئے اس قسم کے واقعہ کا اعادہ نہ ہو سکے - (قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر - یہ مسئلہ مناسب کاروائی کے لئے پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے اور آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو اس مسئلہ کو پرولیج کمیٹی کے سپرد کیا جائے وہ کمیٹی اپنی تجاویز دے کہ مستقبل میں کسی ایسے اقدام کو کیسے روکا جا سکتا ہے - تاکہ کوئی غیر ممبر اس ایوان میں یا لابی میں نہ آ سکے -

چوھدری محمد اعظم - جناب والا - سب کے پاس شناختی کارڈ ہونے چاہئیں -

مسٹر سپیکر - اس میں مشکل یہ ہوتی ہے کہ اگر یہاں کا کوئی ملازم کسی ممبر کو روکنے کی کوشش کرتا ہے یا پوچھنے کی کوشش کرتا ہے تو فوراً میرے پاس یہ شکایت پہنچ جاتی ہے کہ وہ ملازم بڑا گستاخ ہے - بڑا بد تمیز ہے اس کو فوراً نکال دیجئے - صرف ایوان کے اراکین ہی یہ شکایت نہیں کرتے ہیں بلکہ دوسرے اصحاب بھی کرتے ہیں - کبھی کبھی تو یہ ہوتا ہے کہ یہاں پر آنے والے ہمارے معزز صحافی جو سب سے زیادہ دیر سے یہاں آتے ہیں ان کے ساتھ ہمارا جب کوئی نیا ملازم کبھی کبھی ایسی گستاخی کر بیٹھتا ہے - تو میں سمجھتا ہوں کہ جب تک پرولیج کمیٹی اس کے متعلق مجھے رپورٹ نہیں دیتی کہ کیا مناسب اقدامات ہونگے اس وقت تک خالی شناختی کارڈ سے یہ بات نہیں بنتی -

مسٹر جاوید حکیم قریشی - جناب والا - عام طور پر آپ نے شاید ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ لابی کے دروازے کے آگے لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے - اکثر وہ لوگ دروازہ کھول دیتے ہیں - لہذا اس بات کا بندوبست کیا جائے کہ لابی کے قریب لوگوں کا ہجوم نہ ہو سکے - کیونکہ لابی صرف ممبروں کے لئے بنی ہے اور اس کے قریب لوگ نہیں ہونے چاہئیں -

مسٹر سپیکر - اس میں فاضل ارکان امداد کر سکتے ہیں کہ سیشن کے دوران ان سے ملنے والے دوست ، عزیز چٹوں کے بغیر اس چار دیواری کے اندر داخل نہ ہو سکیں اور visitors گیلری میں بیٹھیں - جب تک یہ نہ کیا جائے لوگ اندر آئینگے اور دروازے کے پاس بھی آ جائینگے - کسی چپڑاسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ وہ ان سے پوچھے کیونکہ اس کو پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کس معزز ممبر کے بھائی ہیں چچا ہیں یا کوئی عزیز ہیں اور انکی ایسی ہر بات کو گستاخی پر نہ محمول کیا جائے -

وزیر مال - جناب والا - میری یہ گذارش ہے کہ کسی بھی باہر سے آنے والے کو فرسٹ فلور پر آنے کی اجازت نہ دی جائے -

مسٹر محمد حنیف ڈارو - اس مسئلے کو پرولیج کمیٹی کے پاس بھیج دیں جو ایک ہفتے کے اندر اسکا فیصلہ کرے -

مسٹر سپیکر - آپ تجویز کریں کہ ان کو فیصلہ کرنے کیلئے کتنا وقت دیا جائے - میرے خیال میں سات دن ٹھیک ہیں -

وزیر مال - جناب والا - میری گذارش ہے کہ اسوقت تک ابتدائی انتظامات سپیکر صاحب خود کر سکتے ہیں -

ڈاکٹر حلیم رضا ملک - جناب والا - یہ ٹھیک ہے کہ آپ نے اس شخص کو حوالہ پولیس کر دیا ہے لیکن میری یہ تجویز ہے کہ ایک آدمی کل سے ایوان میں بیٹھا ہے آج پھر آیا ہے پتہ کرنے والی بات یہ ہے کہ اس ہاؤس میں اس کے آنے میں وہ کون لوگ ہیں - جو ممد ہوئے ہیں اگر اس کام میں کوئی اور آدمی ملوث پایا جائے تو اس کے خلاف انضباطی کارروائی ہونی چاہیے -

سید تابش الوری - عجب بات یہ ہے کہ وہ جس جگہ آ کر بیٹھا رہا اسکے ساتھ بیٹھنے والے ممبروں نے اسکا نوٹس نہیں لیا - ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں - ہمیں ایک دوسرے سے اتنا بیگانہ نہیں ہونا چاہیے -

مسٹر سپیکر - کچھ نشستیں ایسی ہیں جہاں کوئی نہیں بیٹھتا یا کم بیٹھتے ہیں -

سید تابش الوری - جناب والا - ہم ایک دوسرے سے اسقدر بیگانہ ہیں کہ ہم ایک دوسرے کو جانتے ہی نہیں -

مسٹر سپیکر - ایسی کوئی بات نہیں ہے سب ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں -

میاں خورشید انور - اگر ایجنڈا ختم ہو گیا ہو تو اجلاس ختم کریں -

مسٹر سپیکر - ابھی تو پہلی آئٹم شروع ہوئی ہے -

قرار دادیں (جاری)

اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کا انسداد

وزیر قانون - جناب والا - میں نے بات ختم نہیں کی ہے اگر آپ اجازت دیں تو عرض کروں -

جناب والا - آخر میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ قانون صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے اور اس معزز ایوان کے فاضل ارکان ایسا قانون بنا سکتے ہیں - اس کے لئے ضرورت محسوس نہیں کی جا رہی کہ اسکی سفارش کی جائے - جناب والا - مجھے توقع ہے کہ جذبہ کے ساتھ جناب فاضل رکن حاجی محمد سیف اللہ خان صاحب باقی قانون سازی کے لئے صرف ریزولیوشن نہیں بلکہ عملاً کام کریں گے - صوبہ کے غریب عوام پر یہ بڑا احسان ہوگا آج چونکہ حاجی سیف اللہ کی طرف سے سید تابش الوری صاحب اور دوسرے فاضل اراکین کی طرف سے قرار دادیں پیش ہوئی ہیں - اس لئے میں زیادہ دیر تک حائل نہیں رہنا چاہتا - میں مکمل وقت حزب اختلاف کے ارکان کو دینا چاہتا ہوں تاکہ وہ آج کے دن سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں دوسرے میں کسی صورت میں معاملات کو التوا میں نہیں ڈالنا چاہتا - چونکہ قرار دادوں پر میرا حاصل تبصرہ ہونا ہے - اس لئے میں ان الفاظ کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں اور باقی وقت حاجی سیف اللہ صاحب کو دیتا ہوں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - اگر جناب بحث ختم ہو گئی ہے تو مجھے دو منٹ دے دیں -

مسٹر سپیکر = بحث ختم تو نہیں ہوئی بلکہ اس کی ختم ایک سٹیج ہو گئی ہے۔ ایک فاضل رکن نے اپنی تقریر ختم کر لی ہے۔ اب استصواب رائے کرانا ہے۔

ایوان کے سامنے سوال یہ ہے :

کہ اب استصواب رائے کر لیا جائے۔

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر ۔ چودھری امان اللہ لک ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں چند گذارشات اس ضمن میں عرض کرنی چاہتا ہوں ۔ کیونکہ دھوئیں دار تقریروں کے ذریعے اور وزیر قانون کی اشتعال انگیز تقریر کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اس سیدھے اور صاف مسئلہ کو الجھا دیا گیا ہے .....

مسٹر سپیکر ۔ آپ ذاتی وضاحت کر رہے ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ رسہ گیر اور چور عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔ میں انکی اطلاع کے لئے عرض کر دوں کہ اس سے زیادہ ڈاکہ ڈالنے والا اور اس سے زیادہ عوام پر ظلم کرنے والا اور کوئی فعل نہیں ہو سکتا ۔ جس فعل کیلئے میرے فاضل دوست نے یہ قرار داد پیش کی ہے یہ بھی اس کا ایک حصہ ہے ۔ لوگوں کی صحت کی تباہی کی ذمہ دار اشیائے خوردنی میں ملاوٹ ہے ۔ میں سمجھتا ہوں وہ استحصال پسند زیادہ ہیں ۔

دوسرے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج کی گفتگو کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ پیپلز پارٹی جو آج تک یہ نعرہ لگاتی رہی ہے کہ صوبائی خود مختاری اس حد تک لوگ مانگ رہے ہیں کہ ملک کی بقا خطرے میں ہے ۔ ہمیں پیپلز پارٹی کے اس نعرے کے ساتھ ہمدردی تھی صوبائی حکومت کے ساتھ بھی اور مرکزی حکومت کے ساتھ بھی لیکن آج کی قرار داد کے چند الفاظ نے ان کو بے نقاب کر دیا ہے ۔ میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ لوگوں کی صحت کا مسئلہ پنجاب ۔ سندھ ۔ بلوچستان اور سرحد سب حکومتوں کا مسئلہ ہے جو دلائل میرے دوستوں نے پیش کئے ہیں ۔ انکے بعد مجھے یہ

ہوتا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ کو پنجاب کے لوگوں کے ساتھ ذرا بھر بھی دلچسپی نہیں ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ جس طریقے پر کار بند ہیں اپنے منشور کی نفی کر رہے ہیں ۔ بلوچی ۔ سندھی ۔ سرحدی ۔ کوئی بھی ہو اسکی صحت کی ضمانت حکومت پاکستان نے لے رکھی ہے ۔ اس قرار داد کی مخالفت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ پتا نہیں انکی نیتوں میں کیا چھپا ہوا ہے ۔

میری تیسری گذارش یہ ہے کہ اشیائے خوردنی بنتی سندھ میں ہیں ۔ اور استعمال لاہور میں ہوتی ہیں یا بنتی لاہور میں ہیں اور استعمال پشاور میں ہوتی ہیں اور بنتی کوئٹہ میں ہیں اور استعمال لاہور میں ہوتی ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اسے قومی حکومت کو بھیجنے کیلئے حزب اقتدار کو سفارش کرنی چاہئے ۔ اس لئے کہ اسکا مرکز کے ساتھ ایک مربوط رابطہ ہے ایک مربوط تعلق ہے ۔ لیکن اس کی بھی مخالفت کی جا رہی ہے ۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کے عزائم اچھے نہیں ہیں اور یہ طریقہ کار اچھا نہیں ہے جو اپنایا جا رہا ہے ۔ اس لئے اگر وہ خرید و فروخت اور لین دین کے مربوط سسٹم پر ایمان رکھتے ہیں تو انہیں اس قرار داد کے حق میں جانا پڑیگا اور جانا ہوگا ۔ لیکن چونکہ اس سے انکار کیا گیا ہے تو میں اس یقین کامل اور اس احساس کے ساتھ اپنے ان دوستوں سے درخواست کرونگا کہ وہ جس انداز سے سوچ رہے ہیں اسکا نتیجہ اچھا نہیں ہوگا ۔ اس تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے میرے فاضل دوست ملک مختار اعوان صاحب اور رؤف طاہر صاحب نے یہ نہیں فرمایا کہ صوبائی حکومتیں کیا کرنا چاہتی ہیں ۔

مسٹر رؤف طاہر ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جو تقریر چودھری امان اللہ لک صاحب کر رہے ہیں ۔ کیا یہ قومی اسمبلی کا اجلاس ہے یا صوبائی اسمبلی کا ہے ۔ ان کو کم از کم یہ تو بتا دیا جائے ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہے ۔

مسٹر سپیکر ۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ وہ قومی اسمبلی کے ممبر ہیں ۔

چودھری امان اللہ لک ۔ جناب والا ۔ میں قومی اسمبلی کا ممبر نہیں ہوں ۔ میں گذارش کر رہا تھا کہ ان دوستوں نے ہماری اس قرار داد کی

مخالفت میں یہ فرمایا تھا کہ مسودہ آئین زیر غور ہے ۔ اس لئے اگر ہماری اس قرار داد کو وہاں بھیجا گیا تو اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ اچھا موقع نہیں آ سکتا کہ قومی اسمبلی کو یہ یادداشت بھیجی جائے تاکہ وہ اس پر غور کر کے اور اس کے مطابق آئین میں پروویژن رکھ سکیں ۔ کیونکہ اس وقت آئین کا مسودہ زیر غور ہے ۔ اگر یہ قرار داد قومی مفاد میں ہے تو محض اس لئے اس کی مخالفت کرنا کہ یہ حاجی سیف اللہ نے پیش کی ہے یا حزب اختلاف کی طرف سے آئی ہے تو یہ چیز حقائق سے نفی کے مترادف ہے اور یہ بات قرین انصاف نہیں ہے ۔

جہاں تک یہ فرمایا گیا ہے کہ "پیور فوڈ ایکٹ" پہلے ہی نافذ ہے تو اس میں اگر ترمیم کا بل دینا ہے ۔ تو یہ صوبائی حکومت کا کام اور اسمیں ہم پورا پورا تعاون کرینگے ۔ ہم اس سے انحراف نہیں کرینگے ۔ لیکن جب یہ قرار داد قومی اسمبلی میں جائیگی یا وہاں یہ بل پیش ہوگا اور اس پر غور کیا جائیگا تو قومی نقطہ نظر سے انہیں قومی صحت کی ضمانت دینی ہوگی ۔ ہم آپ سے تعاون کرینگے اور جو ترامیم اس ضمن میں اس سے پہلے موجود ہیں چاہے وزیر قانون کی طرف سے آئی ہوں ۔ حزب اختلاف کی طرف آئی ہوں یا حزب اقتدار کی طرف سے آئی ہوں ۔ ہم ان کو خوش آمدید کہیں گے اور ہم ان سے انکار نہیں کرینگے ۔ جناب والا ۔ ان وجوہات کی پیش نظر میں اس قرار داد کی حمایت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

وزیر قانون ۔ پوائنٹ آف پرسنل ایکسپلینیشن ۔ جناب والا ۔ اگر میں فاضل رکن کے الفاظ دہراؤں تو یہ اس طرح پر تھے کہ "وزیر قانون کی اشتعال انگیز تقریر" ... ...

مسٹر سپیکر ۔ یہ ان کی اپنی رائے ہے ۔

وزیر قانون ۔ جناب والا ۔ اگر یہ الفاظ میرے متعلق کہے گئے ہیں تو میں انکا برا نہیں منا سکتا ۔ کیونکہ ہم حزب اقتدار کے بنچوں پر بیٹھنے والے فاضل ارکان کی سیاسی ٹریننگ ہی ایسی ہے اور ہم انہیں اجازت دیتے ہیں کہ وہ ایسے الفاظ استعمال کریں ۔ لیکن جو الفاظ میں نے استعمال کئے تھے کہ ہم چور بازاری کو ختم کرینگے ۔ ہم ڈاکوؤں کا خاتمہ کرینگے ۔ ہم

اجارہ داروں کا خاتمہ کرینگے - ہم رسہ گیروں کا خاتمہ کرینگے اور آخر میں نے کہا تھا کہ ہم سمگلروں کا خاتمہ کریں گے اگر ان سے ان کے ذہنوں میں اشتعال پیدا ہوتا ہے اور یہ الفاظ انہیں برے لگتے ہیں تو پھر میں بڑے ادب سے آپ کی وساطت سے فاضل رکن کی خدمت میں عرض کرونگا کہ الفاظ روز اس ہاؤس میں دہرائے جائینگے اور یہی الفاظ آپ کو آئندہ بھی سننے ہونگے - ان الفاظ سے آپ کے ذہن میں کسی قسم کا اشتعال نہیں آنا چاہئے -

(قطع کلامیاں)

چودھری امان اللہ لک - لفظ "اشتعال انگیز" سے میرا مطلب صرف یہ تھا کہ جس انداز سے وہ بعض اوقات تقریر کرتے ہوئے نظر آتے ہیں تو ہمیں ان پر ترس آتا ہے - وہ جو عملی فعل کرتے ہیں - میں نے اس کے متعلق کہا تھا انکا وہ طریق کار درست نہیں -

مسٹر سپیکر - آپ طریق کار کو چھوڑیں -

وزیر قانون - جناب والا - اگر کسی کے رونے پر انہیں اشتعال آتا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں -

سردار صغیر احمد (سرگودھا - ۲) - جناب سپیکر - اگر آپ اس قرار داد کا عمیق مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اس میں ایک گہری سازش مضمر ہے - اس ملک میں ملاوٹ کا کاروبار اس وقت شروع ہوا جب ایوب حکومت یہاں آئی - اس کے پیچھے ایک ہی جذبہ کار فرما تھا اور وہ جذبہ ہوس زر کا تھا - انہوں نے ملک کے لوگوں کو ہوس زر میں مبتلا کیا تو اشیائے خوردنی مہیا کرنے والوں نے ملاوٹ شروع کر دی - آپ جانتے ہیں کہ جس فاضل رکن نے یہ قرار داد پیش کی ہے وہ ایسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جس کے عہد حکومت میں اس ملک میں ملاوٹ کا کاروبار زور شور سے شروع ہوا تھا - آپ جانتے ہیں کہ جب ہم یہ قرار داد قومی اسمبلی کو بھیجیں گے تو اسکا مطلب یہ ہوگا کہ صوبائی حکومت یا صوبائی اسمبلی اس بیماری کے خاتمہ کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتی - یہ اس بات کو ٹالنا چاہتے ہیں اور پردہ پوشی کرنا چاہتے ہیں اور ان بڑے بڑے ملاوٹ کرنے والوں کا تحفظ کرنا چاہتے ہیں جو اس ملک کے عوام کی صحت تباہ کر رہے ہیں - اس

لئے یہ قرار داد کسی صورت میں بھی پاس نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اس کو پاس کرکے ہم اپنے آپ کو پابند کر لینگے کہ ہم قومی اسمبلی کے فیصلے کا انتظار کریں ۔ یہ انقلابی حکومت ہے اور یہ عوامی حکومت اس مسئلہ کو زیر غور لائے ہوئے ہے ۔ انشاء اللہ آپ بہت جلد دیکھیں گے کہ اس صوبہ میں ملاوٹ کا کاروبار کرنے والوں کا قلع قمع کر دیا جائیگا اور کسی کو جرات نہیں ہوگی کہ وہ اس قبیح فعل کو دوبارہ اختیار کرے ۔ ہمیں اپنی ذمہ داری قومی اسمبلی پر نہیں ڈالنی چاہئے جو خود گوناگوں مصروفیات میں مصروف ہے ۔ انہوں نے اس ملک کو آئین دینا ہے اس کے علاوہ ان کے پاس اور بہت سا کام ہے ۔ انہوں نے اس ملک کی نئے سرے سے تعمیر کرنی ہے ۔ ان کے ذمہ بڑے اہم فرائض ہیں ۔ اس لئے ہمیں کسی صورت میں بھی صوبہ کے کام قومی اسمبلی کے سپرد نہیں کرنے چاہئیں ۔

دوسری بات فاضل رکن نے یہ کہی ہے کہ خوراک کی بہت سی ایسی چیزیں جب کہ امان اللہ لک صاحب نے کہا ہے کہ دوسرے صوبوں سے تیار ہو کر آتی ہیں ۔ میرے فاضل دوست وکیل بھی ہیں شاید انہوں نے پیور فوڈ ایکٹ کا مطالعہ نہیں کیا ۔ ۔ اس کے مطابق یہ ہے کہ کوئی چیز اگر کسی غیر ملک سے بن کر آئے اگر اس میں ملاوٹ ہو تب بھی یہ قانون اس پر حاوی ہے ۔ اس لئے دوسرے صوبوں سے جو چیزیں بن کر آتی ہیں یہ ایکٹ ان پر بھی حاوی ہے ۔ اگر اس ایکٹ میں کوئی خامی ہے کوئی کمی ہے تو میرے فاضل دوست اس کیلئے ایک بل لا سکتے تھے ایک زیادہ مؤثر قانون لا سکتے تھے ۔ میں آپ کو وساطت سے واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ عوامی حکومت اس کاروبار کو ختم کرنے کیلئے دوسرے طریقے بھی اختیار کر رہی ہے ۔ ایک شکنجہ ہوگا ۔ ایک قانونی شکنجہ ہوگا جس کے ذریعے ان سب لوگوں کا جنہوں نے گزشتہ ۲۵ سال سے اس ملک کے لوگوں کی صحت برباد کی ہے ان کو لوٹا ہے ان کا قلع قمع کر دیا جائیگا ۔ دوسری طرف ہم نے پہلی مرتبہ سوشل ویلفیر کے ذریعے ان سماجی برائیوں کے خاتمہ کیلئے ایک تحریک چلائی ہے ۔ چونکہ یہ ایک بہت بڑی برائی ہے ہم اسکے خاتمہ کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں ۔ دوسرے محاذ پر ہم چاہتے ہیں کہ قوم کو آمادہ کیا جائے کہ یہ جو لعنت ہے ۔ جو دوسری برائیاں اور خرابیاں ہیں جو اس معاشرے کو گھن کی طرح کھا گئی ہیں اور جن کی وجہ سے ہمیں یہ برے دن دیکھنے نصیب ہوئے ہیں کہ ہمارا ملک آدھا رہ گیا ہے

ہم نے وہ برائیاں ختم کرنی ہیں اور اسکے لئے اس عوامی حکومت نے جہاد شروع کر دیا ہے اسکی ابتدا ہو چکی ہے - اسلئے میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس سے یہ اپیل کرونگا کہ اس قرار داد کو مسترد کر دیں اور اپنے فرائض خود سر انجام دیں ۔

سید تابش الوری - جناب والا ۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ یہ سوال استصواب رائے کے لئے پیش کیا جائے ۔

مسٹر سپیکر - اب استصواب رائے کے لیے یہ سوال ایوان کے سامنے پیش ہے - اور سوال یہ ہے :

"کہ اب استصواب رائے کرا لیا جائے ۔"

(تحریک منظور نہیں کی گئی)

سید تابش الوری - کیا اس کی کوئی limit ہے ۔

مسٹر سپیکر - کوئی limit نہیں ہے - پروسیجر میں سب کچھ لکھا ہوا ہے ۔

سید تابش الوری ۔ جناب وزیر قانون اور جناب ڈپٹی لیڈر کی clear cut یقین دہانی کے باوجود کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ غیر سرکاری ریزولیوشن آج زیادہ سے زیادہ آئیں ۔ ان کو پیش نہ کرنے کی یہ دیدہ و دانستہ کوشش کی جا رہی ہے - جناب والا ایک اہم ترین ریزولیوشن ہے جو نیشنل پریس ٹرسٹ کے متعلق ہے - ان کی خواہش ہے کہ اس کو نہ آنے دیا جائے ۔

(قطع کلامیاں)

مسٹر سپیکر ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ بار بار اس ایوان میں یہی موضوع پیش کیا گیا تھا ۔

There was no response from the opposition. Opposition refused to respond.

اس لیے اب آپ کے اس بیان کا کوئی موقع نہیں ہے ۔ انہوں نے بار بار یہ کہا تھا کہ کوئی معاہدہ ہوا تھا ۔ اپوزیشن کے بینچوں سے واضح طور پر اس سے انکار کیا گیا تھا ۔ اس کے بعد آپ کے اس بیان کا کوئی جواز نہیں ۔

سید تابش الوری - ابھی ابھی یہ بین دھاتی کرائی گئی ہے کہ میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا اور میں یہ چاہتا ہوں کہ رزولیوشن ایوان میں آئیں -

مسٹر سپیکر - یہ بھی کہا تھا کہ میرا جو باقی وقت ہے وہ لے لیا جائے - انھوں نے اپنی تقریر مختصر کر دی تھی - مجھے نہیں معلوم ، مگر یہ ان کا بیان ہے -

سید تابش الوری - وہ تیس منٹ سے زیادہ تقریر نہیں کر سکتے تھے، انھوں نے پینتیس منٹ تقریر کی تھی -

مسٹر سپیکر - یہ صحیح نہیں ہے - اس میں آپ کو کچھ غلط فہمی ہوئی ہے -

وزیر خزانہ - جناب والا - میں بھی آپ کی توجہ چاہتا ہوں - مجھے گزارش کرنی ہے کہ اس مسئلے پر دو دفعہ ہاؤس نے ایک واضح رائے دی - اس کے باوجود ہو سکتا ہے کہ تیسری دفعہ استصواب رائے کے لیے اپیل آئے - لیکن اگر معزز حضرات اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں ، اور جیسا کہ آپ نے ابھی ابھی اپوزیشن کے بعض دوستوں کو بھی یہ حق استعمال کرنے کا موقع دیا ہے ، ابھی جناب لک صاحب کو یہ موقع دیا گیا ہے اور انھوں نے چند سوال اٹھائے ہیں - ان سوالوں میں سے کچھ ایسے ہیں کہ باوجود اس ارادے کے کہ میں آج اس موضوع پر تقریر نہیں کروں گا - میرے لیے بھی ضروری ہو گیا کہ انھوں نے خود مختاری کے مسئلے پر جو سوال اٹھایا ہے اور یہ جو کہا ہے پیپلز پارٹی کے بارے میں کہ ہم تو یہ سمجھا کرتے تھے اور یہ ثابت ہوا ہے اور ہمیں پتہ چلا ہے کہ پیپلز پارٹی کے عزائم کیا ہیں - میں مناسب سمجھوں گا اور گزارش کروں گا کہ مجھے بھی اس کے لیے موقع دیا جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - میں تھوڑی سی گزارش کروں گا کہ میں اپنے جواب کا حق استعمال کروں گا اور وقت کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ خیال فرما لیا جائے کہ مجھے جواب دینے کا حق ہے اور میرے لیے مناسب وقت رکھا جائے -

بیگم ریحانہ سرور شہید - آج اس ایوان میں جو مسئلہ اٹھایا گیا ہے ، میں یہ سمجھتی ہوں یہ ہماری حکومت پر ایک الزام لگایا

گیا ہے کہ اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کی ذمہ داری اس حکومت پر عائد ہوتی ہے ۔ ہماری حکومت ایک عوامی حکومت ہے ہماری حکومت عوامی نمائندوں کی حکومت ہے ۔ ہماری حکومت میں غریب عوامی نمائندے شامل ہیں ۔ پھر آپ کس طرح یہ کہہ سکتے کہ وہ ملاوٹ کرنا چاہتے ہیں ۔ ہم نے سرمایہ داروں اور جاگیر داروں کا خاتمہ کیا ہے وہی تھے جو اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کر سکتے تھے جب سمگلنگ ہوتی ہے تو وہ جاگیر دار کرتا ہے اور سرمایہ دار کرتا ہے ایک غریب انسان اس میں حصہ نہیں لے سکتا ، کیونکہ یہ سمگلنگ ذخیرہ اندزی اور بلیک مار کیٹنگ صرف سرمایہ داروں کا نتیجہ ہے ۔ ایک عوامی حکومت یہ کیسے برداشت کر سکتی ہے کہ اپنے عوام کو اشیائے خوردنی میں زہریلی اشیاء ملائے تاکہ عوام کو مارا جائے ۔ ہم عوام میں سے ہیں عوام ہم میں سے ہیں گویا ہم ایک ہیں ، ہم کبھی ان کی برائی نہیں چاہیں گے ۔ لہذا میں اس الزام کی جو آج ہمارے اوپر لگایا گیا ہے ، بھرپور تردید کرتی ہوں ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان وجوہ کو دیکھا جائے جن کی بنا پر ملاوٹ کی جاتی ہے ۔ ان وجوہ کو معلوم کرنے کے لیے میرے خیال ایک کمیٹی مقرر کرنی چاہیے تاکہ تفصیلات کے ساتھ ان وجوہ کو عوام کے سامنے پیش کیا جائے اور یہ رائے لی جائے کہ ان وجوہ کو ختم کرنے کے لیے کیا اقدامات اٹھائے جانے چاہئیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ میرے خیال میں از حد ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو پہلے صحیح کریں اور پھر اس معاشرے کو صحیح کریں ، جس میں اس قسم کے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں کہ اشیائے خوردنی میں اس قسم کی ملاوٹ کی جا رہی ہے ۔ ایسا کرنے والے بھی ہم ہی میں سے ہیں ۔ لیکن میں یہ سوچتی ہوں کہ یہ کوئی موجودہ مسئلہ نہیں ہے ، پچھلی حکومتوں سے ایسا ہوتا آیا ہے ۔ لیکن انہوں نے کیوں نہیں سوچا یہ غریب ملک ہے ، غریب عوام ہیں ، شاید ان کو دو وقت کی روٹی بھی میسر نہ آتی ہو ۔ اس لیے آٹے میں ملاوٹ نہ کی جائے ۔ لیکن پچھلی حکومتوں نے اس مسئلے کو زیر غور نہیں لایا ۔ موجودہ عوامی حکومت یہ چاہتی ہے کہ ان بدعنوان لوگوں پکڑا جائے اور ملاوٹ کرنے والوں کو سخت ترین سزا دی جائے ۔

مسٹر سپیکر - قرار داد کے متعلق تقریر کیجئے -

بیگم ریحانہ سرور شہید - جو بد عنوان لوگ ہیں ان کو پکڑا جائے ، ملاوٹ کرنے والے افراد کا محاسبہ کیا جائے - اگر ہم چاہیں تو ہم سب مل جل کر اس لعنت کو ختم کر سکتے ہیں - میں یہ سمجھتی ہوں کہ نیا ریزولیوشن لانے کی یا پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں - اگر آپ چاہیں تو ایک بل پیش کر سکیے ہیں - ایک بل حاجی سیف اللہ صاحب نے pure food کے متعلق پیش کر دیا ہے اور ایک بل میں نے پیش کیا ہے - اس کے علاوہ ایک بل پہلے بھی موجود ہے - ان تینوں میں ترامیم کرکے ایک نیا بل بنا لیا جائے - عوام کو یقیناً بیش بہا فائدہ ہوگا اور دوا کے ساتھ ساتھ دعا بھی ہوگی -

مسٹر سپیکر - حاجی صاحب ، جب بحث ختم ہوگی تو آخری مقرر کے بعد آپ کا right of reply آئے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - یہ تو آپ دیکھ لیں گے کہ اس ایوان کا وقت کیا ہے ، میرا right of reply کتنے عرصے تک ہوگا اور کس وقت آپ معزز ارکان کا وقت ختم کر دیں گے - یہ تو آپ نے فیصلہ کرنا ہے -

مسٹر سپیکر - کسی ایسی debate میں میں نہیں کر سکتا - آپ نے دیکھا ہے پانچ دس دن سے سوائے فنانس بل کے میں نے کبھی ممبران کے لیے وقت مقرر نہیں کیا ہے - جب تک لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاوس کی طرف سے کوئی arrangement نہ ہو جائے -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - مجھے کوئی اعتراض نہیں - اگر یہی precedent چلتا رہے کہ ایک دفعہ موشن ایک آ جائے تو پھر اس سے پیچھا بھی نہ چھوٹ سکے تو پھر بے شک چلتا رہے -

مسٹر سپیکر - آپ کا وقت اس وقت شروع ہوگا جب آخری مقرر تقریر کر لے گا - اگر آخری مقرر تقریر کر رہا ہو اس کی تقریر رہ جائے تو پھر آپ کا right of reply بھی رہ جائے گا -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - پھر تو میری موشن بھی چلی جائے گی -

مسٹر سپیکر - اگر رولز کے مطابق چلی جائے گی تو اس کیا ہو سکتا ہے -

وزیر خزانہ - جناب والا - میں اپنے ساتھیوں کی جانب سے اس خواہش کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کسی مسئلے سے گھبرا نہیں رہے - ہم اس نام نہاد خطرناک ریزولیوشن سے بھی نہیں گھبرا رہے - جس کا بار بار حزب اختلاف کے دوستوں نے اشارہ کیا ہے - میں ذاتی طور پر اس کا جواب دینے کے لیے تیار ہوں - میں کوشش کروں گا اور اپنے ساتھیوں سے بھی عرض کروں گا کہ اس قرار داد کو جلد از جلد wind up کیا جائے تاکہ آج اس کے بارے میں ہاؤس اپنا فیصلہ دے دے - آج بھی بے شک دوسری قرار داد جو اس سے اگلی ہے اس پر بحث شروع کر دی جائے -

(نعرہ ہائے تحسین)

مسٹر محمد حنیف نارو - جناب والا - میں مختصر سا وقت لوں گا - حاجی محمد سیف اللہ صاحب نے جو قرار داد اس ایوان میں پیش کی ہے - اس سلسلے میں انہوں نے جو باتیں کی ہیں ، اس میں انہوں نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ اس صوبے میں pure food کے سلسلے میں قوانین موجود ہیں - فوڈ انسپکٹر بھی موجود ہیں ، بلکہ ان کی بھرمار ہے - لیکن جناب والا - بات اصل میں یہ نہیں کہ قانون بنائے جائیں - اگر وہ مرکز سے بھی کوئی قانون بنوانا چاہتے ہیں تو بے شک بنوا لیں - لیکن جب تک عوام میں قانون کا احترام نہیں ہوگا ، یعنی قانون کے احترام کی sense پیدا نہیں کی جائے گی اس وقت تک کوئی قانون موثر ثابت نہیں ہوا کرتا - جناب والا - قوانین کے پہلے بھی انبار لگے ہوئے ہیں - اس کی وجوہات کی طرف محترمہ ریحانہ سرور نے بھی اشارہ کیا ہے - وجوہات جو ہیں وہ سابقہ انتظامیہ کی پیداوار ہیں - ہم ان وجوہات کو دور کرنا چاہتے ہیں لیکن ایک دو دن میں یہ وجوہات دور نہیں ہونگی - ان قوانین کے بنانے سے یا نافذ کرنے سے یہ وجوہات دور نہیں ہو سکتیں - جب تک کہ معاشرے کا set up تبدیل نہ کر دیا جائے - سب سے اہم جو بات ہوتی ہے وہ معاشرے میں شعور بیدار کرنے کی ہے - جس طرح سیدہ عابدہ حسین صاحبہ نے اشارہ کیا ہے کہ ذہنیت جب تک تبدیل

نہیں ہوگی اس وقت تک کوئی قانون بنائے چلے جائیں وہ موثر ثابت نہیں ہوگا۔ میرے کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ جب تک عوام میں بہتر شعور بیدار نہیں کریں گے ۔ اس وقت تک آپ قوانین کے انبار لگاتے جائیں اس معاشرے میں کوئی فائدہ اس کا نہیں ہوگا ۔ جناب والا ۔ ہماری پارٹی نے ایک شعور بیدار کر کے عوام میں کامیابی حاصل کی ہے اور میں اس سلسلے میں بھی بھرپور یقین رکھتا ہوں کہ اگر انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے شعور کے بیدار کرنے میں اور قانون کے احترام کے سلسلے میں movement شروع کی تو ہم اس میں بھی کامیاب ہوں گے ۔

مسٹر سپیکر ۔ حاجی سیف اللہ خان ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ حاجی صاحب سے پہلے مجھے اجازت مرحمت فرمائیے ۔ میں اپنے ساتھیوں سے اجازت لئے لیتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب والا ۔ قائم مقام قائد ایوان نے جب یہ بات اپنی تقریر میں کہہ دی کہ اس بات کو wind up کیا جائے اور انہی کی خواہش کے مطابق جناب نے مجھے call کر لیا تو کیا یہ قاعدہ ہے کہ call کئے جانے کے بعد بھی کسی اور کو اجازت مل جائے ۔

مسٹر سپیکر ۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک پوائنٹ کو واضح کرنا چاہیں گے ۔ جو چودھری امان اللہ لک کیطرف سے اٹھایا گیا تھا ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ جب آپ مجھے انہی کی request کے مطابق call کر چکے ہیں ۔ تو کیا پھر انہیں موقع مل سکتا ہے ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب والا ۔ میں حاجی محمد سیف اللہ خان کی خاطر اپنے حق سے دست بردار ہوتا ہوں ۔

حاجی محمد سیف اللہ خان ۔ شکریہ جناب ۔ جناب والا ۔ جہاں تک میری اس قرارداد کا تعلق ہے وہ بالکل واضح ہے اس کا مقصد بالکل نیک ہے ۔ محض اس لیے اس قرار داد پر تنقید کرنا کہ ہم مزید اچھی لیجسلیشن کے لیے قانون کیوں نہیں put کرتے ۔ میں کہتا ہوں کہ آپ سمگلنگ کو

ختم کرنے کے لیے ، اجارہ داری کو ختم کرنے کے لیے اور سرمایہ داری کو ختم کرنے کے لیے اس ایوان میں لیجسلیشن لائیں - ہم اس کی متفقہ طور پر تائید کریں گے - ہم کوئی اختلاف نہیں کریں گے - ہر اچھی لیجسلیشن کے لیے ہم سے آپ تعاون کی امید رکھیں - لیکن اس وقت جس لیجسلیشن کے لیے آپ نے یہ ہاؤس بلایا ہے یہ اور سیشن شروع کیا ہے - اس میں ۱۵ بل آپ نے پیش کئے ہیں اور ان میں سے ایک بل بھی ایسا نہیں ہے جس میں آپ نے سرمایہ داری کو ختم کرنے کی کوشش کی ہو ، جس میں اجارہ داری کو ختم کرنے کے لیے کوشش کی ہو - اور جس میں سمگلنگ کو ختم کرنے کے لیے کوشش کی گئی ہو - محض دعوے - محض ڈھونگ - محض زبانی جمع خرچ سے عوام مطمئن نہیں ہوتے - ہماری طرف سے قانون سازی میں صرف اس لیے رکاوٹ ہو رہی ہے کہ آپ bad legislation لا رہے ہیں - آپ اس میں عوام کے حقوق اور مفادات کے خلاف لیجسلیشن لا رہے ہیں - لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو لیجسلیشن آپ عوام کے حق میں ، عوام کے مفاد کے لیے اور عوام کے وسیع تر مفاد کے لیے لائیں گے ہم آپ کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے -

ڈاکٹر حلیم رضا ملک - پوائنٹ آف آرڈر - جناب والا - مقرر irrelevant ہیں -

مسٹر سپیکر - ممبران نے جو کچھ کہا ہے وہ اس کا جواب دے رہے ہیں - انہیں حق حاصل ہے کہ وہ ان کا جواب دیں -

حاجی محمد سیف اللہ خان - مہربانی - جناب والا ان چند الفاظ کے ساتھ میں گذارش کروں گا کہ میری اس قرارداد کو منظور فرما لیا جائے تاکہ صوبے کے عوام کو صحیح ، خالص اور بغیر ملاوٹ کے غذا اور اشیائے خوردنی مل سکیں -

مسٹر سپیکر - سوال یہ ہے :

> کہ یہ ایوان وفاقی مقننہ سے التماس کرتا ہے کہ وہ صوبہ پنجاب کے لئے آئین کی صوبائی فہرست قانون سازی میں مندرج شق بابت اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کے انسداد کے معاملہ کو

منضبط کرنے کے لئے قانون منظور کرے -
(تحریک منظور نہیں کی گئی)

مسٹر سپیکر - حاجی محمد سیف اللہ خان - اگلی قرار داد -

حاجی محمد سیف اللہ خان - جناب والا - میں اپنی اس قرار داد کو پیش نہیں کرنا چاہتا -

مسٹر سپیکر - سید تابش الوری صاحب آپ کی جو قرار داد ہے - اس کے متعلق کمیٹی بن چکی ہے -

سید تابش الوری - جناب والا - کمیٹی بن چکی ہے -

مسٹر سپیکر - میں اس لئے point out کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ اسے واپس لیتے ہیں ؟

سید تابش الوری - جی ہاں -

نیشنل پریس ٹرسٹ توڑنے سے متعلق

Mr. Speaker : Now we go on to item number two of the agenda.

سید تابش الوری - جناب والا - میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں :

کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے سفارش کرے کہ ملک میں آزاد صحافت کے فروغ کی خاطر نیشنل پریس ٹرسٹ توڑ دیا جائے اور اس کی جگہ پروگریسو پیپرز لمیٹڈ (پاکستان ٹائمز و امروز) نیشنل نیوز پبلیکیشنز (مارننگ نیوز) اور مشرق لمیٹڈ کو چلانے کے لئے تین الگ الگ حقیقی طور پر آزاد خود مختار اور نمائندہ عوامی ٹرسٹ بنا دیئے جائیں - جن پر متعلقہ اداروں کے کارکنوں کا انتظامی و مالی اعتبار سے موثر کنٹرول ہو اور ان کے ٹرسٹیز کے بورڈوں میں صحافیوں اور کارکنوں کے علاوہ مختلف طبقات آبادی کے عوامی رہنماؤں کو شامل کیا جائے -

مسٹر سپیکر - تحریک پیش کی گئی ہے :

> کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی حکومت مرکزی حکومت سے سفارش کرے کہ ملک میں آزاد صحافت کے فروغ کی خاطر نیشنل پریس ٹرسٹ توڑ دیا جائے اور اس کی جگہ پروگریسو پیپرز لمیٹڈ (پاکستان ٹائمز و امروز) نیشنل نیوز پبلیکیشنز (مارننگ نیوز) اور مشرق لمیٹڈ کو چلانے کے لئے تین الگ الگ حقیقی طور پر آزاد خود مختار اور نمائندہ عوامی ٹرسٹ بنا دیئے جائیں جن پر متعلقہ اداروں کے کارکنوں کا انتظامی و مالی اعتبار سے مؤثر کنٹرول ہو اور ان کے ٹرسٹیز کے بورڈوں میں صحافیوں اور کارکنوں کے علاوہ مختلف طبقات آبادی کے عوامی رہنماؤں کو شامل کیا جائے ۔

سید قابش الوری ۔ جناب والا ۔ کسی بھی مہذب جمہوری ملک میں آزاد صحافت ایک بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتی ہے اور صحافت کی آزادی کے بغیر کسی صورت میں بھی جمہوریت کا تصور ممکن نہیں ہوتا۔ ہمارے ملک میں آزادی صحافت پر بڑی کاری ضربیں لگائی جاتی رہی ہیں ۔ ان میں سب سے کاری ضرب نیشنل پریس ٹرسٹ کا قیام تھا ۔ یہ ایسا monster تھا یہ ایسی صحافتی بلا تھی جس نے صحافت کی تمام اقدار ملیا میٹ کر دیں ۔ اس نے ایسے ہولناک صحافت کے رجحانات کو جنم دیا ہے اور ایسی سرکاری صحافت کا آغاز کیا ہے جس کے نتیجے میں ہمارے ملک میں صحافتی اقدار ملیا میٹ ہو کر رہ گئی ہیں اور یہ ملک کے لیے لمحۂ فکریہ بن گئی ہیں ۔

جناب والا - پریس ٹرسٹ کا قیام ایوبی آمریت کے دور میں ۱۹۶۴ میں عمل میں آیا تھا اور ۱۹۶۴ میں صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کے تعاون سے ۵۰ لاکھ روپے کے سرمائے سے یہ ٹرسٹ اس لیے قائم کیا گیا تھا تا کہ ملک میں اخبارات کو ایک سرکاری ڈھانچے میں ڈھال کر ایک خاص قسم کی رائے عامہ تیار کی جائے اور ملک میں جو جمہوری اقدار ہیں جو صحافتی روایات ہیں ان کو ختم کیا جائے .....

مسٹر رؤف طاہر - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا - جب یہ سیٹھوں کا ذکر کر رہے ہیں اور جمہوریت کا نام لے رہے ہیں تو چودھری ظہور الٰہی صاحب جو جمہوریت کے بڑے علمبردار ہیں اور جنہوں نے اسی سرمایہ دارانہ طریقے سے پریس ٹرسٹ چلایا تھا ۔ ذرا اس کے بارے میں وضاحت کر دیں ۔

مسٹر سپیکر - تقریر میں مداخلت کا یہ کوئی طریقہ نہیں ہے -

سید ثابش الوری - جناب والا - مجھے حق حاصل ہے کہ پریس ٹرسٹ کے سلسلے میں جو اس کی سیاہ تاریخ ہے وہ آپ کے سامنے رکھوں تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ یہ پریس ٹرسٹ کتنی بڑی برائیوں اور بدعتوں کا موجب رہا ہے -

جناب والا - نیشنل پریس ٹرسٹ کے خاتمے کے لیے پیپلز پارٹی نے شروع میں بڑا واضح اعلان کیا تھا کہ ہم برسر اقتدار آتے ہی اسے توڑ دیں گے - پیپلز پارٹی کے قائد - قائد عوام نے جن کے ایک ایک لفظ پر آج یہ لوگ مرمٹنے کے لیے تیار ہیں - واضح طور پر یہ عہد کیا تھا کہ وہ برسر اقتدار آنے کے بعد نیشنل پریس ٹرسٹ توڑ دیں گے - اس لیے جناب عبدالحفیظ کار دار صاحب اور ان کے دوسرے ساتھیوں نے بھوک ہڑتالیں کی تھیں - لیکن آج وہی حکومتی پارٹی نیشنل پریس ٹرسٹ کو سرکاری مقاصد کے لئے استعمال کرنے کیلئے جائز قرار دے رہی ہے -

مسٹر سپیکر - اب ایوان کی کارروائی کل صبح ساڑھے آٹھ بجے تک کے لیے ملتوی کی جاتی ہے -

(اسمبلی کا اجلاس ۲ فروری ۱۹۷۳ء بروز جمعہ ساڑھے آٹھ بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

گوشوارہ ۹

(بحوالہ نشان زدہ سوال نمبر ۹۵۳)

سوسائٹیوں کے نام جن کو قرض دیا گیا اور معاف کر دیا ۱-۱۰-۱۹۵۸ تا ۳۱-۱۲-۱۹۷۱

لاہور سنٹرل کوآپریٹو بنک لاہور

لاہور ڈویژن

۱- ڈاکٹر آئی عطا اللہ ۔ ۲- ممتاز الٰہی اینڈ کو ۔ ۳- اورنٹیل ٹریڈر ۔ ۴- رحمان برادرز ۵- آر ۔ اے مرزا اینڈ کو ۔ ۶- ایشین برادرز ۷- احسان برادرز ۸- بلجیم کلاتھ ہاؤس ۔ ۹- ایسٹرن ٹریڈر ۔ ۹- پاکستان کمرشیل کارپوریشن ۔ ۱۰- انٹرنیشنل ٹریڈنگ کارپوریشن ۔ ۱۲- ریاض اینڈ برادرز ۱۲- مایم برادرز ۔ ۱۴- صادق اینڈ کو ۔ ۱۵- نیو ریڈیو کو ۱۶- کار کو ۔

سکیشن گوجرانوالہ کوآپریٹو بنک ۔

۱- کرم دین ۔ مقبول احمد ۔ ۲- اے ۔ کے چودھری گوجرانوالہ ۔ ۳- مقبول حسین اینڈ سنز ۔ ۴- شیخ ٹیکسٹائل ملز ۔ ۵- عبدالروف ٹیکسٹائل ملز ۔ ۶- ماڈل ٹرانسپورٹ کو ۔ ۷- اشرف ٹیکسٹائل ملز اینڈ عوامیہ محمد کلیم اینڈ کو گوجرانوالہ ۔ ۸- شیخ محمد رمضان کاسوانی ۔

سوسائٹیز ۔

۱- چک بند سوسائٹی ۔ ۲- کالووالی عیسائی ۔ ۳- اخوان الصفا ۔ ۴- چک مادن ۵- کوٹلی سالو ۔ ۶- حافظ آباد عیسائی ۔ ۷- تلونڈی کھجور والی جنوبی ۔ ۸- چنا سوسائٹی ۹- ستوبھیکے جدید ۱۰- گوجرانوالہ بھارت ۱۱- تلو منڈی کھجور والہ مسلم ۔ ۱۲- تلو منڈی کھجور والی اردو ۔ ۱۳- تلل گوریا سوسائٹی ۔ ۱۴- کوٹ عنایت خاں ۔ ۱۵- اگو چک عیسائی ۔ ۱۶- بنا خورد ۔ ۱۷- ٹھٹھا کھارو ممتمل ۔ ۱۸- رام نگر عیسائی ۔ ۱۹- مرل والی ہائی ڈیسٹ ۲۰- چوکی والی عیسائی ۔ ۲۱- اکال گڑھ سوسائٹی ۔ ۲۲- بناخہ خورشید ۔ ۲۳- بیس والا ۔ ۲۴- سوخار برگھن ۔ ۵۲- کالووالی ۔ ۲۶- نوگھر ۔ ۲۷- کوٹلا ٹاپا سوسائٹی ۔ ۲۸- سہنگ اینڈ ویونگ ۔ ۲۹ نظام آباد سوسائٹی ۔ ۳۰- نظام آباد شملی ۔ ۳۱- کوٹ قاضی وسطی ۔ ۳۲- جوریاں ۔ ۳۳- جلال پور پٹھان ۳۴- چک قاضی عیسائی ۔ ۳۵- اکال گڑھ ۔ ۳۶- حافظ آباد ۔ ۳۷- جھوریاں

شالی - ۳۸- جھوریاں جنوبی - ۳۹- بلاہ گولیا - ۴۰- چک ساہڈ گولیا - ۴۱- چک چٹھا ۴۲- ملووالہ - ۴۳- تلونڈی کھاجو - ۴۴- میلوالہ خلاصہ ۴۵- چک جوادرسعونیہ - ۴۶- اوہنڈوٹی خلاصہ - ۴۷- کوٹ ہسوندی داخلہ - ۴۸- اللہ دتہ دھلون ۴۹- کوٹلی ابوسال - ۵۰- ٹھٹھہ پھالاتا - ۵۱- کالووالی - ۵۲- چنی والا ۵۳- امان والی کلاں غربی - ۵۴- خوئی غیر مسلم - ۵۵- چچرانوالی - ۵۶- فتح والا سوسائٹی غیر مسلم - ۵۷- درگا پورہ غیر مسلم - ۵۸- چک خلیل سوسائٹی ۵۹- ونیلا والا - ۶۰- لاھوالا بندد چھہ غیر مسلم - ۶۱- کوٹ لدن سوسائٹی نیا غیر مسلم - ۶۲- ماتو بھوکی خالصہ - ۶۳- ماتو بھوکی تراف قلعہ سوسائٹی ۶۴- نوشہرہ ورکاں خالصہ -وسائٹی - ۶۵- مجوکی کھمبے سوسائٹی - ۶۶- گونیدپور جداد سوسائٹی - ۶۷- ٹلھالا خالصہ سوسائٹی غیرمسلم - ۶۸- ندھو ساول غیر مسلم ۶۹- ڈھالے غیر مسلم - ۷۰- ماتو بھاٹوکی طرف سکھن غیر مسلم - ۷۱- پنج گرایاں غیر مسلم - ۷۲- ببرن والی غیر مسلم - ۷۳- قلعہ جھنڈا غیر مسلم - ۷۴- گوجرانوالہ رام گریا خالصہ غیر مسلم - ۷۵- گوجرانوالہ گورو نانک پورہ غیر مسلم - ۷۶- گوجرانوالہ کٹرا حکیم رائے غیر مسلم - ۷۷- چینا سوسائٹی غیر مسلم - ۷۸- منڈیالہ وارئچ خالصہ غیر مسلم - ۷۹- کوٹ امر سنگھ خالص غیر مسلم - ۸۰- نت کلاں سوسائٹی غیر مسلم - ۸۱- گوہر ہندو غیر مسلم - ۸۲- ٹھٹھہ چنیا غیر مسلم - ۸۳- منڈی پٹی لوگو غیر مسلم - ۸۴- سیدنگر بھنڈر سوسائٹی غیر مسلم - ۸۵- کوٹ کالن سوسائٹی غیر مسلم - ۸۶- مقبول نظام آباد غیر مسلم - ۸۷- بڈھا گوریا پٹی خالصہ سوسائٹی غیر مسلم - ۸۸- کنور پٹی غیر مسلم - ۸۹- ڈھلے - ۹۰- کوٹ قاضی شرقی - ۹۱- ماہیا سوسائٹی - ۹۲- چودھری کوآپریٹو ایم پی سوسائٹی ۹۳- اٹاوا پٹی کوریا - ۹۴- اکو چک جنوبی - ۹۵- بادر والی سوسائٹی - ۹۶- باور والی سوسائٹی - ۹۶- سولنگی آوان سوسائٹی - ۹۷- وزیر آباد بشتاق - ۹۸- چلکا چھٹہ ۹۹- امین پور خورد -

۳- سیالکوٹ سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ

اشخاص

۱- قطب عالم شاہ - موضع بھرت تحصیل و ضلع سیالکوٹ - ۲- حاجی تاج دین عبدالروف کانک منڈی سیالکوٹ -

۲- سوسائٹیز

۱- ٹریڈر کوآپریٹو ایم پی سوسائٹی - ۲- ایس - ایم میاں سوسائٹی صدر بازار سیالکوٹ - ۳- بلیون غیر مسلم کوآپریٹو سوسائٹی -

۴- ڈسکہ سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ ڈسکہ ۔

سوسائٹیز

۱- کوٹلی سخا ۔ ۲- سمبل پور ۔ ۳- سیڑیال ۔ ۴- ڈھاڈو بسارا ۔ ۵ پنگت ۶- داود والی قدیم ۔ ۷- سپنگ اور وپونگ سوسائٹی ۸- سخی کواپریٹو سوسائٹی ۹- ٹھٹھا لحی سوسائٹی ۔ ۱۰- باقر پور ۔ ۱۱- دھاڈوبسر سوسائٹی ۔ ۱۲- مرزا گوریا ۔ ۱۳- تلحارہ ادی فرنت ۔ ۱۴- میاں والی شرقی ۔

۵- شیخوپورہ سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ شیخوپورہ ۔

اشخاص

۱- عبدالحق محمد صادق ۔ ۲- راجہ خان ۔ ۳- باگو خان ۴- خان محمد رفیق خان ۵- نور محمد ۔ ۶- حافظ نذیر احمد ۔

سوسائٹیز

۱- کوٹ دین محمد بیگ سوسائٹی ۔ ۲- بھنجری وال چک نمبر ۳۲ ۔ ۳- میاں علی ڈوگران سوسائٹی ۔ ۴- مرزا میر خان سوسائٹی ۔ ۵- ہندو نو شہالی سوسائٹی ۔ ۶- چک نمبر ۵۷۸ سوسائٹی ۔ ۷- محمدی سنگوال ۸- وینس آباد چک نمبر ۳۱ ۔ ۹- پنجلی پٹی چک نمبر ۱۲۱ ۔ ۱۰- فتح پوری سوسائٹی ۔ ۱۱- چسپا سوسائٹی ۱۲- مکی ۵۲۵ سوسائٹی ۔ ۱۳- کری وال چک نمبر ۹۴ ۔ ۱۴- اقتانیہ مل سوسائٹی چوہڑکانہ ۔ ۱۵- سول کوارٹر شیخوپورہ ۔ ۱۶- جھور چک ۱۷۷ ۔ ۱۷- خانقا ڈوگران لمیخان ۔ ۱۸- مڑھ بلوچاں ۔ ۱۹ خانقا ڈوگران ۔ ۲۰- قائم پور سوسائٹی ۲۱- جھمبر سوسائٹی ۔

۶- دی ننکانہ صاحب سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ ننکانہ صاحب ۔

سوسائٹیز ۔ غیر مسلم ۔

۷- شاہدرہ سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ شاہدرہ

اشخاص

۱- اللہ بخش موضع و ڈاکخانہ چور ۔

سوسائٹیز

۱- باغ الہنسر سوسائٹی -
۲- ٹیالہ شرق کواپریٹو سوسالیٹز -
۳- شاہدرہ اکتونہ سوسائٹی -
۴- تعمیر کواپریٹو سوسائٹی -
۵- نارنجی خورد سوسائٹی -

۸- دی پاکستان انڈسٹریل لمیٹڈ لاہور

اشخاص

۱- پاپولر میڈیکل ہال کچہری بازار لائلپور -
۲- تسنیم ڈیلی ۴۲۴ سمن آباد لاہور -
۳- نثار اینڈ کمپنی دوکان نمبر ۹ سرفراز مارکیٹ -

حصے دار -

۱- مسماۃ حفیظ بیگم -
۲- محمد اسلم -
۳- نثار احمد پاپولر ٹریڈ کمپنی - سرفراز آلو مارکیٹ -

حصے دار -

۱- نثار احمد
۲- محمد سعید -
۳- محمد اسلم -
۴- نواز خان -

سوسائٹیز

انڈسٹریل کواپ ہوٹل نیلا گنبد لاہور -

گوجرانوالہ سنٹرل انڈسٹریل گوجرانوالہ -

سوسائٹیز

۱- ماڈرن انجینرنگ اکواپ انڈسٹریز گوجرانوالہ -
۲- نارووال سنٹرل بنک نارووال -

سوسائٹیز

۱- ترگا کواپریٹو سوسائٹی -
۲- گل " "
۳- گل شالی "
۴- ڈیوکا ٹبی "

سنٹرل بنک نارووال -

سوسائٹیز

۱- منجیکا دارپ کواپ سوسائٹی -
۲- اہل کلاں " "
۳- جندار کے راجوان "
۴- لالہ الحان " "
۵- کالر والی کمیان "
۶- لالہ الحان " "
۷- سراج شرق " "
۸- کوٹلی سالوہ میاں "
۹- اسان " "
۱۰- دھیال " "

۱۱- ورک " " " ۳۹- رہاہ " " "
۱۲- سراج شرق " " " ۴۰- پوتباہ پوریا " " "
۱۳- دالا گورایا " ۴۱- ورک " " "
۱۴- کوٹلی باجوہ " ۴۲- سدو والا نوان " " "
۱۵- شیخوپورہ " " ۴۳- خسرو " " "
۱۶- ظفروال تاجر کوآپریٹو سوسائٹی ۔ ۴۴- پتھ ونڈین " " "
۱۷- سادھوکے " " ۴۵- بھرکا تھنوادا " " "
۱۸- راہوالی " " ۴۶- دادایاں " " "
۱۹- پندھیاوالی " " ۴۷- میرو وال " " "
۲۰- جانیال " " ۴۸- مانوال " " "
۲۱- جیشی والا بلا " " ۴۹- خونہ فتح گڑھ " " "
۲۲- سندو دانا " " ۵۰- دریا والی " " "
۲۳- پنڈی کاہلوان " " ۵۱- سنکھترا " " "
۲۴- جسوال " " ۵۲- بتاولی " " "
۲۵- جھنڈیالہ " " ۵۳- کھوکھر والی " " "
۲۶- پنجگران ڈوپھند " " ۵۴- تاونڈی بھندان " " "
۲۷- مانار ملازمین " " ۵۵- گل سلام " " "
۲۸- وزیر پور زمیندارہ " " ۵۶- ملکی " " "
۲۹- مانیو پور " " ۵۷- کلاں سنٹرال جادو " " "
۳۰- دھ " " ۵۸- گوپال پور " " "
۳۱- سکھم " " ۵۹- ڈھار بال " " "
۳۲- جن ادالسپان " " ۶۰- کاکل " " "
۳۳- خاصا " " ۶۱- مانک مالد " " "
۳۴- رسد وال " " ۶۲- سکوال " " "
۳۵- پاکھوکے " " ۶۳- چک پنڈ " " "
۳۶- پونگو " " ۶۴- صابر پور " " "
۳۷- ٹرکا شرق " " ۶۵- لورانی " " "
۳۸- جتباہ بالا " " ۶۶- بھکا پھنوادا " " "

پسرور سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ پسرور -

سوسائیٹیز

۱- بھارنگ اوا شرف سوسائٹی -
۲- رانا جیٹھل کوآپریٹو سوسائٹی -
۳- چیجریانی " "
۴- بن باجوہ جنوبی " "
۵- کالوالا " "
۶- منڈیالہ " "
۷- بھگین ملاں " "
۸- پیرا " "
۹- شفرا کے " "
۱۰- پسرور (سیندارں) " "
۱۱- سہل شمالی " "
۱۲- کوٹلی بی ایف چان " "
۱۳- منگل وارسل " "
۱۴- سنگل کنوالہ " "
۱۵- سیت پور " "
۱۶- ادھوک " "
۱۷- سرہا لنگل " "
۱۸- سوکن وند " "
۱۹- جک سمداس " "
۲۰- بڑیا دا " "
۲۱- راجدی والا " "
۲۲- کوٹلی کالری " "
۲۳- جنکایاں والی " "
۲۴- محمد والی " "
۲۵- بدیاں " "
۲۶- سکھی وند خالصہ " "
۲۷- کوٹلی بابا نقر چند " "
۲۸- بھاکو والی " "
۲۹- بوکرکل " "
۳۰- موکتہ " "
۳۱- بھارو کا باجوہ " "
۳۲- کار باجوہ " "
۳۳- جاند سرہال " "
۳۴- تھرون " "
۳۵- شاہو باجوہ " "
۳۶- پیروپی نگری " "
۳۷- باغ " "
۳۸- سرادہ " "
۳۹- ماں باری " "
۴۰- پورپ کالری شرقی "
۴۱- کوٹلی چبو " "
۴۲- ٹروپی والا " "
۴۳- سنگل رام چند " "
۴۴- چنگریاں باجوا " "
۴۵- لسکا " "
۴۶- باسوہلوں " "
۴۷- کالوکی " "
۴۸- کلاچی والا سندارا "

گجرات سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ گجرات

راولپنڈی ڈویژن

اشخاص -

۱- چوہدری رحمان داد اینڈ کو منڈی بہاؤالدین -

سوسائٹیز

۱- سوک خرد کواپریٹو سوسائٹیز -

۲- کتائی سوت ایرسٹیر سوسائٹی -

چکوال سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ چکوال

اشخاص

۱- ایم غلام حسین -

۲- چوھدری غلام شاہ -

۳- چوھدری محمود الحسن -

۴- غلام حسین قریشی -

۵- نشاط سینا -

سوسائٹیز

۱- ولانا غربی کواپریٹو سوسائٹی -

۲- تحصیل " "

۳- تھرچک " "

۴- شمس آباد " "

۵- جبریور محلہ مریدان "

۶- لنگا بلا " "

مری سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ مری -

اشخاص

۱- ایم اے رؤف اینڈ براداز

سوسائٹیز

۱- بنکوٹل کواپریٹو سوسائٹیز -

۲- چراہان " "

۳- فتوت " "

پنڈ دادن خان سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ پنڈدادن خان

اشخاص

۱- عبدالجبار آف کوتھیاں -

۲- عبدالعزیز آف کھبوڑہ -

سوسائٹیز

۱- چک مجاہد جنوبی کواپریٹو سوسائٹی -

۲- کرولی پیراں " "

۳- سلوئی " "

۴- کلاس " "

۵- عبداللہ پور " "

۶- چک حمید " "

۷- آڑا

۸- کھبوڑہ پی فتحمال "

۹- کھوتیاں جالپ " "

دی راولپنڈی سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ راولپنڈی

اشخاص - سوسائٹیز

۱- نام سوسائٹیز پشترازاں ۱۹۶۲ء -

۲- جیوڑہ کواپریٹو سوسائٹی -

۳- بیوڑ " "

۳- سہارہ " "

۴- پرالدہ " "

۵- نیا محلہ راولپنڈی "

۷- پنڈ پول " "

۸- دھوک سہگ "

۹- دوری " " "
۱۰- ڈھوک بڈھ خان "
۱۱- ٹھٹھہ خلیل " "
۱۲- چوکھر " "
۱۳- بنڈ بھگوال " "
۱۴- بیف مارکیٹ "
۱۵- محلہ شیخ فضل الٰہی "
۱۶- چک لالہ " "
۱۷- محلہ اوالیاں " "
۱۸- موہلہ پلا " "
۱۹- چونگی نمبر ۲۲ "
۲۰- گوالمنڈی چدر "
۲۱- رنجیا سید پور "
۲۲- ملکہ " "
۲۳- بکا میالہ " "
۲۴- جھنگ بھنگیال "
۲۵- آلل " "
۲۶- ایشن گنج منڈی "
۲۷- سینٹ بھالک جرتو "
۲۸- بیج لیال " "
۲۹- سیحم " "
۳۰- تالی محلہ " "
۳۱- کھوہ منکیا "
۳۲- ٹھٹھی لوئی " "
۳۳- لتھروڑی سیدان "
۳۴- فروالہ " "
۳۵- نتھ عالم شیر "
۳۶- ادھی " "
۳۷- کاکی " "
۳۸- محدل منجر " "
۳۹- سیالی ڈھیری "

۶ دی الک سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ کیمپلور -

اشخاص - سوسائیٹز

۱- کھلیا چوہدریاں کواپریٹو سوسائٹی -
۲- کھلیا اعظم کلاں " "
۳- جھوگی " " "
۴- اخلاص زمینداراں " "
۵- کھلیا ایم شرق " "
۶- اجراء یونین کیمپلور "
۷- دھولہ کھور " "
۸- پتھر گڑھ شرق " "
۹- پیر بڈھو " "
۱۰- فکو " "
۱۱- گراشن ٹی رضا خان " "
۱۱- جہان آباد " "
۱۲- بنڈ سلیمان " "
۱۳- بہار سیدان " "
۱۵- قبوہ " "
۱۶- اوتھل شرق " "
۱۷- گراشن ٹی صلابت خان "
۱۸- گراشن ٹی اہل لنگر "
۱۹- قصبران " "
۲۰- اٹل ٹسٹرکٹ میلائز "
۲۱- رکھنیر " "
۲۲- بورا " "
۲۳- پتھر گڑھ غربی " "
۲۴- کالو کلاں " "

۲۶- سگیاں غربی " "
۲۷- اخلاص دھوبیاں " "
۲۸- چلڑی پروال " "
۲۹- چھپروالی زاول " "
۳۰- دھلیان " "
۳۱- کالو کلاں " "
۳۲- سہ کھل
۳۳- پھتر " "
۳۴- نرگی " "
۳۵- سگرال " "
۳۶- بارا " "
۳۷- ڈھوک اخرو " "
۳۸- پجندلی شمالی " "
۳۹- مڈھیال شمالی " "
۴۰- جسیاں " "
۴۱- لولیاں والا " "
۴۲- کیملپور صدر " "
۴۳- گڑھی افغان " "
۴۴- باقرا " "
۴۵- ہارون ایف اسیر خان " "
۴۶- مالو " "
۴۷- پنڈ سلہو " "
۴۸- ڈھلوال شرقی " "
۴۹- ڈھوال غربی " "
۵۰- اکالی پرھاں " "
۵۱- ادلوکا " "

جہلم سنٹرل کوآپریٹو بنک جہلم

سوسائیٹز

۱- تتلیانوالہ کوآپریٹو سوسائٹی
۲- جکر " "
۳- کھوکھر سلیانہ " "
۴- کٹھا لیاں " "
۵- شیخ " "
۶- رکھا ڈھمیال " "
۷- کوٹلی امان " "
۸- مفتیاں اسماعیل " "
۹- سرغ دھام " "
۱۰- چک قاضی " "
۱۱- جھگ " "
۱۲- سنگیاں " "
۱۳- سلطان " "
۱۴- جہلم ایم بی "
۱۵- نکی " "
۱۶- بشن دور " "
۱۷- پنڈ ملن سبرا " "
۱۸- گدرالی " "
۱۹- خلاص پور " "
۲۰- امانہ " "
۲۱- زلوری سیداں " "
۲۲- سلوٹ " "

۲۳- سنگھ سوسائٹی " " ۶- " ۳۸۴ جی - ایل

سرگودھا ڈویژن

سنٹرل کوآپریٹو بنک لائل پور

۱- چوہدری عبدالخالق سابق ڈائرکٹر آف دی بنک ۷- " ۳۷۵ "

۸- " ۱۱۴ "

۲- چوہدری عبدالعزیز (مرحوم) آف دی بنک - ۹- سیزاوالہ مسلم

۱۰- چک نمبر ۳۵ جی ایل -

سوسائٹیز

۱- کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی ۱ ۴۰ گرداسپور ۱۱- " ۲۲ "

۱۲- " ۳۵ "

۱۳- کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی چک ۳۵ جی - ایل

۲- " " ۲۶۳ جی پی گرداپور

۳- " " ۷۵۷ " رام داس

۴- " " ۳۵۰ " "

۵- " " ۳۳۴ گارن

۶- " " ۳۷۰ جٹاں

۷- " " ۵۷۹ کمیاں

۸- " " ۳۷۹ "

۹- " " ۲۱۱ "

۱۰- غوثیہ اوم - پی سوسائٹی

۱۱- کوآپریٹو کریڈٹ سوسائٹی ۵۸۴ جے - ایل -

۱۲- " " ۲۶۲ آر پی

۱۳- " " ۱۳۲ جے - ایل

۱۴- " " ۳۳ "

۱۵- " " ۵۳ "

۱۶- " " ۲۶۰ آر - ایل

۱- چک نمبر ۲۱ آر - جی

۲- " ۲۷۷ جی - ایل

۳- " ۵۸۰ "

۵- " ۲۰۶ آر - جی

۱۳- " ۳۶ جی - ایل

۱۴- " ۳۷ "

۱۵- " ۳۹ "

۱۶- " ۶۳ "

۱۷- " ۶۴ "

۱۸- " ۹۸ "

۱۹- " ۹۹ "

۲۰- " ۱۰۵ "

۲۱- " ۱۱۰ "

۲۲- " ۱۱۳ "

۲۳- " ۵۸ آر - ایل

۲۴- " جڑانوالہ ہندو

۲۵- " ۶۷ جی - ایل

۲۶- " ۷۳ آر - ایل منڈیالہ

۲۷- " ۶۹ آر - ایل

۲۸- " ۷۳ آر - ایل

۲۹- " ۷۷ آر - ایل کھیا -

۳۰- " ۹۹ آر - ایل

۳۱- " ۵۹۶ جی - ایل

۳۳- " " ۳۵۷ "

۳۴- " " ۱۱۱ —

۳۵- " " ۵۶۴ "

۳۶- ملتی پرپز سوسائٹی -

۳۷- " " "

۳۸- " " "

۳۹- " " "

سنٹرل کواپریٹو بنک جھنگ

اشخاص

۱- تاج محل سینما جھنگ -

۲- میسرز فضل الٰہی اللہ دتہ -

۳- ایم فتح خان -

۴- عبدالحمید۔ ایم سید

۵- مفتی محمد دین

۶- مسٹر جمیل اینڈ کمپنی جھنگ -

سوسائٹیز

۱- جھٹی خیر شاہ -

۲- مسلم ڈھوکا -

۳- بستی خاکی -

۴- نیکوکارا -

۵- ڈھوکا بلوچاں -

۶- ٹھٹی سید ہرام -

کواپریٹو کریڈٹ سوسائٹی آر بی -

۱۹- " " ۵۰ جے بی

۲۰- " " ۴۳۷ جی بی

۲۱- " " " ٹھٹھہ سرور شاہ

۲۲- " " " ۵۰ جے بی

۲۳- " " " ۳۵ جے بی

۲۴- " " " ۵۷ جے بی

۲۵- " " " ۳۶ جے بی

۲۶- " " " ۲۲۳ آر بی

۲۷- " " " ۳۹ جی بی

۲۸- " " " ۱۶۵ آر بی

۲۹- " " " ۴۵ آر بی

۳۰- " " " ۱۵۳ آر بی

۳۱- " " " ۲۰۳ آر بی

۳۲- " " " ۱۳۰ آر بی

۳۴- " " " ۱۵۹ آر بی

۳۴- " " " ۱۵۳ آر بی

۳۵- " " " ۱۶۴ آر بی

۳۶- " " " ۲۰۴ آر بی

سنٹرل کواپریٹو بنک جڑانوالہ

ایس علی احمد جڑانوالہ

میانوالی سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ میانوالی

اشخاص

۱- نذیر احمد سابقہ بنک کیشیر -

سوسائٹیز

۱- چک بھکے والا - ۲- ڈھالا عظمت خان والا - ۳- دھمریا ۴- چک نواں گسو - ۵- ٹبہ بھکر کھوکھر - ۶- زالا باغ نواں شہر ۷- کالا باغ محلہ رکھان - ۸- قلعہ خیل جھارو خیل- ۹- کرل - ۱۰- کتھان والا غربی - ۱۱- باہو - جابا - ۱۳- اٹک پنیالہ ۱۴- چھڑو محلہ سعداللہ - ۱۵- کندیاں وربی حسین خیل - ۱۶- جام عبدالستار کاورکوٹ - ۱۷- کلورکوٹ - ۱۸- کلور کوٹ شیاں - ۱۹- سیال - ۲۰- کوٹ خل روکڑی - ۲۱- مسیت - ۲۲- چوری والا - ۲۳- بستی مائی روشن ۲۴- کار - ۲۵- ما اخیل بلند خیل ۲۶- جھوری - ۲۷- کاری کدیال - ۲۸- مداد خلن والا - ۲۹- باہو خیل سرور خیل - ۳۰- روکڑی فتح اللہ خیل ۳۱- سمبل خیلاں والا - ۳۲- ہندو ڈھکارن دوستی خیل - ۳۳- تاری خیل نور خاں خیلی - ۳۴- نوزلگا ۳۵- کاجن ۳۶- سیال - ۳۷- پگریاں کافلی ڈوزن - ۳۸- گلولا - ۳۹- بستی احمد شاہ والی ۴۰- چاہ کوٹھن والا - ۴۱- بھونی ۴۲- بولی والا رام - ۴۳- براہ جنوکی ۴۴- کھٹن والا شمالی - ۴۵- شمالی جنوبی - ۴۶- چاہ تھڑی والا - ۴۷- کرل - ۴۸- گجرا - ۴۹- بکھر بٹہ گوٹھن - ۵۰- سرور خیل - ۵۱- وستی گل محمد شاہ والی - ۵۲- خیر آباد - ۵۳- ڈھل والا قاضیاں - ۵۴- ٹبہ سہرباں شاہ - ۵۵- پکی شاہ مردان - ۵۶- شیخ محمد والا - ۵۷- چک ٹھڑے والے -

سرگودھا سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ سرگودھا -

سوسائٹیز

۱- چک نمبر ۹۰ ش ب - ۲- چک نمبر ۱۳۷ س ب - ۳- ڈھول سمہال باڑہ - ۴- جھاوریاں سمہاد - ۵- کوٹلہ سیداں قاریاں - ۶- بھوں شاہ ۷- کر لاٹھی ساہیوال ۸- تاکی والا ۸- چک نمبر ۷۲ س ب - ۱۰- چک نمبر ۲۹ س ب -

سنٹرل کوآپریٹو بنک لمیٹڈ سرگودھا -

سوسائٹیز

۱۱- چک نمبر ۲۰۹ س ب

۱۲- " " ۱۲ س ب
۱۳- " " ۱۱۹ س ب
۱۴- " " ۱۲۲ س ب
۱۵- " " ۱۱۵ س ب
۱۶- " " ۱۳۳ س ب
۱۷- " " ۱۳۵ س ب
۱۸- " " ۸۸ ن ب
۱۹- " " ۱۱۴ ن ب
۲۰- کھکرانی
۲۱- چک نمبر ۱۷۴ س ب

ملتان ڈویژن

سنٹرل کواپریٹو بنک لمیٹڈ ملتان

اشخاص

۱- ملتان فلائنگ کلب ملتان ۲- خان خلیل الرحمان خان ۳- ڈاکٹر محمد حیات ظفر ۴- ایف ڈی فاروقی - ۵- خان عبدالعزیز اور علی حسین - ۶- ایم نور محمد ۷- محمد پرویز ۸- سلطان محمود -

سوسائٹیز

۱- تحصیل کبیروالا سوسائٹی -
۲- تھرفٹ اینڈ کریڈٹ سوسائٹی لائی والا ملتان -
۳- سٹی چک میکرز انڈسٹریل سوسائٹی ملتان -
۴- کواپریٹو تھرفٹ اینڈ کریڈٹ سوسائٹی ملتان -
۵- تھرفٹ اینڈ کریڈٹ سوسائٹی بستی رام سنگھ والی
۶- کواپریٹیو تھرفٹ اینڈ کریڈٹ سوسائٹی
۷- چک نمبر ۱۸ م ر " "
۸- قائم گڑھ " "
۹- جلال پور خاکی " "
۱۰- بھکریں " "
۱۱- واچ سن " "
۱۲- چھوٹی " "
۱۳- لمب " "
۱۴- میر امحلہ " "
۱۵- ہمدرد ملتان ۱۶- زمیندارہ بنک کبیر والا - ۱۷- تھرفٹ اینڈ کریڈٹ سوسائٹی ٹبرف مبارک ملتان - ۱۸- تھرفٹ اینڈ کریڈٹ سوسائٹی ٹبرف کوٹھیوالا

خانیوال سنٹرل کواپریٹو بنک -

۱۔ مولا بخش کاٹن فیکٹری مخدوم پور
ایم ۔ ایس بشیر احمد ظہور احمد ۔

سوسائٹیز

۱۔ غیرمسلم سوسائٹیز ۔

۱۔ کواپ یو ایل سوسائٹیز ۔

۳۔ کوٹھی منیم کواپ سوسائٹیز ۔

دی منٹگمری کواپریٹو بنک لمیٹڈ ساہیوال

اشخاص

۱۔ ایم ایس اسیرالدین عبدالحق ساہیوال

۲ یو ایل سوسائٹیز چک نمبر ۴۰/ایل۔۵

شرلی

دی پاکپتن کواپ بنک لمیٹڈ پاکپتن

سوسائٹیز

۱۔ کواپریٹو یو ایل سوسائٹیز ۔

۲۔ غیر مسلم کواپ سوسائٹیز ۔

۳۔ داد جھمرا کواپ یو ایل سوسائٹی ۔

دی مظفر گڑھ سنٹرل کواپ بنک لمیٹڈ مظفر گڑھ

۱۔ کواپریٹو سوسائٹی پٹی ڈرک

۲۔ " " بستی دلاور

۳۔ " " بھٹہ پور

۴۔ " " پٹی تاجور

۵۔ " " ایوب آرائیں ۔

۶۔ " " دھارا پور

۷۔ " " گندی بلوچاں

۸۔ " " گندیاں بلوچاں

۹۔ " " بند علی

۱۰۔ " " بستی لنگے والی

۱۱۔ " " حیدرا سیت پور ۔

۱۱۔ " " امیر کانا کا

۱۲۔ " " پٹی جلو

۱۳۔ " " کوٹلا مائی شاہ

کواپریٹو سوسائٹی

۱۴- " " " بٹ جھمرا ۲- " " " پتافی والا

۱۵- " " " بٹی قریشی - ۳- " " " قمری

۱۶- " " " بستی گوریاں ۴- " " " السیف

دی ڈیرہ غازی خان کواپرٹیو ۵- " " " بستی بھالی -

سنٹرل بنک لمیٹڈ ڈیرہ غازی خان ۶- " " " المیہ پاتھی کاری سازاں

۱- کواپریٹو سوسائٹی ٹھٹھہ

بہاولپور ڈویژن

عباسیہ کواپریٹو بنک لمیٹڈ بہاول پور۔